

# احسن القصص

(قصہ یوسف زلیخا)

مولوی غلام رسول عالی پوری دسے اپنے قلمی بیج دی قلم

## فہرست مطالب

1	احوال و آثار مولوی نظام رسول خاں پوری رفقہ	محمد عالم پور خٹولی
9	1	تہجدی تعالیٰ
12	2	نعت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم
14	3	ترغیب دل بالترام عشق
17	4	دردِ کرناہیب کتاب
18	5	بعضی عطایای اہل بدعت مفسرہ بعضی از انبیاء اختصاص یافتہ
19	6	ولادتِ یحییٰ و زکریا و مریم
23	7	درخواست نمودن یوسف از پدر عسائی بہشتی
25	8	خواب اول یوسف
25	9	خواب دوم یوسف
26	10	خواب سوم یوسف
26	11	خواب چہدہم یوسف
28	12	نمودن برادران یوسف در لورج گاہ و در چاہ انداختن
42	13	آلودہ کردن برادران یوسف را طوق گوسفند و نمودن پیش چہ را اکل ذب
48	14	خریدن کاروانچاہ یوسف را بہ ہر نام معصومہ و مساکین لورا و مصر
65	15	بھوم خاکین بر اہل دیار یوسف
69	16	در معرض بیخ نمودن مالک یوسف را
76	17	بازخ
85	18	خواب اول زلیخا
94	19	دا کردن ہای گرہ از زلیخا اول زلیخا

100	20	گذرا نیدان زینجا سال دیگر چه وزاری
104	21	خواب دوم زینجا
114	22	خواب سوم زینجا
117	23	آعدان زینجا مسمره گذرانیدان سالها در اندوه و زاری
131	24	فریدان زینجا یوسف را
143	25	در قمر بیست و ای
154	26	فرستادن زینجا یوسف را بکلیان
158	27	داغ و خانان انگارین و شهادت طفل چهل روزه بر صفت آنحضرت
171	28	بریدن زبان مسمره دستهای خود را
180	29	زندانی شدن یوسف
184	30	باز آمدن در سر قفس زینجا
190	31	رجوع هفت زندان
194	32	عاقبتی شدن سیردل با یوسف
198	33	رجوع هفت زندان
199	34	رابط شدن یوسف از زندان به بیعت در تحت سلطنت مصر
206	35	بیان مصعب حال زینجا در فراق یوسف و آخر در نکاح یوسف آمدن
226	36	رسیدن برادران یوسف بطلب غله در مصر
241	37	آوردن برادران حیاتیان و لور مصر
261	38	مضمون نامه یعقوب خطاب فرج مصر
263	39	رفتن بنی اسرائیل با سومر و مسمره و اهل خود سابقین یوسف را بیعتان
269	40	آمدن بشیر بجهان و زبانی با نین یعقوب

271	41	کوچ یعقوب مع قبائل طرف مصر
279	42	روزِ کر وقات یعقوب علیہ السلام
282	42	روزِ کر وقات یوسف علیہ السلام
287	43	خانمہ الکتاب

حضرت امی خاتون رسول بہ اہل بیت کا بی بی (ؑ)  
 پتہ: پوسٹ نمبر 252120 سی پی ڈی، لاہور (پاکستان)  
 فون: 3520230-3520230-3520230

## احوال و آثار

### مولوی غلام رسول عالیپوری

مولوی غلام رسول عالیپوری ۱۸۳۹ء میں ضلع ہوشیارپور تحصیل دشوبہ کے سرسبز و شاداب گاؤں عالم پور میں پیدا ہوئے۔ مولوی صاحب نے اپنی تصنیف ”داستان امیر نمرہ“ کے اختتام پر اپنی ولادت کے بارے میں ہمارے لیے کچھ معلومات بجز یہ لکھی ہیں۔ فرماتے ہیں:

گزری ذریاں پندرہ مئی میری اس روز جاں بھریا وچ کھڑاں کھڑا ولیدا سوز اندر تھوڑے دنوں دے ہویا ٹٹ تیار پچھرب سب نقدیر دا گزور کیا وچکار ”داستان امیر نمرہ“ کی طبعہ طبعہ تین جلدیں ہیں۔ پہلا حصہ یعنی کل داستان ۱۳ حصہ۔ آپ نے پندرہ سال کی عمر میں نظم کیا۔ پھر پانچ سال تک اس طرف متوجہ نہ ہو سکے۔ باقی عمر وہیں نے آپ کو دوبارہ باقی ماندہ حصوں کو تکمیل کرنے کے لیے مجبور کیا۔ اس کے متعلق فرماتے ہیں:

جاں میں اس فرمائشوں مڑ ہتہ کلم لئی وہ برسوں میں تہوں توں مڑ ویا گئی شوق دے توں آیا شب پئی دل آ دولا ذابہ کتبہ ہاتھوں لئی فراغت یا اس کے بعد آپ نے تینوں سوں میں تاریخ تصنیف لکھ کر کیا ہے:

پوری ہوئی داستان جاں ایہ دل افروز ۱۰ خرم سولہویں پنج شنبہ دا روز  
تے تیج جبری سن ہے دو ع ایک ہزار ہور پھیپھی کبھ توں کیا وچ شہر  
۱۰ ہیکوں انھوں سست چھوہوں جاں نو ع ایک ہزار ہے ہندی سل بیان  
۱۰ اپریل اتھویں کتبہ ع ایک ہزار سن اتھر بیوی گزویا وچ شہر  
گویا کہ ۱۱۔ خرم بروز جمعرات ۳۸۶ھ مطابق ۲۸ مئی ۱۳۲۰ھ سے موافق ۲۹۔ اپریل ۱۸۲۱ء کو  
آپ کی عمر تین سال گزیر چکی تھی۔ اس لحاظ سے آپ کی پیدائش ۱۸۳۹ء میں ہوئی ہوگی۔

خاندانی حالات :

آپ کے والد صاحب کا نام چوہدری مراد بخش تھا جو کہ قوم کا فرد تھا۔ باہل سلوہ وچ رہتا تھا  
تھا۔ مولوی صاحب والدین کے اکلوتے بیٹے تھے۔ مولوی صاحب کی پیدائش کے چھ ماہ بعد آپ کی والدہ

ماہرہ فوت ہوئیں اور آپ کی پرورش کا اہم بوجھ آپ کے والد صاحب کے ذمہ آتا تھا۔ بچپن میں آپ کا نام تھو مشہور تھا۔ سنا ہے کہ آپ کا تھو غم۔ والد صاحب کے ہم بوجھ بھی جراتے رہے۔  
**تعلیم :**

مولوی صاحب کے تحصیل علم کے حلقہ بہت سی روایات مشہور ہیں، جو طوالت کے خوف سے حذف کی جاتی ہیں۔ مختصر یہ کہ پہلے آپ نے عالم پڑ کے ایک مولوی حامد صاحب سے کچھ تعلیم حاصل کی اور پھر قریب ہی کے ایک گاؤں موضع نڈیاں کے ایک ڈی شان مولوی مکن صاحب سے عربی و فارسی کی مزید چند کتابیں پڑھیں۔ اہم خاص طور پر ہاتھ لگنے کے ساتھ تحصیل علم کے حلقہ کوئی سزاغ نہیں ملتا۔ اسی لیے آپ کی بلند پایہ تصنیفات اور محدود تعلیم کے پیش نظر عام ذہنوں کو باغیظ الطولت روایات کا سارا ایلان پڑتا ہے اور یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ شاعر عظیم قدسی سے مستفیض تھا۔

**ذریعہ معاش :**

رسمی علوم سے فارغ ہونے کے بعد آپ قریب ہی کے ایک گاؤں میر پور میں مدرس ہو گئے۔ ”دہستان اصغر مزہ“ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اس زمانہ کی تصنیف ہے۔ اس کتاب کی تیسری جلد میں عالم پڑچھو ذکر میر پور میں رہائش کا بیان ذکر کرتے ہیں:

عالم پڑ چھو لیا میر پورہ بنیال آج وچ حوض ہا کینے سٹے نہ لالے وال سکول کے وقت میں کسی خاص دوست سے بھی ملاقات نہیں کرتے تھے اور اپنے فرض منصبی کو پوری اہماری سے نبھاتے تھے۔

**عادات و خصائل :**

شروع شروع میں کھڑے پیتے تھے مگر اپنا کھڑے کسی اور کو پینے نہیں دیتے تھے اور نہ ہی کسی کا کھڑے خود پیتے تھے۔ بعد ازاں ہاتھ کھڑے چننا چھوڑ دیا تھا۔ کھڑے کے حلقہ ایک روایت ہے کہ بیچ وقت ہی ایک شخص آپ کے کھڑے کی دلم لے کر آگ لیتے گیا تو دلم ٹوٹ گئی۔ دوسرے روز حلقہ سے پھر ایسا ہی ہوا اور پلیس ختم ہو گئیں۔ پھر آپ نے اپنے ایک دوست محمد علی نیروار ساکن شتاب کوٹ کو یہ شعر لکھ کر بھیجا:

تختے دیں دو نویں جتھ لکن تے کمل بنیالی و تن بیچ لے اک پڑسوں اک کل

### تکاح و اولاد :

راوی عبد المعز بن سہ صاحب کے قول کے مطابق منولوی صاحب نے یکے بعد دیگرے جن شادیاں کیں۔ پہلی شادی موضع دھونک نزد بھونگا ریاست کپڑا تحصیل دوسری شادی سکرا نزد ہریانہ ضلع ہوشیار پور رور تیسری شادی کنت و دیلا تحصیل دو سوہہ ضلع ہوشیار پور میں ہوئی۔ پہلی بیوی سے کوئی اولاد پیدا نہیں ہوئی۔ دوسری شادی سے ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ جس کا نام عائشہ تھا اور جس کی شادی چوہدری سلطان علی مرٹھم سے ہوئی، جو قریب ہی کے ایک گاؤں ملاں کار بننے والا تھا۔ آخری شادی سے بھی ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام خدیجہ تھا۔ اس لڑکی کی شادی عبد المعز صاحب سے ہوئی جو چاہور کے رہنے والے تھے۔ دونوں لڑکیاں اب فوت ہو چکی ہیں۔

### وفات :

منولوی صاحب کی وفات ۷۔ مارچ ۱۸۹۴ء کو ہوئی۔ سن عیسوی کے لحاظ سے آپ کی عمر تینتالیس (۳۳) سال بنتی ہے۔ آپ کی نماز جنازہ منولوی صاحب کی وصیت کے مطابق منولوی عبداللہ صاحب گولڈائی والے نے کرائی جن کے ساتھ وعدہ تھا کہ پیچھے رہنے والا آگے جانے والے کی نماز جنازہ کرانے لگے۔ منولوی صاحب کی وفات کے وقت لوگ یہ ہیں تھے کہ منولوی عبداللہ صاحب کو کمبل تلاش کریں کہ اچانک ڈوہل آٹھے۔ ان کو بذریعہ کشف منولوی صاحب کی وفات کا علم پندور میں ہی ہوا تھا۔ راوی میر سہہ دین اراکس کے بقول منولوی صاحب کی وفات پر گرد و نواح کے دیہات سے بے شمار لوگ جمع ہوئے۔ جب منولوی صاحب کو لحد میں رکھا گیا تو منولوی عبداللہ بھی آنسو نہہا نہ کر سکے اور کہنے لگے۔ اے لوگو آج میں تمہیں ایک راز کی بات بتاتا ہوں۔ یہ منولوی غلام رسول ابدال کے مرتبہ پر فائز تھے۔ اگر وہیں کو ان کی زندگی میں ان کے مرتبہ کا علم ہو تا تو تمام دنیا آپ کی مرید ہوئی۔

### عمر منولوی غلام رسول :

منولوی صاحب کا فرس ۲۳۔ چانگن و ۱۵۔ پاڑ سال میں دو بار متلاجا جاتا ہے۔ اس کا انتظام چوہدری فضل الدین پٹاوری اور منولوی صاحب کے خلیفہ ہیں ایک نمبر ۲۳۸۔ ہم اللہ پر میں کراتے ہیں۔

### تصنیفات :

منولوی صاحب کی تصنیفات کی صحیح تعداد کسی کو معلوم نہیں ہو سکی۔ گزشتہ ماقول میں چھوں کا تھا۔ اس لئے آپ کے کتب خانہ کی حفاظت نہ ہو سکی۔ دیگر ریسی کسی کسر تصنیف ملک نے ہٹا دی۔

کیونکہ مولوی صاحب کے دوست جلی موہنی کے ہاں بھی آپ کی کتابوں کے مطبوعہ و غیر مطبوعہ قلمی نسخے موجود تھے۔ جانی کے پوتے غلام نبی موہنی کا بیان ہے کہ میں نے مولوی صاحب کی تمام کتابیں ایک ٹرک میں رکھ لی تھیں۔ مگر سکھوں کے حملہ کی وجہ سے وہ ٹرک ٹھہ سے کھو گیا۔ جب حملہ کا زور کم ہوا تو میں نے ٹرک کی بہت تلاش کی مگر ٹھہ نہیں ملا۔

مولوی صاحب کی جو تصنیفات راقم الحروف کی نظر سے گزری ہیں۔ ان میں سے احسن و اقصیٰ المعروف نوحہ سب زنگشا شاہکار کی حیثیت رکھتی ہے جو اس وقت آپ کے سامنے ہے۔ احسن و اقصیٰ کے بعد آپ کی دوسری لازوال کتاب داستان امیر مزہ ہے۔ یہ چھوٹی بھری طویل ترین مثنوی ہے جو تین حصوں پر مشتمل ہے۔ جس کا مختصر کر ہم نے آپ کی ولادت کے سلسلہ میں کیا ہے۔ داستان امیر مزہ کے متعلق مشہور ہے کہ اس میں مولوی صاحب نے بھوت کے پل پانچھے ہیں۔ کیونکہ اس رزمیہ نظم میں انسانی جسم کی لمبائی اور جنگی ہتھیاروں کے وزن میں بہت مبالغہ کیا گیا ہے۔ سب کئیف میں مولوی صاحب نے ان باتوں کے متعلق اپنی پوزیشن باطل واضح کر دی ہے۔ فرماتے ہیں کسی مؤرخ نے فارسی نثر میں یہ قید لکھا تھا۔ میں نے اس کو روٹی مٹھل دیکھ کر بیانیہ نظم میں مٹھل کر دیا ہے:

کے مؤرخ فارسی کلمی نثر تمام حالت تم رسول وی مزہ جدا ہم  
میں ایہ قیدہ و کیمیا مجلس دا سنگار وچی بندی شعر تھیں زنت زیب ہزار  
پنی پکار ہائیں شعر پڑھائے ہوش اس موزوں کلام تھیں پڑ دہوئے گوش  
ضعیف روایت ہے کہو نہیں سز دھوٹکا اڈل والے راویوں کچھی ہوگ خطا  
پھر فرماتے ہیں:

ہے کچھ طرح دوجہریں ملے تہوں بھی دود کرے دگھیریاں تے پچھوے ہی  
یہ ہے اس کتاب کے صدق و کذب پر مولوی صاحب کا بیان۔ اس لیے "داستان امیر مزہ" میں  
بیان شدہ واقعات کی صحت و عدم صحت کی ذمہ داری مولوی صاحب پر عائد نہیں ہوتی کیونکہ مولوی  
صاحب اپنے نوے دروغ بیانی کا اہرام قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ داستان امیر مزہ ایک پڑکھش  
اور دلچسپ ترین رزمیہ نظم کی کتاب ہے جس کو اگر ایک دفعہ پڑھنا شروع کروا جائے تو پھر چھوڑنے کو  
دل نہیں چاہتا۔ جنگی واقعات کے ساتھ ساتھ عشق و محبت کی پڑکھش داستانیں بھی مضامین آجاتی ہیں۔  
جن کو شاعر مزے لے لے کر بیان کرتا ہے کہ اس کو پڑھ کر بڑوں سے بڑوں شیر دل انسان اور سنگدل



سے سنگدل موسم دل ہو جاتا ہے اور مزہ دونوں میں بھی عشق و محبت کے جذبات پیدا ہو جاتے ہیں۔ ان تمام باتوں کے ساتھ یہ تقاریر اکلام شاعر اپنے تبلیغی فرائض سے بھی غافل نہیں۔ جہاں کہیں موقع ملتا ہے دنیا کی بے باقی اور بیانیہ آری کو بے نقاب کیے چلا جاتا ہے۔

چٹھی غلام رسول :

داستانِ امیر مزہ کے بعد چٹھی غلام رسول کا نمبر آتا ہے۔ یہ وہ خطوط ہیں جو مولوی صاحب نے شعروں میں اپنے دوستوں کو لکھے ہیں۔ ان میں سب سے پہلے وہ چٹھیاں ہیں جو مولوی صاحب نے اپنے شاگرد اور چٹکری دوست سید روشن علی کو لکھی تھیں۔ یہ چٹھی ہزار میں عام مل جاتی ہے۔ تمام ہزاری نسخوں میں اسن القصص کے آخر میں شامل ہے۔

چٹھی ہیرے شاہ :

یہ وہ چٹھیاں ہیں جو مولوی صاحب نے اپنے ایک دوست ہیرے شاہ کے نام لکھی ہیں۔ ہیرے شاہ عالم پور کے قریب سی کے ایک گاؤں بھوجپال کا رہنے والا تھا۔ ذرویش صفت آدمی تھا عموماً رات کو پٹھپ کر جئے آیا کرتا تھا۔ بعد میں مولوی صاحب سے کسی وجہ سے ناراض ہو کر چلا کر چلا گیا۔ ان چٹھیوں میں مولوی صاحب نے اس کا نام لکھ کر اپنے ولی جو ش کا ہیکار کیا ہے۔ ان چٹھیوں میں حقیقت و معرفت کا رنگ نمایاں ہے اور ہر جگہ یہ حال ہے کہ

کرشمہ دامنِ دل می کشد کہ جا اسبخت

چند اشعار ہیں:

تیرا داس ڈنٹے وے توں یک جیویں موڑ مہر ڈکھ دیکھ میرا

گہری مٹیج و سدی سے توں وینج تاہیں شال قلدی نظر دا گھت گھیرا

تو نسل دلاں دی شان بیان تاہیں دوام بہنوں توں شوق دھیان تیرا

پدھ عشق پلیندیاں مڑ گیا آسے سوہنے دا سنی دا ڈور ڈیرا

ان چٹھیوں میں مولوی صاحب نے اپنے دوست کو موت کے علاج کا ایک نسخہ بتایا ہے۔

فرماتے ہیں:

پہلے موت دا خوف مڑ جاتیاں او مڑ گور میں موت توں ماردا اے

مرے موت سے زندگی زبے زندہ حکم مٹھیاوی خاص سرکار دلاے

ذرا شوت کولوں دیس پیڑ گیس اوڑک کارایعیں خلم کار دا اے  
 اے شوت کمرے شوتوں ذررا اوکد نسیں شوت گھلیار دا اے  
 سبے توں شوت گھلیارنی پھاوئیں ایں ڈرنا عشق گھر کار سوار دا اے  
 ایہ فن فریب نہ پیش جانسے رازدان خود راز تار دا اے  
 اگے مرن جسیں شوت ہتھ آوندی اے نفع عشق سے کچھ پیاو دا اے  
 توں ڈور نہ جا گھر دے تیرا آمان ہارائیں گھر تار دا اے  
 انکشاف بالفاظ اِتخار معنی تکہ بھلنا کم خزار دا اے  
 تئیں داچ پیارا میرا او ایہ خط کسے گنکار دا اے  
 او گنکار دا اے تیرے بار دا اے ہزار اے گنکار دا اے  
 آخری چشمی کا مطلع ملا دیکھ فرمائیں:

کیتے پڑا کتا کیتے بھلا کتا اکتو ہیا جان نہ ہو تا ایں  
 وکچھ خطا غلام رسول ہزارے توں کیتے سناتے کتے روو تا ایں

### سی حرفیاں :

میری نظر میں مولوی صاحب کی تین سی حرفیاں گزری ہیں۔

علیہ شریف 'سٹھ سسی بنوں' چوہٹ نامہ سٹھ

علیہ شریف: یہ سی حرفی حضور نبی اکرم کی شان میں ہے، جو مولوی صاحب نے جانی موہنی کی  
 فرمائش پر لکھی تھی۔ اس کے آخر میں مصنف نے تاریخ تصنیف اور فرمائش کا ذکر فارسی نثریہ میں کیا  
 ہے۔ چونکہ یہ سی حرفی مولوی صاحب نے جانی ہار کی فرمائش پر لکھی تھی۔ اس لیے تمام مقطعوں میں  
 غلام رسول کی بجائے جانی کا نام آتا ہے۔

انس۔ آؤ محبوب دا ویہ کرے پڑھے شبن بیل وی شان بھاری  
 ہسدے ڈور ہڈور جسیں طیق چودہ کرسی عرش جنت طبقات ہاری  
 ہسدے عشق دی تیغ نے غیب کھنڈے گھر پے دیس دی علق ساری  
 جانی ہار وی ہاریوں جان قاری اکوار نہ لکھ ہزار قاری

ہے۔ بہت اس حسن و بیاں ٹوہیوں نے خالق پاک نے آپ کو ڈیالی  
 حسن نے سنی "بوند" اس بحر و جوں جس مہر کعبان ترلیانی  
 ظاہر حسن کو ہو وچ منظر اندہ سے ویکمن واپلیوں ٹوں وں آئی  
 ہنہاں چاہیں جان ٹوہان کچن جو کتبہ پوٹا سی آء ڈیالی

سی حنی سنی پتوں :

یہ سی حنی سنی پتوں کے فراق میں تھکی گئی ہے۔ بازار میں عام مل چائی ہے مگر اعلا سے پڑ  
 ہے۔ ایک بندہ مانگہ ہو:

ہے۔ برہوں دے قردہ گاڑے میرے دل وچ کاری گئے  
 کر گھائل ٹٹ گئے شکاری کی چاہیں کت دل وگے  
 کر کے پڑا ہنوں تھیں میوں میرے دکھوں نے کھ گئے  
 وکچہ ظلم رٹوں سنی ٹوں چزی صوی مرنوں آگے

چوہٹ نامہ :

اس سی حنی کا ملبوم لکھ کسی جگہ سے بھی نہیں ملتا۔ مہدا معز اور دیگر راویوں کو یہ لٹائی یاد  
 ہے۔ نمونہ دیکھیں:

آفک اُجاگر کیتیاں تھیرے عشق اٹو کے  
 آ بل میوں سوہیا ٹوں دیہ نہ دھو کے  
 وروی پنک بملدی وچہ عشق تھو کے  
 اچھیں تھیں بے ڈور ہیں نہیں دلوں پرو کے

چند نامہ :

یہ ایک عورت کے راستہ دریافت کرنے پر لکھا گیا ہے۔ اتفاق سے جس گاؤں کا پوڑھی عورت  
 نے آپ سے راستہ دریافت کرنا تھا وہ اس کا نام بتوں گئی۔ خونوی صلاب نے لکھ کے رنگ میں تم  
 گاؤں کے نام شمار کرنے شروع کر دیئے اور اس طرح مکہ مدینہ تک پہنچ گئے۔ نمونہ دیکھیں:

عام پڑا، پک، تلو، کاسلم، کالوں، مہانی  
 کوکھر، ڈوگر، حقا، لدا، پندوری، لڑائی

## گو جرنلہ :

منا ہے کہ آپ نے ایک گوجرنلہ بھی لکھا تھا۔ مگر وہم الحروف کو کوشش کے بل بوتہ پر بھی اس کا کوئی سرائع نہیں ملا۔

## قیضہ روپن :

یہ آپ کی آخری تصنیف تھی جن لوگوں نے اس کا مطالعہ کیا ہے، ان کا بیان ہے کہ اس کتاب میں "اسن القصص" سے بھی زیادہ حقائق و معارف کے ذریعے لکھے گئے تھے۔ مگر افسوس کہ مولوی صاحب کی وفات کے بعد اس غیر مطبوعہ کتاب کا قلمی نسخہ آپ کے شاگرد ڈور محمد قصاب کے ہاتھ لگ گیا۔ پہلے تو کھلی عرصہ تک اس نے اس کو پوشیدہ رکھا۔ بعد میں اپنی تصنیف ظاہر کر کے اس کو چھپانے کا ارادہ ظاہر کیا۔ لوگوں نے لعنت طاعت کی پھر اس نے اس کتاب کو قیبا چھپایا کہ آج تک کسی کو پتہ نہ چل سکا۔

## حواشی

- ۱۔ عبدالعزیز صاحب مولوی صاحب کے والد ہیں جن کے پاس مولوی صاحب کے ہاتھ کا لکھا ہوا خطی نسخہ موجود ہے، جسے ہتھیلی اپنی آئینہ شائع کر کے آپ کی خدمت میں پیش کر رہی ہے۔ عبدالعزیز صاحب اب شائع شیخوہ روہ کے ایک گلاں چوڑا گھر میں آباد ہیں اور زمیندارہ کرتے ہیں۔ ان کا لڑکا یعنی مولوی صاحب کا نواسہ عبدالرشید اپنے گلاں کی یونین کونسل کا ممبر اور علاقے کے چیلے پکرتے آدمیوں میں شمار ہوا ہے۔
- ۲۔ یہ صاحب اب بھی زندہ ہیں پچاسی سال کی عمر ہے۔ نہ کوہ پک نمبر ۲۳۸ میں رہتے ہیں۔ انہوں نے مولوی صاحب کو اچھی طرح دیکھا ہے۔
- ۳۔ عنایں کے نمبر دار صوفی محمد مٹھنل مرحوم نے پوسٹ ڈیلنگ کا ایک نسخہ شائع کیا تھا علیہ شرط اور چھٹی میرے شاہوں کے آخر میں موجود ہے۔ اس کی صرف ایک کاپی بیرون اور میں اس کے پاس موجود ہے۔ بازار میں کسی جگہ سے یہ کتاب نہیں ملتی۔ اس کتاب میں مولوی صاحب کے نام شہر ہیں۔
- ۴۔ اس کا ہم مجھے عبدالعزیز کی ڈہائی ہوا ہے۔

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

صدق معقوی آب ہو ایں نیا وچ خوشبودی  
 محبت دے شر طموہوں نشہ چڑھایا ہوا  
 عدم کلف دایاں دایاں جس حصیہ ہندیاں آہیں  
 وچ ذریعہ و نوب غن دے ایہ سز ہدای  
 نظر ہمہ امید حقیقی ایہ کھٹوف ہدیگی  
 ہر معلوموں ہر موجودوں ہر ساجد سمجھوں  
 ہر ہر ذرہ جس حصیہ بھکیا وچ اقرار قسموں  
 دم دم لکھ لکھ لوں لوں تمہوں قصہ شکر گزاری  
 اُسدا شکر نہ قدر بندے دا مقلوبی تجوں  
 اُسدی تمہوں وانگ ڈیکھا حل پریش متنا  
 وچے آب مرشدیاں متنا حیرت دے آہن  
 ٹون پکروں صبر میں ہمشاں حصیہ ہمد جاوے  
 گز رہا ہوں گن گنا شمارے مہذوب وچ ہمد دے  
 کس گھلیوں کت کارے پیلوں تکیاں لیاں  
 فیض و نود عدم تے بھکیا کھولے راز پچھپائے  
 بول گیا اقراری ہو یوں آن غضب سر چائے  
 اُس غلوم جہول اُٹھیا تین کیوں ممدوں ہارے  
 اُس حقیقت ہمد کر کے وچ اس دار آہدے  
 مانتا اُس قلب رُوح سروں فنی اُٹھی ایہ سارے  
 جان بچان افاق تے اُس تیں وچ تے نظر پری  
 چھیلیں چھوڑا دیاں دے دل جھاگ لایاں لائی

مشق لے ہرینک غلام سجادار تکیہ تک شہودی تے  
 بڑگو برگ ابروت آئی نور دچلایا ہوا  
 افضل المہر اُٹھل آور تیں وچ سب ڈاڑیاں  
 ازل انائی ابد آبادی ہمہ دوام دوائی  
 گل مرتب محنتی خلقی تیزگی کھجی  
 قدر ہم تیں ہمہ لایا ہر ملہ محمودوں  
 ہمہ چراغ دلاں تاریک شعل شب مجھوں  
 جز کمال خدا دے ممدوں ہر ذرہ اقراری  
 پاک تہذیب خالق عالم پاجہ مثل نظیوں  
 جس دے لطف کرم تیں قلوبہ نشہ نہیں پھان  
 عادت کیا قدموں ہائے سبے لکھ کھائے ہو ایں  
 ہر بے شعل ہوش برہوں دانسنے نظری آوے  
 نور دے تیں مشقوں بیٹے حال کمال کی گزارے  
 کھول اکھیں نے حال کیانی دیکھ ڈرا کہہ آہوں  
 ہائیں شے مذکور کد ایں اندر وقت دہرائے  
 پاسے راز ہر ہوں دے ہمارے تے توں ہمد پکائے  
 پار اہانت چاہ نکلے زمیں قلب بچارے  
 چھپنے بخر کرم دے قلوبوں دویں عالم تارے  
 تے ایہ کُتھ آہڑوں وچ عناصر چارے  
 خلق آہڑوں شاموں دے وچ تیں ہی امیری  
 اترو وچ خودی خودوں ہمد کیوں خود تیں شہ پائی

جو توں آپ تے اپنا پایا وکھ کتوں جھہ آیا  
 فخر فنا تیرے وچ دسدا وے نور مقلیاں  
 ہر پایا اپنیا تیرا ہے اک پایا جھیں  
 کتوں ہلینوں کدھر چلتاں کس نکلتوچ زلتاں  
 میت اکھیں کت جھہ وکاج چا منونہ نئی سیانی  
 نوہ توں جانی شغال کینہ تینوں پھوڑ نکلتاں  
 عظم کتوں جمل ہنڈا توں پاتوں مقصد بھارے  
 ایہ ہے من خدمت ہا میں اس وچ ناز ہنڈارے  
 دارو ہلعلوں لاجاں لیاں تہ وچ نوہوں لیاں  
 بعد و حوں اہم اپانک ایشیناں تہوئے  
 سب پرواز تیرا وچ تیرے خود یوں چاویں نہیں  
 اپنا سینے جلوہ کر دے جھیں قل ہر ذر تہا  
 ہا اہات ثوئی پھڑیاں ملی برات صفیوں  
 تہنڈا فیض امدت کولوں نور کھٹے چکارے  
 وچ مشکوٰۃ کھوب مشاقق ہنک نور کھارے  
 پتے تھیں پتہ پائی تہی عدسوں نکلتاں تہارے  
 سوہے حرف کدوں بین کاتب دامن ظنور صفائی  
 زیر ذر ہر عظم سکونوں خطا نہ پیا کدوں  
 آپ کراہ پے لاینا روجے مہیب نہ کھئی  
 کھول نظر پڑا ہنس تے کاتب صنعت عظم وکھئی  
 خود دل وکھ رقم پڑا ساری آخر تک شروحوں  
 جھیں وچ کل مطلق کجاستوں توری لوں ہاری  
 دس تے وچ ہاری ہر شے توں اپنے وچ پائی  
 ہر ہر دال اندر پڑے سینے وکھ متل وں ڈولے  
 جان توں خام جمال فروزاں تینوں نظر نہ آوے

سب کچھ مالک و تاجتیں تے توں سب کچھ پایا  
 ہنڈاں شیاں دانوہاں ہو یوں سب تیرے وچ آیاں  
 پائے توں اپنیا جاتو کڑ کڑ پیریں کتاہیں  
 اسے تقار نہ پار قراروں آنت جھیں جھہ ملتاں  
 تہن کس پھوڑ کدے تم رہسوں واٹ لی توں دانی  
 توں پڑ شانز دلور ضیغم ہو یوں آپ متاں  
 مستوہاں عظم تے جھوں واک تیری گھیارے  
 نظام چاہل ہے نہ بھدوں نہ پوکھوں وپکارے  
 عظم کتاہیاں ہنڈاں گھیں گل گردوں وچ لیاں  
 عظم کتاہیں اسدے نوم نہ رہی شوئے  
 لازم لازم جمل کتاوں آیا جان ایہ پاتوں نہیں  
 تیر ملی اللہ لا الہ الا اللہ تک سارا  
 تحت نئی دھر تیر کتاہیاں ملی نہات پدا یوں  
 اٹا نور زین آمانے جس دے کارے سارے  
 ایہ صباں صفتاں ڈیاہیں ات بے بن ہارے  
 نور و نور ہوا نورانی عالم دی کھزارے  
 کھیا نظر پڑے تے صفحہ کاتب ہم وکھئی  
 ہر نقطہ بن خاص نکلتاں بحر دیا کتے نہیں  
 ہے تے خطا نظر وچ دے ضعف تیری پینائی  
 کھ فرست جھینوں ساری تیرے پاس پوجائی  
 دیکھیں نکلتاں کتاہوں جھیں تے صانع معنوں  
 توں شیشے وچ دیا وگیاں تہ ہر پڑی ہو کاری  
 توں کتاہیں ہنڈوں نائل مشورت تہ نہ کھئی  
 کھے ہاہہ نہ اٹکل جیتے راز ڈہان نہ کھولے  
 ہنڈاں دھرے رخ تیرا اپنی صفت وکھارے

وحدانیت حق پرستی کے شہود کماوں  
 بہنیل مذاق سلیم بچپان خود شیرینی قدوں  
 ہر شہنی دا صاحب اوبا جس دا عالم سارا  
 شیش صاف سیاہی لیو راز نہ چکے کئی  
 ذمہ نہیاں تھیں اکو شورت پانجھیں دو چاروں  
 بھ ابا نہیں کچھ نہ شورت قصوں نام نہ نہیں  
 ہر محسوس ہیرا تک دیکھیں سب کھوس انعاموں  
 عاکس مکسوں ہیرا آقرب اسی ذات اولوں  
 اڑ طول اتموں نہ کھنیں تے تکیف بیادوں  
 تے نا لازم کریں گھدا تے حکم مٹانی شادوں  
 تیں وچ آؤر کوہر علی نہ کر گرد آؤدہ  
 داغ نہ گمت سفیدی انکر رنگ چڑھا کافروری  
 ہر دم وقت دیرماندا ایہ مڑ جھ نہ آوے  
 پانجھوں حال نہ قال منافع قلی دا جھہ خالی  
 فرج حکم دا بندہ ہو کے لاکھ مار نہ ٹولے  
 عشق ڈھونڈے تہ کدائیں وصل فراقوں مالے  
 پرداں لاشہ ہوں اے پگہرے ڈرہ فراقیں ہالے  
 تے انسان کرے کہ کوئی ذرہ ولوں بھنکھیں جو داری  
 لا یاری پر پوری ساری بیٹوں ہونوں اقراری  
 یار تہا کدہ تھنکھیں غافل بھہ ڈرہا پانجھیں  
 اول آخر دیکھ میناں ٹال جھدے ڈر تارا  
 پے قدم جو طبلوں غاریں گلزاراں وچ ہاپے  
 داغ لگت مت پانجھیں اٹھے خزا خرد سدا سہیں  
 کریں ہدا سے ولی میرے دخل ملے ڈرہارے  
 دعویٰ حق لیکھوں پکا سچا بخش گھدا یا

توڑ شہور ہی بند ہو نہیں عبادت استدانوں  
 سفریاں ہر تکی ہاپے ہونہ غلام نہ بندوں  
 غیر کیا نہ خونی ڈھنی قصد ہدے دل بھارا  
 چھوڑ نکاش ہزاراں نکشیں اک شورت گل لائی  
 آخر چھوڑ چلیں جھ مدعا نکش لکھے دیواروں  
 سین اکھیں دل کھول دو سامت راز کھنکھہ تھیوں  
 تے انحال کلال صفاتوں مشقی ذات کماوں  
 ہوا قرب تھیں آقرب جس تھیں شور شہن شادوں  
 بے پانویں حق پانویں جیہ گھرے مشوس قراؤں  
 شرک کلڑ دا نام نہ اوتے جتے ڈر لیکھوں  
 چاہ تری چھوڑ رذالت خریں نہیں بیوہ  
 رنگ پڑا یکی دل ہیرا اصل جہہ عالمی ڈوری  
 قول پکا کچھ کر لے عشقوں ہوتیں مل سدھوے  
 ہو خلق سدھ داوے خلق ایہ بے طبع پر زلی  
 نام دھریں کافر زنگی دا پر کہ کون قولے  
 حال مالے ڈرداں والے جل کل برسن دھالے  
 پاندی ڈاری شوق وصالے جانہ نہ جوش سبھالے  
 گل اسنان تھیرے سر جس دا چھوڑ تھیں تری یاری  
 بے اقراروں ہیں انکاری ایہ بے آت خواری  
 دعویٰ بھو گھہ قسم کر چھڑیں بھور خریں مت آپیں  
 چھوڑ عزیز ذلیلان نامیں نہ گل لاریں باا  
 خار چھن گلزار نہ ہنن شوق کڑے دل آپے  
 عشق دیکھ تہ بے پچھتلا مت حسرت لے پانجھیں  
 بخشیں قصاں عھداں نامیں فصل تھیرے سہارے  
 حکم اکتھہ خبا بھہ شکن چھدی وچ کیا

دائم طور طلب وی مشعل تیرے فروزاں راہ ہے  
 تیں بندے میں کتول جاہوں تاپیں اور نکالیں  
 فضل بنا اس ہوی سدا خود دل شوق لگے  
 تے تقدیم اسے ذراہوں ہر ہر خود تا آئے  
 ایہ گرداب اندھیر فلں دا ڈنیا نام سداوے  
 یاہوں پکڑ کڈھے خود جس لوں کور کرم دل دھکے  
 با زب میری سرگردانی میریوں گئی شماروں  
 میرے کھر حوالے تیرے یا سترہ غلارا  
 میں بندہ توں صاحب میرا آفت نہ تیں ڈڈایوں  
 صفت تیری کی قدر بندے دا توں مستیاں دا وہلی  
 ایتھ اقرار نہیں سدا کہ اہنقی وچ آیا  
 عقلا وی ایتھ پیش نہ چلوے تے ہاون لکھ واہاں  
 عادت عمل ڈراوی وگنن تے توں تیرا یوں نیزے  
 عمل شیادوں ذہم گناہوں تیریوں مستیاں عالی  
 خواں کرم دے بخشش ظالموں کُل عوانی  
 توبہ وی توفیق اسماں دیویں پاک اہا  
 قدم جی دے چکے سانوں با زب راہ چاکیں

میں قہان لطیف پیارا آئدے حال ناگہ ہے  
 بے تفسیروں میں پئے واسن غالب فضل رہاں  
 ہیں اس شوقوں لہ نصیبا غافل گوگت جانے  
 وکھنچتے مبتدوی رمزاں دل دل کڑے دھگانے  
 پئے رنجھے وچ بیڑے فرقن ہے نہ بنے اوے  
 جس لوں روڑھ غضب وچ کٹھے کوئی کڈھ نہ سکے  
 اک زحمت دا داڑو تھرا روگ کئے پیادوں  
 عدل کریں میں پکڑیا جاہوں فضل کریں پٹھکارا  
 رحمت تیری بہت زیادہ بندے وی ڈڈایوں  
 آخر چارہ بجز بندے لوں تھریاں مستیاں عالی  
 کڑ تھری کو پا نہ سکے توں بے عمل لڈایا  
 ایتھ عاقل بے عمل تھریاں بسکے وچ رہاں  
 خود تھیں نیزے عمل نہ پاوے تے راڑ تھیرے  
 خالق مالک جان جمی دا توں عالم دا دانی  
 ہنساں بولاویں ٹٹک کرم تھیں کدی نہ جہان عالی  
 ذر اپنے دا رکھ عوانی ہر دم شاہنشاہا  
 اندر قوم تھیاں کیتا توں سزور جس آئیں

ذرعۃ سید المرسلین امام المقرئین قائم النبیین رسول رب العالمین

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نگہ بر غرض داندو خالق اصل اشول کمال  
 نبی صفی دا سید سزور تے کوثر دا ساقی  
 بہت خیر اہم دا دانی نام محمد علی  
 جس حق غاص شفاعت کبریٰ قسم رسول اشقی



خیر انہیں غیب و اصح خاص لب تریابی  
 منع کلم وچ حرف ڈیٹی شد سوار بڑا قی  
 ہیں تے پاک قدم وی بکت فخر کے وچ مصلح پاکگی  
 وہ شہ بیت تصایہ عالم نہیں وچ خوبی بڈری  
 تے مرثوہ انت است آمدی عز بھی ٹوری  
 خوشبو عرق بدل سرسایہ پاک علاب ڈائی  
 تے محمود مقام متعلیٰ خاص عطائے ڈائی  
 اور انہیں غیر نبوت روش نور چراغوں  
 قلع باب بعثت متعلیٰ اتقی وچ تھیں  
 چاند براق رکا ہے پیمیا اقصیٰ وچ پوچھا  
 زمینوں منب لک تے ڈاتا بڑا توں پھلاکوں  
 جبرائیل نقیب پھارے پاک سواری آئی  
 سن سن کے بغیر نہیں تھیں اس آئے  
 کھول ڈرے وچ جنت ثور اس شوق زیارت پائے  
 سن تما چلن وی سرور ہیں دستوری پائی  
 ہو پکیاں تھے طرفں آخر جاگا پاک مقاموں  
 چون عوامیں وہہ مجھبا ہے طرفوں چو بیسوں  
 گھہ کروڑوں کوہں ڈرواے تھئے ذہم بانوں  
 ہوریاں نوں اٹھ دھل نہ مٹوے عز بغیر آیا  
 ڈیڈیاں ہانڈیاں کڈھ کرم جس جیڑیاں بٹے لایاں  
 تاریکی وچ ہلڈیاں تانیں عیاں شیخ بڑوریاں  
 روشن راہ صفا دا پلہ پائے دل ٹورائی  
 ہو غافل وچ نفس امارے رس میں ہویاں لئی  
 شمس ذات گوہی بھر دیاں گوہر توڑ پائلی  
 دل دل موز داوں گواہی نور وے عزائی

وچ اشارے پھلک جس دے شیخ قرانہاکی  
 غیر نبوت ہی منشش عظمت وصف اتالیقی  
 جاقب نجم قر تے شمس اور گوہر غازی  
 منکر فیض آتم پکائے مطلع شیخ ظنوری  
 تے اوہ انت مذکب کارن کھلی رسم غنوری  
 رحمت عالم سایہ مانی قامت سایوں غازی  
 شیخ مبین کمال فخری شان ہی وی مانی  
 سینہ پاک منور شرح نور آفتابیں ما زانوں  
 شہ عینیاں پیر ذیلیں خاص بام تہیں  
 لے جبرئیل ملائک ٹوری ڈرواے پ کیا  
 اٹھ بعثت بعد نہیں گزر گئے اٹھکوں  
 فوج فرشتیاں سدھائی شوق واک چلائی  
 کھڈے گئے ڈرے اٹھکوں مکہ مقرب احائے  
 لشکریاں وچ شوئی "عیلیٰ" کر کر فخر مائے  
 جبرائیل رسالہ بندہ قوت ہرہ سدھائی  
 کری عرش قدم دھر گڈرے لے قرار آرموں  
 نیز قدم دھر قوت چلے ہے ہلاہوں زبوں  
 عنوت حروفوں پاک عوامیں کسوں پاک ڈپاوں  
 ہو ڈھکا ہو ڈھکا آخر ہو پلہ شو پلہ  
 رحمت نور جان کھارے عرضاں والاں گواہیں  
 کم کہیں نوں راہ دیکھائے روگ کئے بندہاں  
 منزل مقصد چھوڑ دیکھیاں وچ شے تھلائی  
 ہے خبراں دیاں ہے ڈس جانی عیسیٰ وچ جبرئیل  
 اصل جھلا تم کہیں سب جس اندر سرگردانی  
 تھا جیت طیب رومانی کھولے راز نہنی

واگھن وال متصور چالیوں موڑ کڑا ہوں اودھیں  
 سب جمان اڈوئی برکت ٹور و ٹور دکھیا  
 پیش قدم وچ عالم ہویا جس نے اوہ کس کھیا  
 پلان پاروں سب کجھ پڑا مگر گئے اڑا کیں  
 بہت صلوة سلام جی تے آل کئے اصحاب  
 سب تھیں اول بعد تھیں جدیوں وچ اکبر  
 عمر \* خطاب غلیظ ملئی اوہ فاروق پیارا  
 ذوالنورین کرم دا چہ را ہے جگن \* نکلن  
 چوتھا زون ناول بہادر بو خطاب کھر جالا  
 حسن \* حسین \* دو صاحبزادے شہ بہشت ہواں  
 برضوں اہل حق تھیاں اکھن کجھ کجھ ڈاری  
 کجھ جی وی آل اصحابی ہے تاثیر لہاں  
 بہنیاں والاں وچ نیکہ صحابہ \* سب تھیاں لہاں  
 یا رب تل طفیل اہل وی بخش آساں تریاں  
 نور ہدایت کریں عنایت خوف زجا وچ رکھیں

واو سینہ قلین محمد ختر کے عالم دوہیں  
 فیض منداں دا ون آئینہ فرشوں عرش بھکیا  
 تے کجھ ڈھروں جس آہے اوہ خود کجھ نہ سکیا  
 اہم \* باجھ نہ بندی پتیرا بہت مار کدائیں  
 خاص خواص عرشوں چاروں زار کبار اہلیاں  
 اڈوکر \* بن قلبی محمد \* جب جاپے کجھ  
 جس وی کجھ عدالت والی کیتا نظم نیارا  
 علم دیا فنا مکتوں اور نہ اُسد ملئی  
 اسد اہلہ الطلاب عازمی علی \* بو عالی پڑا  
 زہرا بہت جی دے جائے اہل ذاریاں شایاں  
 رفق خوارن دوہیں جسامیں کین نصیحت ہماری  
 نگر تھیں کیا لے ووزن جاندی وار بہانوں  
 اوہ صدق مہنگ پچھو دے بہانوں کے نہانے  
 غور کرم دیں وچ ڈنڈیاں سٹیاں روڑھ کلایاں  
 مشقوں کریں مکار سینہ روشن دل دیں اکھیں

## ترغیبِ دل بالترامِ مشدِ عشق و بیانِ بلند پروازی اودر عالمِ رضا کہ فوق مراتب است

ساقی آبِ طور طلب دا جام مزے مگر پائیں  
 چائتھ کجھ برہوں وی ٹوٹی چشم او کھلاں جیوں  
 مستی چشم پیارے والی جان پھر کھا جائے  
 غم برہوں دے ٹوٹی اٹھوں میں زمن کھناری

درا ذوقِ محبت والا گھٹ ولا جی پائیں  
 ٹھنڈ پیت چمک وسد مشقا مہر اوہر نگاہوں  
 ذرد منداں دے جن من ماسے ہوون ذرد ساسے  
 جان کباب تک پڑ شوق دل ٹول رتبہ کھناری

دل بے عشق نہیں دل ٹولے بے خبر بوج تو ہے  
 عشق ہاں تن دشمن دل داتے دل دشمن تن دا  
 عشق ہاں دل مراد نہ نقل کس تعلق وچ آوے  
 مزہ نہیں بن عشقوں ول ٹوں کور نہیں روشنی  
 ذوق لے ٹوں عشق ورا کس ثابت کرے پے کوئی  
 بوج حضور دوام نہ دیتا نہ اس خبراں پیاس  
 بے خبریاں ٹوں خبر نہ عشقوں کر دے کور و پیاس  
 ویدہ ہور شہید دے وچ بیڑک فرق بھدایاں  
 بے درواں دے درد مصائب درواں ہور و پیاس  
 بید درواں دیاں عشرت خوشیاں لذت نار دایاں  
 نظر بلند ہنوں وی دھانی طے مقام عزیزاں  
 عشق مقام بیع دے سفیاں کھویں تیزاں  
 جہل کونٹے راہ پیندیاں عشقوں ضربی کاری  
 باز نیا دے کس کس چہرہ کے عشق دے بازارے  
 عشق اندھیری جہں سز جیلے کھوں پھر چارے  
 عشق کرم دا قدرہ آڑی تیں میں دے دس تاپیں  
 آکناں کھپ ویاں غم کوئی سچے یا نہ کلن  
 کریں طلب ہے صادق سید توں تک بھی نہ پہلوا  
 مشکل ایہ دکھل وی کھل او کھیاں اسدیاں ڈاٹھیاں  
 اس گردوب نہ ہاتھ کدائیں تم کھیل بوج ذاتی  
 آتش عشق دکھن دا دوزخ بل بل ہوا کھیرا  
 جلدیاں دھن پھر بوج لاہن کھکھ شوق وصالوں  
 اس دنیا وی کردن آٹے قدم دسر کھ جیلے  
 جہل جیلے کھواریں وی قدم نہ موڑ ہنوں دے  
 جی رمز دے از فیوں کٹ پھر لے جائے

تن بے درد ویاں دا یعنی گن لڑائے آہے  
 قوری تل بیا دس قوری واسا خار جن  
 عشق ویاں ٹوں مثل مثل تمیں کر شہید و کھوے  
 تم ہر ہوں دل لذت باجسوں دل ٹوں ذوق نہ کھلی  
 اس مائل ٹوں اس درگاہوں ہر گھٹے نہ دھولی  
 تابنگاں ہور وراٹے وراٹاں اسدے اتھ نہ آیاں  
 درد مندیاں ٹوں بید درواں دے درد مثل دویاں  
 کھایاں مٹایاں دے وچ ایویں حدیں فرق لکھیاں  
 ہوا دردواں درد مندیاں وی بھجان ویس صفیاں  
 درد مندیاں دے ویس کدائیں وچ کھور نہ آیاں  
 باز آں دیاں پنکھیاں جیڑاں پیاس سب بھجیاں  
 تم خوشیاں اس دنیا والے بنے تمام کتیاں  
 ہو طالب لاہ و کچھ تھوں اسدی رمز پیاری  
 ایہ مزیاں بیضاوت ہنوں رہیں پیاس و پیکارے  
 خودی تخمیر مان کھورت جاتہ پلک وچ مارے  
 آکناں بھوویاں اتھ نہ آوے آکناں دے وچ راہیں  
 آکناں ہوش جدوکی آئی ایہ نعمت گھر چائی  
 پارواں بوج دشواریاں مھندیاں تے نہ دل کچھ تھووا  
 بحر عمیق ایہی بے پایاں لحاظہ چڑھندیاں لاہیاں  
 بعد دکھن کھم مھلے آئے دن روشن وچ راہیں  
 ہوکے اک سلاوچ آتش تک پانیوں پھٹکارا  
 سر تے اک سب کچھ جیلے کٹ عشق ماہوں  
 بحر طلب دے ڈھسیا جاندا لوکل نظر نہ آوے  
 تیج دے پر جی آگاہیں ڈھوں خبر نہ پاوے  
 کھما پھر کیجیے ڈھکے ٹوں دے ڈھکے

ہونے والی بی فرزندہ ہووے پہلے برہوں وی ہمارے  
 نہیں دیکھ دوں اور انہوں کو ان پھر ہمیں دعوے  
 کرد خبار امکان سارا گزارے آنت لگانے  
 ہلت تھڑھڑاؤں کی ہمیں جذبہ ہے نہ چھوڑے  
 دائم آنت ملن لکھ سارے ڈرو جھٹے دن تموزے  
 دتے تیج کے ہم اندہ ہیہ محبوب لکھیں  
 بیوں بیوں زخم جن وچ سینے عسکرا کاڑی ہووے  
 کاپیاں رانگن ہے کہ اندر سوز ہدائی  
 ہر دم ذوق شہو جن دا توڑی تھیں عدم دا  
 دام گلے گمت شوق تھیں بوکھلیاں ڈنڈل دیں  
 منظر نور پیارے والا ٹھٹھ گئے وچ سینے  
 جہل پیٹم ملن دا پادے طالب زبے شہاری  
 سرزدی چھڑ بوش سمائلے پادے ذوق وصالے  
 بن عشقوں میں شہیں کیتے کال گئے زنگاراں  
 وات پہلے دکھ پاون ویلے چپ زبے دم صطے  
 داغ بھرے گل لایاں اول شکل زبے دل ساری  
 بے مشقہ دیں وچ لکڑاں دکن ترس دے ہوسے  
 آیدوں بھلا ایسی گتھ ڈاری تیج دتے وچ چھاتی  
 ہو ذوق پا ہمیں ہر وہ تہن ولبر جھو آوے  
 اس دنیا دے وچ فلں دے شہل متل بہادی  
 نئے ہاندے خود چھتاوے مڑاے ہال درغیاں  
 قسم ولا دھر بڑے نہ چھپے زخم ہا جمل کاری  
 پے پھیل بک تیریاں ڈاراں کہ توڑی ٹھپ ستل  
 روونڈیاں وی اکھیں وچ وی بیڑیاں گرو دیکھا  
 جھپوں دے تاز نورے تاہ ہاندہ ازاسیں

چشم اولارے کرے لکھارے شوق زبے تن ہمارے  
 اک ڈوبے سر نظر نہ آوے دینو اٹھا رووے  
 وچ توڑیاں وقت ویلوے وصل ملن وی آنگے  
 جس توں محبت کے وکالی پراس ہمیں نہ موڑے  
 کلب پوڑے قالب توڑے روز موچ وچ پھوڑے  
 پیچے گول پیالے زہروں مستی چڑھے سوالی  
 چھتے تیر کلن برہوں دا ہو کے پیش کھلوے  
 مڑم ذوق وے وی لکھ وصلوں باجھ نہ کھلی  
 بھر بھر دے ذوق پیالے سلق نور قدم دا  
 بھریا نور سنگے گھر خلقی زمین کئے ہے کھلی  
 چشم اوکھاڑ بگم گزارے نظر پان آیتے  
 زبے اہوی وچ ہدائی وصل سنگے شو ڈاری  
 وچ شمار شراب وصل دے دو تین ملن پیالے  
 عالم عشق جہل من ہماندیاں مقول کرے تھواریں  
 عشق چنگا پر اوکے پیڑے مڑ ہووے دکھ بھٹے  
 عشق کنار جہل ہے خوشی کن دتے دتھ کاری  
 عشق ہمار قدیم ایسی گلوں نہ رنگت ڈولے  
 ہامیں عشق حیاتی ہائیں درد فلں وی کالی  
 کھا کھواری ہوں وی کاری تے کہ بھٹت نہ چلوے  
 داہ واہ عشق کیالی چنگا جس وچ گل آزادی  
 خردا ڈورا نس نہ چائیں دیکھ چھدیاں تھیں  
 مشق عشق شہادت اکبر قتل ہوویں اک ڈاری  
 آجھتا ہن تیرا ویلا نوک قلم چڑھ زسٹل  
 چاٹو فلن قلم دا کھلی ڈر دھدیاں ہو رڑھائیں  
 دھریاں عبادہ مرین تھواریں بھلا دکن کھائیں

دیہ نکلیں اور یہاں تائیں چھوڑ تیری دل آویں  
 وہ مشتاقوچ جیساں رحمن جوش کھلن من بھلنے  
 ڈلف سیوہاں کھلیاں را تیں دلیر دے ڈیراے  
 تے عاشق وی ذات صفاتوچ ڈلم بھلن مارے  
 توج تیب خوروں بہت بلوے فیروں بھلے کارے  
 دل وچ فیروز گزروے ہرگز نہ لکھ سال گزارے  
 اکھین گوش جو اراج داہن لروے اک سارے  
 آخرت آت نہیں پھراس اہلہ دے زمین بزارے

### ڈر ڈر کرب سب تالیف ایس کتاب المسمیٰ "بہ احسن القصاص"

تیں پروردہ عشق سخن دا ہیں غفلت وچ آیا  
 ڈوٹھکے ڈلم پکر وچ رزکے ہو دولت پرانے  
 دریاواں ویان لراں داگوں میں کھلے پڑاے  
 غرق گئے وی غفلت خواہے آپ سروں ویہ چلیا  
 چندیان اکھیں پکر تڑھا اہمیا ڈنڈر دایا  
 کھانی تیریر زاہ تے خود ہی کھا دا  
 نور فضاں بیٹھتوں دے سچ کھک دا سارا  
 ہوش صال تھم چا تھیں قصوں داگ چللی  
 قصد میرے ٹوں پڑا کرسی پڑا کرنے ہارا  
 علم لڑی وچ فقت پہنچلی موتی عشق پرودوں  
 مت کتھ کریں تھب تھری دیکھ تھاب خانے  
 اس وچ مطلب خاص ترونوں سورۃ یوسف والی  
 دل وچ کھلکھ حرس مستاس تھیں پڑ سنڈین چاہی

نکلت وچ تھاب تھیں دے میرا وقت دے مایا  
 چاہتھ تیج جھاکش برہوں ڈھا کھڑا سرپانے  
 آپ تیب کے فداے سب سے ہرے نصیب دوائے  
 جاگ پیارے کیڈک مشتوں عشق سوہنیا کھلیا  
 دل تھیں نور چمکدا پلینے یوسف نظری آیا  
 تھیلپیں وچ جس دا جلی نہ کوئی سرو آزادا  
 نور زنون میں عشق پکارا نام لیاں پھلکھرا  
 آتش دل وی چاڑھ اسیہ درقل وچ دکھلی  
 درد منگ تیں اللہ کولوں جیسی ڈر باہت نہ چارا  
 دان کللی وچ کھری ہوں دے داغ ڈکے دا دھواں  
 تے مت آتھیں آپ ہلدان شہر بھانوں والے  
 سب تھیر حدیث نبیوں کے لہام غزالی  
 ہدیوں حق بیاباں آتے خاص قرآن کوہی

بھی خود آپ سراپے خالق زلے نہ جھوٹے زلایا  
 اچھے احسن اکذب ہو کے ٹیب ٹھن ٹوں لاوے  
 اسدے بیڈ جتی ولا کینڈگ اور گنٹیسی  
 ہودے خطا سوارن صلح صاب ہجر قولے  
 بے کمویل خطا دل کوئی متل کلام لے جانے  
 ظاہر باطن مال لوب دے بگے رمز زہنی  
 اپنے ٹیب نہ کذب سرلاون پاک صلیبی آئیں  
 اصل کلام موثر عشقوں کھولے کور صفتی  
 حال ڈرتے جانی کولوں بیسوں نئے وچ آئے  
 بعض امانت اس حصی بکڑی و کچھ صلیبی جائیں  
 حرف کہینا وچ بیانے میں نہ مول لیلایا  
 رہن کباب ہوں وی لائے بکر فراق جلائے  
 صاف ٹھی تے شمر اہلا روشن آخر تائیں

وچ قرآن لہا ایہ قبند احسن کر فرمایا  
 احسن حصی کی مور پلوے ہے کوئی جھوٹے زلاوے  
 ہے کابھوٹہ کرے وچ داخل راہ چلے گراوی  
 خام روایت میں وچ ایدے داٹھی کسوں نہ ٹولے  
 ہے پ ہوں جھنا شہروں لغز صلی ول کھائے  
 مطلب فوت نہ ہووے اہار تے کم دتوں غالی  
 ذکر کردوں حال نہیں فرض ادب دیوں جائیں  
 افرادوں تقریظوں خالی شہت ڈاکر نہ کئی  
 ایہ قصیر نزال دیوں اکثر مطلب پائے  
 ٹوٹی وی توریست جو دنکل ہے مشہور اتھائیں  
 پ جو وچ کتب اسلامی کمال پتہ نہ پایا  
 درد دے دا اگڑ ڈاکیا ہوں جام پائے  
 یازب صدق ٹھی وی لذت دل میرے وچ پائیں

## دردِ ذکر آنکہ بعضی از عطیای الہی بدواتِ مُقدّسہ بعض از انبیاء اختصاص یافتہ

نو ہو رہیں "مئی ٹوں بخشے اک وچ نکل سائے  
 تھا نو سب نوح "مئی ٹوں اک عتقیں ورتیا  
 اک حصہ وچ سارے عالم نو بچی "ٹوں آئے  
 باقی اک رہا جو وہا ملایا خلق سبھی ٹوں  
 تھا نو ٹوٹی "ٹوں بخشے اک وچ عالم سارے  
 اک دنیا وچ ساری ورتیا راوی لکھ سدھائے

حقن فرست دے دس نئے اللہ پاک بنائے  
 علم کیتا وہ نئے خالق جو دنیا وچ آیا  
 صنوت دے بھی اللہ صاحب نئے دس بنائے  
 ہویں میر کیتا وہ نئے نو ایوب "مئی ٹوں  
 خالق پاک صلیبت نئے ہویں دس سارے  
 خطا سکتیت حصی وہ نئے نو مینسی "ٹوں آئے

خشن ہنل کیتا کہ تھے جس وچ نکل تھئے  
 اور فصاحت علق بلاغت تھے دس ہنل  
 اور جو ٹھوٹی وچ تھیاں سو احمدؑ وچ سداری  
 جلی یوسفؑ دی نوح شہارک دُنیا پھوڑ سدھالی  
 نوحؑ تھم سرور والی حکم ہویا رحمانی  
 اوہا نور ہو یوسفؑ والا احمدؑ وچ سلیا  
 بل طفیل رسول اللہؐ دے یا رب بخش اسالی  
 شب ہی وی آل اصحابؑ مقصد کریں تھرا

## افزائشِ گلزارِ عالمِ بگروئی یوسفؑ و فوتِ شُدنِ مادرِ مہربانِ ذرا ایامِ رضاعتِ او و پرورشِ یافتنِ ذرکنارِ شفقتِ ۴۷

اس دُنیا دے ماتم خانے کیتے عالم آئے  
 قدم شہارک صفی اللہؑ دا اس دُنیا وچ آیا  
 کج نبوت سرے دھریا شرف لے ڈرگاہوں  
 دُنیا فلی پھوڑ چلی وی آخر ڈاری آئی  
 پھوڑ کبوتر خانہ دُنیا شیتؑ نبی جلی دھلیا  
 جلی اورس تھرا دے کھوں پھوڑ زین سدھالی  
 ہر انیمؑ نبی وی ڈاری مُت پچھنے آئی  
 لگ وچ کھانِ ولایت پھر نم یقوینی  
 ہور آرام قبائل عزت تاج نبوتؑ والا  
 اربوں نام نبی وی ڈوہہ شیت کپت اے جانے  
 مادوں نام حرم دا جین ہی شتون چارا

وار و وار نمانے اپنے جگ وچ نکر چلائے  
 حکمؑ والاوں جس دے تہیں نکلیاں جس ٹوہیا  
 فرزندیاں ٹوں راہ ویکھائی گل سفید سیاہوں  
 شیتؑ ہویا وچ دُنیا رہبر شرف نبوت پائی  
 حکم رسالت پاک جنہوں تک اورس لیلیا  
 نوحؑ نبی وچ نقض رہبر ہو دُنیا وچ آیا  
 پھر اسحقؑ نبی ٹوں جگ وچ شرف ملی دُنیا کی  
 بل کثیر فروع عبادت حاصل نکل جنونی  
 اللہؑ نے فرزند دے جس ہر اک قدر اوہا  
 نام ہودا سب تھیں ۱۳۹ اقدر قدر سوائے  
 ڈوہا ویر پھوڑیا اس تھیں نکلے ایسا دوہارا

بن رانٹے جلاں دوہاں ایہ دس کھنچی آئے  
 ایہ ماٹیں دوہاں دوہیاں دوہیں آیاں وچ بونہی  
 تیج روا وچ اکت نکلتے تبت دے وچ فرہانے  
 ٹوسف بنیامین دوہاں دے وچ نے ہم رکھائے  
 شورج پنڈوں ڈون سوانے شن سہاں نے پائے  
 دوہیں بنائیں روشن ہویا نور جدھے دا سایہ  
 پنکوں کلک کلک تک گیا کھٹا نور جہاں  
 بے سو عاقل تلیے مثالں حرف نہیں کدے سکدا  
 کیا کہاں اوہ کس دے جیا ہور نہ امداد خالی  
 ارزانی وچ دیس از نہیں خوشی والا وچ آئی  
 کھنگ ورت پھلے پھلے پھولوں خنداں گل دستیاں  
 بنگل سبز زرد رنگیا آوازہ وقت بداراں  
 پھیکا گیا اندر جہاں روشیاں کھانے  
 فرش زمیں دا پوند قدم دے لہریے وچ آیا  
 دیکھ فرشتے جلوہ نوری جہاں وچ آئے  
 خالق نور فلک دا والی جس لہر ضرورت سازی  
 نوری شکل نکلت وچ آئی ہونے دور اندھیرے  
 چشم دکھور تپ نہ بھٹے جنم کھان ستارے  
 شعلہ شن آکھیں تے چھوے نظر بل جلوے  
 ستوں چرغ نزل دے ہر موموں و صوفی گئی سیاہی  
 مستوقل تے ہم جدھے دی گزری شادینتی  
 مائی باپ سنے ہر بندہ دیکھ تے ستارا  
 ٹوسف گرد رہی سب صورتے نظر کن غم جھجھے  
 اکھیں میٹ خیاںیں دیکھن ٹوسف نگرے آوے  
 دل تھک جہن لگا کر بیاں گزری نہ بھلا سکدوری

مانیا ہور حرم وہ بیٹے بیخبر گھر جسے  
 تے رانٹیل بیاری ڈوچہ بھین اندھوں سندی  
 آہیں وچ دو سکیاں بھیناں اندر اوس نہانے  
 دو دوہیاں رانٹے جہاں تے وہ بیٹے جانے  
 سب بیخوب "بی دے بیٹے پاراں کھنچی آئے  
 کیا کہل وچ سمٹاں ٹوسف افضل حال پایا  
 ہاں دنیا وچ آیا ٹوسف کھولی چشم نکلیوں  
 برق درخش لعل لہاں وچ ترس جس نور پنکدا  
 چر شہدک شعلے نوری شکل بھے نورانی  
 آکے قند نکلت وچ چھلا س دن رہا نہ کلل  
 نکلیاں سہوں چاری ہویاں دکیاں وچ جہاں  
 وچ پہاڑاں کدہ انوری کھلیں گل گلزاراں  
 ٹوٹھیوں وچ کھر کھر گیاں ٹوشیاں دے پوانے  
 بیخبر دے بیٹا ہویا ٹوسف "ہم رکھیا  
 بانوراں گل ہر شے وحشی جس دن جشن منانے  
 کر کر منٹاں تاکہ تبت دے بجز نیازی  
 لے ٹوٹھیوں گئے فرشتے وچ جہاں چو پھیرے  
 آپے ضرورت ٹوسف والی ایڈک پنکھ مارے  
 ٹوسف "اموئندہ دیکھ نہ سکتے بے کو نظر نکلوے  
 نرغ دے نوروں عالم دے مکہ مانوں نامانی  
 ایہ ضرورت پر مہنی آور منظر فیض اسی  
 دیک تے ہو دیکھن والا چوہ دیکھ ہوا  
 دس پہلی سب جہیں ملوے جیکد یاں نہ نرغ دے  
 ایڈک ضرورت دسی نظر وچ چشموں نکش نہ جلوے  
 جذب قلوب تازہ ولی شکل شہدک نوری



مہجراں وچ مشورت یوسفؑ جذب فضیلت پوری  
 تہمین ہویا جان پیدا قوت کئی ہو ملتی  
 اُسدے شیروں ہو پروردہ اُس نے خلقت پائی  
 روئیاں اکھیں ہاؤں جہانوں گزری چھوڑ پھیرا  
 بھین اپنی ٹوں سوپ ونا شاوہ جس پر دوش کردی  
 وانگوس جان رکھے ٹوش دتے کرے نہ پلک بدعتی  
 نورش لہاس دتے سب تیراں سرنو سوال سارے  
 باجہ حضور پیارے یوسفؑ بھلا نہ بھولے کئی  
 شیریں مٹھوں پار لیلیا اندر دکان سلیم  
 گھڑیکہ نظروں تھے پڑیرے ول ہووے دو پارا  
 وئیں آرام پئے جس ڈھیلیاں تپ نہ ہجر لیون  
 سورج بات ڈسے چند تہرے مشورے ٹور چکدی  
 چاہے یوسفؑ کون ہر ویلے اندر نظر رکھلاے  
 یوسفؑ جس میں سر نہ ال ٹوں ڈھیلیاں کئی کدائیں  
 بڑکت گھروں چلی اٹھ میرے ول وچ لگر پیا سو  
 دم دم دیکھن کیا نصیبوں غم دیں خبراں پیاں  
 اُسدا درد وچھوڑا میں سزگڑے مشکل بھارا  
 اس فرزند عزیز بلیوں مشکل ہوگ گذارا  
 گھر میرے جس مول نہ ہاوسے کھیں دم نکلاے  
 چڑچڑاے چور بھڑے کو سہل دتے گھر بڑا  
 اندر ملک پٹو چچی دے اُسدا تحفہ بڑکت گھروا  
 طرف بدر پھر تودیا یوسفؑ جان مگر چاٹوری  
 پٹکا کلم گیا وچ لوکھن کر آواز سنائی  
 اُصوبڑ تھکویں ہر جا بکتی گرد بگو تھیری  
 پٹکا یوسفؑ پوری کھڑیا سن دیوں صدق نہ اندا

دیکھدیاں جھیں مل تہجہ کون قرار مہجری  
 تہمین دو برس چھوہا یوسفؑ دا بھائی  
 کرون بھیا سن بدر نے مل کتیز منگائی  
 آگور کھیندا یوسفؑ نازک پت پیارا  
 ول یکتوب رہیا وچ غم دے طغلی وکچہ پوری  
 حضرت یوسفؑ تہمین پٹو ماگی لے اپنے گھر آئی  
 جاگدیاں وچ اکھیں دتے ستیاں وچ کنارے  
 ایک اہلت یوسفؑ سندی ول وچ آن ملتی  
 برگ ٹہان ہو یوسفؑ دا جان بخشش وچ لیا  
 تڑا پھرا گلاں کردا گدا بہت پیارا  
 دن مرواں کھئی سارے اُس ٹوں دیکھن کون  
 بیس بیسوں وڈا اندا تیوں جیوں شکل ڈکدی  
 دیکھے باپ جو کدی کدائیں دل ٹوں مہرت آوے  
 بظہیر فرلاے اکدن بھین پیاری تہمین  
 بھین انکار نہ کر دی ظاہر دیوں قرار گیا سو  
 کیا کراں آن یوسفؑ چھینا میں تھارہ گیوں  
 جان آج میرے گھر جس بنوے ایہ فرزند پیارا  
 ٹور اکھیں دا جان لگا ول دا مقصد سارا  
 چلی کتھ بھلاں جس جھیں مڑ میرے ہتھ آوے  
 اشارے اوس نیانے اندر حکم شریعت کردا  
 اہاں اسحاقؑ ہی دا پٹکا اک کردا  
 نیلے کارن پٹو چچی بدھا یوسفؑ دے لک چوری  
 یوسفؑ گیا بدروی طرے ٹڑ پٹو چچی گھر آئی  
 چور پیا کو گھردی بڑکت پٹکا گیا لے میری  
 آخر کھوں یوسفؑ سندی پٹکا کھول لیاندا

اوزک امر شریعت وہاں اس سے ہوا جاری  
 اوریں دل یعقوبؑ نبیؑ دا بھر ہر وچ رسا  
 ڈینا چھوڑ سدھائی چھو بھی چلے حکم قدر دے  
 رہندا بندہ سوکھا جو سرف وچ حضور پور دے  
 جس یعقوبؑ مہلت خالوں تے رات گزارے  
 آپ نکلاوے آپ پاوے ہمتیں دل سوارے  
 پاسے نماز عبادت خانے جاں یعقوبؑ پیغمبر  
 بعد سام دو رکعت چھچھے چشم مجھے پیشانی  
 جاں جو سرفؑ وانیندر ویالے وچ گو سلاوے  
 دل ہمشا وچ جو سرفؑ دستیا عشق کیا چڑھ لنگھیں  
 تینوں بیٹوں جو سرفؑ ڈاڈا ہوا حسن بن بکھواراں  
 وچ کھان نبیؑ دا جانا کر دے لوک پکاراں  
 بھائی گلنت کرن ہتھیری رکھن تل پیاراں  
 آپے جاں یعقوبؑ نبیؑ دے عشق بندہ چائی  
 جو سرفؑ دا ویار تھلی پیغمبرؑ دے آئیں  
 گوہ جو سرفؑ دا حسن مقرر جاں تیکل وچ آیا  
 شبن کمال بھال مہلنی کرے انگھیاں مائل  
 اسدے منوں زوی شای کر دے ذکر تہاں  
 دیکھن پار دے تریندا وکچہ لوں دم ساکن  
 سورج تھکدوں تک سکھ سہا ہوں دے سماں  
 ان ٹوٹی ویریاں عالی شانیں سب جیون زمانہ  
 اکدن جو سرفؑ شیشہ ڈٹھا ڈٹھا رُخ ٹورائی  
 ایہ صورت ٹورائی میری سبے میں ہوندا ہندا  
 گزرد گیا ایہ خفیہ مالا جانا جان پارے  
 تے یعقوبؑ نبیؑ دے دل لوں دتے عشق پارے

جو سرفؑ موڑ لیما گھر لوں پائی فرحت بھاری  
 آوے وکچے شوق ودھوے عشق نہ تھیے سے پیا  
 تا یعقوبؑ نبیؑ نے جو سرفؑ نے آندا وچ گھر دے  
 ڈور گئے اک ٹکڈا نصیباں زخم فراق پگھر دے  
 اوٹھے پاس پر لوں رکتے اکدم تھوہ سارے  
 پندے پر شانیں آپے تن حصیں گردو ٹکڑے  
 پاس نصیبا بندہ جو سرفؑ اس تجڑے دے اندر  
 چوے قرار آرام دے لوں وکچہ شکل ٹورائی  
 بیجاں کھتا پچھ کھیرے مت گری آجہوے  
 بن ڈھلیاں بندہ چندی سدی سامت پلکیں جھلکیں  
 آئیہ جمال جو فرش زمینوں عرش کیوں لٹکراں  
 جس قلب حصیں آور صورت وچ انصاف شماراں  
 کینہ حسد نہ آبا ہوا شفقت کرن ہزاراں  
 جو سرفؑ کارن تجڑے اندر جھاکا پاس بھائی  
 وچ پڑیاں اک سامت ان حصیں بھولے تھکدو آئیں  
 کس ویں انجیں وکچہ نہ جھکیں نظر نہ صد سچا  
 وکھدیاں وی رکت انگھوں میں رن ہو گھاس  
 پاک خصاںک تال غضاںک اندر مگر ہواںک  
 وکھدیاں دے پھیر خیاںوں بخش نہ بندہ ڈاںک  
 کرے جلال کمال تھنا گل وی سبے سماںک  
 جو سرفؑ شمع بھال کھاوں تے سب جگ پروانہ  
 دل وچ خفیہ گزری اُسدے وچ حالت جیوانی  
 صاحب سینوں وچان گھدا قیمت کیڑا ہجرا  
 آگڑو بسن اک دن ظاہر اُسدے معنی سارے  
 جو سرفؑ جو سرفؑ جو سرفؑ گوں لوں حال پکارے

ہے دو میں نہ تکتی سماعت رہیں سر لگ سنائے  
 جان تو ان دہان آت جہاں کو ہر چہ کوسے  
 وہ تیری سرداری مشتاق زخم تیرے نے کبریٰ  
 سے جہاں قہلی گیل جہاں وچ حشور  
 بیداروں چادروں کھینکھیں روگ زجروں  
 غالب حال پریم نشے دا میں پر روہر دکائیں  
 تھوٹیاں دیاں لہراں وچوں سبے کتھہ لگائیں  
 روہڑیں کدھی روہڑیوں چکڑیں تیرا ہیبت نے پیا  
 جھوٹاں چنگو پر ہوں دے زخم نہ پاون دامو  
 اکٹل رشت کنارہ چہلاویں اکٹل ڈوب گواویں  
 تو سن تھہ لگام دریا لے ول تے جوے کٹھائیں  
 پاہوں پکڑاویں لے جس ٹوں آسدا ہیرا توں  
 مل میںوں میں ہے پر طار ہل ملن آکاری  
 جینوں گمت سمند مدھلیں کر تھہ کل لگاہیں

عقلمور کرم دا پچھ مسف نظروں نقش نہ جائے  
 تیزی صاحبہ ہون دی تھوس کڑ روئے جتھہ حلوے  
 مشتاق چنگ تیری قصیں ڈاری جان تیری لکھ ڈاری  
 ٹوں جی ہر تھہ جگن دا پرے پرے پرے اس طیاروں  
 آڑواں وچ بندی پائویں کریں خلاص ایسراں  
 میں ٹھکان چنگ وہ میںوں وروں چاہیائیں  
 ہنل جنادے محنت خانیوں میںوں پار لکھائیں  
 کی کٹھہ آکھن کی کٹھہ کر سیں میں حیرت وچ آیا  
 نے تازو وچ تیراں لہراں آب مزدے لکھ تازو  
 وہ مشتاق جان لٹا تھہ چہلاویں تھہ ندی وگلویں  
 ڈب کیوں فریاد نہ واہراں ڈبے جہاں اڑائیں  
 پر جس ٹوں توں چاڑھ دکائیں آسدا اصل وراثیں  
 سیوں طیر حشور چنگ تیری تیز ڈاوری  
 چوڑ وک ایہ لہیاں داکھن اس حشر سراہیں

## درخواست نمودن یوسف از بدر عصای بہشتی و خواستن یعقوب از جناب باری تعالیٰ و عطا شدن آن

بوش اٹھوے جان تیری ٹوں کتھہ نموں لے جلاوے  
 جاں جاں بوش شمار نہ بے میں حسو سزا میں  
 دانگ درنگ بخت میوہ کافی فرما قدوں  
 آسداک طرف لٹک چڑھ چاہیں تے اک طرفیں چہاں  
 بازک گرد و جلدیاں شافل جیوں ڈٹھل بند کٹھے

ساقی آب نشہ دے دے تازو دل ااروگ گواوے  
 نقل کہل پتھر وا کٹی تریوں ٹے دل تہیں  
 گھر یعقوب تھی دے تیری طوبی دی مانڈوں  
 طرف دین دی سہے لارن تھک تھک شافل آہوں  
 سبز زخمو برگ شوہا دے بہتیاں جینوں کٹھے

ایہ آملان تے میوہ اسیدا گاریاں وانگ دوسلے  
 پھر شہوداں ہڈنڈے کر کر فرہیں غار وچھانے  
 اِس ہر برگ شمر برشاٹے پھر دے حک ہزاراں  
 تے ہر دم تمہید پکڑے تیں جو گھدیا  
 شانساں نرمیاں منگھ سسٹاں گھراں لین ہولارے  
 گنہ ہز ڈیر بند جیما ویکھیاں ول بھلوسے  
 لذت ملے ہشتی میواں پکھ پنون ول غولے  
 کھلون قوت دُعا میں دیوان ہون تے رات کھلوتے  
 رنج ظلم بھر جو پکارن نوک لُلف دے کاشیں  
 شاخ جب داکٹس درشتوں ہووے شُرت تھوایا  
 جس وی ہوش لیاقت آئیں ہوندی عامر لایق  
 افس درشتے اندر ایسا ظاہر جو ہر عیسا  
 ایس یاراں پہراں ہوئے ایہ رعیت سارے  
 چوب عصا کہ لایق اُسدے تے کوہ کہوں کوئے  
 بھلیاں ٹوں تہ عامر دے کر شفقت فرماری  
 بہت وچوں اللہ صاحب کر کے فضل پہچاوسے  
 جو کتھ جو سف منگھد افسلویں مطعم تھد گھدایا  
 اللہ پاک پوچھیا اِسوں سمٹاں تھیں ڈاڈیلا  
 صاف شلف ہراٹوش رنگوں وزن موافق سارا  
 اِسدے لایق بہت عامر ع ہووے ارذائی  
 عامر کارن گھڑی ہری آسماں سمٹاں دا چھاندا  
 اِسیں ہئی ایہ چھوٹا سا تھیں ڈاڈیائی وچ گھدایا  
 تھیں شان اسلامی اس تھیں تے ایہ بست اچھرا  
 ہر دم اس ٹوں اچھس آگے رکھ لُلف یاراں

ہڈ ساہ وچ بڑگن صحت فرق نہ نظری آوسے  
 غارستان اچھس بد خواہیاں پچھ پچھ کاری آسے  
 نور دار تھیں وچ جھانے ہانوراں دیاں ڈاراں  
 چاں چاں تھر ہوائی پلوسے ایہ وچ وچد سوایا  
 نرم ہڈا کیمہ گن ہڈا کیمہ سونج چھڈن تے سارے  
 جھم طبع شوہانہی برگیں جیٹا کار دوسلے  
 میسے تل دھن پڑ شانساں گھت گل پارچوتے  
 صل پوچھل پر ہرے جانور نام ہنساں دا طوطے  
 پر پتھر چو تھو ہیر و سلوان زمین جانکے شانساں  
 گھر جیوتوب "جی دے پتھ جدم ہووے پتھ  
 شاخ دھسے بیوں بیٹا دھد واسب شانساں وچ لایق  
 تہ اس جینے تہیں دے کت جی ایہ عامر  
 ایہ عامر تھہ اس لڑکے دے دایم ہی ڈارکارے  
 پر جو سف دی وادی اس تھیں شاخ نہ جی ٹولے  
 آکدن پاس پدروسے جو سف گھڑوں غرض گزارے  
 گھو ڈکا بناب اناہوں میٹوں عامر آوسے  
 تھہ آٹھا جیوتوب "جی نے چاں ایہ لفظ کلا یا  
 لے جبریل زمرہ عامر شُرت بہشتوں آیا  
 خوشی حد ٹھار نہ کھلی عامر قدروں ہمارا  
 جو سف بکس وچ سب تھیں سوہٹاس دا کو نہ کھلی  
 ہدائیاں دے ول رشاں ڈھلایں جو سف وویا جاندا  
 جو سف "نیا ہشتی عامر سا تھیں قدر ورحملا  
 ایہ جی پتھ دیاں اچھس آگے اس دا قدر ڈاڈیرا  
 وچھڑوں پل جان پدروی ہووے پتھ قراروں

## مژدہ بلند اقبالی یافتن یوسفؑ در حالت خواب بہستم سالگی از عمر گرامی

ستوں سال مژدے یوسفؑ آمدن کو در دے  
 تال بھراویں جنگل اندر ہیزم چھکن سدھلیا  
 آوندیاں وچ روپے اک جا سمٹناں بھرا آتوں۔۔۔  
 جیوں گلزار چین وچ تارہ شانیں ہیز سولیاں  
 یوسفؑ دیکھ اوریا حالاً اٹھیا ڈھنڈھوایا  
 فرزندہ کی ڈھو خواہے کی کتھ نظری آیا  
 جو کتھ خواہے نظری آیا یوسفؑ حال سنلیا  
 مستہ یہ خواب دے فرزندہ تیں حق آنت بھاری  
 بھیاں پاس کیا آتھل یوسفؑ اس ٹھنڈے دے حالوں

نہند مٹھی وچ ٹھنڈے ڈھس کٹھلے دل دے پردے  
 ہیزم بھار تیج کر سمٹناں قصد گھنوں سز چلیا  
 اِسدا بھار ہویا سو ہریا بھل ٹھل برگ کھارے  
 بھلیاں بھار سپنے وچ سجدے کر آداب ادایاں  
 سر شونہ اکھیں تپم پردے نے لٹھوں کو اٹھلیا  
 اُتھ کھلویں کیں بے صبرا کی تیں دسلیا  
 دکھ چھپاست کیں کے تھیں بیچے نے سن فرلیا  
 سن کے فیرت کھاون بھلیاں تیں پُر کن قماری  
 سن بھیاں تعبیر نہ تھئی جا سن دہم ڈیاںوں

## خواب دیدن یوسفؑ مرتبہ دوم بہستم سالگی از عمر شریف

اُتھ برسوں دا ہویا یوسفؑ پھر ٹھنڈے دسلیا  
 چلیں بڑاں تے کھل شانوں دھیلوا کتھ درتھیں  
 ڈوڈا دکھ ہویا پُر سایہ تال میسے پُر بھریا  
 بیٹھی "شوئی" پاک تھ تے بیٹوب پیارا  
 ہر ہر بھلیاں عاصما اپنا اندر زین دھسلیا  
 ڈکے دوا نمڑے سب دھرتی ریمانہ نام نشانوں  
 ایہ بھی یوسفؑ پاس در دے ٹھنڈے آکھ سنلیا  
 شوق پیار در دے دل دا ڈوڈہ ہو گیا دو چنداں  
 یوسفؑ نے وچ بھلیاں ایہ بھی خواب سنلیاں ظاہر

اُتھ اپنے وچ عاصما ڈھس اندر دھرت دھسلیا  
 گڈر گیا وچ سب ڈھس دے سدا یاں تھل تھل  
 برگ بچ تے شانوں ڈاک اصل فرودوں ڈریا  
 لٹس ڈرنتوں میہ کھانڈے حال ڈھنڈا ایہ سارا  
 کڈر کٹنگ رہی اہہ اہوویں شوق نہ پچ آیا  
 ایہ کتھ یوسفؑ سنڈ ڈھنڈا فضل کرم رمتوں  
 سن بیٹوب "بچی" نے اِسدا جانا حال پلایا  
 یوسفؑ ولدہ مقصد جاتا وچ سمٹناں فرزندہاں  
 اک حسد تھیں دونوں آوندوں دے اٹھن آیاں باہر

آہیں وچ کریدے تھان امیں نہ ہونے کئی  
دیکھو کیڈ دلاور ون دن ڈوسیا جاوے  
بے قدریں وچ نام آساے اپنا قدر ڈاھلوے  
پس پدر ایہ ٹوٹی اپنی جھوٹھ کرے ڈھائی  
سناوں خود تھیں نیویں کواتے بے قدر بلاوے  
پس پدر سے جھوٹھیاں ٹوہیاں ہونے مٹل سناوے

### خواب دیدن یوسف مرتبہ سوم بہ نہم سالگی از عمر مبارک خود

نودیں برسے یوسفؑ ہمیں خواب ٹوہی آئی  
ہر اک ذرہ چلاوے ارے چاہے مار گولوے  
اک گھیڑ بو ڈورا کیتا چاہ ڈنیں لے ڈھلیا  
آیتوبؑ نی وی خدمت ایہ بھی حال سنیا  
کچھ حقیقت یوسفؑ ہمیں چھان کرے کدایں  
روز فلں دے آون گے دل نے خیراں پلایں  
دن بچیاڑیں کھیر لیا شو وچ جاگ سحرانی  
یوسفؑ ڈورا پیا ترندا کتھ سرخ نہ اوے  
یوسفؑ خرف پھٹا س منوں آلیسا بو بھڑایا  
من بھیر ڈرو غلں دے ول تھیں جوش لیپا  
جان میری تاپہ دورلا مبرولے ٹوں نہیں  
تے او وقت فراقل والے کرے ٹوک ڈیپاں

### خواب دیدن یوسف مرتبہ چہارم بچہم دہ سالگی

دسویں سل شیخ دے ویلے سرڈ تاز و ڈراندا  
شیریں خواب ٹوہی دا دلا مل بھکے ٹورنی  
چر ڈکے ٹور چکے زبے نظر پھپھ تھے  
گڈری ہاپ دے وچ ایسا صورت و کچھ مسور  
یوسفؑ کسب دو لکھ پچھے خوابوں اٹھ کھلویا  
کہ فرزند کی کتھ ڈٹو خواب کو یی آئی  
یوسفؑ کسند اسند ڈھار دے سکے آملی  
وچ نہیں دے ہر جانوں آب مناسب جہی  
آہا گو پدر وی قدر طلبہ نیند باندھا  
تے بیٹوبؑ کھل ول دیکھے چہم کتھ پڑھانی  
کیڈ دلاور کرے کھارہ تیلں بھل نہ سکے  
یوسفؑ بے یا بلا لکھ دا یا نور شید منور  
کبدا و کچھ کے بھیر توں کیوں بے دل ہویا  
کی حلا دھلیا تھیں جس نے ہوش کوئی  
چمن چمن ٹور نہیں تے دریا بھکت ہویا ٹورانی  
ٹھیلیں زبیا تھوں اندر حمد پڑھن غٹاری

چادر تھیں غل دنیا روشن چرخ چمن بنگاراں  
 کنبیاں زمیں تھکے جتھ میری مامت ہو رہی  
 ایہ سب میںوں بچوہ کوہے کر کر بجز ہزاروں  
 گوہر نطق میرے وچ نالے مثل فرست وقل  
 میرے آئے اہل سماں وا قدر میںں سی بکلی  
 میر قرار تکل وں تھیں غم درواں کدھ کُنیا  
 یا حضرت ایہ مال کو بنا تے سف غرض نکالی  
 کرے پیار تھکے سزا کھیں رو رو کے فریادے  
 سورج چند کریدے بچوہ علی رتبہ میرا  
 مال خودی اے ذر لکھاؤں میںں پندہ کدا نہیں  
 خلق تپے نصیبت ککلی حکم جو ہیں رفتاری  
 خدہ چند ستار بھلی سورج باپ بیاناں  
 مل بیوے وچ بھلیاں تھیاں ہون وا بیاں شامیں  
 وچ بدن کیوں گئی قراہوں جان شہارک تیری  
 خدہ بھیں سراگ فرزانے وا رنگ بلا نہیں  
 ایہ تعبیر کئی تعبیر حضرت یوسف تانہیں  
 کھا نصیبت ککھ سکر کریمن جسمن میںں ایذاں  
 بھالی تیرے بدن کارن مت کر بہن دلیری  
 آخر وہو تعبیر زوہے کیو کر سکر کریمن  
 ہے شیطان بندے دا دشمن سخت چہ می بُدی  
 باروں کووں بار پیارے پل وچ بندا کروے  
 ایہ سنت پھر پاس کسے دے شوہلی نہ آکھ نکلیا  
 اہویں رتبہ نوازش کر سی بیٹوں میں نظری آیا  
 خواہیں وی تعبیریں والا علم تیرے جتھ آوے  
 میںوں اصحاقی خلیل اللہ ٹوں فی شرف تے ٹوہی

تھن میرے پر چادر خودی میںں وانگوں سرداراں  
 ہر دم خود ترقی قدر چادر وی روشنی  
 اے بلا میںں سورج ڈٹھا چند ستارے باروں  
 وانگ بندہ عموش قنای مثل قیاسوں غالی  
 سورج چندوں صورت میری روشن ڈون سواہی  
 میںں یعقوب نبی مثل کھلا رو دھرتی تے کُنیا  
 ساعت بعد تعبیر تانہیں ہوش ذرا ککھ آئی  
 پکڑ تعبیر یوسف تانہیں سینے نال لگاوے  
 قوں جا تو فرزند پیارے میرا قدر ڈاڑا  
 ایہ ڈاڑائی اللہ ہاجوں بیٹے نہ ہو وی تانہیں  
 بھل پیارا سزا تے آئی جان بلا امانی  
 ایہ سنت تعبیر اچھی قدر ہے رحمتوں  
 فرزنداقوں سزور ہو میںں قدر دوہلی جمانں  
 یوسف کھندا ہے ہے حضرت ایہ تعبیر اچھی  
 فرمایا ہے خوشیاں جتھے اول قہی او تھانیں  
 ایہ ہے خواب شیخ دی تیری بھو ٹوہ نہ ہوگ کدا نہیں  
 تے کیما ایہ سنت یوسف موال نہ د میںں بھلیاں  
 انکیاں خواہں وانگ نہ د میںں ایہ نصیبت میری  
 یوسف غرض کرے یا حضرت رنج کوں اووہنسن  
 پھر یعقوب کے فرزند تیری بھج نہ آئی  
 تعبیر وراں دل بدیاں کھرا فرق چک وچ پیارے  
 یوسف کسب رہا پتپ منی کے ہو نہ طر لیلیا  
 میںں یوسف وی خواب تعبیر سی ظاہر فرمایا  
 تے تینوں کولم حدیث اللہ پاک سکھوے  
 میںں پر نصت پوری کرسی تے آے یعقوبی

تینوں زب تہذیب کرسی پلوں رُتہ ہمارا  
 ہاروں یوسف وی حترسی شمع نے وی جلی  
 سن بھانپاں دل صد تپانے کے گرمی وچ آئے  
 بھوٹھے ٹھٹھے جوڑ تھانے چو نے چ مٹانے  
 بنیامین سے خود چو ٹوں یوسف بہت پیارا  
 یوسف اسنوں بہت پیارا مال پدھے ورتارا  
 ہر اوراں وچ تیزور ہو میں اندر دلاں پیارا  
 ایہ قفل سب اُس نے نیپاں بھانپاں خیر وچ پائی  
 اس لڑکے نے مکرانے سلاے پکر جانے  
 اسیں بہادر دور بنانے لے لڑکے گل لائے  
 اسیں نہ ہانپاں وچ ہانپاں تدر گیا تھہ سارا  
 تے اُسدا دیار گزارا بن دیار نہ چارہ

## حیلہ انگلیختن برادرانِ یوسف و برونِ آنحضرت را در چراگلو گوسفندال و جاف نمودن و در چاہ انداختن

کی جاہاں اسی دار فاق وچ کینہ پیاں ٹھل زہراں  
 جاہاں گرو کھار کھلویا ایہ شیطان نکھاری  
 متاے کوچ نہ وچہ زاروں چل و پنا پچھتوں  
 جلتے سفدوہیں صباں آئیں رنگدالا وچ صفائی  
 اندر گھر زونیل تھل بندہ صلاح پکائی  
 زل بیٹھے دس ویر تھای زلمل چے ملاصیں  
 یوسف تُو وچ گور رکھیند گھڑی نہ ٹول سارے  
 دوویں ساتھیں چٹے ہوئے ایہ راسٹھے جانے  
 باپ املازا لھٹا جاندا سناوں منوں وسارے  
 اسیں جمع سب عقداں والے غالب زور آساہاں  
 کھواں چہ وانگے جنگل عو کار بانداے  
 دن چہ والے راتیں راکھے گروے پیرے والے  
 اُکساک سیں جو شیراں آئیں پکڑو انڈے گروں  
 حال حرا جاں غلام کر کے خون دکھوں سبوں  
 داروں تو زویجو زینتوں چھوکل دھرسے کناری  
 جس لڑکی وٹوں سولے ٹوں متا سداے جھہ آویں  
 تم ٹھٹھے وچ وانک قیامت اک اک گھڑی وپائی  
 بوش فروش غصب چا سمٹوں وی کھول سنائی  
 یوسف بنیامین بغیروں باپ نہ رتہ کدا سیں  
 بنیامین انھیں وچ ہر دم اون تے رات گزارے  
 دس بھائی اسیں شیر بہادر تھئی وچ نہ آئے  
 سن لڑکے دے عین خیالی جان پکر چا دارے  
 ہر دم کار گزاریاں کر دے خیمیت دے توہاں  
 خدمت تے وچ فرما تھیاں سلاے وقت وپانداے  
 ولوں اسیں تھیاں پد رتے آئے نہ چٹھہ اچالے  
 کار آسلی ہر ٹوب انھاصوں نام زبے وچ مرواں



یوسفؑ سے بنیامین کے جان کنج کلمہ دھروا کر کر مر نوبت ظاہر شیریں عجبی سنائے  
 ہوتوں ہووں عجبی سنائیں موتی بجز بجز آؤں  
 ہوتوں ابھی عجبی سنائیں آٹھ سناؤں آٹھ سنائیں  
 جس قصص ظاہر معلم ہندا تیرا عالی پایہ  
 کیا کہوں کی کہیں ڈھانوں مشکل ویسا ویسا  
 چپ رہا چپ لائق تائیں کی تدبیر ہلاؤں  
 جج ہلاؤں تیرا نہ کئی ہو میں کرے رب تیرا  
 عجبی سنائیں دے ہے بیجی حد غور تیرا  
 یوسفؑ دا کلمہ چارہ کریم دیر نہ کریم کلمی  
 اوہ دو بھائی بیٹے دے پیارے امیں نہ کلمی تیرا  
 یوسفؑ تے لاج ڈار پلیندا یہ کرے تیرا  
 یا تے دس دوراے سٹو سٹو خبر نہ گئے  
 تا یہ لجر ایشہ ول دا سب سلا آٹھ جانوے  
 کہے استغفار تو یہ اللہ دے ڈارے  
 پھر نیکی وچ نام سلا ایویں رہی جاری  
 ہے کلمہ کریم ڈرو گھدا قصص سول نہ مار گواڈ  
 سدا ڈارو عرو مسافر کوئی کلمہ لچوے  
 ایہ تدبیر بیوے والی پئی پند تھلاں  
 عجبی کہتے کلمہ نرم حکیم لفظ سول ہو ایویں  
 گھر وچ بیٹھا شو نہ ٹندا بند تہے بھارا  
 پنے کھیلے پاس سلاے کلمہ بیوے کلمہ کلاے  
 کیوں نہ یوسفؑ ویر پیارا سلاے ٹال پھلویں  
 کیو کر گھت پاس کے آخر اگت دے پندوں  
 گھر وچ بیٹھیں ٹال گئے ٹوش ہوؤں گلزاروں

باپ آسٹوں آسے نہ جانے کدی نہ اگت کروا  
 کل بھلیاں جاں ستا پکچا یوسفؑ پاس سدھارے  
 بھئی یوسفؑ تیریاں گلاں ولوں بست سکھوں  
 تیں وچ ایسا کوئی ڈاڑی جھوٹو نہ کہیں کدا تیں  
 سہیاں آسیں جو اک عجبی تیں سٹند آیا  
 عجبی یوسفؑ دل کرے دھاروں سٹو یوسفؑ چپ رہنا  
 ہے ولک تے پاس بدروسے کیا بواب سکھوں  
 جھوٹو کلمہ تے دب اماسی سب قصص جھوٹو بندرا  
 جو کلمہ یوسفؑ سٹند آٹھ ظاہر آٹھ سٹنڈا  
 یوسفؑ کوں اک ول ہو کے بیٹھ صلاح پکھی  
 اوہ تیں ول وں چڑھیا جاندا کرے ڈیل عزریں  
 جھوٹو نہیں پھیل گھارے وچ یوسفؑ نہ کرے تیریں  
 اس ٹوں جانوں مار گواڈ ہے جو راضی تھے  
 تہاں قصص بیٹھ فارغ ہو کے تیرا سول گل لکھوے  
 جاں ایہ مطلب پورا ہویا زلمل بھلی سارے  
 رب کریم کلمہ سلاے بخشے کر شکاری  
 عجبی کے کتب بیوڈا کلمہ قصص سب بھراڈ  
 سٹو وچ اندھیرے کو پند وقت ہویں جھوٹو  
 وچ ولک کر پالے آسٹوں رکھے وانگ تھلاں  
 زلمل سارے پاس بدروسے بیٹھے تیں آویں  
 پھر سٹنڈا دل کیمیا حضرت یوسفؑ ویر پیارا  
 جھلکے ہنگل مال سلاے کلمہ جو ول پر چلاوے  
 کیوں شہزاد زلمل وچ تیرے ساقییں ہدا کھلویں  
 امیں بیکہ زلمل کے آسٹوں ہر اگت گزندوں  
 جھلاں کیمیل پیاری حضرت فرست میر شکاروں

یوسفؑ طرف دھیان کیلئے جو اٹھا تاکہ تمہارا  
 آسوں بھییں طرف تغیر پیر دھیان اٹھلا  
 ہر اک یوسفؑ تمہیں چاہے پڑے کہں ہزاروں  
 فوج سر سے آون لگی کٹھ مہیت ہماری  
 کڑکھل وچ نظر ایہ بڑا ظاہر خست علامت  
 نور ہوت مال ہی توں مگر نظر وچ آئے  
 ایہ بیان واپس ارادہ ہويا شکل نشانہ  
 وقت مہیت واسلے کلن چون لگے فوج چپے  
 تہیوں ہی مزیم لایاں مشن نہ مکہ نام دے  
 کڑکھل وچ کوہ کھلوں اس توں شیں نہ خیرا چاؤ  
 جتھ آوے مت یوسفؑ میرا جنگل دے گھیاڑوں  
 گھیاڑوں واسلے ہونوں کہ حضرت کی پانا  
 اسیں زبانی ہے اس ویلے زورا کم نہ آیا  
 حمل جمنن سن آکت پکاروں جنگل دکھ کسیدے  
 ہل روئیل جنگل وچ ہدے شیر نہ آوے نیزے  
 یوز پلنگھ پکار چپے وچ چر وکھلوے سارا  
 ہے لکھ شیر ہوے ورتوہ چاپے اسان پکارہ  
 پر اک زخم لکھے تقدیروں اسدا بحیت تیارا  
 آئی کون ہنائل لوڑے کہ اس حصیں پھٹکارا  
 دل وچ جانا میر تھلاؤں ذہل ملان نہ کوئی  
 توں چیں میرے دل دا پڑنہ اگھیں وی روشنائی  
 میں راضی ہاں میر جنگل حصیں بھنایا وکچ فیاضی  
 خوش میرا دل تال بھرواں میر کراں ٹھاروں  
 دل میرے وچ نہیں تھلی خبر نہیں کد آویں  
 کد مگر میرے وچ وچھوڑے سارا روز دہوے

ایہ گل سن بیعتوبؑ نبی دا بدن کیا ہی سارا  
 تارے وانگ چنکدا یوسفؑ تاکہ نظری کیا  
 سب دا گھوں گھیاڑوں دے شکل ہویں جو گھوڑوں  
 قرقر کنیا بدن شہارک وکچ حقیقت ساری  
 گھیاڑوں حصیں یوسفؑ میرا زب رکہ سلامت  
 تھہ سوال ہو کیو ساکل کیوں گھیرا زہ ساسے  
 آخر ایہ گھیاڑوں کھدا کرین آن بیانہ  
 باپ کہے کچھ ہوں لگا یوسفؑ توں لے چلے  
 دفتر حرف منتش ہوے ہو تقدیر قلم دے  
 باپ کے ہی زورا میرا ہے حصیں بل لیاؤ  
 خانل ہو مت یوسفؑ ذوقوں رسو وچ اجازاں  
 زخمیں گھت انگلیں ہولے کی حضرت فرمایا  
 ہے یوسفؑ گھیاڑوں کھدا سب کچھ اسیں گویا  
 کرے یودا ہے اک فخر مزہ جاتہ ٹیندے  
 تے شمعون زرخاں تاہیں پکارے جڑوں وکھیزے  
 شیراں تے گھیاڑوں تاہیں پکارے دوپارہ  
 زور اسلے معلّم تہوں کی گھیاڑا نکارا  
 جنگل پاش بلائیں کہنن زورا وکچ تھارا  
 زخم قلم دے تیز آڑ توں کرم موڑن ہارا  
 فرزندوں وی عرض پد تے موڑن منکل ہوئی  
 باپ چپے اے یوسفؑ پیارے مرضی تھہ کیائی  
 یوسفؑ عرض کرے حضرت سدہ صحت تھہ وراضی  
 میرے ویر نہ دیری میرے کرے عرض پیاروں  
 سن بیعتوبؑ زور مگر اگھیں فرزندوں جنویں  
 ہر دم تھیرے حاضر ہونوں دل توں میر نہ آوے

میںوں چھوڑا کھا بھرے توں ٹوسٹ ٹر پیلوں  
 جاں نمن صاحب خنی کھلی تیں راضی ہو بھلی  
 تیں منظور کھتی تیں مرضی اے اور سیکارے  
 آج بھایاں سر تے آیاں وقت مقرر تائیں  
 تیں مشتاق تیرا ہر ویٹے نام و سلاں میںوں  
 ہمایاں دے ول ٹوشیاں ہویاں جو چاہیا سو پایا  
 ٹوسٹ دے ول فرحت بھاری باپ کرید ازاری  
 تیں ٹوسٹ وی جان ائی عورتی تیرے تائیں  
 رنج ملن دیواں آسناں عریاں عریاں عریاں  
 تے تیرا سداں شانلو ویکھا ویکھا قدو ویکھا تیں  
 بدیاں سداں دل وین وین سداں سداں ناوا تیں  
 اور اکھیں دا ٹوسٹ میںوں ملے کدی گل بوے  
 کھکیں داہ چھایاں زلفاں جان دھری ہر تارے  
 تے وال دے دل دے دل دے دل دل دل کلپارے  
 شانیں مل زلف دیاں شانیں چھایاں شوق تیارے  
 عین عین دو تین ستارے ہنک دوہاں بک آدے  
 جڑکل دی ہر نوک چر کھلی ویدی روک نکارے  
 دیکھ دیاں دیاں عریاں تے دھار دھری تھارے  
 عمل لہل دیواں لایاں آتے عمل بد بخش ڈارے  
 لا ٹوشیو بدن پستانے زیا جائے سارے  
 بوو عکسا جنت والا جو جبریل لیلیا  
 جذب تاڑ وایاں رمزون کلب گیل دل کاری  
 تورن توں دل چاہے نہیں فرق دے دشواری  
 تورن توڑن عمد دسائے دونوں تیر کٹاری  
 سب سلان تیاری والا کردا گیا میتے

خنی جنگل تیرے نہ معلوم بازاں دے وچ پیلوں  
 توں پیلوں تے میرے پیلوں چلی نقد تھلی  
 ماٹاں کدی لھیے ہوسی اے فرزند پیارے  
 بے نہ تیری مرضی ہوندی گھلا گھلا کدائیں  
 جاہ سویرے جاں بھراواں لان داتا تیں تیں  
 تیں ٹوسٹ وچ دل دے راضی شوق جنگل تی چلیا  
 رات کئی دن اٹھا چھایا بھالی کرن تیاری  
 ٹوسٹ دے حق بچھ لٹا کے کردا باپ دھائیں  
 تیر عریاں تی میرے تائیں ایہ فرزند جانیں  
 دل میرے وچ بھاریاں چلیاں دید کرانیں  
 جاوے کن اکھیں وچ میرے دانک ٹوشی دیاں تائیں  
 وچ وچ چھوڑے لٹس پڑوے جان میری مت جاوے  
 اوئے وقت نہلا ہر نے سروے دل سوارے  
 تار و تار بھائی توکے فرق فریق چکارے  
 کر کر کر ٹوشیوہیں زلفاں ٹ کھتی تارے  
 خوشانی تھیں ٹور تندی وی لڑ چھڑے لٹکارے  
 ابر و ابر ہمار کرم دے چاہڑی گھٹ پڑکارے  
 اکھیں دے وچ شرمہ بھریا وینے لے ناں پیارے  
 داہ چکارے وچ زخم تارے جان بگر بھارے  
 وریاں وریاں دنداں تے ڈارے چند ستارے  
 کر بھرا اک سوہنا پنکا جھہ عکسا کھلایا  
 ٹوب سوار چٹو تیں بیٹے نے رخ دل نھر گزاری  
 کر پنکا سی اس ولہروی پتھن مل تیاری  
 پ جو عمد ہویا اک ڈاری توڑن ہویا بھاری  
 اورک عمد بھانوں لگا تھیل فریق قضیہ

میسے کچھ علم رکھا کر فرزندوں کی پڑائی پاس رکھو یہ نجس کارن ہوسے نہ خرچا بھریں گود لیا جائے سف ظاہر لطف دیکھاسے رخ آورتے پاندیاں انھیں تڑویں دینا لگاسے دچھڑوں ہدیوں دو انھیں ٹوس ایہ نظر اسے لگاسے تم سنے سنت وسندے رہنے تیس دوسریوں پلاسے ایہ دیدار نہ جان کر لیا کون جیلے دکھ ہمارے وکدیو نہیں بھر پنے تے کویں جرد تم سارے جان وکوار تلکن ٹوس ترسن کویں ہوئی زندگنی ہتال اسدا نجس ہتا ہتال قدم چلتا کیوں عزت تکلیف افتواوات نجے دو پندھان جن گھر ٹوس تشریف لپکا قصد نہ کرے ہمارا کچھ نصیحت میرے دل تھیں جن جن کو کھلو کے ہلکے تے کڈو: فریدا اس ٹوس خورش کھلاو آپ جہاں دینا کارا: ۱۰۰ من کا چنڈ جاب ہر دم مرد ملاسا دسے کے اس دا ہی پر چاب تے ہر ویٹے نری کر کے اس ٹوس شد رکھو تے نجس ٹوس گلے لگیا جیبا محب آئیں جان پکرو دینا دل دے سارے نجس تھو پھانے لہاں دردوں اپھلاپاں نہ تھیں میں ڈرڈھانے تھسے ٹون پکر تھیں اچھے ہشمان نے رنگ لائے ویکھل جی ہو ڈھست جائے سرتے کیا دھانے جان نجس ہو ڈھست چلایا کردا پ دھانیں محب مہرین ست اسل دوسار میں تھیں نیر کھانوں چھوہاں ٹون دور کر ہدیوں مشکل چھدیاں جان

ایک زینیل ضلیل اللہ نوی شریع خورش رکھائی تے ایک بوجن شریعت ولی دسے ٹونوں فریاد ہل گیا خود ڈھست کرنے شہوں ہاہر آسے تے بھتوہ نہ جدسے تاوں مول نہ مزیاں چاہے نجس دلوں نظر نہ کندی ناگزرسے دل داسے وکچ دو دیدار دو دینوں مڑ محب ہجو نہ آوسے بنے انھیں ایہ کانوں رونیاں آسے پو پو ارسے اسدا انھیں دینا ایہ رخ ٹوری ہتک چڑسے اللہ دسے کاپیاں دجیریاں شیخ دوسالوں آسے دوسوں ٹورنی دل ہنگل جی ہل ہتک دسے آہ نریا جندا پاس نی دینا دسے جانیاں عرض کیتی فرزندوں نجس سلا سلا سے دل دا کھرا کد ساٹوں ڈیارا ہو کے کھرا نی فریادسے فرزندوں ٹوس روکے نجس ٹوس لے محب دے مزج میوں موڑو کھاب وقت پاس ناس کھری شریعت شرت پلاو گھیاٹاں ٹوس گرد ہگروں دل دل دور ہٹاو سخت کلام نہ بول ڈیاں اس دا چکر ستاو کر کے ایہ نصیحت ساری فرزندوں دسے آئیں بوش غیبت خفیہ والے دلوں ہتار لیاے انھیں دسے دینا لرشن دی رس عقیلے چائے ڈرڈھانے میں ڈھسے ڈرڈھانے عرفیاں پھلاے اسے پیارا ڈھست ہونا میں گھان ہتہ آسے چھوڑ چیلے مل ہھیکرا داری مجلس پیر کد آئیں جاہ فرزند آسے زب دسے ہنگل ہاش ہاڈوں آردا جن غلی غانے پونج دھل مکھان

نے یوسف کو رخصت کر دیا۔ رخصت ہوئی تھی  
 داغ فریق زبے سوکاری دل تے پھر وچالے  
 تخییر دا دل پر ڈروں ہوا بندا پر تھیں  
 ایہ تہہ وچ کرکھن آیا فضلوں رکھ لھویا  
 کھوت دھیں تہ حسدوں جاہن شیریں کار نہاں  
 تے جھ پختے سو جا پے حڑے بڑے تک صعبے  
 مہہ پختے سو نہ مڑتے پھوڑ تعلق نئے  
 بے نال دل ماہر ہووے ست رووے کم پتے  
 دلاں چھلاں دے پر دیاں آدر چکے ہو ڈورانی  
 لٹ سدھلوے مار کووے کے آسے کجھ نہ آوے  
 دیکھ ترف دل کس دے تھیں مشتوں لقاں ماریں  
 پھوڑ رکھن دی ڈاری یارا یار مثال دیکھائے  
 ڈوروں سیک گن دے ویسے کیوں نہ جی بھلاویں  
 بھوڑ مڑیں ست اوکرت جانیں بے نہ مڑوایاویں  
 پر ہوں ویسں بھیندیاں تھامیں متوجہ تے ٹوٹتی  
 تھیں تود پر توں کھر تھیں کھڑا آدر نہ پئی  
 دیکھ ونا محبوب ملیسی بھیر جہاں زبے چاہے  
 کیا کہیاں اوہ کینہ پیاروں کے اُٹلیں جینے الیا  
 ہنت اٹھائیں بیٹھ گیا سو قدم نہ ڈکے اکھاں  
 بل بھل تھیں آوے تہ یوسف لے حڑیں دل کھڑے  
 یوسف بچو کیا کھو بھیکل کرم کھوں پوڈیاں چھوڈاں  
 جاں تہرے وچ نظر نہ آوے کوں کھل دن سارا  
 یوسف گیا ہنسی وچ راہیں اوبائش مہمبر  
 ویر کیا معلوم نہ اس توں ڈھنس خواب اویسا  
 یوسف روند اباہر قراروں نکدا طرف آجھلاں

یوسف بچ تھیں رخصت ہوندا وچ نے ملتی تھی  
 یوسف دا ہتھ پکڑ کینا تھو بہراں چاہ حوالے  
 بھلیاں گو دلایا چا یوسف ہوئے داغ بدر تھیں  
 گنبد جینا چرخ فلک دا جوش صدرا وچ آیا  
 ویر پیارے یوسف تانہیں لے ہو گئے رواہاں  
 سوہیاں رنگ ہویں تہوڑے باپ نظر کر ڈالتے  
 دیکھ ونا ایہ ڈنیا جویں موہ رتھوں کھ کھئے  
 رنگارنگی پھوڑ رنگیلا رنگ رتھت وچ دتے  
 ہو سقیا ایہ راہنن ڈنیا شکل پدھی مٹھائی  
 سے رنگین رنگتے تھیں ہر کھستل پلاوے  
 پردہ چا تھو کھڑ نہ دیکھیں ڈول رنگین ڈم بہریں  
 سب رنگی وچ رنگ شوہدے تھیں نظر نہ آسے  
 دانک پتنگ شیخ دے شطے کیوں بھڑبان چلاویں  
 رتھ تھیں وچ جس ویلاری کیوں توں گل لہویں  
 موڑ قلم دل کدھر ویوں کھول نہ زلم نہلی  
 سہہ سر تے تقدیر آزل وی تخییر رتھائی  
 دل فرزندیاں جانکوں دیکھے نی کھڑا وچ رہے  
 وچ نگاہ بدر فرزندیاں یوسف گوڈ اٹھایا  
 جانکوں دل کرسے نگاہں باپ تہ مڑے بچھیاں  
 فریوے تخییر زبے دا وچ فریق پر دے  
 فرزندیاں دے مڑیاں یاہوں تھوں تھوں نہ جانوں  
 لفظ اٹھیں تے متھد دل دا اوہ محبوب پیارا  
 راج ٹاٹیک دہنتے چھلاویں بیٹھ گیا تخییر  
 آئی یوسف دی ہمشیرہ گھر وچ مٹی ایسا  
 جنگل دے وچ یوسف تانہیں گھیرا دس بھیاں

سے کھینڈ بیٹے کر پچھتے پچھتے کھلونے تائیں  
 جو سب ترے گزشتہ چھوڑنے و صرفی چھانٹ گیا سو  
 روہنی آئی جو سب کھینٹے کھینٹے کھینٹا کھینٹا  
 بھائی جانہ دورا سے اسے چھپایا پھیر رہا توں  
 باپ کے اوہ سیر کرنا توں جنگل طرف سدھایا  
 وہ کل کدہ نس چھتی بھگدے بل بھائیوں جا روئی  
 تیں اسے ویر نہ جان دیساں بھلا نہیں تیں جانیں  
 تیں جہاں دیساں وہاں نہ ٹولے بے سو کر تیں زورا  
 و پھڑیوں بل جان بھیندی ٹھراں کون کھینٹی  
 تیرے ہاتھوں میں خرباساں تے کی باپ کرے گا  
 گھڑیاں توں پھر توں نہ کافی جاں اچھ نہ تو یا  
 جو سب کھنڈا بھین پیاری نہ کر گریہ زاری  
 بھین کے اسے ویر پیارے بھڑ نہیں تیں تائیں  
 ہاں سنگ نہ گہاں توں بھل پھیر کدی گھراہیں  
 جو سب جاہ نہیں چھل ساٹوں تمہاں لاج ہائیں  
 کوں کھان میں تیرے ہاتھوں فرقت سے سوچا تک  
 شاہہ جو سب بھڑا چل گھڑوں آساں قرار سدھائے  
 تیں خرباساں تیرے ہاتھوں رہی باپ ترنڈا  
 تیں ٹھہرن نہ جاویر جو سب دو دو دیاں گھنڈ بھینٹ  
 تے توں چوچا دا بہت پیارا دل میرے دا پارہ  
 جو سب واسن پکڑ چھوڑاوسے بھڑ کرے سو زاری  
 بھلاں بہت چھوڑاوسے زوروں جو سب توں لے دھائے  
 روہنی آن ڈوکی وچ واسے خالی صبر قراروں  
 کیوں فرزند کریں توں زاری روہان وقت کیالی  
 رو رو دختر غرض گزارے یا حضرت تیں زاری

گر و بھڑوں جو سب کھینڈا کھینڈا درد ہائیں  
 صورت سوہنی جو سب دانی خود وچ نکل گیا سو  
 دوڑی آئی باپ ڈھانٹو کھڑا ہوا نیک لایاں  
 ہتھیں توڑ کھائیں گھنڈ حضرت آپ پھروں  
 دختر رو قراروں گیا حضرت قر کھینڈ  
 جو سب تریا ہندا ڈھنڈ واسن پکڑ کھولتی  
 باپ کئے تیں روہنی رہساں کر جا کھ نکالیں  
 میری جان نہ بھٹے ہتھیں ساری خڑ و چھوڑا  
 بہت فریق تھرا تیں تائیں ٹم دے بحر شیشی  
 ہائیں تیرے وچ دردوں میرے دانگ مرگا  
 ویر پیارا بھڑا چل گھڑوں تیں بن تیں ڈکھ پانا  
 ہاں بھڑواں بھڑوے آواں خیر سو سو زاری  
 گھڑیاں بل خراباں چرندے کہ گھڑوے کدائیں  
 جو سب تیں جان نہ دیساں بل پیاریاں بھلاں  
 ہتھوں نہ چھوڑ دیساں چو روز قیامت تائیں  
 پھیر کدوں توں ملیں آساں کت دورا زیاں ڈھالیں  
 جے ملیوں لے ساڑے ترے وقت تھلے سے آئے  
 کی جانل کت حال گزارے صاحب شان شرفدا  
 پاہ نہیں وچ درد فراقیں وقت گزارے کھینٹیں  
 تیرے ہاتھوں آساں دوہلاں دا منٹکل بھیر گزارہ  
 بھین چوچھ چھوڑے تائیں روہنی زارو زاری  
 ویر پکھے اوہ خواہر روہے تے تھن ٹھن نہ جانے  
 وکھ جی تے دختر تائیں کیسا لطف پیاروں  
 جو سب میرا بھب ٹھنڈی نہ رو کر ٹم کھلی  
 رووں درج نہ میرے تائیں رن لوہاں کر زاری

یوسف گیا ڈھاٹیں ہاندا میر نہ ملے کدو میں  
 درد غم وچ مدت غموں دورو کر میں پوری  
 رو دیاں ول گھاٹس ہوی یوسف مجھ نہ آسی  
 حضرت مولہ پڑوں سجدے میرا لے ٹوں آوسے  
 یوسف گیا پھولا لے پلو فاس پیا کجیا زوں  
 ٹوٹھی گئی غم سرتے آیا ہوا بدل نہانہ  
 کھول نظر اسے اشرف آرام ہتھوں وقت کیلی  
 ڈاکڑوں وچ چپ کرکوسے اس ٹوں میر نہ آوسے  
 گئے پڑی ویکھے دوروں یوسف کندھے چلایا  
 جاں جاں وچ لگا ہر دوسے بست نینت کرکے  
 جاں پوشیدہ ہوئے نظروں یوسف شیا دھرتی  
 پکار پکاروں مار پھیریاں اہل کچھے زسارے  
 کئی موڑسے اہل تر دوسے حرت کھیشی پھڑکے  
 گردن مار کراٹس نیلی وٹے ڈاکھ ہزاراں  
 اسے فرزندو باپ میرے دج میںوں مارو ناہیں  
 میر کی اندر والاں تہا پیاں گڑری کجھ بڑیاں  
 میں اُک عاجز ویر تہا وچ فرہاداری  
 سن سن ماریا اماناں دور میرے قمر کماج بھارا  
 باپ نہ اہل نینت کردا تہا وچ گود دہانی  
 بنوٹھیاں گلاں جوڑ ستوں بیو دا اول پٹیاویں  
 اہے اٹھان سکر کردوں بولیں بنوٹھ بھیرا  
 پھیر دے وچ کھرانے بنوٹھ نگاہیں لیکن  
 ڈھنڈیوں توں باپ اساتھیں کرکے ہڈا دیکھلایا  
 مار شیشیاں جنگل تینوں لہو بدل تہا  
 زحمت وقت پد رنے میرے نال غلام پچھایا

ہاں میرے توں رو غدار سبکس جاں ڈبے جاں آئیں  
 آج یوسف دا پیا اساتھوں قمر و پھولا دوری  
 ویر چے بیو کچے فراتیں رو خواہر حر ہانی  
 یوسف کھڑے بیے غم آجیاں جاں ڈبے ڈاکھ چوسے  
 ویر گیا کھڑکد ہتھ آوسے بھدیاں ڈھونڈا ہونوں  
 آج کھان نظر وچ سلائی ہوی ماتم خانہ  
 یوسف تہا دس بگلیا زوں دیکھن پکار لیلی  
 پھیر سن خود پچھتوسے وکی نہ موڑی چلوسے  
 وار و دار ہون اک رو تہاں سمنل گور اٹھیا  
 آگے کچھے خدمت اندر ہاتھ کھے بیٹوں ہوسے  
 سن نازک بند ڈکا دوروں کیا کماں سرورتی  
 پت پت یک ماریا دھرتی کھتے ڈھم گئے سن مارے  
 کڈا کڈو ہون وچ ڈھیا تیزاں دا اٹھوں روڑکے  
 کیا کتا قصیر میرے سر یوسف کسے پا کاراں  
 میں گلا قصیر تہا کیتا نہیں کدو میں  
 کچھ نیت میرے سڑ آئے تھیں کھے مل بھلی  
 کی قصیر گئی ہو تھیں کو حقیقت ساری  
 بنوٹھے بننے کس کسہ زکیا کیتو باپ پیارا  
 کھلون بیون عوون تہا اُمدی ٹوٹھی تہا  
 آپ بیس ہونیزے اُمدے ساواں دور ہنلوں  
 پاس ہی دے لاکھ ماروں ڈارے نہیں دل تہا  
 بیو ہویں کی ہانہں آکر کیتھ ملن توڑکھن  
 وڈا بیٹے اسلاسے ٹاوں کوہیں حیا نہ آگیا  
 میرے ہتھوں اہل بھانے پیا ڈاکھ قصیرا  
 میر گل ہول غلام سگن اُن کھول روٹھ پیا

ہون توں تیں کاون شہرت لازماً ہے حال  
 مار چہچہ لگائیں آئے جہل مڑ دے پلے  
 جلیا کسارے جُست رو رو دے پئی دل چلوسے  
 گئے اکاڑی پاس پہاڑی رو دے غم مریدے  
 اوس پہاڑوں ایہ گل جن کے اچھا بیا پکارا  
 پاس میرے مت تیج دیکھ میں ایہ دیکھ نہ سکدا  
 ایہ گل جن ہو گئے اکھل جن ایہ قصہ نہ نیٹیا  
 اک دندے آہ نکلیا پھر مقابل ہو کے  
 جنگل دے ٹو ٹوار دندے کو سفندوں کھا پس  
 کون ہندے جس غلم کمانے آ کر چکے پاسو  
 ایہ گل جن لے گئے اکاڑی ماریدے غم دے  
 تیج چہچہ آہن وڑے سوڑے غلم کمانے  
 مار انہی تیج لے پڑے پڑے ڈاکھ پچانے  
 جُست کماند پاس پدرو دے سوڈ کھڑو اکواری  
 انہی کہیا جن وقت مزن دے ہیبت پکھون کلن  
 ہاوں پکار پد رنے جس دم ساڈے ہتھ پھڑاویں  
 مڑ پٹے ویں پھوڑ لہ پیا داغ و لے تیج ہون  
 تاز اوایاں شیریں خواہن تیج دے تیج کنڈے  
 کر کر یار گزاریں ویٹے توں آہیں بھر روٹیاں  
 تے اجرام لک دے جدے تیں دل ہونے ہاں  
 گزریا وہ حکم دیاں مڑیاں پدروں پد رکل او دے  
 اوہ مُٹھے ڈیڈیاں والے ہشاش مڑو اجیری  
 توں سننے تیج کمانے ڈاکھے جتھے سجدہ کر دے  
 مار کر ہیاں پڑ دے پڑ دے اے رہند پدرو دے  
 جُست کماند مارو تیاں باپ سنے نو مرن

ایہ گل کہہ ست توڑ گویا ہیشہ شہرت دا  
 پکار لیا مہوں تیج غضب دی تیج پھری بدلے  
 اوہ آؤں اس مار ملچا پد و حرت تے ڈاکھ پلوسے  
 جُست ہائیں قتل کر آئیں پد تھہ کریدے  
 قتل ہی باقی نہ چاڑ مت کریو کچھ کھرا  
 ہندے قتل کرن جسیں کہے جن اجرام لک دا  
 قمر غضب دا ہوش و لاں جسیں مٹی آواز نہ کھلیا  
 ہے جُست توں قتل کریو چھپتا سو رو رو کے  
 کزل بھیا ڈ تلوے ایہ چیر کڑی تیج کھاسن  
 دہشت دا ون سر ریڑے ہے تیج خوف نہ کھاسو  
 مار چہچہاں کرتن دیکھیں پکار زبیاں پد سند  
 جُست رو رو غرض گزارے نہ کوہ ترس پد  
 بیوں بیوں مڑ کرید تیج سفندوں غضب سرچانے  
 جو تھہیر تیل میں کچھی ظاہر کریو ساری  
 دید پد کر بھیکڑا تریوں تیج کینن مڑ آئی  
 اوپا ویلا بھیکڑا میلا دیکھ پد توں آہیں  
 اوہ ٹوشیل تیج گو پدرو دے جن مڑ جتہ نہ آون  
 تے اوہ مُٹھے شان شرف دے غم چکے ہو سارے  
 کھنگ عسا اوہ مُٹھے والا جن مڑ ہوا نہ ہونیاں  
 باپ نہ ملتاں توں جن مرہیاں کر کر غم دیاں آہیں  
 جن گل گھنت دہاں اپنے دیکھ کویں دم چلوسے  
 دیکھ اوپا تعمیریاں علی تیج تیج قسمت تیری  
 توں سمبو کواک شدا درد گواہی بھر دے  
 کھائل کراں جنگل تیج تیاں ہاتھ نکل پکر دے  
 رحم کو جس میرے اُتے زب تیل تے کرسی



بغیر کئی ساتھ ساتھ پاس سے آ رہی  
 غائب زوریں والیو آخر زور نہ رہی کئی  
 یوسف ڈرنا اور طرف روچنے سا جان پہچان  
 پھر ڈوبے دل یوسف سنا دیہ امن اسباب  
 یوسف ڈرنا ہر دل جاوے سنا پھرے اکاڑی  
 کیجئے نہ واہجو ہو چھڑایا ویر کئے آزمائے  
 باہر گھرا بس دل وچ کسنا نہن کتھ تھانو نہ گھئے  
 اس ہاتھ دا کھول خلاصہ بھئی پانڈاسا  
 اے یوسف ایہ روئے دیا تیرا غم وچ واما  
 گزر جب دن حال کیہی خوف کیا پتہ میرا  
 کون بندہ ہو میرے تائیں چاہے دکھ چھلایا  
 ہے کا مشکل آن پئی ٹوب کرہن کاری  
 شیر آکھت جنگل وی ظلم وی کھن مار گھون  
 تال امن میں خوف نہ کللی بیٹوں فکر کوہے  
 میں بھلا تقدیر اول وی موڑن پار نہ کئی  
 تین بیٹوں بن صاحب بچے پناہ رہی نہ ذمہ  
 وقت بھلا نہ نائل ہوویں دورو حاصل خبریں  
 توں کڈوں تے کوہ نہ بھٹے تیری بچ گھائی  
 پکڑ کھوے یوسف تائیں وامن تیرے چھلایا  
 تیں مان دیان نہ ٹولے زور کرن ہے سارا  
 جان تدا تن واورن تیں تھیں تھیں داگ تھلیں  
 عمد قراروں پھرا جانوں کی تیرے دل آئی  
 جلی کن مکر دی ویکھو ڈیرک مرغ بھلیا  
 توڑیا عمد ہنسل تھاروں مور ہے اقباروں  
 تاپھان میں ہے تھیرا یوسف ذبح کرایا

باپ میرا بن میرے رہی روئنا غم تہا  
 ہے نہیں میں تے رحم نہ کرناں کوہ درتے بھائی  
 تین شمعوں پھری لے پوندہ لگا گئے دکھوں  
 پکڑ روئیل چنچ لگائی دکھیا مار پھپھیں  
 بھی اس مار بتایا آکوں تے شمعوں پہماڑی  
 سمسنا پان گیا رو یوسف آئیں طاسپے لائے  
 بھلیاں تھیں تے کیوں آسں جاں یوسف کوں گھئے  
 کے یودا یوسف تیرا روون دیا خسر  
 کیوں ہیوں کر ظاہر سا تھیں اندہ کوہیا ہما  
 یوسف کسنا تے تے بیوی بچہ کتھ بھیتا چرا  
 جاں میں تال تلوے تیرا دل میرے وچ آیا  
 ویر میرے دس زوریاں والے ایہ پنہ میں بھاری  
 ہے باقرض پہاڑ پئے سرکناں نی روک ہنوں  
 آج بیٹوں ڈرکس ڈھن واپس دے ویر اوہے  
 ایہ دل وی تھیر جو میری کللی کم نہ آئی  
 ہنوں پناہ لے وچ میرے ڈھن ہنہ مقبو  
 والا پلاسا ہور کسیدا تال گھامت دھریں  
 آسں پناہ گھدایا تیری ہور نہیں ڈر کئی  
 ایہ گل مٹی یودا روہا ڈھن وایوچ آیا  
 جان میری توں آئی میرا باپ میرے دا پھارا  
 میں تھوں تھیں تھیں تھیرے تھیراں بچ کللیں  
 بھائی ویکھ یودا تائیں کسں کریں کی بھائی  
 کر تھوں اس ظلم فرجی دل تھرا پتیلیا  
 توہی وچ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں  
 کے یودا ایسے عمدوں پھرتا لازم کیا

نظم کہ سر خون جھڑکی دفتر بھرن گناہیں  
 ٹیٹھ دے حق بن ہو جنہوں نے بت دا خواہیں  
 کے یسودا عمد قراروں ٹھس تھلی پارے  
 ہے ٹیٹھ ٹوں مارا چاہو بیٹوں مارا اگے  
 ویر یسودا نہ کر اڑیاں نام نہ نویں چھڑاون  
 تے جو دکھ نہ اگے پلایا آن چھوڑا ویں پادریا  
 ہے توں ویر نہ اسیں پر اے تیں درد کو یما  
 ایہ سفارش نہ کر بھائی سر حسین درد کو یما  
 بھلیاں منت بہت گزارا درد کے تھہ جوڑے  
 ہوہ چوکی آگ وکلاں دی مار بھلایے ساری  
 مارو بھلایے ٹاک دیا ہے ہاتھ غصب ویں جھڑیاں  
 اگا اڑی یسودا والی مارن ویں نہ ٹولے  
 دوہیں تاہیں پکا لور تے مار گواہ جانوں  
 کت کو سلا خڑوں وگا دو گھڑیاں دکھ بھلو  
 ٹیٹھ ٹیٹھ تہن میرے تاہیں قتل کرن و تہن لے  
 اس ٹوں وچ اندھیرے کٹو بہت مت چلو میرا لے  
 پھر ٹر زردہ پاس بدو دے ساری خرن آوے  
 زندہ دے مرے یا اہلوں سٹوں ٹکر نہ کھلی  
 تے اگ شربہ کہو کو اٹوں پتھر نہ چاہوے  
 ہور زیادہ رنج نہ دیو قولوں ٹول نہ پارو  
 ہنگل وچ اندھیرا کھوہا جس کندے آئے  
 کھوہ دے وچ میرے تاہیں بھلی پاون گئے  
 جان میری وچ بھر بدو دے توڑ وکلان گئے  
 سر میرے پر درد ٹھل دے ویلے آون گئے  
 فرقت دے غم و ہلاں وکلان ٹوں کھوں گئے

ہے ٹھس مارو ٹیٹھ تاہیں ٹیٹھ وچ جان بدہاں  
 اوہ کندے توں تال اسٹے کیتلی آپ صلاحاں  
 عمدوں پھریں بھلی کندے قرض سب وچ مارے  
 مارن دا کہ عمد نکلا کیوں بن مارن گئے  
 بھالی سو سو منت کر دے بیج تھہ لکھون  
 ہے توں آن چھوڑا پاپوں خود بھلکے بچتوں  
 تے تیں مڑ تھہ نہ آوے ویلا کدی ویسا  
 آن ویلاست پھر بچتوں پتھر دے مار گویا  
 سنے جاو یسودا ہرگز تا ٹیٹھ ٹوں چھوڑے  
 چھوڑ یسودا واسن بیٹھوں ٹیٹھ ٹوں اکواری  
 نا کر اڑیاں اڑیک بیڑیاں چھوڑ پگ دو گھڑیاں  
 ویری ویر زندہ دکھ دیکھ تے کہ آساں قولے  
 اوڑک ہوہ لاپھار تھلی ظاہر کسن ڈپاں  
 اگا تیج دوہیں سر کلنی مار دفن کر چلو  
 ہدوں یسودا جانا آخر ویر میں ٹیٹھ ٹوں دے  
 تا کیماست مارو جانوں ٹوں نہ سرتے آوے  
 ہے ہاٹھ رسا ایہ زندہ کوئی کدھ لیلوے  
 مطلب آساں انا جو بیٹھیں ڈور تے ایہ بھالی  
 تاجق قتل گناہ کبیرہ تا سٹے سر آوے  
 جان کٹوے وچ سنوٹوں ٹوں پتھر ذمہ نہ مارو  
 شربہ تہی ایہ بھلیاں آخر لے ٹیٹھ ٹوں دھلے  
 ٹیٹھ ڈرنا جان بچ جانا قمر کلون گئے  
 تے ایہ عمد بدو دا ٹھلوں توڑ گواہن گئے  
 وچ اپاڑ وکھلاں دے کھوہے ٹیٹھ سٹ جان گئے  
 واسے دار بچ فریق بدو دے درد ستون گئے

جو سب دوڑ رہا وہی دل دامن پکڑ پکڑے  
 مارو تیغ کرو دو ٹکڑے اکواری سر جلاں  
 من سوکھا نظری آوے کھوپا قید مندری  
 باپ میرا ہے بے نہ بیٹوں میں کی کہاں بیانی  
 اُس کھان افروز شیخ وی بے نہ بے روشلی  
 اس اندھیرے کھوپے جاں چنگا گور اندھیرا  
 میں سے بیچ ویغ فرق نہ پاؤ رسم میرے پر کھو  
 ن جو سب تمہیں تمہیوں آہیں کرے یہ وہا ناری  
 دل مل کو نہیں جو سب آہوں ہلست پکڑو آہے  
 ستر ڈھکا جاں نکا جو سب آہیں کر کر رو  
 ایک جھو سترے ڈو جا کرتے رہن رو گل میرے  
 جن میں ہیں پودہ پاس نکل میں رہے کفن جاں مو  
 بھائی کندھے چھڑوے جو سب نہ کر ملیں قہقہہ  
 اس تمہیں دور زیادہ لوڑیں سد ستارے یاری  
 بچھو کرنے والیں کولوں سنگ بے آج پردہ  
 پر چھوڑاؤں بھو نہ چھوڑے کروا منت زاری  
 چا جو سب توں رسا پاپا کھوپے ویغ دلچا  
 کیا کہیں اس کھوپے علا دوزخ دا دکھلاوا  
 پر کر بھریا اس دے اندر غم دلگیری ہوا  
 ایہ کہیں آفتاں چنان دا درد دکھل دا کھوا  
 دکھ اندھو کر نظر نکیندیاں دل دل بھرن کھوا  
 پانی آندا ایڈک کوڑا بیٹیاں دم چنوسے  
 فاسد کر اٹھاوا بدن تمہیں باہر کھوے دکھوے  
 شوقی شوقی آپ بھاروں منفریاں ویں آہیں  
 ہر ہوں اتالیوں وی امیدوں اسدیاں نہیں والیں

کھو ویغ بیٹوں سٹو ہاں میرے ویر پیارے  
 ایہ تکلیف جو کھوپے والی زندہ شول نہ پاوں  
 ویر میرے چا تیغ دکھو غرض کھوپو میری  
 کو نہ جدا ہر تمہیں بیٹوں ملحق دھرو چا کھانی  
 زندان وی ویغ کھو اندھیرے بیٹوں طلب نہ کھانی  
 یا مارو یا پاں ہر دے میرا کرو دیرا  
 بے پاؤ نا مارو کھوپے ہلست چلا  
 نو بھیاں نے طلبہ کیتا آئے ویغ تباری  
 بدن شہارک نکا نا چا جیسے لٹک لٹکے  
 شرم زدہ ہو منت کروا کرتے پکڑ کھلوا  
 نکا کر کے سٹو ہاں اندھیر چھو اندھیرے  
 میں ویغ ساری شرم بھراوا نکا کدی نہ ہوا  
 کفن تھو تہر کی کھوپے ایکی تھو جھپٹ  
 شوریچ چندہ جو بچھو کھوپے من کہاں ہزاروں  
 کھو کر گئے ستارے یا داس شوریچ نور قہر دا  
 دوڑ پیا شعور غضب تمہیں کھو کھڑا یکباری  
 کٹ لیا پھر تے تاہیں جاں کھوپے کیا  
 سپ اٹھو ہاں اس ویغ ظالم ہریاک زہروں آوا  
 درد دوزخ فراق عزیزاں زار چین بچھتوا  
 آندا ہم لہنی لیندیاں کنن جاہیں دکھوا  
 ہنسی والں ویغ صبر دیرے توں دل دا پر کھوا  
 تے پدوے اوکی مندی مفر دماغ جلاوے  
 کر تحلیل رطوبت تن تمہیں ہاں ویغ ساڑو کھوسے  
 دہن دوش حرارتاں تمہیں آگسز جیاں ہاں  
 ڈور دواز تھا دکھ بھراوا دکھ ہوں ویں کھلاں

رنج آزاد آئیت بجایا دانگ واپس بہ خولیں  
 مجھوں دی آس لی جسیں اس دا قدم آگاہیں  
 پارو دھنیں راتیں وانگوں اس دیں لہیں واسیں  
 ڈنڈاے مغلوب دلاں جسیں اس وچ دودھ اندھیرا  
 تداریں دے تھر مٹاواں ایہ نمونہ دھریا  
 ٹون پکر پر درد واپس وانگوں کنڈیں رنگ لہیا  
 بیخوپوں دم سرور تھر بندیاں انہ کھلے دیں گرداں  
 کر گارا تھر دے سوارے درد سوکانے بھجیں  
 نکلہ نیم بھولی والا چلہ مار ایذاکین  
 اس کھوے وچ آن سلیا تے سز لہاں چلہاں  
 روز کنڈھے پر حسرت والے ایہ پر سوز خولی  
 تے ایہ چلہ رہیا چلہ کرا لہ لٹے واک ٹوری  
 بوہ مجھوب فی دے ول دا اس کھوے وچ آیا  
 جبرائیل مقرب جہیں حکم ائی آیا  
 بیضک جاہ سوار شہتی صاف کوہ قل سارا  
 اکھ چھکی آگے پتا کر واک تیز ڈواری  
 قطرے زست ہاں وانگوں کچھ لٹے دل آیا  
 پتی چلہ کر جوش آکھلیا لہیں برابر آیا  
 آب معاف لڈت ہویا بڑت بل قدم دے  
 دانگ چروغ بدن دے ٹوروں جاکا روشن ہوئی  
 کل آرام تھلی ہوئی آسدی بے آرامی  
 پھیر یووانے کر منت ڈرہے بھالی سارے  
 ٹوسنوں ہنوں ٹوہوں تیرے پیش ڈہنے جہ سارے  
 ایہ تقدیر ائی آخر کیوں کھوے وچ آیا  
 دن راتیں وچ عمل عبادت شایق ذوق طلب دا

ڈو کھیں ڈنڈم فرماواں گوں ڈو گھلے ست بڑھیاں  
 قہر ہنم دا اس کولوں منگدا کتھ پنہاں  
 چے شور فل دا ہاں درد ہن وچ لہاں  
 لہتیاں دے نور نہتیں جسیں دکھا حق ودھیرا  
 تے کلام دی گور ہار اندھیرے جسیں جبریا  
 جہوں عشت نقل غم بچونا آتش سد بچیا  
 دھر پر کار و پھوٹیاں وئی کھن کڈھے بیدواں  
 چالی سال کھلیاں ہویاں کتھ فل وچ آجیں  
 مرکز ہلت دواں غم دا جور دھار بڑکیں  
 بہ خولیں دے ول دیں آکھن ویرانی وچ آلیاں  
 رات تھلا پر قبرے وال پنہ ستاریں نالی  
 کس غلظت وچ لہ مٹا جس چلانی مشوڑی  
 ٹور آکھیں آرام واپس دا میر پکر دا سایہ  
 جاں بھیاں کتہ تے جو سف کھوے کتہ دکھیا  
 جاہ بھب پکر میرا پیہر پیہر دا پیارا  
 جن کے حکم فرشتہ نتا پردہ جسیں بکھاری  
 پکر لیا دھوانوں جو سف جنوں نازک گل چلایا  
 پر آفت کر صاف شہتی بل آرام بھلایا  
 بڑکت لب سب پتی شیریں ہو گیا وچ دم دے  
 جو سف وئی ٹوشیویں اس وی ڈور ہوئی بدعتی  
 سب آکھت پک وچ آسدی ہوئی ڈور تنہا  
 ست جہراں جو سف تاہیں آٹوں پتھر مارے  
 مڑ بھالی ول گئے چراگہ کر ایہ کھارے ہمارے  
 سل تھہ سول کیائی جو سف عالی پڑا  
 وچ زمانے ہوئی دے سی واک عابد زب دا

وچ خلوت ذکر عہدت رہے ہم آئندہ  
 کوئی حسن کمال مراتب ہوسی عالی پایہ  
 کہ لذتِ مستی میں ہے وہ سوچیں کیسا  
 میں بھی کراں زیارتِ سدی عرض کرے یہ روئے  
 کہ ہم کیا اس کو ہے اپنا رکھ لکھیں  
 جاں لگے جو سب توں نہ دیکھیں ناہ جہ کو اویں  
 رات دے وچ ذکر عہدت کرا ہی زندگانی  
 اس عابد توں کو ہے اندر عزت نال کھلان  
 نظر دکا کس اُپر اُٹھا نور کھلے روشنیوں  
 دیکھ یودا شوقوں اُٹھیا ہوئی لیا وچ رہا ہے  
 وچ کوئی کس حیران جو سب اُمت آسا وہی  
 ہر اک دا مشورہ پوچھاویں میرے وانگ لکھایا  
 ایہ سب میرے جتنے کان تہہ مشیبت پائی  
 سدا عسدا بحرِ آکا دم وچ عابد ہوی ظلی  
 زیندہ فضلِ کرم سے لطفوں نالے ہے پڑاویں  
 وچ فرق پدہ سے ہوم کرا گریہ زاری  
 دو ینک دیان نہویں اندر تاروں اداں پدے  
 اُن دیدار پدہ سے شوقوں جاں لکھن گھنیا رہے  
 میں دیکھنے زنجِ رُتے کر کر یار ہدائی  
 جہا پہلے جو سب اُن میں اس تے پکار لکھایا  
 میں عاجز تے بھلیاں میریوں کیتا نظم لکھایا  
 میں بندہ توں صاحبِ میرا دہمہ خواصِ اسامیوں  
 بھلیاں ذاتوں ول دے اندر شہور رنج نہ دھریوں  
 بھلی میرے میرے آگے کر عاجز پوچھاویں  
 تے ایہ تینوں سب توں بحرِ کن بنیارسے

شیت نی دا پڑے مجھہ اپا نام یودا  
 جو سب دا وچ ذکر جیتے اس توں نظری آیا  
 ہویا شوق دے وچ غالب چاہے جو سب دیکھیں  
 کہ سدا ملکہ میوں یارنہ جاں لگے جو سب ہوسے  
 عرض قبول ہوئی ڈرکاپے آیا کھر رہاں  
 اس کو ہے دے اندر تینوں جو سب نبی ملاویں  
 تداں یودا اس کو ہے وچ اُمت رہیا نہائی  
 نت فرشتے کھر لکھا تھیں فیوں خورش لیوان  
 جاں بھلیوں میں جو سب اُٹھیا مہر خبروں پلویں  
 اُپر تھیں جاں کیا فرشتہ پکار تھئے دل چاہے  
 گل بایا کر شوقِ بزاراں حالت آکھ ستائی  
 عیا قرار دے وچ میرے جاں توں نظری آیا  
 بھلیاں دا توں لگہ شکایت جو سب کریں نہ کائی  
 ایہ گل آکھ لکھا توں سوچیا جو سب نبی تھائی  
 جو سب دیکھ رہیا تھجب اُسدے صدق ستاویں  
 آبا جو سب کو ہے اندر وچ مشیبت بھاری  
 نازے زخمِ فراقوں والے سینے دے دیکھارے  
 اوہ پدہ وردہ ناز توٹی دا وچ دے وچ کنارے  
 وچ ہدائی وی کھائی جان لہیں پڑ آئی  
 اس کو ہے وچ ہی اک پتھر دا گوں تخت دھنپایا  
 توں مشیبت سرتے آئی جو سب تے دکھ پایا  
 دھم کریں توں میرے لو تے میں پن نگیہ نہیں  
 زب تے اے جو سب پیارے ویں فناک نہ کریوں  
 میں تینوں سلطان بناویں اُپر تخت بھلاویں  
 ایہ نہ جانن میرے نامیں توں ہانے ایہ سارے

زبان کشوں نے اسے گارے تو بیچ بیاں شلک ایسے بیچ بچڑ رہیں سمجھیں کہ کڑھڑ بھان

## آلودہ کردن برادرانِ یوسف قمیصِ آنحضرت را بخون گوسفند و وانمودن پیش پدر اکلِ زُنب

آجے بھائیوں نے یوسفؑ کو جہاں کہو ہے بیچ پایا  
رات ہی سب روئے ہے کدوی طرف مدعا سے  
چھیل کوبان جس جہاں غمے کوں چھپے کھاری  
نہیں جہاں بیچ سر سے آئی کٹھ مٹیوت بھاری  
جس غم دا دل لگے پروا کتے ساری غمزاری  
لے دردا جن جہاں میری بے تیری تیز کٹاری  
لہراں چھوڑ دھوڑے والیو دو نہیں کرکڑا  
گندیاں ساری دے ول کون لایاں دردا لایاں  
کوہیں پیارے نے یوسفؑ ہاںوں میرا ہوگے گزارا  
آن سٹے فرزند تہاں کون کر دے گریہ زاری  
اسے فرزندو بیچ تہاں نے یوسفؑ رسدا تاہیں  
یہ ستور ٹھولی والا کس پر دے بیچ آیا  
تہاں وچوں اوہ روئی کھڑی کدھر کئی روانہ  
پڑھنے اوہ صورت زبیا جگہ تہاں معنی  
اوہ محبوب نظر نہ آوے جس دیاں مٹھیاں تھان  
کی ہویا کیوں روئے آئے کس آفت نے مارے  
اوہ کہنے اسیں دوزن تھے پیش دھن کون سدے  
گروندے اسیں گھڑوں آئے پی مٹیوت بھاری

کر کہی ایک ذبح اقاہیں کرے خون ڈلیا  
بیٹا باپ ٹوکے آگے اندر عقوق سوائے  
سن یعقوبؑ قہروں چلیا زلم لکھو کھاری  
یوسفؑ میرا ہوگے دھنوں پھر کھدے زاری  
کی جہاں آج کوئے تم وی آن اٹھی سرداری  
اصغر بیچ بند بگدے کس تہاں شہری تہاں دی  
وہت رہی جگہ روئیاں روئیاں چھوڑو پچھتاؤ  
دقت گئے تہاں تھیں پایاں جن سرختیاں آیاں  
بے رت تھری رحمت ہاںوں میوں جیون بھارا  
باپ چھپے اوہ صورت تھئے جوئیں بہت پیاری  
کیا کہتے مڑ پھر کدھلی روئیاں کر آہیں  
اور اختر نور لکھ دا کس نے چڑ پھیلایا  
بیچ تہاں اوہ شمع نہ دے ول جس دا پر دانہ  
اوہ معنی در معنی مقصد کیوں ہو گئے نمائی  
کوہ عز و بیچ یوسفؑ تھئے ول کھانک بیچ سٹان  
یوسفؑ تھئے اسے فرزندو مڑ مڑ باپ پر کارے  
یوسفؑ پاس اسباب بھلیا کھانک لیا کھیا ڈے  
بھوں اسیں بچے لکھ ڈاری تہاں دل ناقتیاری

من بطیر غش کھا دھرتی آن بیا کیاری  
 شیوں اشیج تک برکز چشم نہ مثل ہو گھاڑی  
 ایسے تا سہ ہرے تا بولے حرف زبانون  
 ہاں چنوں تا بچے تا بولے جدوں ہواون  
 اسیں بڑے کمر سدا کیتا کوڈا علم کھیا  
 روز قیامت منکھل وٹے کیو کر لے غلامی  
 کر اٹوس کمن بھن سدا رسیا نہ کھن کھان  
 دنیا دین اسلے ہتھوں پائی کھس اداہاں  
 بطیر آڑوہ کیتا غش کمر کھارے  
 حال ہی میں کھل کو پنا کھس قلم جل بنوے  
 تے آرام قرار نہ دیون دل وچ ڈھم اُلم دے  
 کمن پیراں خلق ہاوں اسیں بھگل وچ مڑے  
 تا بطیر دروغی دے ایٹک بھار نہ سہندا  
 دلہاں کاری زفعل آتے فلیں دکھیاں کرداں  
 یوسف مڑکھن گھائل کیتا نکل گیا سو دھرتی  
 بچ ہوئی پئی بھدائی بھن کھان رسیا نکائی  
 یوسف کون بھیاڑے کھار خبر لیا ندی بھیاں  
 جھ نہ آوے یوسف جیسا ویر کوڑیں نکھیں  
 روونوں دیاں عمر اوسن پادیاں وچ قھیں  
 بے یوسف بھیاڑے کھار اُسدی کیا نکھنی  
 باپ آکے دھر کھندے ویکھو رووہیں نوہے  
 یوسف میرے دے ایہ ٹونوں رنگ کھاکھاری  
 ہوش پئی مڑ کھتے کرتہ یوسف چھوڑ سدھلیا  
 کھرا ہاڑاں لپیاں اتے بڑی پکار کردا  
 آخر سیں نہ خوفوں کھتے سخت خراب بھدا

دگی کلام نہیں وی ایسا ہوکے تیز کناری  
 رووسن ڈوم روپے دکھ نمے زووسن شامہ بازی  
 ایٹھی آ پئی ہی کون بھلا جان جنوں  
 تن صغدا دم تاہ بدن وچ بیٹے پکار ہاون  
 نہیں جاتا باپ اسلے دنیا چھوڑ سدھلیا  
 ویر کھنسن باپ پیارے اسیں کسے ہو غامی  
 ساون چا شیطان بھلا خوف سہاں دل دھلاں  
 جان فریادوں سوزوں کھیں منظوری وچ آیاں  
 تھیاں وچ بارے اسیں کھتی بھارے  
 رووان تے کھراون کھتے وچا جھ نہ آوے  
 باپ پیا ایہ چاہ بھان پھیر ڈکے وچ دم دے  
 رووان وکھ احوال دکھن دا بطیر دے کمر دے  
 اسیں کھس مرماندے بھگل تے اک یوسف رسیا  
 یوسف وی اہو بھین پاری جان نہیں وچ ڈروں  
 خواب اہا دل اچاں ہالے بو ڈھتی سوارتی  
 اہو وچا دل کھ کھل کردا جان روندی چھڈ کئی  
 بھیاٹن بو چھوٹا بھائی اس نے خبراں پیاں  
 کمن دیکھیلے پکھر دے ہڈے روونوں وچ اکھن  
 یوسف کھیا نہ مڑ جھ تیا اہل الویت نہیں  
 صبح ہوئی کھن ہوش پئی تے کسے ہی کھانی  
 کھری ٹون لگا بو کرتہ بھگل کھیں لے آئے  
 کرتہ اٹھ ٹون آوہہ قھتی پئی مڑ بھاری  
 رکھ اکھیں تے کرتے تاہیں ہی قھتی وچ آیا  
 اٹھ گیا دل بھگل کھیاں جھ قھیں بھیندا  
 اسے درندہ عالم زاہد یوسف کھانوں کھار

میں میں کے کوچ جنگل کو ہاں روئے درمے سارے  
 نیم قیص دھرے چا اکھیں اُسدی ایہ نکلنی  
 تین اکھیں ول ڈلم کیلے پنج نہ اُٹلے ظاہر  
 پر اُوہ دم دم ہوش غلے دا زہر دے بھر تازی  
 خواہیں تھیوں پتھیاں جو سَف راز نہ تیں جھ آیا  
 پیر مل اُمید ہوئی اللہ دے درباروں  
 آس میںوں توں ملیں کدا اکھیں جہل کتوں بندہ چُٹنی  
 ناک لگی نہ بھڑو جھیا ڈھوں جو نکلنی  
 کا بھیا نہ اُسدے اُتے ٹکوں دم چھوڑا  
 کیوکر کڑو جہت رنہا کڑگ کوئی ہے کھاندا  
 تے افسوس جو عاصی ہوئے سر تھمیاں چھوڑا  
 شمس کو بھلیاڑے کھدا پت میرا ڈھوڑنی  
 جج کو کی جیت نیارا اس وچ نیم نکلنی  
 بُند کو متنی رازوں دھر عظم جھپنی  
 کیڈگ کڑگ نیارا اُسدا ہی کے فرزندوں  
 لہ کڑو لے گیا زندگیوں پھر جس رنگ چڑھیا  
 کنن کھے اسیں کڑگ لیا کیے پنے پل تقریروں  
 لے کر قید ڈھیریں اس ٹوں پاس بد دے آئے  
 جو سَف نیارا پکڑ لیا شوکتا پارہ پارہ  
 دیکھ اکھیں بھر آیا ٹوںوں کیتس دُرد پوکھا  
 جو سَف ٹوں ہے کھدا علم و قہا علم کیا  
 ٹورا اکھیں دا ہوگ کسے دا کیوں دل لگر نہ آیا  
 جو سَف ہانوں حال اسلا کڑگا دیکھ کیائی  
 کیوں نا کڑری تھرے دل وچ ہوگ عزیز پارہ  
 ہے توں میرا جو سَف کھدا آخر بدلہ پلویں

سرس بندہ ہاڑوں چڑو چڑو واسے فراق پوکارے  
 پھیر ہی فال کھر دے کھیا جو سَف نام ڈھپنی  
 ہوش کدی ہوش کدا اکھیں پر اوہ ڈکے نہ باہر  
 اندر ڈلم ٹوٹی باہر کلم لٹا وچ ماضی  
 اکھیں تے دھر کڑتے تاہیں جھیر فریلا  
 جینے وی تیں آس نہ گیا شوق ولے وی کھریوں  
 توڑکیوں جس جان میری ٹوں ول وی آس نہ تئی  
 ٹوں بھنا ایہ کڑو اُٹھا کھوں ہی رملنی  
 ٹوں ڈھپنی ہویا کڑو ظاہر نظری آیا  
 تا یقوب نبی نے جانا ایہ فریب پتک دا  
 جو سَف اُتے ظلم کیا مسد ستیاں بھلیاں  
 کھول قیص کے فرزندوں پھیر کھنی  
 کھول قیص تیں اُٹھا سدا ول میرے جیرانی  
 کس لفظوں دے پر دے اندر اُوہ مستور مٹنی  
 تھیرا کن ناک اُوہو تا بھٹیا وچ دنداں  
 تن جو سَف دے ڈلم نہ لیا بلوچ ناک رلیا  
 میں فرزند ہے وچ جہت بھل کے تھریوں  
 چا جنگل جھیں کڑگ دلاور اودیں پکڑ لیاے  
 لے لیا ایہ کڑگ جھگر قمر کھوں پارا  
 تا یقوب نبی نے اُٹھا کڑگ کھڑا بھارہ  
 کیوں کھدا توں جو سَف میرا کیوں ول ترس نہ آیا  
 جو سَف میرا شوریچ چندوں روشن ڈوں سواہ  
 تے توں طرف شیشی میری نظر نہ کیجی کئی  
 کھر میرے وی بڑکت پوری اُوہ مقصود پکڑ دا  
 کھاون گھوں ترس نہ آیا کھانیاں مر جویں



اسے گھیاڑا ہوا ڈھکوں ٹوں کیا لگا جتھ تیرے  
 دلہویاں وچ جس دیں رمزاں اکھیں نازا شارسے  
 تے دو لبیں جسم بھریاں ڈور بھرے ڈھارسے  
 لاڈلیاں دو ڈٹلاں والا اوہ مجھو پ اتارا  
 نے سہ دے دا وچ ڈٹوں دے ڈور اکھیں جس ہیرے  
 کھاوے ماں بدن بے اسدا ہڈیاں دس نکلاں  
 میرو وچ ڈور فرماقیں جس دے زارے وچ لمہوے  
 نے سہ چکڑا گیلے دے دینیں چلوچ کس نکالے  
 جاں توں میرے نے سہ اتے ظلموں دنہ چائے  
 کی کی زاریاں کردار نے سہ چھوڑا گیا بلکہ قتلی  
 واسے ڈرنج میرا اوہ نے سہ مینوں نظر نہ آوے  
 کیوں کر کڑا توں قمر کھلیا تینوں رحم نہ آیا  
 ہے ایہ دنہ ظلم دے ظلم توں نے سہ پرانے  
 ہے توں کھاوے نے سہ میرا تینوں کھاوے جا نہیں  
 راکھ پار پارا جس دا سوہتھوں پٹھت جیوے  
 اکتو پار تیرا جند پارا جس بن پار نہ کوئی  
 جاں پیچھے نے بھر آہیں رو رو کے فرمایا  
 سُن کے کڑک مئی دے آئے حاضر آن کھلویا  
 کرے خوب کھک دل اکھیں غرض کرے زبانی  
 بلے طفیل مٹ سوزو جو سردار نیکیاں  
 ایہ گھیاڑا سا تھیں بولے جی کل سٹوے  
 جتھ اہن پیچھے جس دم ایسا غرض گزارنی  
 دھر جتھ توں سز کڑک تپتے کہ اُسدے آئیں  
 سر اُسدے دھر جتھ پیچھے کمنہ اے گھیاڑا  
 بولیا کڑک بیک نچیا تھہ ڈروو سٹلاں

ظالم زہا تیریاں دماغ کھولے گھلے کھیرے  
 وچ تھن شیر تیریاں بھریاں زبہ بھری رفتارے  
 دماغ دے پیو نہاں دے وچ تارے توڑ کھارے  
 کہہ گھیاڑا موسم خوارا کوہیں کیتوی پارہ  
 اے ظالم گھیاڑا کیتو کتول ہیرے ہیرے  
 نازک ہڈیاں کھاو گیلے یا کر کے زور دھکلاں  
 کھلون وقت سنے یا نہیں اُسدے سوزا اُم دے  
 نزع کوہیں سز کڑی اُسدے کی کی ڈرو ہانے  
 حال فریق فلں دے پیہڑے کی سنے وچ آئے  
 کھلے حق کوہیں توحیدوں ڈایا گزور ٹپٹنی  
 شوق بہ وچوچ پیٹے میرے چھل کھیں ٹوں کھولے  
 ہول قیامت دا توں دل تے پار نہ مٹول لیلیا  
 میرا تیرا جھگڑا ہوسی مالک دے ڈرہارے  
 دیکھیں ہاں دوہیں جہا میں ہرگز بھلا کد آئیں  
 اے افسوس اُور اذکھ بھارا وچ بیان نہ آوے  
 جیتھیں کیا کیا توں ضائع جُن غم خوار نہ کوئی  
 گھیاڑا جاں نے سہ کھاوے کہہ کیوں ترس نہ آیا  
 سر تیراں شہانہاں اکھیں مین لو بھر دویا  
 اعلیٰ اکبر توں اُک خالق ہیں ایہ پست سواری  
 تے بڑکت اسحق خلیلوں عالی شان صلیوں  
 نے سہ میرا کوئیکہ کھلوس چا پے دس جلدے  
 غرض قبول ہوئی ڈرگا پے حکم کرے زبہ پاری  
 بول لھا دے کھلون کڑکا چنی گل سٹا نہیں  
 چا سٹا کہہ حکم لاہوں بٹھوٹھ نہ سبے پانا  
 جُن بن چا نہیں کچھ چارہ صاحب پیش لٹلاں

کو لنگھ میرے یوسف آتے ڈنم چلاو کاری  
 کیوں کھلا توں یوسف میرا چ سنا کواری  
 ٹوری مشورت توں کیوں کھلا توں میں مت پھاری  
 ایہ طوفان میرے تے بڑھا تھتہ شمت بھاری  
 میںوں بے تقصیر اہل نے پکڑ لیا کھت چلتی  
 ظہیر دا بدن شہارک روا نہ آقا کھلاں  
 کیا کہیں ایہ قسمت بھاری کیدک قر قھیہ  
 میں فرود کرں درو بدے بدن نوگ قیامت  
 میں ہویا بدنام نکلت وچ رو کسپا گھیاڑے  
 ٹرگ کے فرزند تھیا بھونے کرن پوکھرے  
 اوہ منجھپ میرا ڈورانی کس پرے وچ آیا  
 آکھ سنا کتھ کسکس مائیں ما جنین ہوجا  
 دس میںوں ہن کیتے ہوسی بے داغا گل لاہ  
 چنل سداواں وچ گھیاڑا پنخلی مار اماں  
 واس تھیا کس دس کھدی وچ کس کوٹ نکھن  
 گھر میرا وچ مصر قدیمی تھتہ رہائش بھاری  
 شوق زیارت دید پیارے چائی واگ اڑا کس  
 چھہ وچ دام اڑا کس لوکل مارا تھیا بھائی  
 میں وچ نکل ترندہ روندا اس جنگل وچ آیا  
 کھون بیون چھتا تھنیں گڑے روز ستاروں  
 میں ایہاں کرن ٹوں آیا غلی روندا پتیا  
 وچ اچاڑے ہو سودائی کردار رینا دہلی  
 جنگل ہاش درندوں میروں شیاں ٹوک دہلیاں  
 جس دے جھول چنکدی ڈھری ڈنم ڈسے دل کاری  
 ویر دھنک میں پر دسکی میں اوڑھ جانے

جی کے گھینڈا تھیں قسم اللہ ہی بھاری  
 مجھ سوکھوے دی کڑکا جس وی خلقت ساری  
 بھونڈ نہ کسین نہ پارن صدقوں کچھ میرا یہ زاری  
 ٹرگ کے میں قسم نچا توبہ کھ کھ ڈاری  
 میں نا تھیا یوسف کھلا میںوں قسم اہلی  
 آتش آب درندوں ہر شے گڈھوں سکھ رہاں  
 میرے تے فرزندوں تھیاں کیتا ظلم تھیا  
 بھونڈ بڑھا نہیں میرے آتے پاس انت نامت  
 میرا بھگڑا دل اہل دے ہوسی حشر داڑے  
 پتوں بھونڈ نکاریا جسی ہند دے دربارے  
 سن ظہیر صیقل لیا تے پھر مڑ فریاد  
 ہے معلوم ایہی ہے تھیں یوسف دا کتھ عدا  
 اوہ فرزند پیارا میرا پتھیں ٹولہاں واہ  
 ٹرگ کے سب معلم میںوں پر میں کسں تھیاں  
 نئی چھتے پھر کھتوں آہوں آتے کول چنل  
 ٹرگ کے یا حضرت میں لے میری گریہ زاری  
 مصدوں تریا شامے آیا بنے بھائی تھیں  
 راہ وچ ٹرگ بے کھ میںوں لونہاں خبر سنائی  
 یا حضرت میں ایہ گل میرے دلوں قرار سدھلیا  
 ویر دھنک میں عاجز تھیں دل وچ درد ہزاروں  
 رو دیاں اٹھیں پکھ ترندہ دل تھیں خون آتھیا  
 خبر پائی میں موڈ بھائی میںوں ہوش نہ کئی  
 دل تھیاں میں پکھرا چڑسے کھلیاں غلن دکھلیاں  
 میں لہنساں اوہ پار نہ لھتے جس وی پاری بھاری  
 رو دیاں جگ دیتے جانے جاں لگ بند لگانے

آنسو شوق اٹسے بل دے ات چھینے تن ہائے  
 تن ایہ گل نمی دی انھیں خبرے سرکھ مچلی  
 ایشاں وچ شوق غنبت چاہنے جان گواہی  
 جو سف دے وچ شوق غنبت اٹک بھرے پیٹیر  
 کرگ رووے دکھ وکچہ نمی دا ذرہ دو ذریوں ہیا  
 ہی کسے کڑکا ظاہر توں ایہ کہتوں پائی  
 کڑگ کے یا حضرت آیا اکدن نال اروے  
 ابراہیم \* ظلیل اللہ نے خبراں کھ فرمایاں  
 ہو بھلیاں توں پٹے چوے کھلت نال پیارے  
 تے انسان کرے بے کائی عاقلی درجہ پوارے  
 یا حضرت میں دوائے کونوں خبر سنی ایہ ساری  
 شوق دے ویں ہوا گل چاہاں چاڑھیا شوق ہارے  
 سنی حدیث ہی نے کہی چہ تاخیر دوائیں  
 تے فرزنداں توں فرمایا دیکھو دوائی تائیں  
 کرگ کے یا حضرت میرے ایہ فرزند پیارے  
 لائق منن حدیث تائیں تیں کیوں دودھ اللوں  
 کرگ گیا ہو دوع نمی تھیں کہ کھوں گل ایسا  
 فرمادے فرزنداں تائیں سمجھ حقیقت ساری  
 وچھڑیا جن جو سف "تمہیں ملنا دانت دور ملائی  
 مدد ملگ تیں پاک اللہوں ہوشیاریاں نفساں دالوں

دانت درنج اوہ میرا بھائی چھوڑ گیا کیت حالے  
 اڈیک یادیاں ول حیواہی شوق طلب چھلی  
 عشق حب ہے بے ول تھلے عشقی نمی توں آئی  
 غم ول وکچہ نمی دے ظاہر روڈاں تارے انہر  
 دل تے پکر دو ہندا غم تھیں کھل پائی ہو پکلیا  
 شوق غنبت گرما ہو شقی تے کستوں جھہ آئی  
 دوا میرا کرن زیارت پاس تھلے دوائے  
 اڈک ایہی حق وادب کیتا جملہ غنبت بھلیاں  
 چھت مذہبوں رتبہ پوارے باہج حساب شمارے  
 تے جو حد عداوت اڑکے کہیں تہ دوزخ چلے  
 تھان زیارت کارن کیتی بھلی طرف تیاری  
 جان مطلب سر پانچا آخر دکھ بھلے سر بھارے  
 فرمایا عتر ذوقی قادری کڑکا پیچر تھائیں  
 پکڑو یاد حدیث ہی دی پاؤ آنت جزائیں  
 ختم کھوں شرم نہ کھوں عقل قیاسوں ہارے  
 جز جہیم ایشاں نیواں کیسوں توں آکھ سناوں  
 تے یعقوب پیر دے جہوں دگھیری وچ رہنا  
 دلاں تھلایاں گل بھائی مگر ایسا مکاری  
 پیر جمیل کہاں جن بھارا ایسا کار اسلامی  
 ختم کیتا تھیں میرے آتے بھلے ہو اس گوں

فرود آمدن کاروانیان مصر بر سر چاہ و بر آوردن ازان یوسفؑ را  
و خریداری نمودن از برادرانش بدر اہم معدودہ و پیش گرفتن راہ مصر  
ذکر حکایت کہ ذراہ روی نمود و رسانیدن اورا در مصر

دل وچ درد ہوا اختیارا قطعہ گمت نجاس  
قلب پھر دے دولت غاسے کر آتش و کھلاویں  
جزے نمک داریاں ڈھے روغن بے تھکنے  
رشت چلے بے صبرے دل آکر دے تاس پرانوں  
شوق طلب وچ وقت وہانہ سے غفلت دا گل چلاں  
دل دل کے گمت دا گھنے دے تے شہرے من ہلاں  
او گمنامیوں کون گن مدے کردیاں نظر صفائیں  
شوق تیرے ویں لائیں لیاں کور کھلے مٹھو اتیں  
ایک اک پکارا کردیاں دین بھون سز دیاں  
راز نیارا شن من سارا اک اک کرے پکارا  
جاپے حال دے کون اویا میں قل برور تارا  
وچ پانڈور نہ گمت سز سزیزا ہے تھانہ ہم بھاری  
مصر اکیے مغرب زہوی ذلم بد حال کسے  
آکھ والا کیا سرستے ذرتی دور پاک قرودے  
رات پئی ول وحشت دھائی و کچھ مکن کوآ  
تیں رحمت میں انت نہ کئی کھلا کھف خزاں  
ہست گنہ سز تیں جس کلان ات جا پکارا نیامدا  
اس زمان غضب دے وچوں میںوں بخش رہائی  
تہ پستا جبریل تہاں کہیں آن سوئیہا

اے سق بخر جام شہوں دے مٹوریاں تائیں  
شعلہ شوق آنھوں غالب جاں مستی وچ آویں  
بچ بچج حرن برود نہ ہالے ہو بڑیاں بیٹے  
بیٹے لائے منساں دے ہلدی جبر تین دے داٹوں  
جان تے عشق غلام رشولے تازک نوکل لایاں  
منظر شان او سیدا پر دل جس دا شوق پر اٹاں  
ہر دوام رو سید ایڑے کھول آکھیں گمت بھائیں  
تے پست جاہد لگا دلاں سے روونڈیاں بہ راتیں  
تین پریم تھے وچ بیٹے ہنہ زاحلون ندیاں  
سب وچ شوق تیرے بہ پارا کرے بدول تیرا  
دھس دل دسرو پتے وچ کھٹے بندہ اشوق لاشارہ  
کچول داگ چلی کڑ پارا تھ تیری سواری  
نہن سید لیاؤ کلل یوسفؑ کون لے چلے  
باقی حال یوسفؑ وہا وچ فریق پدر دے  
بھائی سٹ کھوپے وح آئے یوسفؑ رہا اٹھا  
روون لگا کر شوشہ فلک دل یا دانی اٹھاں  
عید گنہی یا غفارا عرض کرے دربانہ  
کل ظہیل اسحاق غلیلوں بخش میری بڑیائی  
رونہ ملاک وچ اٹھاں کھٹے حال بویہا

مصر گھلاں میں تخت بلبوں دیواں مراتب ہمارے  
 تینوں کرلیاں عزیز نکت وچ روز کے رہ توڑے  
 ٹوسٹ "تائیں جبرائیل اک دُعا پڑھائی  
 برکت تیں دعا کہو کہیں تاہشت دل دھانے  
 جبرائیل " لیا کھلوے جنت وچوں کھلاں  
 آ ٹوسٹ " توں لی قسلی صبر دلے وچ آیا  
 آ ٹوسٹ " وچ کھوے تمناہشت خوف نہ کھائے  
 مالک ابن ذفر وچ انہاں صاحب باز گئی  
 ایدن ستا منند " وٹس اندر عمد ہوائی  
 لٹ شورج لہ چرخوں اُسدی وچ استین سلما  
 اہر آیا واک سز شورج دے موٹی برین گے  
 بحر صدوق ہویا دل راضی چشم طہنی پچھتائے  
 اک نظام تیرے جھ آوے کھنوں اسے بھائی  
 آخر تینوں وچ ہشتے اللہ پاک پوچھوے  
 نام تیرا وچ دُنیا رہی آخر تیک گراہی  
 برکت اُسدی یاد رہیں گا مگر وچ جہاں  
 ہو اوسار مصر تھیں پکلیا 7 دُنیا کھانے  
 شوق طلب وچ باجہ قراروں دل غالی آراہوں  
 اسے ایکی کر صبر بیارے برہاں تیک وچہاں  
 تا اس عادت پکڑی دائم وہہ ہمیش اندازہ  
 جانو دیواں مگر آدمیاں بھی وچ کھانے آوے  
 لائیں ہدیاں شوق دلے دا مگر دل مصر لیلوے  
 طرف وطن دل مصر سدھا بھل گیا سورہا  
 وہہ کھوہا نو کہہ کھنوں جس وچ ٹوسٹ بیارا  
 لائیں تُو رہے اس کھوہوں جلدے دل انہاں

نارہ ٹوسٹ " صاحب کندہ اور کرسوں دکھ سارے  
 صبر رہاں یعقوب " تیں توں تیرے وچ وچھوڑے  
 سن ٹوسٹ " دل پکا قسلی رہا اندوہ نہ کھلی  
 پدھ ٹوسٹ " ہر دے اس توں تیں دل دے نکالے  
 ٹوسٹ " پڑھی دُعا پدا تیں ہویا حکم رہاں  
 تے جی راہن موچاں بڑیا سن اُسدے پہنایا  
 سز کھل فرشتے رب نے ٹوسٹ " پاس اٹھائے  
 تہ توں تھیں کھوے دے گروے آوتے کروائی  
 گھر اُسدا وچ مصر مدالی سن اس حال بنائی  
 وچ کھان ہما نوہ جیٹا خواہے نظری آیا  
 کدھہ استینوں باہر سنیا کھڑا رہا اس کے  
 چن چن ہلک موچیاں تائیں ہمارے " صبر لگائے  
 پاس مختبر حال سنیا " اس تعبیر سنائی  
 برکت اُسدی دُنیا دولت سب تیرے جھ آوے  
 دُنیا دین اُسدی برکت تیں طے قسلی  
 تینوں جانے سارا علم ہوسن عالی شانیں  
 مالک توں سن خواب حقیقت دے تے شوق نکالنے  
 دھوبڑ کرے وچ غنایاں گلیں کھتے پد نکلاہوں  
 آ آواز کے اس ہاتھ " تھ شوق جدہاں  
 سن آواز گیا مگر اوہیں شوق رہا اوہ تازہ  
 ہر برس دو قاری مصوں شام ولایت چاوسے  
 وچ کھان کھتے دن کھلی جاں کتھ پد نہ پاوے  
 چن ایکی لے مال تجارت شاموں تڑا آہا  
 وچ ہنگل اس کھوے گروے " کیس آن آہرا  
 کھوے تھیں اس توری شے ڈھتے چاہر رواہاں

مالک حال جب ایہ اٹھا دیکھ تجب نبی  
 یا نبی اللہ کن زبانا میں تیرے سب بروے  
 کھوپے کرو خدا ہوا سو تیرے میں نوازا  
 کنی کیل اٹھ مقل از میں توں مت ضائع ہائیں  
 کھوپے کرو طواف کریندے کر کر شوق ہزاراں  
 ذرا گرد لکڑی مالک طلب کر لیا پانی  
 بٹرا مال نام دوہاں وا دوہاں نیک ستارا  
 مال ذول دلیلا کھوپے بٹرا کھڑا کنارے  
 یہ وچ وا پندا بن وچا یوسف توں فرمایا  
 دار شرف وچ ایرو سندے میں تیرے دو تارے  
 نور تیرے دیاں چکان پھریاں دو عالم وچ سارے  
 پیلوں چھوڑ تدری واما یاراں گھست بھائی  
 ہنساں لائوں تیریاں لنگاں شوق تیرے دکھ جانے  
 گھاہ چروکی زس رس و بندے مل دکھ کنیا جانے  
 رووندیاں وچ نیر پیکر دے پڑے توڑ وگانے  
 کھڑے اوڑیاں لیاں یوسف تیریاں نت اوڑیاں  
 فرج کنعان وچ منساں تھنسیں پدایا نور نماند  
 تے دل مہر باراں بھلیاں پڑھیاں وچ گیاں  
 نے پیندے دور وطن دے تیں دل قصد لیاے  
 آسناں توں وچ تیریاں زرواں پھوڑیاں بن بھلاں  
 آج کنعان نبی دے گھر تے لٹ پیاسو دھارا  
 ہیں توں نور آئیں داہن دا اسوں آج پیند ہلا  
 گڑن لگے وقت ہنساں دے تیریاں وچ ہدایاں  
 وچ پدیں نوں دکھ واپاں کرنی کر یہ زاری  
 آئیں تھیں آفاق سلون زہر وصل دیاں کلاں

اور سفید سرے پر چھایا سایہ نور وچینو  
 دامدواں گھمیر جو پھیرے کھوہوں تیرو کروے  
 ایک گدھا کرواں سدا پست منی اٹھ دھلیا  
 ست گدھے توں پست تعلق حسب اٹھ میں نوائیں  
 ہور سفید بنور ڈھے شکل جب کنی ڈاراں  
 جانور ای شورت سو تہی وکچہ بھلاں من بھلائی  
 مالک ابن زغروے آپے دو بروے سن یارا  
 پتی لین کھلے ایہ دوہاں مالک نے پھارے  
 جبرائیل گھا دے سکوں تا کھوپے وچ آتے  
 تے توں پندا بنما ٹوری پدہ تیرے ڈھسارے  
 توں او پندر کرم وا پندارا از ہدے وچ بھارے  
 چڑھن لگوں آج دیکس پرانے کرنے توں روشنائی  
 چل اوڑیاں تیریاں یوسف داغ وداں وچ پائے  
 مٹھڑاں نت وچ اوڑیاں رووندیاں وقت وپائے  
 نوو خبر ہے مہر پیاں وی شوق ہنساں دکھ لائے  
 ڈظم ہنساں دے پنے پرانے آئیں ٹوٹن بھراپاں  
 رووندیاں آئیں جھدے پنے زار ترندیاں بھلاں  
 فرماں دکی کنعان ذلالت کھڑاں بنجر پیسوں  
 دینے چھینے پدہ میں پیلوں نظر دور دے آئے  
 چھوڑ وطن چل وکچہ کو تیریاں پدیں زیاں وداں  
 اجڑیاں توں چل وسلا وسدیاں گھست اٹھارا  
 آج چھڑے سو ملن دورا دے زحمہ زیاں قال دھلا  
 چھوڑ پدہ رگھ پیلوں یوسف سن سب ہمیں بھلیاں  
 دچھڑیاں نے رووندیاں رہیں لٹے توں پاک قاری  
 پنڈاں خنبر ہوں ویاں کھلی کھلی پھل دھر سریں ہزاراں

نام تیرے وہاں ڈھارس پونج پونج پرہیں نشیٹے  
 چل بن وقت ذرا ز ہونگے تیریاں وچ فراکھ  
 خود دل ڈٹھا کچھ نہ پایا انت توہیں جھہ آیا  
 ہواہیں وچ نکسٹکا نکسٹیاں توں ہوش رچلا  
 قشقیں دھر وچ سلاہت گڈرے سو فطاریاں  
 اسان ڈٹھے حسن تیرے نے توں توں ڈورر چائے  
 نین کوئلہ دے ہنڈ فراتوں ڈھو دے نظری آئے  
 نام تیرے دے نین کوئلہ دے موتیاں وچ پدے  
 دواہو عشق تیرا دل سدا خود دل زور و زوری  
 اکاں دے گھروشن کریو اکاں گھت اندھیرے  
 وچ فریق تیرے بہ روڈن تیرے مل وچ جائے  
 جاں بگر وچ زور تھل دے رونیاں وچ بھائی  
 اس گھروں مڑو ڈھن تاپیں سیں جس گھرو وچ پایا  
 گڈون چلاں سال کوئلہ دے اندر کر یہ زاری  
 اگیں توں ذرگاہوں ملیاں تاہیں وچ آہیں  
 فرست شادی وی آہی آن شہوں بہادی  
 جواکیل کے اے یوسف بہ وچ دو پیارا  
 باپ میرا نہیں سدا پیارا کوہیں وچھوڑا ٹھٹے  
 دس دس وہن چلے بس کوئے میرے ڈلم نمائی  
 کڈل سبھوں قورن گکوں کھم کھمے دا کیا  
 کٹھوں کڈھ کھٹے لے پٹے نہیں پیارے آمیں  
 کون کوئی جو کڈھ کھٹے جس میں بندے توں آئے  
 جیکساں بھیاں جیس گھت ڈری کھٹے لے گھر جیں  
 یوسف کھندا یا ایکی میں کھٹا نہیں اسہیں  
 کی وچ تیرے دل دے گڈری ایہی جی دس کھنی

زور متوں دے دل وہاں آہیں کم دین وچ سینے  
 بخشاؤ یک تیری وہاں ماہگاہ زور ٹھٹے کھٹا توں  
 چل دل اونساں ہنساں سیک تیری اپنا آپ جاپا  
 اپنا آپ تے جو وسلا کر کے موسم ڈوا  
 تے ہوش وچ تیرے دے ہوش توں ہوش گھٹا ہوں  
 مل تھیاں دے شوق تیرے نے مٹاوں ورو گئے  
 اے نہ ہنساں ڈٹھا رٹھ تیرا خواہیں دل پر چائے  
 وچاؤ ایک فریق تیرے دے بگر ہنساں دے پدے  
 سدا دس اک کوئلہ جس رحمن میں ہنڈ پڑی پڑی  
 آن ڈٹھیں چل تار کھن گھت پوکار پو پیرے  
 لے ایہ ڈول ہوائے یوسف نوں سوئے آئے  
 تال بخشاؤ درتا تیرا گڈر چکا دن کللی  
 ہونے بھدے پیارے تھیں توں بن وچھڑ چلا  
 ہنساں پیارے وی تیریاں جوں ساعت مشرو بخاری  
 چاڑھ فریق اونساں ہوں اگیں رہیں اتوں سن دہیں  
 جذب جہاں دے کاری آئے تھل مبارک پادی  
 جاں بڑے کروان اچانک کھٹے ڈول آتار یا  
 یوسف چٹھے جڑیاہ کھٹے میں لے پٹے  
 میرے ہاہی جی کھٹنی کوہیں کرے زنگلی  
 کڈل میراں داگھن چلاں کدھر قصد اضلا  
 صاحب دے نہن میرے تے کوہیں پٹے فرمائیں  
 صاحب میرے میرے آمیں کی پیغام پو چائے  
 کدھر دل پٹے میں توڑ وچھوڑ پدھر تھیں  
 دی کے توں شیشہ یا ڈٹھا یا ایکی یا ہوں  
 دی کے توں ضرورت اپنی جاں اس وچ بھٹنی

دیکھ شمال میرے دل گزری من جو سب فریادے  
 کس میرا کوئی دے نہ سکتے لیک جسٹن اہارا  
 وہی کے لے حضرت جو سب وقت و سخن دا آیا  
 وکن لگوں آج قیمت تیری مشتیاں دے چلے  
 وچھ چلے آج وچھن بارے لے چلیا کوہارا  
 جو سب سمجھ نہ امت کلا سے روے لے چھنکوے  
 وکن کتے لے بلوے کوئی تیریاں طلب رضا میں  
 جو سب ڈول اندر جا بیٹھا ہوں وہی فریلا  
 کیا جا آج پائی ہاںوں اندر ڈول ہمارے  
 بنو دیکھ جا ہو مال سخن کیا سو ایسا  
 خوش تیری آسٹل خالق جاگے بہت بہاں لایاں  
 جا بھرئی وچ ڈیرے کسنا صاحب مالک آئیں  
 نور ہشتوں نازل ہویا کٹھوں ظاہر آیا  
 مالک کن دفتر خوش ہویا جا جس مقصد پایا  
 مال جو سب توں لے آیا لیا لوکل کرداں  
 کرداں چا پردے اندر جو سب سبھی پھلایا  
 لے او ویر جو سب آئیں کٹھ ہے سب سدھارے  
 کٹھ ہے گرد آٹھے کردانی اترے بہار آدرے  
 کٹھ غلی آواز نہ آئی دھارینے نے سارے  
 آج بندہ کٹھ ہے سٹلیا وچیں آسٹل سزا میں  
 خوشنواں دیاں دکھلاں ڈھیلیاں کسب گئے کردانی  
 آسٹل کیا مت جموٹھ اللہ چرے ماہ کرماں  
 اک نوجواں کرک مریمیں زرف مریمو سارے  
 اوڑک خوف پیا کرداں کن خوشد گتے  
 ویر کمن ایہ ہردا ساڑا ہے فریلا کردا

ہے جس ہوں غلام کے دامینوں اوہ وکلاے  
 کون خریدے میرے آئیں میرا سخن دلارا  
 من تھا آج دن دن لگا تھا ہر سہ سے سہا یہ  
 کاکب آئے آج وک پہلیوں پر دھس لے چلے  
 کھل گیں توں جو سب اپنا من کیوی بہارا  
 بخش رہا میں کھ لکھ تو یہ داغ خطوں بدلے  
 قید کریں توں راضی ہوں لکھ خوشیاں میں آئیں  
 مال دو کچھے لادو ہارا سٹلم آیا  
 چا اوہیں نظر کیتی سو نور ڈھا پھارے  
 یا بھرئی ایہ لڑکا تھا روشن سورج جیسا  
 ایہ سورج دا پر نہ ہالک کھل پیاں روشیاں  
 خوشخبری تیں صاحب ساڈا لیتا کھل آسپاں  
 کہاں جب ایہ ماہ کوہا اندر نوٹو سٹلیا  
 کر آواز وہی خود وخر بھرئی توں ڈھلیا  
 صاحب ایہ بہامت وہی روشن نور عزانہ  
 جن دن تے جن راتیں کچھے کٹھوں باہر آیا  
 ڈوہی ڈار غڑے اوہ نہ توں لین حقیقت آسے  
 سٹھ ہے بہمت کھن دل جو سب لے لے ماہ پرکھے  
 کھیر لے کردانی سٹھے کیتے تک پھارے  
 کون جس کی قدر تساڈا آندا کڈھ تسانیں  
 مگر ہوے آسٹل نہ کڈھیا مثل بندہ کھنی  
 وچیاں دے وچ آسٹل بہار پکار میرے شیاں  
 ٹٹ اسباب کڑیاں کھانے جا سو چھوڑ پھارے  
 پردے وچوں ماہ کھنی کڈھ لایا اگتے  
 جو سب ویکہ بھراواں اکھیاں چشم نہیں جی ڈردا



کروا میں دلِ مُسَفَّہِ اُدُّخَا شَکْلِ اُدُّخِی اُدُّرُفِی  
 نُورِ نُجُوتِ تَهْتَهْتَهْ سَیْکَ سَیْکَ چَکَ چَکَ اَسْمَانِے  
 جَنَّمِ سِے وِجِ رَمَازِ قَافِ کَوْنِ زَلَمِ نَسْیِ  
 دُو اِلَہَامِ سِے پُر تَرِیْمِ مَرْکَازِ صَافِ سَنَازِ  
 تَرَسِ بَرگِ کَلِیٰ کِیَا پَرَاکِ ہِرَن سَکے شِرِہِے  
 بِنِی نِیْزِہِ نُورِ اَمْعَدَا دِکِیَہِ نَظَرِ جَلِ جَانِی  
 لَعْلِ لِبَازِ دَمِ سُوْبَے سُوْبَے ہِنَسِ اَجَلِ نِے کَافِ  
 دُو رُشْمَارِے اَذْکِ ہِجْرَے ہِنِی نَزَاکَتِ وَاوَالِے  
 یَحْضِرُ اِنْمَانِ جِسِ کَمِنِ زَنُفْذَانِ اِیْکِ ذِہْنِآ اِنِی  
 جَانِ لَعَا زِلِ دَاہِرَا جُوْبَے ہُوْشِ نَسْے اَجَلِ  
 مَرُو مِکَلِ گِرُوْبِ رُوْخِ وِجِ لَمَلِ دِصَوْبِ سِیَلِی  
 شَنِ چَہُوْ آئِنْدِہِ اُدُّرِی یَا ہُوْرِیْمِ پَہُوْ  
 دِلِ ہِرَا کَدِ طَلَقَتِ دُحْرُ دَا رُوْخِ دِکِیَہِہِ دِلِہِرَا  
 دِکِیَہِکِنِ ہَا رُفَا ہُو مَرَا رِشْتِ لُکُوْے گُہِرَا  
 وَا دَرُوْ دِلِ بَیْدَرِا دَا دَا فَتْ شِیْمِ قَدْرِ وَا  
 نَدِیْعِ نَدِیْ شِیْمِ دِیَاں لَاکَلِہِ بُو گِہِرِیَاں چَا پُو بَیْہِرِے  
 وَا وِجِ عَظْمِ دِیْدِیْعِ پَا دُو پَارِ سَتَاے دُہِرِے  
 وَا دُو طُوْرَتِ اُدُّسَفِّہِ وَا لِی وَا دَا حَسِنِ صَفْطِی  
 اُو اُوْشِ زَنگِ دُو سُوْبِہِ اُو سَے صَنْعَتِ دِی طُرَاہِی  
 گِرُوْنِ نَزَاکِ اَلِ دَرَاہِی وِجِ سَرِکَشِی سُو پَاے  
 سَلِی قَدَمِ اُوْشِ زَانُو شِیْطِے دَنگِ زِہِے کَرُو فِی  
 جِسِ نَسْے اُدُّخَا ہِے خُوْدِ ہُو اِ نَدْرُ اِکْتِ قَلَاے  
 حِیْرَتِ دِے وِجِ تِلْجُو دُو سَے سَبِ کَرُو اِنِ بَیْہَاے  
 اُو دِ اُدُّسَفِّہِ دِے اَمَانِیَاں تَا سِیْمِ دِکِیَہِ کَمِنِ اِسْے پَا رُو  
 اِیْدِ سُرُوْرِ کُو طُوْرَتِ اُدُّرِی ہِرُو دُو کُو نِ سُو لَے

ڈال ڈالِ زنجیر یہ گھت چھایاں بدروں صاف چوشتی  
 اُردو قوم سے شماراں تپا بندستانے  
 چنگ پیارے نور واکوں جہات گئے جگ لعل  
 دیکھ لگھت جامہاں جانوں کھولے زلم جہاں  
 کون دلاور ہو مقل ذرا کہ نظر نکالوے  
 دو ایو بوسہ دے وِجِ رنگوں بخڑوی چاندی  
 جہاں کت کھٹے لے جہتیم پھرے جگت روشنائی  
 سورج چہرے دوسرے دو طرفیں کیا کھل کھل لالے  
 فُہلی ہو جانہ ہنگام صفت وہ اُسی  
 حُسن پند قفا و قدر دے نور قلم ہجر وای  
 زنگ آمیز آواز وی جس حُصین زندی ہے وہاں  
 قرصن نور ظنور کرم واکون کے ایہ ہردہ  
 عشق کما جھرا ہوش نظر دامن ہوں رت ہجر دَا  
 تم پر وردہ دل کھڈ دھرا ڈردا گھڈ نہ کروا  
 اُٹھ تک دیکھ حُسن ویں لہراں بیدردا نامورا  
 تے اک دہل نہ سُنوں خالی لوں لہرے لہرے  
 پر ایہ ویچ کرم وَا قلعہ دس نہ تیرے میرے  
 کھف دو ساہن سن کھن سٹل وِجِ اُکھت نعلی  
 سستیاں چانڈ کرے دل گماںل جرت ہنری سراہی  
 سینہ چوڑا عظم مٹھوی کمر نہ نظری اوے  
 ہوش جتا کھٹہ حیرت لےے جان پائی فُہلی  
 وَا دَا وَا دَا وَا دَا وَا دَا وَا دَا وَا دَا پُکارے  
 ہوش پئی مڑ بیٹھے آخر پر حیرت وِجِ سارے  
 یہ فرشتہ نور سریشہ شمس نہ لعل مارو  
 نسل کیا اعتبار نہ سوں نئے سولہ تھولے

پر ہزار اسمیں اس کو لوں دکھ دوے ایہ بھرا  
 کر اقرار ہو جاں میں بندہ جی ہے گل بُوئی  
 سن یوسف نے دل وچ بنانا اصل قیاس و چاروں  
 یوسف کہندائیں ہاں بندہ کسب کیا سن ڈیرا  
 ہے شمس ہو ہزار تہی مارو نہیں انا کہیں  
 ایہ بندہ شمس شُ شریہ اس وچ ٹیب ہزاراں  
 مالک کے بطیر زاویہ ٹیب کیا فریاد  
 ایہ بھوٹھالیں تک ڈرو نول وانگ ہلاریاں ستاں  
 انہی کہا جو خواہش تیری میںی دا گل لڑو  
 لئے درم انہی یوسف تائیں لے ہاوں پکڑا یا  
 بہنیاں دا مطلوب نہ قیمت صاحب پر وہ چلا  
 ویہ درم مل یوسف خدا حق دلااں پائی  
 جان بندی اود اک دیہاروں ایہ پند نہ پیندی  
 تے یا کتھ ڈیٹا جانے جان دھرے کڈھ سالی  
 لکھ لکھ جان فدا دیداروں قول تراؤ پائی  
 دچا نیا اسل شیبی بندہ قیمت حاصل پائی  
 دچا و تآ اسل یوسف بندہ مالک مصری تائیں  
 فری یوسف انہی تھیں چاون خط لکالی  
 ایہ کتھ وچ مصرے آخر یوسف دے بھہ آیا  
 گاں کتھ نصیحت کارن دل اسوں فریڈاں  
 نس گیا مڑ بھہ نہ آوے سلا نام گواوے  
 ہو ہوشیار رکھیں ہے اسوں تاکو وچ آوے  
 ایہ چھلیا چھل جاسی دم وچ واہ گے تم کھلویں  
 ہتھ وچ پھلڑیاں پلاں گل وچ طوق ایڈا کہیں  
 ویر چٹے چٹے یوسف روایا میل پیکر کہدائیں

بھلیاں کیا بھوٹھ نیوں بندہ ایہ تھرا  
 تے شمعوں کے آست یوسف توں دست کھوری  
 ہے توں ایہ اقرار نہ کر سیں نقل کراں کھاروں  
 میں ہاں بندہ مالک خدا والی اللہ میرا  
 سن مالک نے خواہش کیتی دچا کوہ اس تائیں  
 انہی کہا اس دمان کوہے دوزخ ہے تھاروں  
 ہے شمس یہاں تے قہو مال رضا لچکا  
 انہی کیا ایہ چور تھیرا بھوٹھیاں کردا کھل  
 مالک کہندا سب سی عیباں تے کوہ چا دیو  
 مالک ویہ درم دے کھلے یوسف گل پکڑا  
 مل درہم معدودہ کر اللہ نے فریاد  
 کڈھن انہی مڑو دے وی قیمت نہ دھرائی  
 ہے یعقوب کہندا قیمت گل ڈیٹا لیدی  
 ایہ قیمت یعقوب پچھانے بھلیاں خبر نہ کئی  
 یا وچ مصر نوجی تک تک بھڑ بھڑ مرے لوکئی  
 مالک کے بطیر زاویہ سند دیو لکھ کئی  
 لے شمعوں تم تے کتھ کھلیا بندہ اتھائیں  
 دعویٰ سدا کدی نہ کرے بھڑا بور نہ کئی  
 ہے دعویٰ کھوایا مالک یوسف عبد ظلا  
 پھر مالک توں پاس بہلیا یوسف دے سب بھلیاں  
 ست مالک کھارو کھاندا اوکھ مٹاں چھل بندے  
 پاڈنچر سنگ گل سدا کے کھرب گھت کہوے  
 پت تھو پت ڈرا انتوں ویر کریں چکتوں  
 ایہ گل سن ڈنچر ہاوے مالک یوسف تائیں  
 نوپ لہاں بندہ ہانڈا بھلیاں بندہ اتھائیں

یوسفؑ کسے بلند پوکاراں اک ڈرا مل جلا  
 یوسفؑ بہت ہمیاں کروا اوہ ہو گئے روائیں  
 یوسفؑ کسدا ناک تاہیں اذن ہووے لی آویں  
 طوق گئے ہتھکڑیاں ہتھیں جڑیاں جڑیاں  
 کر کوشش نزدیک کیا تے نتے ویر اکھیاں  
 کر بہا پتے شمس میںوں بختے زب تہلیاں  
 عرض پیری ملی جادہ میوں بھٹی ہادی ڈاری  
 غلام غلم کمانے آئے آخر رم چٹکیرا  
 آخر دا ویدار کرایا تے پھینکرا دا میلا  
 یوسفؑ دو دو عرضاں کروا ہمیاں قدم اٹھیا  
 منی رویا تے اک کھلویا ویر بختے گھلیارے  
 وچ پتے شمس میںوں بھٹی رونا ہامو زسد حارے  
 باپ وچہوڑیا میرے کوہوں ہمیاں بھٹی سارے  
 سد تہلیاں وچ والں دے کیڈ کھار کھارے  
 آن جہ ایں نے سر میرے بہار پڑا سہارے  
 پردیساں دے دایساں دے دس پانچواں ہوکے  
 میں راضی جاں زب نے چاہیا نو میری شہوڑی  
 باپ میرا بٹھیر دہا آمدی خدمت کریو  
 واسے ذریعہ بد رویاں اکھیں پھینکرا دیکھ نہ یوں  
 خبر کیا بن رکت ڈال جہاں نہیں ڈالیاں پتیاں  
 ہال ہنساں پر چلاوے داسہیں وچہرے سارے  
 میں آزاد فوں کھریوے تو میںوں وقت گزارے  
 اسے افسوس نرفدا جگرا یا فراق بدر حصیں  
 آن سلام سن میں چلتا چھوڑ قبا علی سارے  
 من من بھنیاں گریہ ڈاری جوش والں وچ آئے

اسے فرزندو باپ میرے دچ رم میرے پر کھتا  
 جاں یوسفؑ توں رونا اٹھا پیر ٹھینے کرداں  
 ناک اذن ونا اٹھ سنا یوسفؑ طرف جہوویں  
 یوسفؑ دوڑے دوڑ سووے آویاں آچہ کیوں  
 یوسفؑ دل دا ڈرویں بھریا زار رویا کر آہیں  
 غلم کیتا سن میرے اوٹے میں نا بدلہ چھاپاں  
 قر وچہوڑا میں سزا آیا پئی فراقت ہماری  
 تسل کیتا منظور اسپاں زور میں کھ میرا  
 اکو ڈرا سو گل میری بن رخصت دا دیا  
 آخر دیکھ یووا تاہیں رم دے وچ آن  
 تہ توں یوسفؑ تیزے آیا آن سلام پوکارے  
 میوں توڑ آمدیاں پتے توڑ وچہوڑا پیارے  
 اس میری آن ٹھی ٹھی ٹھوڑا توں گھر بارے  
 بٹھیر دے بیٹے ہو کے پتے ایڈک کلرے  
 بن کد باپ نے مڑ میوں بھور مرہاں ڈیوارے  
 باپ نہ ملیا جانواری میں کڑ چتیا رو کے  
 لکھتیا ہوسی مدفن میرا وچ پر ائی دھرتی  
 میں پر کیتا بخش دتا میں ہورواں ٹھکوں ڈوب  
 میوں ہتھوں وچ بدر حصیں چھدیاں وچہرے کیوں  
 گنبد سز لک دے ڈھل مل بختے میر کیوں  
 کی جہاں بن مال پرایاں کی پون ورتارے  
 تے آن بدویاں گوئیں دا ورتارے ہنساں گن تارے  
 جاں لگ جان دے کھلا ہا میرے دتے پھر حصیں  
 توں پکر اصل جاں دے ریف بھٹ کے پیرا دے  
 وچ خداست روون سارے تسل غصب سز چھانے

گھر دل موڑ لیکن سے تیریں تیری خت بدھئی  
 ذرا پت لیا کرواں چھوڑ چلے سب جائیں  
 گھوڑیاں زین کسائی سمٹاں چھوڑاں مسرہ سائے  
 تازے دھرے سٹ "تائیں" جن حوالے کروا  
 رکھ بکھڑے کھائیں پینا حاضر کریں سوچے  
 وچ زنجیوں تازے ہوتے کروا گریہ زاری  
 آٹھیا دل رویا سٹ "تائیں" دیکھ میرا دکھ مائی  
 دل پتھر پست پڑے ہووے میرے دیکھ اٹھووں  
 دل پر تم سن ڈیکھیں بھرا پتھر پیندیاں کھائیں  
 پردیاں دے پندہ دور گئے ٹکھوں پڑھا چایا  
 دیکھ پدھیں طالع تے پتھر گئے پیارے  
 ہو پدھیں تیں خڑ چایا دور پتھر ٹوں کھائے  
 تازہ دھرے تھڑاں ڈیکھیں تھری فٹاں ہاں بھادوں  
 ٹاک قدم تیں گئی نصیبوں زار رویاں آہیں  
 نہیں نہیں مڑوئے میری ٹاک قدم پر تھری  
 کی ہلاں تہن ہوسن میرے کس دھرتی وچ ڈیرے  
 ایہ گل بول تھڑھیں بھڑیا قدم وچ قبر دے  
 بھڑھ سٹا پکڑ تھڑے گمت ہیرا وچ ہڑیاں  
 ڈیر کھائے دکھ پہچائے قر غصب سرچائے  
 کھچ بھنگل وچ کھڑیاں کھڑ پکڑ ہڑیاں لایاں  
 کرواں پدھیں تائیں تہن دے سٹ مدھائے  
 آج دور تہن خبر تے کھتے کی سڑھے جہاں  
 وا ڈروا اس تھیرے ڈرووں میرا پتھر وڈا  
 پتھر قبر تھیں ڈوکی ڈاری پیا پتھر آواز  
 واہ گئے تیں چاہ چھوڑاواں تہن گریہ زاری

سے نہ خوف پدھرا ہندا تہن اسے سٹ بھائی  
 پادوں پکڑ کھائے تھڑوں مالک سٹ "تائیں"  
 تھڑا پت لے کرواں تھڑوں بھاد لداں  
 مالک تہن ڈھرا آہا ہم شیخ ایک بڑھ  
 رکھ سٹ "توں" تھڑے حوالے ہاں رہیں ہروچے  
 ہاں شیخ خود آگے آگے سٹ "وی" سواری  
 قبر سٹ "وی" مار سٹھری راہ وچ ظاہر آئی  
 دیکھ ہوں پدھرا میرے ٹوں بھل نہ سکدی تم ٹوں  
 دکھ میرے دے تے دور دورا ہاں کھائیں  
 اسے مار فرزند تھرا تیں ہو غاں وچ چایا  
 تیں وچ گو تھری کھ پائے دکھ پنے آہ بھارے  
 پردیاں وچ بھڑے چلے مینوں لوک پر اسے  
 اسے مار تیں تھرا ہاں میراں سٹ مہاراں  
 دیکھ میرا دکھ بھیکھڑ ڈاری تیں غڑ ملتا ہاں  
 اٹھیاں کھائیں تے غڑ میری پتھیر نہ ہوتی پتھیری  
 تھڑت پاک تھری وی دیدن تھیں پتھیرے  
 واہ ڈروا تیں چھوڑ مدھائیں توڑا تھرا میرے  
 دیکھ مائی تیں سٹھ گل وچ تھڑ پتھ پتھڑیاں  
 ہاں فریب پدھ تھیں مینوں بھنگل وچ لیاں  
 مارا مینوں ڈیریاں واگھوں تے دچاں ایہ لیاں  
 کر نکا وچ کھوچے سٹیا اوتوں سٹ چلائے  
 دیکھ مصیبت ہو تیں گزری تیں چلیا کھائوں  
 واسے دریغ میرے فرزند قبروں پیا پکارا  
 ایہ پکارا گئے سٹ "شش" کھا بھڑیا تازہ  
 نور اٹھیں دل میرے واواں فرزند تیں ڈاری

نچے مصیبت بندے تائیں باہوں مبر نہ چارہ  
 ہو تیرے سرورقی جامی اذلی گل ارادہ  
 ہے تیرا دکھ میں سر آوے ٹوش ہوں بخت سارا  
 شکوہ رنج نہ کر فرزند آتے بخت چاند نہ آہیں  
 نعل کرم دے بحر موہیں تر تر داغ گواہیں  
 آون جہان دکھ کھو اُسے چائن برق اندھیرا  
 بسین اٹھا قبر حقیں بیٹا مبر کرے ہر حالے  
 اے مالک کھٹنی بندہ شہوں کت دلیلا  
 گم گیتی یوسف بندہ کھٹنی بیچارہ  
 بچہ بد سے تھہ کس نہ سکدا ہوس اُسے اتنا کس  
 یوسف اُسیں دیکھ گیا سواے نائل کھٹنی  
 سورت تیری چھل حقیں خٹا تے آسل پار جلا  
 کجا ایکی قوں آہنی بندہ صیب بڑا ایہ خوار  
 کرن زیارت اٹک گیا میں ہور فریب نہ کائی  
 یوسف دے ڈھارے اس نے نرم طہانچہ لایا  
 کرن زیارت اٹک گیا میں ہور فریب نہ کائی  
 یوسف دے ڈھارے اس نے نرم طہانچہ لایا  
 باپ نہ دیکھے پیش نہ چارے ایہ مشکل سرورقی  
 یا مالک قوں آرم آہر قوں جانے ہو ہوا  
 میں فرزند نبی تیرے دا وچ کنارے پلایا  
 رحم کریں قوں میرے سوئے تمیں بن تاپیں چارہ  
 تیں معلّم حالت میری اے میرے غدار  
 آ از غیبوں یا اندھیرا قرطاب کُردوں  
 جہ حقیں کدہ تے رکھ مارے تیرے دیوارے  
 یا زلزل وچ کراہل قمر سروں پر بھٹکے

کلم الہی موذن سکدے قوں میں تے بگ سارا  
 دیا مبر مبر کر بیٹا قوں بیغیر زادہ  
 کت سرے تے بیآں یوسف دیا گزرن پارا  
 کیا کراں جن دکھ آسلا میںوں ملدا تاپیں  
 سریتاں چھل لیاں ہے قوں دنداں علی رضا میں  
 دن کالی ایہ دنیا بیٹا اُسدا گھٹ دیرا  
 من من ایہ پوکار قبروں یوسف مبر محالے  
 خال ڈاپنی دیکھ ملکے نہ قوں شور اٹھایا  
 من مالک کراہل اندر کرے بلند پوکاراں  
 مرد بھب کچھو اُسے دیا دھا دگیو ہر جا میں  
 اوصاف پئی دل قبرے آیا لہوا اک کروئی  
 صاحب تیرے خبر دتی قوں آہنی بندہ آبا  
 ہے جن شول نہ پاندوں پوری دل بندوں شہاری  
 یوسف سکندا میں تانا مار قبر دسلنی  
 ایہ گل من کروئی تائیں ووں غضب اچھلایا  
 یوسف سکندا میں تانا مار قبر دسلنی  
 ایہ گل من کروئی تائیں ووں غضب اچھلایا  
 یوسف اک طہانچوں جزا عش کما پ دھرتی  
 ہوش پئی اٹھ بیٹہ یوسف سر سجدے رکھ دیا  
 میں پردی مان تیرا علی غل دل جلیا  
 ہے میں بست گنہ کائے قوں جی بخشدار  
 بخش میری تصویر الہی نرم تیرا ہے ہمارا  
 اپنے دعا تمہ نہ ہوئی رہی نوید قیوٹوں  
 وچ جہان اندھیری غلنی شور یا بگ سارے  
 کراہل دے پچر اشر جہا جہا ہو بھٹکے

دستے سنگ کبوتر چند سخت مہمیت درجی  
 کس ظالم نے ظلم کیا زار کرن بچارے  
 ظلم کرنے تک سمجھیں وہیں قہر تھے جگ سارا  
 گرداں سے تلخی شعلی پٹی جان اڑائیں  
 گرد بگڑ فرشتے ہوئے ڈور کن ایضائیں  
 کس ظالم دی شامت کون قرآن پر کیا  
 اوس کیسے تیں ظلم کیا آیا قر تھائیں  
 اوسے وقت اسلئے اوسے ہی مہمیت بھاری  
 ہو عاجز کر دقت آمدی ہووے دور خرابی  
 یا حضرت تیں ظلم کیا پائی سخت خواری  
 خلق گنہ تیں مجھ حضرت کیتوں او سمندرا  
 تیں قوس عاجز صاحب ارم سانوں بخشندرا  
 یا زب تیرے عاجز بندے خلق انان بڑا ہوں  
 میند اندھیری گئی جموں رہا نکان نہ کئی  
 خدمت کرا بندیاں وانگوں بھڑوں سیں نوالیا  
 تیں انسان ایسا کوئی سنیل نہیں کدائیں  
 بحر محبت وا ایہ جاری مگر سروی گری  
 ایہ کو ہوگ فرشتہ ٹوری جس تے فضل الہی  
 کئی آمدی خدمتگاری سانوں لازم آئی  
 پا پٹاک شعلی تیں تے آزی پیش گزارے  
 پچھتے پچھتے وانگ نخل مالک سچ گردائیں  
 اس جاگادے لوک تری تھیں پوچھندے آپے  
 جا اترے کروان اتنا تیں عیسیٰ عیسیٰ  
 دن مروں سب نکل شوں عیسیٰ طرف مدعا تے  
 حدیث تے تھیں وہ کہیں تھیں تیرے دیوں شعلان

پہل ایک یہ سز چھینو گرن ہائی دھرتی  
 سرشور بھجن نکارے سارے روہن مہیل مارے  
 آبا اوس زمانے اندر وائم ورتا  
 شامت کون ایک نگر سمجھیں جوں سزائیں  
 وچ مان گھا نے رکھیا حضرت عیسیٰ عیسیٰ  
 رو کروان کمن اسے پارو کس نے ظلم کیا  
 آپے جس ٹھاپے ایہ حضرت عیسیٰ عیسیٰ  
 تیں عیسیٰ عیسیٰ تے تلخی کئی اوس دعا گزاری  
 سمجھیں کیما بندہ کہتیا عیسیٰ عیسیٰ  
 آ کروانی عیسیٰ عیسیٰ روایا زار و زاری  
 تیں حاضرے تل چپڑاں توڑ میرا شوہہ پارا  
 رحم پائیں عیسیٰ عیسیٰ تیں کیا قصہ مت بھارا  
 جھہ بولنا گوارے عرض تھکے فضل بتایوں  
 لفظ آپے ایہ وچ ڈہانے کئی پئی روشنی  
 مالک وکچہ کراست بھاری عیسیٰ عیسیٰ  
 تے حجب ہو ہو سکند مالک پاروں تائیں  
 وچ فرہان دعا دے آمدے حاضر تلخی زری  
 صورت صفت گوہر و جلال دیندے صاف گوہی  
 دل آمد آرزوہ کرکے تھیں باہر چلی  
 لہ لہاں گدوا اوویں گل زنجیر اوتدے  
 گمراہ تے پائیں عیسیٰ عیسیٰ کیتس پیش روان  
 شر آیا پائیں گوئیں نوں ہاندیوں اندر داہے  
 بت پائیں زب تھیں تھیں وچ کٹر گویا  
 جان عیسیٰ عیسیٰ توں اتر وکل جروانی وچ آئے  
 سیں جگاسب عرض کرے اسے ٹوری ملطائیں

یا توں آپ کسیدا بندہ امساں توجب بھارا  
 سر بنسار تھرا اوہ کپڑا ایہ جس کرم کلیا  
 خالق میرا دانا پینا بیک سارے دا دلی  
 سب بک بے پینا کنس اُسدی اوہ اک سر بنسارا  
 توں تیں سن ہو دست اُسدا اوہ اک خالق ہوا  
 اُس توں پھوڑو جو ہو رول پوہے پادے آنت خواری  
 جس نے ہوواک جانیاں تاپیں اُسدے طالع مندے  
 اُپ مران وچ بحر ظلمات ایہ مجبور بندہ  
 اوہ مجبور اوسے دی دنیا جس دیاں مشتاق عالی  
 توڑ تہیں جن صدق تہیں اِکو خالق جاتا  
 یوسف دی تہیں شہارک ایہ تاثیر لہاں  
 نور ایمان دلاں دے خاندے کروا جلوہ کاری  
 جا بلخان لگے تنبو حمل دھرے جو دیاں  
 حیرت دے دربار بکھاری عقل رہی ہو بندی  
 پس رکھی مجبور بانس پوہن مزد نسلی  
 خبر نہ بھی جان نہ سہیاں ذہم ڈبے جڑارے  
 ایہ مشرک مرودو جنہاں ہوئے کافر باری  
 اکناں ڈبیاں تار گیولی فرق کیجے اک فنی  
 شر قدس وال قصد کیتے مست شہر سواران  
 چا پکھارا اُتھ امیرا صاحب تھرا آیا  
 حکم منوں تو کے تہاں خدمت ادب بہار  
 جا لہیا کرداں راہے جا پو پھانک کٹھ ماسے  
 کیا ارادہ کوتل جلا رشت کیا کجھ چاسے  
 رسا امیر توجب سن کے ایہ کیا عکت ہماری  
 جن تقسیم میرے تے اُسدی لازم کوں گزارا

کی شے ہیں توں کس دھرتی دا ہیں مجبور یا مارا  
 تے توں ہوو کے دا بندہ پھر کہ کس بنلا  
 سن یوسف فریلے لوکل شان گھداوی عالی  
 ہے مجھ اک جو پاک شریکوں اُسدا عالم سارا  
 اوہ اک سپ دا بک خالق جو چاہے سو کروا  
 پھولی جی سہا شے اُسدی حکم اوستے دا جاری  
 تیں کی شے تے تہیں پنگ سارے اُسدے بندے  
 نائل اوک تہیں توں پوہن باطل ذہم او نامدے  
 ایہ بت ناقص آپ نکارے حرف دیاں خالی  
 سن لوکل ایمان لایدا واحد رتبہ پچھانا  
 سارا شہر بکھ زان مراد نور طے ایمانوں  
 وچ پائیں پرستش رومی گھر گھر ہوئی جاری  
 ڈیرا پٹ لیا کرداںل ہوئے بھیر روانہ  
 جاں اُٹلی لوکل ذہنی صورت یوسف سندی  
 بند مقدر صورت یوسف لوکل نے کھوئی  
 یوسف توں مجبور بنایا کرن پرستش سارے  
 سل ہزار ایمان دے اُتھ رہی پرستش جاری  
 کی جہاں اوہ صورت سوانی رکھی کی معنی  
 اُتھ کُٹے کوئی دتھوں شہیں گکت مہاراں  
 شر قدس دا والی ستاں منندہ دسیا  
 استہیل کرد اُتھ مجھدے اُتھ شر لایا  
 گیا امیر شیخ اُتھ مجھدے کارن استہیلے  
 کون تھیں سوار جو توں کس تھویں تھیں آسے  
 مالک این ذموج ساڈے کس بدھی سوارا  
 مالک این ذموج ساڈے لے ایش دو ڈاری

ایسے علوم میں صاحبِ دانگوں اس وچ کی ذہنیاتی ہے جس وی تقسیم میرے پر ایسی یوسف پیارا خوش رفتار مشاعرے کھوڑے نہنت دریں کاری یوسف پاس گیا تے بچیا کی جس اسم شہدک یوسف کمندا جس وی خاطر پیوں مال سواری کے امیر یکسا کس تیں خوابوں علا میرا تیرا حال ہوسے تھیں پلایا تیں پر اُسدا سایہ یوسف کمندا توڑ تیاں توں آواحد زب پلویں پنجر چھل کھڑے ترکھان اہل یجن بد علی دانش بندہ کھیں کن واپس پوجن تک ویسی توڑ انہاں کر کھوے کھوے زب تے فریادوں تے ایہ ظلم جاہل غالی غیروں کرے پکارے جاں دیکھے ہر ذر دا دلی اس در میں لوہے وچ کرے بخت سجدہ تیں تے عقلت تیری ہل دل بخت دکھاوی تیں تے تک طلب ویسی سو نیاں نکلاں طرز عجیبہ اُتس لنگر بھارا وچ امیر رسا حیر ایہ کیا عجب بہارا کھان چل کھر میرے وچ تیں مرتب سارا ایہ اسوار بہاراں اکھال ہر ہر ڈور ستارا ایہ لاکھ خوش عبادت نگر نہ گمت مقاموں رات دے ایہ جدا نہ بندے ایہ بے فضل اسی تے جہاں بکھے دل یوسف ویکھن لوک کھلوتے تے کرواں نکلاں دانگوں اُتدہ خدمت سائیں رکھ سر پڑیں آہت ڈکے ویکھ جی وی شانے بخت بھوٹے پوجاری ظلم ایہ پڑی شیطانی

آگے تیں پر لازم تھا اُسدی خدمت کھلی پاس امیر فرشتے تلوں کیتا آن پکارا اس ویسے وچ خدمت یوسف دوسو ملک سواری ویکھ جھل جھل شہدک کے امیر چارک کون لکی توں مال کویرا دس حقیقت ساری خوابے اُتو دا علا تیں اوہ صاحب تیرا یوسف کمندا جس نے تیں میرا حال نکلیا کے امیر متل تیں کیا جو میںوں فرلویں بھوٹے بخت ایہ کوڑیاں نکلاں ٹہر وٹاؤں خالی آپ بٹھاں وچ بند نہ دانش سن نہ دیکھن کھلی آپ بٹھاں اُتدہ پتھر مرادوں کدیاں کسں مھراویں زب کرے مھوٹو میر سب دے کھر سوارے پھوڑا ہڈا در صاحب والا در در کھٹے کھلوسے کے امیر بٹھاں توں توڑیں شرط نہا اک میری یوسف کمندا اللہ کوں ڈور نیوں کھلی لے کے ہل تیار ہوا سو کرے امیر نکھارا ایہ یوسف دے پچھے آون سارے تھہر نکھارا غرض کرے پا حضرت یوسف تیرا لنگر بھارا شہر میرے وچ جاکا تاپیں کیتے کھوں جو آرا یوسف کمندا لنگر نہ کروں اہل نہ طلب کھاموں ایہ عقلت میری کلان میرے مال مھراوی حیرت ہل امیر قدس دے عقل گئی وچ غوطے گیا امیر قدس وچ لے کے حضرت یوسف آئیں جاں یوسف نے قدم نکالا آندہ بخت خانے ویکھ امیر کرے بخت پڑے منی مسلمانی



کئے بڑے شہر دے سارے دین پئے وچ آئے  
 طاس طعام امیر منگائے یوسف جیڑن دکھوے  
 حاضر مجلس نکل کروائی رنج کئے کھا ایسا  
 ایہ بھی دیکھ کراست بھاری کرے امیر تسلی  
 کئے امیر سٹو کروانوں یوسف شہد تہاں  
 حسن غلام ہرے کروانوں آسداں عالی شانوں  
 یوسف شہد نہ والی سلاہ ایہ خود ہے اک بڑہ  
 مالک ابن زفر نے یوسف تل خرید لیا تہا  
 کے امیر ہے مالک صاحب وٹائی شان دکھوے  
 بڑے تاون ٹوہیاں دے وچ مالک غالب چاہئے  
 بن مالک شہزادہ رہا نقل کے ڈپاں  
 یوسف گھوہو کونہں حصے کرے امیر صلاحیں  
 پیا امیر پھیلائی قولہاں کرنے ٹوں پیکاراں  
 یوسف پناہ چھوڑا ایساں خدمت خزرگزاراں  
 یوسف پانس کیل جہں فوجاں کروایاں قوم دھانے  
 گئیں غلک وچ ٹور پکھیا بگل گھلا دکھا  
 اس شہرت دیاں بڑیاں پکھاں شور وچ دیکھ سکدا  
 فوج امیر آٹھا پکارا دھرت ہنرے سب نہیوں  
 اصل غلاب تار وئی دسر افسار رنگیوں  
 کرواں دا ڈیرا تہ ٹوں پھتا جا نکلے  
 راجے جاہدیاں خیراں مینیاں خیر غرس بن آیا  
 دیکھن مینوں لوک غرس دے رنگ رہن پھارے  
 آن غرس وی خلقت دیکھی یوسف مال بگیاں  
 خیر غرس وچ حسن بنیاں ایڈک پکھاں مارے  
 ٹور رنل وچ لائیں حکمن ٹور تریا دندیں

تاز زار لیاں حسبیاں سودق یقین لیاے  
 چا تھہر اک حضرت یوسف سمناں تھہر نکھوے  
 اک تھہر خود یوسف کھلاواں آسے چہ رہیا  
 جہں یوسف دیاں شانوں ڈھکیاں بان تھہا ہو پئی  
 والی دین مونی دا رہیا پاجہ افواں چاہیں  
 عظمت دے وچ ڈیرا ڈیکھن جوش کیتا کرواں  
 ایہ ڈیرا ہے غلام سارا ملک ابن زفر  
 بن کے لوک رہے صاحب سداں صدق نہ آتہا  
 بڑے وی اسیں ٹوہی ڈھکی مالک بھی دکھوے  
 جہں مالک دکھوے ٹوہی دھو وچ لک لپٹے  
 سلاب حصیں کوہیں بڑہ وڈا محل مراتب شانوں  
 تہ ٹوں ڈیرا ہمت کروائی لے کر گئے اکھیں  
 لے اسواں جا ملیا سو پارں مال ہزاراں  
 اسیں بندے اوہ شہد اسلاما تھہر گئے جہہ قاراں  
 یوسف بڑہ لہہ لیا سو کس ول کہے نکھلے  
 داریناں دیاں زخماں آتے پنا تھہر کھدا  
 ایہ خاکی کیا عاجز بندہ ہو آسدے ول کھدا  
 تین دھن تن رات نہ کوئی اٹھیا خرد زمینوں  
 روڑہ گئی لے ساریں تاہیں دم وچ ڈیا دینوں  
 کون چھوڑوے کس وی خلقت ایہیں حکمہ رہیے  
 یوسف دے وچ دلہے ہو یا بن بن شوق سواہ  
 صورت میری دیکھ مجھ رہیں یہ اپنی وچ سارے  
 چند سورن دیاں شکاں آہور رو شن رنگ میناں  
 رہن تہ جری صحتی جلی تھپ تھپ دیکھن آسے  
 نوڑہ لٹویاں رحمن غرسے دل ہل رحمن کندیں

پریاں و کچھ اونٹوں سے چرسے رہن اندر چلتی  
 شمع تھیں لب لعل پر نقش سے ڈالیں وچ ٹوٹی  
 پہل بھرن ٹونہ تھیں کر دیں بھرن بھگم کلیں  
 مست فرسے لوگ حسن حسن اچ خوش طرز سے  
 بے پروا ہر حسن کماں اندر شان گمانے  
 بکتے نہ ڈانہ رعیت کر کے اسد حسن وادار  
 یوسفؑ تہیں ڈانہ لوگوں و کچھ نہ کئے بولایا  
 سر سجے رکھ کے لہوؤں بخش غلا خدایا  
 شیشہ ڈانہ ہجرت پائی روم کریں میں عاویں  
 یوسفؑ کھوں سن لی تہی ریسما اندوہ نہ باقی  
 دوڑے آون کرن زارت سن ٹوٹی دیں ساراں  
 یوسفؑ و کچھ کرے شکرانہ حمد تہیں یا باری  
 وچ منازل راہیں اندر ایویں حل وپائے  
 ہونج مسافریاں ٹوٹیاں ڈھیلیاں کی کرکوں نکلیت  
 حک اہلی آ ایہوں کر دے خد حکمرانی  
 وحشی جنگل ہور ازارہ آن سلسلہاں کندے  
 برکت یوسفؑ ہر جا میا قدر کریندے بھرا  
 ہر منزل وچ ٹوٹیاں سندییاں مینوں آنت نہ آیا  
 آ لایا کرواں ڈیرا نیل ندی دے ساحل  
 بے قیمت گل کندھاں مصری بٹن وکتے پر آیا  
 دسویں ماہ حرم سندی کنن مؤرخ سارے  
 گرد شمار ستر دھو بدلوں لہ پرتاک پورانی  
 آج مصر ٹھہری چاسی تھیں پر فضل اہلی  
 فرسوں عرش گیا چکارا ٹور فلک ہا چڑھیا  
 پوسے تھک وچ جرم فلک دے چنگے ہوں ستارا

انکھیں سز رنگ معنی مستیوں میں شرابی  
 تن نازک موزونوں قامت سز وہن مٹھنی  
 اودھ تھیں ڈورانی نکلاں ہونج حسن وچ کلیاں  
 گویا طور تازے موتی بٹے صدف تھیں آنے  
 اودھ سرشار شرب بندوں رنگ رتے ستانے  
 یوسفؑ تہیں و کچھ کہے نے کیا ماہ نگارا  
 کتھوں آنے کتھے پہاں کیتے نہ حال پوچھیا  
 چل یوسفؑ لے حالت باقی لہ ودرتی تے آیا  
 میں بھلا توں عیشدارا کچھ نہ آت دنیاوں  
 پئی نما سز چاہ پارے نہ کر ڈال غمناکی  
 چل یوسفؑ سز سجھویں چلا آتھے لوگ ہزاراں  
 آ تعظیم گزاران سجھ کران لب سو قاری  
 ڈیرا چمٹے کرے کروائی اٹھ قال مصر سدھائے  
 مالک کن زفر تھیں کر دے راوی ایہ روایت  
 نت سلام فرشتے کر دے رکھدے ہلی سواری  
 بدھر یوسفؑ رہندا رہندا مال فرشتے رہندے  
 لوگ خدا ہو رہندے سارے ہندا اچھ اوٹارا  
 بدل وک سفید سرے تے استوں رکھدا سایہ  
 آخر مد مصر دی پتے منزل کٹ مراحل  
 مالک کن زفر تے ڈیرا آن ندی پر لایا  
 تیردن روز جمعہ چل مالک چمٹتا مصر کنارے  
 مالک کندا یوسفؑ تہیں چل حضرت وچ پائی  
 پاہ لباس شان یوسفؑ آویں مصر لواتی  
 اٹھ یوسفؑ وچ نیل ندی دے لہ چاندہ جاوڑیا  
 ی = بند کر اہلی ہور نکلا ش سارا

فعل لہاں وچ برق درخشش نظر پے تے ٹوٹندیاں  
 کھنک کھنک ڈنڈیاں والے ناگ پنے وچ گاتیں  
 ناند نکتیں فدا سو ڈاری اس دل دار کندوں  
 برق پلک وچ لہجے ظاہریں ملان گنت چھائی  
 آب صفا وچ بھینیں تر تر گردوں جوش رچلیا  
 جوت فلک وچ رنگ پوکارے واسے درج پھدائی  
 سرطلان سز طعن نہ مویاں جوش کشک چایا  
 سورج وانگ بدن وی پنکوں ڈور نکت وچ چھایا  
 سورج وچ بدل پوشیدہ جگ وچ کم روشنائی  
 اوہ اندھیرا ہویا سب ڈانگل مہر تہاں دیکھا  
 ایہ روشنائی کتنوں آئی ریلوں کرن کمانی  
 ہل چل شوکت شانے دے مہر دے آیا  
 راک بندہ آن ہتھے آیا نین پدھے وچ جو کھل  
 خوش ہوسے خوش زبے بیہوشاںے فرحت ہماری  
 دیکھ زبے کوہ نظر نہ آیا مہر حلقے کہہ سارا  
 دو دیکھے فٹش کھلے ڈگے حیرت جوش چڑھایا  
 مہربوں اس مشورت سندی ہویا ہوگ پوکارا  
 جاں یوسف وی شہرت ہوئی استوں خبریں کیات  
 شہر سوار ہزار رکابے زینت نقش نگاری  
 جاں یوسف وی مشورت ڈھنچی ہوہ رہا ہوا نہ  
 دل بندوں نہ کیوں لے جہاں تھیں انور مظاہر  
 سورج پنے یا ماہ سنوار حور پے ہی یا کھلی  
 یوسف نام نظام بندے دا سوہنا حور پے توں  
 کس پے سے وگ جہاں چاہیں رہو تے ڈہارے  
 اسے انور حور شہد فلک دے کی مالک فرمایا

ڈور تریا ٹ لیا سو وقت غوارے کونداں  
 ڈانف پریشک شروع پر جھلی جع ہوسے ون راتیں  
 سنبل شاخ ہنوش تازہ گھٹ ڈرا مانڈوں  
 دو ڈھان شروع جھل پیاں سو پیل ندی اچھائی  
 تر تر آدیاں یوسف کھیل خوشی وچ آیا  
 یا زبے ایہ کیا مشورت سوتی آن وچ پیل مانی  
 بھری جانوریاں وچ زیدان روز خوشی دا آیا  
 کر کے شکل ندی دے وچوں یوسف باہر آیا  
 آپے رھویاں گھٹیا زیدان دھند فلک تے چھائی  
 بدن شہارک یوسف گھنڈا سورج وانگ بھکیا  
 لوہ بھری وچ مہر تہاں لوکل حیرت دھائی  
 تہوں مالک چاندھ شہر تے یوسف کولے دھلایا  
 راک پوکار پئی از فیوں مٹی مہر ویں لوکل  
 بے کوئی راک نظر کر دیکھے اُسدی شکل پیاری  
 مٹی حیران زبے ہو مہری کی تا کس پوکارا  
 دردانے پر ہمدے آئے یوسف نظری آیا  
 نا جانا سب مہری لوکل راک کیا کھل سارا  
 شہد قیلوس عزیز مہر دا نام ایسا تہاں  
 مٹی مٹی مہر کیا اٹھ ولدا لے تریا اسواری  
 استقبال کسے وچ رابے جا رہیا کرداں  
 دیکھ سواراں متلاں گیل تے حیرت وچ آیاں  
 شہد پچھے کرداں کولوں ایہ شے کو کیانی  
 مالک غرض کسے سلطانا سورج چند تہیں  
 تیں سو دا کر وچ لوہاں اس کر قیمت بازارے  
 مٹی حیرت رکھ دیدیں انگل شہد یوسف تھیں آیا

بھلیاں بیچ لیا کچھ اُسے سے جاں دیا تھے آیا  
 صورت سوتیلی بوسفِ واپل رہی تلونج جاہل  
 مالک کن ذغواہ خزدا آندو نور فرزند  
 کرے بو تارا عزت سیتی خاص جبکہ سلطنتی  
 بوہ بوسفِ واپل خدمت کر دے اگشتہ اہم فرد سے  
 پراہو مین رکھن خود نیوں طاقت دید نہ دوسرے  
 اپنے وچ مکن شعلی اُندا تھا نو بنایا  
 جاں بوسفِ واپل قدم پیا سو بوہاں عدل ستلیاں  
 جاں بوسفِ واپل قدم پیا سو بوہاں جاری ہوہاں  
 جاں بوسفِ واپل قدم پیا سو ملی شفا پیاراں  
 جاں بوسفِ واپل قدم پیا سو ہرے ہونے دکھ سارے  
 جاں بوسفِ واپل قدم پیا سو ملی امن ارزانی  
 ایہ بوسفِ واپل نہ کہتے مصرے علق مرہاں لیاں  
 کھوٹ دلاں ہر شہوٹھ نہ پلاں مصروں اٹھ کھلویا  
 کون کے اوہ بڑوہ ہوسی اوہ محبوب دلاں وا  
 تے بے نور ہیشی آکھیاں اعلوں سنگ بدلاں  
 دیکھیاں بھل پاندیاں تائیں دامن جیندیاں بلاں  
 کیڈ بے اقبلاں والے ایہ مالک جس گھروا  
 خاکسار وچ بیٹے دیکھے ذرا ہجر وا تجردا  
 وچ جلال تہاں دکھدا عین نگاریوں ذورا  
 کیڈک بے تائیر نظر وی چل آندا آج مراد  
 جاں چلے دم گلے لگاہوں تے ایہ مقصد ہر وا

بوسفِ کندا مالک سچا میوں جس لیلیا  
 شہ مصر وچ شہر لیلیا نال اپنے کرداہاں  
 بوسفِ واپل شہادت مت کر دیو کچ شہنشاہاں  
 بوسفِ واپل من سب کرداہاں شہ کرے مصافی  
 جیہ غلام نہ کتے وچ خدمت بوسفِ واپل دے کر دوسے  
 تیرانی دواں وچ دیواہاں مین اونہاں دے کر دوسے  
 بعد نہایت بوسفِ واپل مالک گھر آیا  
 میرا کتے وچ علق عتدی مشہوری بیویوں  
 میرا کتے کتہ کیل نہراں دکھوں انک کھلویوں  
 میرا کتے پیاراں نکھن مرے نوک ہزاروں  
 میرا کتے دکھ ہر بارگ ہنرے چل سارے  
 میرا کتے وچ قہہ گرفتاری روندی علق جہانی  
 کل جا ہر آفت بدیاں سب مصروں اٹھ گیاں  
 مصری نوک کمن آکھو بے خبر نہیں کی ہويا  
 سارے شہر پکھرا ہويا مالک بڑوہ آندا  
 سورج وانگ کہاں بے شکوں کتہ انصاف نہ پواں  
 تے بے کھل فرشتہ راستوں تہی بھی تھکا جلاں  
 کیڈک گھریوں واسے ہوسن ہنساں کیتا پروردہ  
 نظر دکھدیوں میرا لٹوے ایہ مالک وا بڑوہ  
 اچھا چیتہ دیکھیندا اکدم رو رو حاصل گھروا  
 اہل نظر ہو کھائل خزدا رسدا ڈہر نگر وا  
 مین جن دے لاث ہر ہوندی جاں پنڈہ وا ذورا

## تعب نمودن مالک بر هجوم خلایق از شوق ویدار یوسف و رومنلی وی خواستن از نظارگیل و گرد آمدن اورا ز کثیر

جذب کلوب آرزو والا ذوق چکر بھر پادے  
راست رکے شہرست اوارے ہوش تھے ہوشیاروں  
آؤڈیا وج مہرے یوسف خلق رہی دیوینی  
نور خرید لیکس کشتوں گل پدھی ٹوہنی  
گرد کھٹے مالک والے بیج ہونے آسارے  
یوسف ٹوں بیج بڑے مالک پڑیاں وج پھیلایا  
مالک عالم ظلم کیتنی سورج کریں نملی  
ایہ کہ بیج پھیلان والی چھپے نہ منگ تھاری  
تے ڈنکوں دے وج زچوں کر دل قہد ایراں  
کٹیوں اگے بہنوں نہ ڈٹھا انہاں نون شوق سوایا  
بیکاروں بیچ کھان لوں کر چھڑیا بلخاراں  
زڑیں چھٹی لئی جھ شاون جلوہ مار پڑی دا  
ہر ہر جاہ سلام کیتا سو سہاں ملیک پوکارے  
شیریں آب طعام فوا کے سہناں چش گزارے  
ہور کو کیا عادت کھنی مرچ چھپے سو تھی  
ایہ تہنا نظر کرم تے بے متحرک حضاروں  
یا اک وید کر اس دیکھل کیتہ بہن مستغنی  
روز بعد کڈھ سووا کرماں دیکھ لوے جگ سارا  
لہ لیون دیکھو اکھیں بے ایہ شوق تہاں  
ٹھک ٹھک ہیز طلب دیں لاناں مہر جلائے سارے

وہ ساقی سے ساغر باقی یونہی دیکھ جلاے  
درہیاں میرن آوے دل نون بھڑے ویداروں  
ولیر شای بلہ کھنی بیخبر رومنلی  
ایہ کی شے لے قیا مالک وج دلاں حیرانی  
یوسف جھیر بیج گڑ گڑتھیں تنگ ہوش کھلاے  
سارے یوسف یوسف کرے سوز دلاں سرہایا  
خلق پھرے وج شوق دیوانی دیکھل مد کھانی  
کڈھ گھڑی پڑے دے وچوں دیکھ لوں آواری  
پڑوہ کھول نظر کرویکھل زمزاں جھیں تہیوں  
چارچو پھیر سینڈیاں ٹوکل یوسف مہرے آیا  
مہر شہیل یمن دا چڑھیا کھلیاں نور بہاراں  
مالک پاپ شاک شملنی سر وھر تاج زری دا  
تخت پادے رکھا کر بیج خلق وڑی ڈریاے  
زور کھن دیاں فرشاں آتے وک اٹھائے سارے  
تھے شای غافل دتے ہوئی شاہ تہی  
انہل کیا کھانی بندے شوق آسں ویداروں  
حالت آسں خرید ہیدی مل متھیں لے کھنی  
مالک کھندا اونچ لولاں اس وچان قصد تھارا  
ہن جہ مت آسں ہوا جہ دورگہ تہاں  
سن مڑگے کراں نون سارے چاڑھے شوق پڑاے

گردن گل طویف کر بندے نے سب کھلب کھلائے  
 اٹھیں دی نر پجاری دای برہوں کناری  
 کہے بھڑکے بوجھ موئے نہ دے شوخ نظر دے  
 مصر تمہ غلام نظر دا شہر گدا اس ڈروا  
 عرق قیامت دی بوجھ نہیں ترہا آب گمراہ  
 تے اس چریوں فور قمر د طاقت سب نہ حروا  
 اک دیکھ اہوں ہوش رکھے اچھا یہ کس کوں سردا  
 دہنہ اٹکھو دی کھماروں رسدا زخم بکرا دا  
 بندہ ڈروا اڑیاں کردا چر ڈھکے دہروا  
 کئی ہیر فقیر ہزاروں اٹت چہ پھیوں آئے  
 یوسف کیہ بہانوں پارا ننگاں کیوں جیرانی  
 آکھوے قصیں اعلیٰ دستے اک قصیں اک سواسے  
 ایہ مالک دل پڑہ چھپایا اس نے مغز نہ پٹیا  
 مالک طالب دنیا زردا اوہ جی نظر نہ آوے  
 کدوں دھیند ابدال سیند آستوں اصل طرازیوں  
 یوسف کیڈک بگ قصیں سوہاں ظاہر آتھ سنیا  
 اک دینار اک لے دیکھ اہوں قدر کھٹے تیں سارا  
 جس دینار نہ ہووے پکے کرے نظر مت کوئی  
 یوسف دا اک دیکھ کراوں بڈ لے اک دینارے  
 ہر دینار دین تے جلدن اندر وار ہزاروں  
 چاندے لوک لنگھیں کرے دھروے بوجھ ڈارے  
 جان رہی پڑ پچھوں جانا تے کجھ میر نہ رانی  
 مالک دے گھر صریاں اوستے آن قیامت ورتی  
 ہوش دماغوں حیرت فنی جان بکھر تہاں  
 یوسف دے بوجھ شوق محبت مٹکھن اڈا سدا علیاں

اگلی بھر نجوم غلابی آ کیتہ ڈبارے  
 غلام کڈھ قمر چا بندہ جنت گتھن راکواری  
 نازکن کر نہیں دانی تیر دحرے بوجھ پڑوے  
 مالک اتن ڈرہے ڈروا کڈھ دکھا اوہ بندہ  
 ترش آکر ہے اس دبردا کنہی بندا ہے پڑوے  
 آب گمراہ عرق جینوں قطرے رسن نہ کردا  
 درخیم دندائے رتھوں اُندا پلنی بھروا  
 تے بھوجھ فراق پک بوجھ دیکھ تڑندا مورا  
 لیا لوکا بوجھ جڑے یوسف مالک نے گھت پڑوے  
 تے لوکھ بوجھ شوکھ شوکھ شوکھ بوجھوں مال نہ پاسے  
 مالک دیکھ کے کی ہویا طلق ہوئی دیوانی  
 لکھ لکھ بندے صاحب سندے اس دویا بوجھ آئے  
 پے یوسف بوجھ جذب تار خیر نہ کچھوں آیا  
 جو جوہ حسن پیارا ننگاں یوسف قصیں ویساوے  
 تیں دل نظر اوبا من دستے اکر کھٹے کہ رازوں  
 جہں مالک نے قدر نہ جانا جو ہر نظر نہ آیا  
 تہوں فرشتے مالک آکے کیتا کن پوکھرا  
 جو دینار دے اک ڈروا یوسف دیکھے سوئی  
 مالک در پے کرے پوکھرا لوکو مینوں سارے  
 من ننگاں نے ہوش اٹھایا مینہ دریا دیناراں  
 یوسف من اندر بوجھ گمراہے بیٹھا ہوا بندہ دے  
 اندر وار گیا ہر رنجنا عشیوں ہوش گوئی  
 ست لکھ مویا کش کھا کھا تجزی آور دھرتی  
 اک لکھ لے سنی دلائل نوں لکھ کھل نہیں  
 گتھی لے چشم مبر کوں جہاں عمل آیاں

ہنسل وائسٹون تہنگ چو کی شوق و گدیاں ہیں  
 جان تھمتھتے سے سرمدت تن من سب قریلی  
 نچ سٹ دے ڈر غلق اپاروں رکیا رو نکر دا  
 ست لکھ ڈیر لگا دیناروں مالک انت نہ پلا  
 سب بیوش ہے جلی ڈٹھے مالک کے خلاص  
 سی آواز پکاراں کر دے ہر دے تن ذغورے  
 کون تھے بوہ مویاں دا گوں خبر نہ دنیا سندی  
 آتل وچ پکاراں کر دے نہ سرت صائی  
 مالک حکم کرے چا آئیں پکا مسکو کڈھ باہر  
 آدم زاد بخ دی عورت ہوش عاوسو خلی  
 بیوش دیں شہر ٹپاں گھر دیاں خبریاں پیاں  
 خیر ہوئی دن آنگے آتھے لوک کر پدے زاری  
 مبر قرار داں دے ڈٹھے وکھ واکاں دیاہوں  
 صبح جو عمری نوں ڈر مالک دے مصریاں ہوش رچائے  
 زر قریان سے زرداں ہے ایہ عمل نظر دا  
 زر دیاں ہے ولبروتے داہ وہ خوش اقبلی  
 ہے دیاہ رکھے گل آخر داہ وہ قسمت عالی  
 تن ڈڑیں دینار ٹھٹھاں مالک دے ڈہارے  
 زر دل دا مسکوک رضا دا داڑ باشرپ خلیوں  
 ہے لکھ قلب آسلی زر دل دا بیتہ ہے معذوری  
 قلب ہنسل زر خٹوں نہ خلی ہداں ٹھک انہوے  
 کریں قبول نہ ہے توں ایہ زر ہور نہ بھٹے سولے  
 مالک دے ڈرواڑے کھڑیاں مصریاں نے کر آہیں  
 کر کے لائن حمایت سیتی لے دینار سٹاکیں  
 مالک کسندیا اک دیناروں آج دیکھوایاں ہاں

ساق برہند وکھ جن وی ترف من کیوں ہاں  
 دلیر دے ڈرواڑے ہاندیاں ایہ لکھوں مسائی  
 نال پیاہیں نیلوہ ہنڑیاں سخن کیا بھر گھر دا  
 اک ساعت وچ شان سخن دا ایہ کس نظری آیا  
 انہاں انہاں کو جن جن چون باہر کو تھلیاں  
 آٹھ موہ جن گھروں جاؤ گھریں اوڈین گھر دے  
 بکھ جہاں دوویں چھڑ ہوئی غسل برہو بندی بندی  
 داہ مشتقا ڈہار تیرا ہے کبر دیاں خلی  
 ڈیر لگتے جلی کڈھ سٹائے کر دے گلے ظاہر  
 ہوش گلے لے عورت آئیاں زیبا معنیوں والی  
 چاہ گئے لے ڈوہیاں کر کر راتیں ہوش آیاں  
 اوہو عورت آکھیں آگے کر دی ملوہ کاری  
 آکھل حال آئناہ جن من تیرا پکر خاروں  
 لے دینار دیکھا اوہ عورت دے کرن آسیں آئے  
 ایہ بھگریو گل گھر دا تے گردا گل زردا  
 ہے نا زاریت کاری آوے بھلا ڈھن ہتھ خلی  
 سرمایہ رنج زردی دا زر دولت عاشق والی  
 کت تھیکے لکھ داری داریاں کارن اک دے ارے  
 قلب اپا ہے نام ہے جی مالک جمل رضوں  
 اے دیاہ فروش گرم دے کر فضلوں منظور  
 ہے تیں زر منظور نہ مالک پھیر کتھے کم آوے  
 زر تیرا توں زردا مالک تیں بن کون قبولے  
 بہت نہو ہتھ گزاریاں عرضی غل دیویں کیوں ہاں  
 وقت فراق ڈرواڑ ہو پائی محب دیاہ کراہیں  
 لوکل اک دینار دھلیا کرے قبول تھاپیں

اور وہ حالاً اول والا ہوا میں تھکان  
 آج میں دس دن رہا تھا مالک دسے ڈرہارے  
 بسکیناں گھر رشتہ پہنچائے صبر کنن دیداروں  
 تو جو ملک نہیں مایہ اس سوئے وچ ہاری  
 پہنچ لیا زر مصر داروں مالک نے اس کاروں  
 اور تعمیر مہتر والی جگہ گئی ہو ساری  
 آنت بچہ جاں اگا آؤ پھری مہدی سارے  
 نہ کھنٹی وکن لگا سو مصر گیاں پے واروں  
 خبر سنی تریاقی وکن دی زہر پینے بناروں  
 کر سلمان پے سہایہ مشتریاں دل چائے  
 چل مشقان بوتھے لے چل پینے یار وکھوے  
 مہوں جان کہے وچ سائی قیمت اے اگاہیں  
 جان فدا ہماری ہر شے دیداروں سو داری  
 دے نوٹی دے ڈھاری صحت تے بناری

در معرض بیع آوردن مالک یوسف را و جان دادن بسیاری  
 از نظارگیان بدیدار سوی و عرض نمودن مشتریان بضاعت خود  
 را و از حد حساب درگذشتن نصاب قیمتش و رسیدن مسامت باضع  
 بسوای خریداری آنحضرت و گذشتن از نار مجاز بنور حقیقت پہ  
 تلقین مبارک و وارد وقت شدن زلیخا و شناختن اورا  
 آساقی دکھاء چلدار دن دو رین وچالے  
 دینہ عزیزاں ہرم وصالے پینے ذوق پالے  
 کت گئے لے دل دیاں رکتاں میں تاز دالے  
 تے کتوین پکتی وچ حالے وچ جہاں جمالے



تے احوال دیاں گزرتے بحر نشے دے پیتے  
 ہاں معیار ہویا ہویا فرقت زیدان وینے  
 تے ایہ نشہ برسوں بے بوجہ آنکھوں تے آنہاں  
 بچ نہیاں دل رستے ناہیں جے بچنا سے نہیاں  
 آہشتا بُن وٹا تیرا تیریاں نیت اوڈاں  
 وچ ڈرہار تیرے بندہ جائے جمل بے اک سینے  
 گھائیاں عشق اوکیرے پینڈے رہ اپن ہاتھ سُوری  
 پڑاں دے وچ دسویں زمناں مال پتہ ہدائیں  
 نور صبح وچ شب دے دامن ہاں کھلن پر آیا  
 وٹا فن قریب ہویا عشق بشارت کھلی  
 یار و کیندا خبراں آہیاں قیمت پے سونیا  
 ٹوک پئی لے جاگ پاری رہے نہ چچھو تورا  
 اک مکان بچ خوش طرزوں صاف فراخ چاکھیرا  
 وچ سٹون رختاں کینے ڈرتیں ہور سوارے  
 تل سٹون شورت موراں زینا شورت چارے  
 مار اوڈار ولا نوچ بندے زینب قلم دی کاروں  
 وچ پڑان زینا کش بھریاں گزرتی پھرے مطلق  
 بیواں دے وچ ہاتھ متیتوں رنگہ قدم اوہ کورے  
 مرداریا کھنچ بیٹوں مشعل سکھیاں لائیاں سُوری  
 نا اوہ سنگن چوک کدائیں نا اوہ پول اکون  
 چوب سندان جیس گڑسی زینا مالک نے نواہی  
 کر کلکاری اُسدے پُر سوچنے نقش لگائے  
 تاریاں واکہ چمکدے سوتی گڑسی دے وچ کارے  
 خوشبو یوں پُر ڈرنج رکھلایاں دے اکت کنارے  
 ایہ لُسنف دے تھیں کارن سارے ساز سوارے

عشق پکائے نوش رھائے پینڈیاں مبر نہ کینے  
 کئے قہقہہ کھنچ جیس بوز دیکھیں کھنچ پینے  
 بحر اوویں عشقی اوویں تھنہ کور اراموں  
 تریلیاں دو لہیاں پکارن نیک ہزاراں صدیاں  
 عیب بھرے بیہ رواں واگوں چھوڑاں لہیاں  
 کھنچ کھنچ لائے کسے کوشلی وچ پڑیں زینے  
 ہونہ حضوریاں پونہیاں پوریاں ہلہ ہاں سُوری  
 میں قرآن نہ چشم بھنکیں روز قیامت آئیں  
 دالٹس دھما جیس دھر نقش اکھنچ وچ لایا  
 ہتھوں گیاں والاں پر ڈرواں کئی ملن تھی  
 اج لُسنف دا وکتے وٹا لین ڈیٹا جی  
 ایہ لُسنف دا وکتے وٹا حشرہ دا دکھلاوا  
 مالک خوب سوار بنایا جندا شان وڈیرا  
 کر پیکر بلند مکائے بڑے ہواہر سارے  
 چوتھیاں لعل زمرہ ڈنہاں پاؤ نقش کارے  
 دیکھ طیار شہور گواہن آن پان بحر داروں  
 گردن دی موزونی کولوں طرز صراہی پائی  
 موراں پر کھلے نقشاں پر نہیں ایہ مورے  
 درہ تیمم پڑاں وچ لڑیاں جیس وچ ٹولیاں سُوری  
 ناوہ پر نقوش سٹونوں روغن رگر گواہن  
 ایڈک ٹولیاں لوکھیاں آئیں ویکھن وچ نہ آئی  
 چار چو پھیر ہواہر لائے چنک تھک تھک جائے  
 گرد پائل بدر دیاں شگلاں گوہر وچ ستارے  
 جس جیس مصر مہلر کھنچ گئی خبر آتارے  
 لُسنف سُورج ایہ سب چھوچاں چند بھگن تارے

اج بندہ کھلی لوگو کو کتن لگا بازارے  
 تے وچ مجلس مشتیاں دے کینس ملان آدے  
 تے حین بنیاں زورداراں وان تھیاں ادوارے  
 جھ بنیاں سرمایہ پانیاں اوہ ردون لچارے  
 نہیں پتاھے، آتھیاں دانی زخم بنانے ہمارے  
 جس طور تدی شور تلوگے بلے پھروچ ہمارے  
 شوقاں جان بنیاں لب آئی دو ذم لین اوجھارے  
 لوگ پئی اج ملت زیارت ست چدھے وچھارے  
 پھر مڑ دخل ملے یا نہیں ولبر دے ڈرہارے  
 جاں بکتا جوار چھیاں نور پھلے چکارے  
 جاں کسمن مجتہم لب جس دنیاں دے لٹھارے  
 مانگ ناہیں چکل وچیاں رست گرانے وارے  
 اکتاں ہوش دماغوں چلی کر دی مرگ اشارے  
 ہڈی مٹدے دے قال ڈھوئی کب دے ڈرہارے  
 زخمہ ستل مصریاں اوکل چڑھ مصری ہی حمارے  
 پر بنیاں زخم چوکے وانوں اس دے راز نیارے  
 خرق جب انوار ظلم دے حال ڈھتے بنیاں سارے  
 ذوق ندی وچ سینے میسراں من موجاں وچ آئی  
 گرہا مصریاں بڑھ برہوں داغ دلاں وچ پائے  
 سینے حصیں کڈھ درونداں دے دل تے پکاراں  
 چشمیں حصیں کڈھا تھک گائے تو جیناں کراں  
 کر قلمہ ذل بحر سائے دھر اصداف رکھائے  
 انت ڈھکا دے جھ آئے وچ قیمت خرچائے  
 مصرے وکدا ولبر شعی ویکھدیاں بند جائے  
 زاہد چھوڑ عبادتھائے کرن زیارت دھائے

کٹھ مندی لھر بعد دی ہر ہر طرف پکارے  
 ویکھو اناں آج جس سو دے پوچ جان کدھے ہمارے  
 ویکھاں کون لوسے دو عالم عوش ڈرم دینارے  
 آج نفع تھو کس دے رنگے تے کسوں ٹھہارے  
 وکن لگانج نے سف لوگو دیں جدھی ڈھم سارے  
 ٹھہراں میں رہن دکھ روکے ویکھ نظر دے کارے  
 جن لوہ صورت وکنے کئی نقد اندے بازارے  
 چلو خرید کرو آج ویلا ویلا ہے ویدارے  
 اج ویدار چلیاں مل مددا کن کر لو لٹھارے  
 سینے چور ہوون دل پڑے لوں لوں ڈرہارے  
 ولبر دا دل بڑھ ہو کے جاں اک نظر گزارے  
 چل ویکھو جس دیکھن کلن تھیں تھکے ہمارے  
 تھیں پکار مصریاں لوکاں ہوش پنے یکھارے  
 اکتیاں نے امیدیاں رکھیاں ویکھ لٹھ ویدارے  
 کن کن کے آوازہ لوکاں سب گھر بار سارے  
 وید لوں دی آس بنیاں لوں شوقاں ذوق کھارے  
 ذمہ دین ہانگ اکتھ دے ہمارے او وچ دار قرارے  
 پئی پکار وکیندا نے سف چڑھیا ہوش ہوائی  
 درد دلاں وچ لہراں وگیاں ٹھانھ پھیدی ڈریاے  
 کدا پھرے پکار منادی خوب پیام ٹہانے  
 اکتاں دے دل پڑے کر کر بھر بھر چٹم چھانے  
 خانوں گرد ہوا ڈھانے چائے کب پوچھانے  
 تڈر ڈراری اٹک بنائے گھر ٹھوس ٹھانے  
 گرد نواہی شہر گرائیں گھر گھر ہوش زچھانے  
 گھر مانگ دل دوڑے آئے لٹھن قصدا ٹھانے

گمت وہیں خلقِ ترغیٰ خیر چہ پھیرے ہوئی  
 اریا جنگ ہوا رے من وکتے دیاں خبروں  
 شدہ مصر لے خلیفوں آئیں جو خدمت وچ سارے  
 اک ڈال مروا زہن پاک طرے ہوئے کڑے چہ پھیرے  
 باز تیب سوار صفیں سب دھر تلیں پر جانیں  
 کرسی طرف سٹھوں دُوروں لوک لگا لیں کر دے  
 شدہ مصر فریاں کر دیا ملک ابن ذفر نوں  
 تہا ملک ڈالنا کسندہ یوسف توں وچ پڑ دے  
 ایہ گل سن دل یوسف خدا غوے خرا جھالے  
 کوں شقیں پڑے خیرا تہیں کیتے چڑا  
 باپ میرے نوں کیں صباے ڈر سوٹھے میرے  
 یا حضرت آ وکچہ پڑ نوں تریندا بن تیرے  
 لوک پڑاے گل لیاے ورنیاں نہیں کھلونے  
 کر کر یا فرقیں پڑ دا میں پڑ دے رونے  
 باجہ نڈارت باپ پیارے چلی جان ازا میں  
 بھو پیارا اکتو سامت جس دی سخت جدائی  
 کی جانیں آج کیتے پاساں دس پواں کس موے  
 جاں ملک نے کیا یوسف چل تیاں میں وچھاں  
 یوسف روے باپ وچھاں سر نیوں فریلا  
 سن ملک نے کیا یوسف ایہ کیسی دیا پائی  
 وچھاں نوں میں کئی ایہ دوں وچ دیاں ہتھ چھاں  
 سن یوسف ہو عاجز کسندہ ایہی سچ مقدر  
 کیتے ملک قد میں دیا میں تہیں شہداں  
 ہم میرا توں ظاہر کیتا لٹکان وچ دیا پائی  
 ملک آب لیا شاہوے حضرت یوسف آئیں

زان مرواں ہر کجاں توڑی گمروچ رہا گوی  
 بے صبراں دے حل کسلیں کی جھپٹیاں زبیراں زہراں  
 ہو آسوار گیا جھوڑیا ملک دے ڈر پارے  
 اک پنے اک ٹیٹھے نیوں اک کڑے دل تیرے  
 زید جن دیاں کھاگن اندر ٹیٹھے مل نکلاں  
 یوسف آئے نہ حاضر آیا جس دلہروے بڑ دے  
 خلق کھے جن حاضر ہوئی لے آس دلہروں  
 آٹھ یوسف چل وچھاں تیاں لوک لگا لیں کر دے  
 وکن لقا میں وچ پڑا رے باپ ہمیکے حالے  
 میں پڑ دسی تے ناہیں رکھ رکھ وکدا بھرا  
 یوسف تیرا وکدا پھرا کرواں دے ڈرے  
 آن وچ تیرا میں خادم طالع او نہ ہنگیرے  
 تے محبوب شاہوے وچھڑ دین اپوں شرف حونے  
 یوسف سے دو دین سرکشوں موچیاں لڑی وکے  
 کون لوے لہوے کیتے چلیں باپ کدا میں  
 آن پڑ لیاں بدو اہل دکی کداں دیکھائی  
 وا ڈر دا جن کیتے دستن مینوں میں پڑ دے  
 دل ڈال تیا دل غم پھٹن ڈروں دے وچ دیاں  
 خیر نہیں توں کیتے دیکھیں فکر میرے دل گیا  
 کھو ہوں کڈھ کڈھ دے آمدوں جن کہ ٹھوڑ کھائی  
 نہیں گھر صاحب میں فوج بڑو تاکر نظر پچھاں  
 توں صاحب میں عاجز بڑو ٹھوڑ نہیں آنا آتہ  
 تیرے لطف کرم دیاں یوسف سر میرے پڑ پھولاں  
 تیری برکت دولت دیا گھر میرے وچ آئی  
 پھر پوشاک بدن پستان کی جس صفت نا میں

دل سے وہی تاریاں واگوں موتی روشن ہوئے  
 کچھ کناروں دل گل تھریاں جان خدا دیواروں  
 تار دو ڈلف کنار معلقے پڑے گوہر سارے  
 کمرے زہریں لپکا بدتھا موتیوں تجرت بڑا  
 گردو ڈلف چمک شب بچھلی اُت کرے سوچ نوابے  
 مہینک دی تُوہلی مَن مَن جھوک قلم نون آئی  
 پڑے بڑی عجب استعاروں تل طلائے تاروں  
 تھیوے لعل ٹوہے سہارے جڑے سنسلاؤں چشتیں  
 گل وچ لٹوئی تاروں والا توں قروح وچ تارے  
 اوہ عجب آکے پڑوڑوں تَن پڑتیاں نیپاں  
 زرتیں ساز مریخ سارا زینت وچ سولیا  
 اسیب مہانگے آکے نہ پَس جیس بڑوہان نہری  
 مور دتوں ہر پردہ رتوں تے چند نون پاتوڑوں  
 اسیب ایسا حاضر آندا تھیاں تل مرادوں  
 جلوہ وکچ پڑی دیاں بیباں وکچ پھر وچ بیبا  
 مصری لفق کتھے زن مرادوں وکچ بیبا وکچ  
 ہوش اوڑاوسے مارگووسے بیباں چور رازوسے  
 آن رکاب پگڑی دہ مرادوں فخر بہتا نوچ تاروں  
 کھلے تھیں پگڑ بھرواں چا کھوہے وچ بیبا  
 کیوں تھیں کر ظاہر حضرت مالک عرض گزارے  
 مان ترنا نکلا تن جیس گدا گریہ زاری  
 مصر کتھیں تھیں کراں معزز توجہ دیاں اوہیا  
 تَن دا حل تیرے پڑ ہوسی شل نیپاں تھواں  
 میرے قدروں اس صاحب داتھیں پڑ فضل سولیا  
 اس وچ جموٹھ نیوں ڈوہ وچ کتھے ایساں

دل سوار جڑے وچ موتی کھست مل پڑوسے  
 داناں تھیاں موتیوں جڑیاں پوشتلی وچ کاروں  
 تے اوہ لٹو پڑوڑوں سورج گرد جڑے سہارے  
 زرتیں دیا توجھوئی کھلی بیباں بیبا  
 سر پڑ تاج زری دا دھرا تری گُردی آسے  
 تے پوشاک سولیاں ساری بدن مہارک پائی  
 اور موتی قد بہانہ لے دایاں بیبا تاروں  
 والی کتھیں وچ سو سنی مہریاں اکتھیں  
 کتھیں جھ مریخ زرتیں اوہ پڑ گوہر سارے  
 زہر تے پوشاک کتھے زلایاں بیلویاں پیاں  
 زرتیں پچھلی وچ تے زیا تازی پھیر نکلیا  
 دوویں طرف رکاب سوہری ٹونڈ لگام روپہری  
 شہدیاں خوش خیز زیادہ شیریں تر کتھوں  
 دست آموز بنتھیاں دھاراں رام تھیں سواروں  
 تے سرف تون اسوار کیت شوکیا کھل اوہ دیا  
 اوہ تے سرف دی مشورت سوانی زہر زینت چڑھلی  
 بدیاں تھل نظر وچ آوسے کتھہ پھر بیباوسے  
 مالک وانگ ملاسوں پگڑے گھوڑا آپ لگاسوں  
 شان ڈٹھلی جان اپنی تے سرف اندیشے وچ آیا  
 کرے ٹونڈ قلب لٹو سرف تھیں تھیں تھیں تھیں  
 فریلا تھیں کھوہے اندر وچ مہینت بھاری  
 گھلیا زب جہرئیں مخرپ دتھیں آن سولیا  
 تو ارکان مسردے دتھیں پگڑ رکابوں  
 تَن اوہ دعدہ صلاب تھیں پورا کر دکھلایا  
 تَن مالک وچ لٹھیں کتھو اوہ ایہ کے زہراں

نمونہ پر ترقی پایا ہوا خلق تھیں مگر جانے  
 یوسف آیا دیکھو لوگو یہ کہے جگ سارا  
 دیکھ لو بے قیمت نظروں میں جہے تا سہلیہ  
 ترف پہنیں ڈھیلیں بکریے کو گویں گسے  
 سر مشعل عشاق رقیبوں کیتا چاخر روانہ  
 آہنی آنکھ دے وج شیاں محو دو عین تھانہ سے  
 تہ نون پڑیاں تھیں دکھانہ اٹھا اوہ چکارا  
 پیش سوار قبل کلن جو وج میریاں غاسے  
 گرد پو پھیروں ہو بے صبری طلق اٹھی بل ساری  
 دوڑن باہیں کرن نہ کئے مرن نہ لوگ اڑائیں  
 مرود رہو نکلنے آگے صبر کرو اک بھورا  
 تیز سے ویہ کرن داوا ہے نکل شوق سوائے  
 آگے پچھتے پھکیں والے جو نال سدھائے  
 ترقی چلایا کھنڈ اٹھایا دینس آہیہ الیا  
 شمع ملی پر جیلے ترقیوں اندر شوق پتھل  
 چوہدراں دیاں جہاں کیوں روک دیاں وج کارے  
 حشر نمونہ مہر نواہی کیوں دینس پکاراں  
 دل وج سینیاں ہریں ہوئے لنگ بہندی ترخوں  
 اصل بلیندے چہرے میریاں زرد ہوئے زرنہوں  
 گم گئے پڑھ دفتر ہمیری ہاروئی تارخوں  
 آسدن کل نظر دیاں وہاں جہے نہ آون نکھیں  
 جہل دلا سرودیاں ضرباں پھیر ڈریج نہ رکھیں  
 اوہ ظاہر پر اکتھیں لگیں ہو ڈھون سرگرداں  
 کس کس خون والوں وج دیالہ ہو نمونہ دیاں  
 دن مراد تابوش دھائیں باہون تا ہلدے

نال جھل یوسف نامیں باہر طرف لیاے  
 چاہ بلیند کترا ہو مالک آگیا کرے پکارا  
 بل متور پڑوسے وہوں باہر ظاہر آیا  
 شہدیاں ساری سب غلقت شور پاون چک دے  
 تہ نون ہونا گھہ حسن دا شگوار بکاز  
 طور عظام سدور جہاں قلب حکیم ہنہاندے  
 دروازے دل سر چاؤ کھن جہاں اوہ بنا پکارا  
 ستر خدمت والے خادم یوسف دے ہر پڑے  
 وج فراغ منتقم جدا کیں آن وڈی آساری  
 چوہدراں نون حکم کیتا شور وک رکھوسب نامیں  
 چوہدراں ہر طرف لوکل روک لیا کر زورا  
 جہہ لون وج کرئی اتے پڑوسے چاہ اٹھائے  
 نال یوسف نون نال آہی کرئی طرف لیاے  
 جہاں مالک نے کرئی اتے یوسف آن اٹھایا  
 جہاں اوہ صورت ظاہر ہوئی چہیک پنے وج سنگھ  
 ہوش اٹھائی سب غلقت جہاں وج شوق ہولارے  
 صبر گئے دل ہتھوں چھینے نعرے پنے ہزاراں  
 پہلی دار و کھیندیاں کیوں جان گئی راک چنوں  
 زہرہ دوسے لنگ دے کئے ڈھمی دیکھ مرتوں  
 کھل دے پنے ہوا طلب دے کیئے نسیج لیموں  
 طاقت پار دتی میدانے دیکھو ہندی رکھیں  
 شمع شمال فروزاں دانی لائے ملی جھل  
 آکر وار ڈھنڈ پھرا دیکھدیاں زن مراد  
 ایک کڈھا کھن وج دا ہے چہک شش دیاں کرداں  
 کون بندہ طاقت ریمانہ لگے وج دل دے

لاہور برق خسن دی تیلوں زلم دیتے نامندے  
 سے سے وار پکار کر بندیاں چشم کھولے ہاری  
 لکھ تہمت لٹاٹھ خسن تے تی چلوے بلہاری  
 نہیں چنگدے تریوں وانگوں تیز انعاموں نوکل  
 حیرت پیاں جہاں گیاں واہ واہ سودا روکل  
 دیکھدیاں لٹ لین داں نوں صرور ضرب کھاریں  
 کر کھا کل سٹ پاتھ داں لوں نہ ڈلف دی تریں  
 تیزیاں وانگ تھتھیاں پکار لیں صمنیوں کھریں  
 تین اکھیں کھل جان لکھیاں پر کد وکن اکھیاں  
 سنے لکھ لکھیاں واسے جمود بخزن پچھیاں  
 خود وٹیاں خود بینی بھلی سر جیک گئے مٹھیاں  
 لاوا ناں گیاں ہو اکھیں وکچہ منہں دم جریا  
 وچ گرداب تیز تریا جس تھیں وکھن سوا  
 تہسے در تے طوق چلاوں سورج تانج منور  
 دندیں چمک مہنوں کور کور ورہے ژشکاریں  
 مصری جھڑے تراک زبیں تے وکچہ مینا گھڑیاں  
 کھیاں پھان جاسے چھاڑن توڑن وال سراسے  
 حتم تیلوں گھت ترقا استے وکچہ گیاں جل جہاں  
 زخمیاں دھرے سھل سر جھدے ہو ہوئی اتھالے  
 جھنجر کھیں حیرت آندہ رتھ مونسے پھارے  
 دوڑ دیاں جاں ہوش زہیا سرت نہ جاتی کھلی  
 اکھاں تھہر بھدرا پڑھیا مقلوں رہے پیکانے  
 چشم ضعیف نہ تھانہ نیسے شوکل قدم اکھیاں  
 غم سٹ دپھیاں ش خریدو ایہ جمودیاں چھڑو  
 اسدا نفل نہیں بک سدا تے کہ مصری سارے

سب چپ جان نکندی مشورے بے لکھ بکن بھل دے  
 دید اولاد سار نظر لوں وکچہ وا اک واری  
 کی طاقت ایہ چشم نکاری ضرب تے سر بھاری  
 شکل مبارک غم سٹ والی ذبح کنی کر لوکل  
 اکھیں مال رانداں اکھیں پکر پئی وچ بھوکل  
 عبرت گیر دو نہیں دیتے کھلہ گھنٹن کھواریں  
 وال پڑوتے موتیاں والے بھیندے ژشکاریں  
 صاف مجب چوٹلی زہیا فوق چمک لٹکاریں  
 پڑ انوار دوریں ژشکارے کدیاں تھ لکھیاں  
 قدر نگاہ نہ ایہ بے اولی چوٹ دوسے دل رہیاں  
 صاسق برق متور بجی زہم فروغ مہا مہاں  
 لب مصلی وچ لٹ شفق دے خون پھر دا دھریا  
 وچ زلفوں غلبہ واسے آب کرم چا بھریا  
 پھر مبارک دی موزونی مرکز وچ مدور  
 شیرینی پڑ وچ تجسم نکھینی گنتاریں  
 موتیاں مال جھکدیاں ڈلف مال داں دل بھریاں  
 لوکا ناہیں دیکھدیاں ہی کے قرار داں دے  
 مجلس وپوں پنے پکارے تاکہ بازار گنگل  
 مرویاں دا اتھ انت نکائی ورلے جہاں واسے  
 دو ہزار مونسے وچ گنتی مجلس دے وچ کارے  
 جھنجرار لے وچ بیواں لوکل جاں گولئی  
 لوک ترہے اک بچے کچے ہو گئے دجانے  
 گزری دیر پئی کچہ ہوشاں نہویاں کرن لکھیاں  
 تاکہ کرے بلند پکارا شترجہ زر کڈھو  
 سن لوکل سر نیویں کیتے قیمت کورم تارے

جوش پہنچے وہی ہم موکل کھشتیاں وہی ڈولے  
 پہتاں دے سدا کھل دیوں مال دالے۔ سوئے  
 تڑگت کردو حرم وچ نہیال تے مز پیم نہ بولے  
 وقت دکن دا تیزے دُھکا کھون پگر ہولارے  
 کون کریدے سوہا بندہ ہارک اکھیاں والا  
 آکھن خلق کلاموں سداق ضم کیل رسالی  
 ٹوری شکل حیا پڑو روڈ رکھتے چشم نوالی  
 صاف چہین غلبہ جسیں خلق پُرسکت جسیں سید  
 پوہ مردو کون خریدے جو سَف \* مد کھالی  
 صبر اوچارے حمل ڈاڑے کال دی ویرانی  
 کون خریدے ہارک بدو چسپاں مصرے داراں  
 کون خریدے بدر متور کھن چدھا متواد  
 باز وراں دی شایستگی نام حدھے پر آئی  
 بہت لیلیٰ ظریف کیما ایک رہی توت بقی  
 سن مروں پست کے بیچے جان بھی وچ سالی  
 ایہ ندایاں سنیاں جو سَف \* وچ دلے شہلا  
 شیش ڈنڈا جو سَف \* تاہیں یاد دلوچ آیا  
 سر نہیں فرمایا رو رو اللہ دی ڈالی  
 میں ہاں بندہ مالک کنڈا جو سَف \* کرسے اشارت  
 کون خریدے عاجز بندہ پڑکی ناٹاں  
 رعناقت ہاتھوں بیوں فکرین وقت دہاں  
 نکلے کے پکارن والا ایہ گل لاکن ناہیں  
 شان تیری سب تک توں عاقلے توں شہوں خلق  
 کن فرمایا دوتی واری ہے ایہ کہیں نہ بھکی  
 کون خریدے بندہ جس پڑ لطف ۱۱۴۷ توں آئی

سینیاں وچ نہیال تے سر ہاں کے رہو نہ بولے  
 ایہ وچ رو نکلی جن اسے کم نکلے جاں توئے  
 سہاہہ دی ہے سلتاں کوئی بحیت نہ بولے  
 کرے پکار پکار نہارا یاد جنسوں دل سارے  
 پیر اوب سلطان عس دا سخن فصیح اوچارا  
 رخصتی ہوئی سدا متھا عمد وفا صفائی  
 اندر گہر مہانت تقویٰ اسدے بیڈ نکالی  
 صابر شاکر ڈاکر ملال جس وچ سدا نہ کہید  
 وہ اکھیں میں جانہ دلاں نوں پگر تے پیتھلی  
 تے والا دے دل نال دے وچ جرنی جرنی  
 چسپاں اک ویرا کرنیدیاں جاہل جانہ چاروں  
 سخن فصیح صحیح پیارا بھوں مقوس والا  
 چسپاں جیسا کدی سوہا تے ناہوئے کئی  
 کھن تے شو نہ روک امر جسیں جزی سکوں ملانی  
 بھگت نہ کیما مٹاوی کئی سارا ج اربانی  
 سلاب میرا جانی میںوں رہنے آپ ہلا  
 کسب گیہ سن میں ڈکے دو سلان چشم وسایا  
 بس پکارن والیا بھلی نا کر دلوا کئی  
 ایہ پکار پکار ظاہر چسپاں ایہ مہارت  
 وچ فہم دلگہریاں حیرت چسپاں راجہاں  
 جس جیہا مسکین کئی آخر قبر نکالوں  
 میں ایہ تیریاں وصف اندر کہاں قبول کدائیں  
 کہاں پکار تیرے حق لائق علی مستمل والی  
 پئی گل پکار بھکت وچ جس وچ نقص کئی  
 ان انہی ہی دا چٹا ابن علی افس

کرنا عرض پکارا وہ ہے ایہ کہاں پکارا  
 وہی کہے تبت یوسف تا میں وہ خاموش پیارے  
 مگر مگر کرے پکار ملدی ہو یا لفظ پکارے  
 جتنی قیمت ظاہر آکھل مل نہیں اس واہوں  
 تلوں بدرہ اشرفاں دا کاکب اک لیا  
 پل ہوئی تہن طاعت و دوزی مل خریدن ساری  
 بر تر دل وچ یوسف سدا حقوق پیاسا بھارا  
 پڑھی اک مسکین بھاری آئی توت لیا  
 اس صورت دے متیہاں میںوں کر مجبور بھکایا  
 اک تو گھر نے سو بدرہ اوہیں آن ستایا  
 قول والے اوہ اک بدرہ اپنا پک لیا تو  
 کئی تلیں تہن دودھ دی پاندی قیمت نت نہ اوے  
 اور امیر پکے مل چاہڑے ڈوہا اور جھوٹے  
 موٹی وزن برابر یوسف اک نے عرض کئی  
 کچھ نکلا رہیا نہ قیمت وک وک گئے فراتے  
 بندی گئے جے سہیہ او دوسے نم کھوے  
 او دے وچ ہوا لکھ ہے مشتریاں دے دل دی  
 دو تہد ہزارں بیٹھے بھہ تلیں کر آسیں  
 جتنی قیمت وکچہ لئیوں تہن لہیہاں گیاں

### بازنہ

بازنہ ہم ڈتے اک عورت سرور صبر نوابی  
 پہلی عمر کواری رحمان سزا چمن دا پورا  
 علیاں دی وچ قوم امیدی سرداری تے شہی  
 تہہ لے تے صبر کھوے سدا باز سودا



ہدوں نظیوں اکھیل کوسے حیر چنن دو فترے  
 اوہ دو تین اور اسیں واسے مستی تھیں متوالے  
 ساقی نہیں غماریاں واسے پُر پُر داسن بنالے  
 دل تھکین اہماتدی تریوں رسس کے تن کالے  
 زلف آویڑوں خل متقابل معین مفر کالے  
 لہیں دوویں تر نون آلیاں دوویں قائل کوئی  
 پلک دو تانک بر ہونڈیاں سوہیلیاں اکھیاں والی  
 باز وراں دی گردن ہوتے تیر دھرے لکھ واری  
 ٹور وٹوں لشکار دتھیں تھیں لین اوزخار پیارے  
 اعص بے رُخ ہر منظور دنہ مہکتے تارے  
 شمع زخوں پڑ واپیاں واگنوں بکڑ بکڑ من اوداڑو  
 جیتی بے اجب آتش بیلے نظر پر سزا کے  
 زلفن ناگ سیاہی غلام نامدیں کت کھلون  
 مشاطہ سوختہ پڑھ کے زلفن کوس جھ پاونے  
 دکھ پڑوتے سوچیاں واسے لیکن نال کسارے  
 میڈیاں ڈال پھلایاں بھریاں سوانہ پندہ سلوان  
 کوند ہنمادی کوندن والی طاق اندر استلوی  
 واہ پیشانی خوش ڈورانی وستے سدھی رسدی  
 اوہ تازک گل ادا ہاون خوش بے داغ چمن تھیں  
 گزار وکے پکار نظر دا رو تجھیں پیسیوں  
 اوہ خوش رنگہ رنگتہ پوجر گیاس تھیں نہت کھلیں  
 دولت برے خرابیاں والی مرشد عقلمندی  
 مال ہمال جولانی خوشیاں پر دل جیتے نہ بکدا  
 یوسف نام دیہا سوہلی ویکھدیاں دنہ پاندی  
 مال متاع فراسے سارے شہس کدھ لداے

جہوں کھل چشم دو ڈاک آب نشہ وچ زمرے  
 سجال گدی کاری گدی اکھ غضب بے بھالے  
 ابرو نکلے کھل کوشے تھوڑا فرق رچالے  
 ایہ دو گاڑا جین سوہتے اوہ نہ سرت سمالے  
 عمل سراج تے اقدیس نکلے تھیں خط ڈالے  
 جویں وصف سنی تھہ ہو سی چریوں اوہ سو کوئی  
 پھنسی وار کر تھیں بے ون بھیر ٹکے کد خالی  
 تے شب یکدا نچنت کارن تنگ زلف اوھاری  
 قوس قزح دو ابرو اتکے کھلوسے بھولارے  
 لہیں شفق وچ سنگ پیارہ سورج دو زخارے  
 زلمہ کر تھیں میں دل تھتے امداد کجھ نہ وارو  
 چھتے نظر دی نوک بکھرنوں دل دھڑکے دکھ رڈکے  
 ہنکاپیں میدان بر ہونڈے کار کند ہیوان  
 استارے مست انگلیاں توں غم کرے کت کھلوسے  
 بل قاضع رُخ دے آکے تھنن کوپ کر سارے  
 خدیاں بہندیاں تازک ویلاں تچ کھنن ہال کھون  
 ناہ کھل جبر گھت لپ لپ کے مبارکبندی  
 ٹور بجتی وچ حسن اُجالی زیب عمل وچ وسدی  
 پر سوں جی این تن تھیں تے پُر جب من تھیں  
 تے وساف شمن دے ومنوں بھل وکے تریوں  
 میں تکہ تچ سکر کر خوشی وٹھالیاں واپل  
 صاحب قدر تے شہتہ والی مٹکے من کھاندی  
 اُسے شہیاں آج وچ مصرے دلبر شہی وکدا  
 سن وچیا کھلوسے شعلہ دل تے تپ نہ آندی  
 گھت دلبر پل دل مصرے شوق سوئیے آسے

نکل مرصع ساز کباب نکس آہتاویں خالی  
 وہ سے نال نظام روانہ شتر لسنے زرنالے  
 روشن رنگ سوادیاں والے ہر کندہ ہر ہانہی  
 لے سہول و ہانہی چلتی بازندہ یوسف آہتیں  
 وقت دل چلتی جس مجلس وچ وچ کسے عالم دوریں  
 چہر صفل وادھ کئی آکاڑی ڈاہنی وچ عمارتی  
 پانہیاں دے پر سزوں لگے تے آسٹوں کد ڈھولتی  
 سے خود دشمن کمرے سیاست ورجیاں لڑکے ٹھولتی  
 باکو وار نکلہ پئی پھر ہتھوں دن گوانے  
 مسمیاں دے سرہو کچھ گڑری سواندے سرورتی  
 آہہ دریغ کے مرگیاں اس عورت نے مٹھتی  
 زنگل پیاں تن ہڈیاں اوتے ایہ کن رنگ چڑھلیا  
 صلہ صلہ کھیلے کین دوریں زینا مین لومبرے  
 وچ کتدھ ڈالیاں تھیاں کہہ کس نے دل پاسے  
 لعل لہلہاں نوں کین کیکھیاں ایہ شیریں کنتھراں  
 نوح جبین گھڑے کس گھاڑو بن ہتھیار لگائے  
 موہ ٹیورہ ست نوے سو آؤ دوں بان نہ تھپے  
 نرسن تانریاں دہاں ہانہیاں کس دست وچ صواں  
 ڈھنڈیل نے بیڑیاں لوکل کس ویری سر ڈھواں  
 وچ ہنگامہ کدھے کس مزگاہ چا ہتھیار کھلویاں  
 غنچب پھا وچوں کہہ کس نے کد کھلایا خالی  
 قد تیرا وچ بلغ دانہ سے کس نے سرہ لگیو  
 تے ایہ کیدی رحمت کمال حکمت کور رانیو  
 نصف المیلاں مغرب توڑی فرق کویسا پایا  
 کر کے بار و تار ڈانٹ نوں تار پکر نکلیا

ایک عمارتی ہاند اوتے زرخش دیا دانی  
 بازندہ آپ سوار آتے تے ہانہیاں پور ادوالے  
 حسن عمارتی لہریں تروی فونچ پڑی دی چاندی  
 چا پکارا گرد نوانی ہر چا شہر گراہیں  
 تیل چھل شوکت شانے میسر وڑی آ اوہیں  
 آن وڑی وچ نوالا کھپے ہاند دی اسواری  
 یوسف دے لہو آن مقابل آپ انت کھلوانی  
 وچ مقام اب گھلپاری ولبردی خوش روئی  
 بازندہ کتدھ پڑ دے وچوں ہاں دوہین دگائے  
 ترف عماریوں تیلور آئی آن پئی وچ وچرتی  
 غوطے کئی غٹھی نے کئی ہوش پئی تے آٹھتی  
 آٹھ کچھے ٹول کئی کچھہ ایہی تھیاں کس بنایا  
 کس صلح نے کور چڑھلیا پڑھتی پر میرے  
 کس معیار کچھے پڑکاروں ایہو ملان نوانے  
 کس ضیوں کہہ آپ ورتی کل تازہ ڈھانداں  
 حرف دنگے ایہ ڈالیاں والے کس دی قلم و گائے  
 زرخش برگ دو لاپیاں اندر کس بان نے وچتے  
 گوہر سلک ندیاں دیاں لڑیاں دوریں کس پڑویاں  
 ایہ دو آٹھیں تریوں تھیاں شوق کدھے وچ دویاں  
 قاتل پینت بیوں کھلاں کتول کچھیاں ہویاں  
 زریں گیند ہائی کس نے دس زنگھیاں وانی  
 کاپیاں ڈالیاں زیب و دھن نوں کتھوں رنگ چڑھلیا  
 ڈالیاں دتھ ہیرا شغ کس نے دن تے رات ہایو  
 ایہ کس نے کورائی چہو کس سورج چھکویو  
 تے کس نے وچ سوہنیاں واناں دل دل کتدھ پایا

کھٹوں اور نمل کے لئے تیں پہ روزہ رکھا  
 کہ سر سے دی ہزاری توں یہ کن دسایں ہزار تیاں  
 تیری لٹاٹھ نمل حسن کے کینے بھر کر ڈھلایا  
 درو منداں دیاں اکھیں دے وچ کر ڈھلایاں و سلا  
 تے ہوریاں نوں بھہ نہ آیا پلٹا تھہ پلٹیا  
 کون بھاون والا تیرا اور ماہ جنینا  
 ناز لٹیاں اکھیں والیا کی کرنے لٹھ آہوں  
 پانی لٹ حسن دی کینے بھس کا وکھ سکدا  
 ہیں پیدائش خاک زمینوں یا کاشے آمانوں  
 اوہا اک پیدھا تیں بندہ سکندا پانڈہ تانیں  
 رسی منع ظلم تھیں فقہہ سورج دا آکھیا  
 اک وک پوند کرم دے بھوں ہر پروروش تارا  
 میں اک نقش کوڑیں نقشوں تے اوہ سر بندارا  
 اوہ فی الذمت فنی برشے تھیں اس بن ہر پھارا  
 ڈور اکھیں تھیں مات کریدا بھکت دا لٹھارا  
 سرت سمل نہ جائے اوکت راز ایسا بھارا  
 مستہیں عشق کھنن ول بھوکل امدہ اثر نیارا  
 کیت کوشے تھیں زملاں ہو گیاں تیری بھونہ آہیں  
 ہنہیں اکھیں وچ معنی چنکے اوہ توری آہینے  
 ایہ خود غنی فقی دیکھے وکھ رہے متوالی  
 مغزوں رسا نڈھے دل باہر جاں ظاہر ول سکدا  
 اس برنڈہ دا رخ و دھر آئیل پتال چنک صفوں  
 گرد آثار عطا وچ جھلکے ڈور قدم اسراروں  
 بھلیوں بھلی صورت معنی کس کس نوں گل لہریں  
 جاں لگ لے اشارت تاپیں توں کچھ سمجھ سکھیں

تے کس نے وچ تین رتیلے سرتے دارنگہ لیا  
 تین رتیلے وچ کس و سلا پانیاں نیاں  
 جذب نتر شکل تیری وچ کھٹوں آن سلا  
 ایہ کی ہے آتھر تیرے وچ جاں توں میرے آیا  
 تے توں ایہ نمل دیکھیا کھٹوں کٹ لیا  
 تیں دل وکھ کوں رھو گدا مویں مو وچ سینہ  
 سوہیاں سوہیاں ڈھلے وایا کس استہہ پتلیوں  
 شکل تمہارے جیری وچ دی کدا ٹور چلدا  
 کس نے سازی صورت تیری سوئیں حد پتلیوں  
 من لے سٹ نہ غوطہ پاندا و سدت دے دریاں  
 صنایع پاک بھاون والا میرا حسن دلارا  
 وچ سمندر قدرت والی چرخ جاب لٹھارا  
 اسے بی بی تیں چیدا بندہ اوسے دا جگ سارا  
 میں پھارا تے جگ سارا کھنن دا گل پھارا  
 بڑ بڑ وقت چلدا ہر جا قدرت دا چکرا  
 نکسویں شاخوہر ہونوی بندوی کھننیں ہولارا  
 دیکھیں حسن جھننیں گل پھاریں لے نہ رازا اشارا  
 کدے عشق کوہیں مٹلوں کیتیاں ایہ چڑھلیوں  
 ہنہیں اکھیں تھیں نگر و گاہ ایہ پانیاں ناہینے  
 ایہ نا چشم ظاہریں لاکن رسی و جیری کالی  
 ایہ آئینہ ظاہر والا اس وچ شکل بھگدا  
 دل آئینہ پانیاں والا ملیش آپ بھنوں  
 داغ سیاہ نہ کھت صفای وچ رکھ لگا ظہور  
 مت صورت لے لکھ پانیاں معنی تھیں الیاویں  
 صورت بہت دکاہر معنی بہت لے جاں تھیں

تے معنی بن مشورت تھی ہر ہون نہیں آظہار  
 مژدہ نے سو دھپوں چاہے اُسدی لاث چندی  
 ہرگز اُسدا انت نہاوسے چشم نظر بل جلاوسے  
 کولے نظر تراک بحرے سو تارخی وچ چلے  
 اس جس پڑے کیلنی آکے ایہا سب کچھ آپے  
 رات سیتنی وکچھ سکے سو جالے دن روشنائی  
 ایہ مثال اوسیدی اوسا طبع جو جام پڑ کدی  
 پڑوہ ضعف جہاں اٹھ جاتے ٹیڑھا بھی جس سارا  
 اصل لکھے سو خاکوں جلوہ ہور ویکھووسے  
 اصل کئے ایہ عکس لکھی ایہ نارے کدا نہیں  
 برفوں پزند چلھوچ پختاں کل اوس رہے نہ سارا  
 کس دے شوق بھر میں اہم نصفے بدل کووسے تم کئی  
 رابے جاندیاں گوشے چشموں تنگ بدل نکاحیں  
 بحر قمرہ دل خاک زمیں بحر کیتے مرناہیں  
 بھی خونی کائنات نہ سگرایاں کیوں اس جس دم دلیس  
 بہ ہزار بے اک وپے پختہ طلب لکھی  
 آپ کرم چا ہر ہر ذرے وقتی چمک صفایوں  
 ذاتوں پاک اوسے جسیں روشن ہر محسوس نمودوں  
 جو تیں طلب اوبا کچھ پائیں اہے نہ بھٹی جائیں  
 ایہ سراجت فعل نماوں جس وچ تازہ اشارے  
 توں خود کا نہیں سب اُسدا راز کھلے دل جلاوسے  
 واسے تیرے پر سبے پتاہوں ہاہن دسے پکارے  
 حسن سہا وچ فق لکھی وکچھ سہا اک پادیں  
 بعض سنے تے معنیوں منکر منصف کویں سداویں  
 ہاہن والیاں کول اکتیں توں بے نجات تلاخوں

مشورت وکچھ نظر وحر معنی راز اسے وچ سدا  
 چشم ضعیف تے سورج اٹھا آپ نہیں بھل سدی  
 بے خود چشم مقابل سورج چاہے رکھ لکھووسے  
 تے اک چشم ضعیف شیونوں کاش رکھپ نہ کھلے  
 ایسا دھپ پوسے جہاں نظری استوں اعلیٰ چاہے  
 جو اوس سورج تابش والا استوں خبر لکھی  
 اُسدے پیڑ نہ عاجز کوئی پان رہے تم سدی  
 دھپ ذی خمی بھیں نظری اوس سورج دا پکارا  
 جہاں اوس خم عکس وچ دل دسے نور لکھی لکھووسے  
 تم ایسا وچ اول نظری رہے کدورت تاپیں  
 ہیں دا رہن نہ دس نکانے مت چاکلی بھارا  
 پندی واڈ نہ گنت لکھووسے ران دور ہیں تھو خالی  
 ایہ محسوس اوس خواہر سب اس لایق تاحیں  
 مثال بیای جہاں دو ہونداں وگدا بحر اکاہیں  
 بھی وچ اکا خوبی دسے اُسدی زمیں ہوئیں  
 بے شک نظر کریں اک اوس بھی کتوں ظاہر آئی  
 آریاں جگ صنعت غلظ صنایع وی داپاں  
 ایہ ذرات نہیں کلا لایق خودکار وادووں  
 آریاں وچ ہر ہر جائیں کال نظر دکائیں  
 جو وچ واپا دسے تے نمونے ایہا تھک پیارے  
 اثر نشان اثر دسے والی جو تیں نظری آوسے  
 بلحا یوں بے شک آیاں ظاہر دسے دربارے  
 فعل تکیم میں بن حکمت ذرہ اوسے جس صفویں  
 بعض رنگوں ہر مریداویں بعض عکس کدوویں  
 میت اکتیں ایہ ظاہر والیاں گزر گیاں انسانوں

ہو طالب وچ بلے صادق ہے من چہو دو میرے  
 ہے وچ و ہم ذہین کی پائوس نشت نگر دل میرے  
 چھوڑ نہیں کھ صاحب میرا ہوا صاحب تیرا  
 داسے درخ کھے تم اسدا ہوشے کدی کدا ہیں  
 میں محتاج کرا در ہندے و تن پونہ ہملوں  
 و مردل نظر نغنی دے در دے پائوس کھ فرماتے  
 ہے توں چاہیں غول آزادی آس ہے در گاہوں  
 ہے تو چاہیں عشق ہوا سے و آہ میں اُپیدوں  
 ہے توں چاہیں وصل زیارت اکدم رہیں نہ خلل  
 ہے توں چاہیں میں کھ پادشہ چنڈو سے دنیا ساری  
 ہے تو چاہیں ملے بیانی زندگی کٹر جانوں  
 ہے توں یار یار سے خاطر برے جس پست بندوں  
 جو چاہیں سو ملے واقفیں ایہ در چھوڑ نہ جائیں  
 جس جس خبر نہیں اکدم اوہ دس غافل نہیں  
 بلیں چہرے وچ تازا سناوں اس جس خبر نہ پادیں  
 پھر مڑو کیہ جو سہہ کھ اسدا نا کھ تیرا میرا  
 ہر مصنوع میں بن صنایع میں مصنوع چکارا  
 ایہو خلق کچھ پڑ گاہوں تیں نظری آسے  
 ساوا ساوا حرف کھیں سے کھ انسانوں اوویں  
 گو ہر رنگ و دھس دیں لڑیاں جس پڑوہ رکھلیاں  
 تے جس سموں پائی لیا کھ تازہ لڑھاروں  
 ترس برگ نہ کچھ بہن وچ ایہ وچ کیہ نہ کیسے  
 اسے بی بی میں تیرے ڈر کا بندو ہاں رفتنی  
 ہاں مثلاً گلشن کھیں کر کھیاں فرق دا برا  
 پھر کھل مت بھلی جائیں اسے دیا کھن پائیں

اس کھنے دل منٹھا تیرا انت ملے وچ تیرے  
 توں کھنے دی طلب آہیں کھن میں دس میرے  
 تیرا میرا دم دا لیکھا کائی روز دوسرا  
 کھ نہیں جیوں مل تیر کدی ہووے کدی تائیں  
 اک تکرے دل و کچھ نہ رُجھیں اوکت جاویں جانوں  
 اس جس منگ ملن تیرا تیں اوویں مل نہ خانے  
 ہے توں چاہیں ہر دم نو شیاں بھل نہیں اس راہوں  
 ہے توں چاہیں ذوق مدائی و کچھ نہ عموں لیدوں  
 ہے توں ڈریں و پھوڑے کووں نا جاوہر سوانی  
 ہے تو چاہیں فخر ہزاراں چلا خودوں تیزاری  
 ہے توں چاہیں ملے قسلی نشت جا و ہم کناوں  
 جو چاہیں توں سب کھ پادیں قانون کھنڈن توں  
 ہے ایہ چھوڑ چلیں کہ کدھر سے تیرے ملے نہ تائیں  
 اوہی پاک ہوندا ہے غافل ہوندا یوں مل کدا ہیں  
 ہے توں انگٹے کھنور تہ کچھ ہنرس فٹش کدویں  
 کتول نسبت کریں چکاریں تیرا کھن کھنیرا  
 دستے حرف بندے دیں زلف لکش قلم دا کارا  
 ایہ پڑ کارو کی کس طرفوں کیوں ایہ رلا نپائے  
 سے دفتر جس کاتب کچھتے وچ کچھتے ایہ اوویں  
 لاکھیں کھل ہار لکھ دے جس دیتاں نسبتاں  
 ہندے فضل کرم دی کوں ہندے داغ ہزاراں  
 بھڑن طہور ہی ہر غافل ہنہاں نہ کھن و کچھ  
 رکھن تیاں تن ہڈیاں او تے رنگ ایہی فیضی  
 تے اوہ پاک مثلاًں کووں اسدا شکر اُتیرا  
 ہر وقتا تم دور غماں ہاں جہات نوڑو دگا تیں

سے سرمایہ صنایع بیوے درد بھلیں لگے واری  
 خلقت پہوز اُسے ہے ویلا ٹوٹ تھے ناٹوئیں  
 عشق بیس دل دس دہانے جس کے لے بھاری  
 تل اشارت سمجھ گئی دی واہ والا بر خورداری  
 تہائی وچ ڈریا شربت ڈب مرواں لیاں  
 سے بروں پر بوش رچلا ایک بٹھا لکھ پلا  
 بن چلارت دل نظر وکئی نظر پیاں گلزاروں  
 ریت ارنی دی توں توں نہیں ات لیندی پائی  
 تم سنی توں گدھ اندھروں چاٹسیا روٹھائی  
 اصل حقیقت تیں جتھ آیا چھڈی طلب مجازی  
 ٹوٹے کھادی گوہر پلا بٹھا اصل اندھیرے  
 پار ڈتھے گلزار اوم دے پھرواں سج اراووں  
 لکھ خبر پچھو کنیں بد کھائے سارے  
 وچ گریباں جائیری دے زور مزور بیٹوئی  
 ایہوں راہوں میں دل تھلا مفت خوار گیوتی  
 عمر گزاروں وا سووے شہر تیرے اسمان  
 کر آزاد غلام کنیزوں سارے دلوں بھلائے  
 پہوز صنم وچ ڈکراں گھراں بچنیا وردھ دا  
 پایا یار تکیا خلی وقت کئی کم آئی  
 پتر توڑ کر پھیاں پڑے صل وپوں دینیا  
 پئی یاری پار اوتاری فیض قدم دے آدی  
 جان فداسن دن دے قدموں نو ہو مود سدھاری  
 سدھی راہ گئی شہ پلا پائی نعمت بھاری  
 نقد آ میں سووا کیتا بھرت وچ اووھاری  
 نام ڈری دیں پھل تائیں کیوں آج داغ نہ گئے

وقت دہلا دم کور آجوں واہ بھاری  
 اور کئی دھوڑا توں کچھ توے جس دتھو دوکھوئیں  
 پہ پیتھ وا قدر زکھدی خلی دنیا ساری  
 اوبا جادی راہ والا فضل نہیں تے یاری  
 سن تھراں نازک معنی دن اکھیں کل گیاں  
 شیشہ وکچہ جوں سن بھال تھئے جتھ دکھایا  
 رنگ گھوں تک حیرت دھائی موم لے بہراں  
 پکھیا طور کرم تھیں شعلہ بندی طلب سدھائی  
 میں قیام تیرے یا حضرت کر کے عرض سنائی  
 نہ لیا میں اصل پیارا پہوڑا ہوس دی جادی  
 آج سدھتندی میری آئن ڈائی در تیرے  
 آپ حیات بٹھا ٹھکڑاں نور طلب دی تھروں  
 شہر پیا وچ کئی تندی بے خبروں دم پارے  
 توں پھلوں زب میل وکولی بہت اسان کیتوئی  
 تیں بیجا میں مرشد ملیا ڈھیاں تار گیوتی  
 رب چرا دے تہ شہا اندر اوپیں جمائیں  
 ایہ گل آتھ گئی ہو زحمت ماں اسباب نائے  
 کندھے نیل ندی پاکھییا یہ لپس لہ دا  
 ساری مگر مہوت اندر تے وچ شوق وہی  
 ہو غواں کئی وچ ٹوٹے گوہر مقصد پلا  
 جہ پیاہ لول پہلی بھیر غی اسواری  
 نور ندی وچ نعلی دھولی سنے دی دھجاری  
 سرکش ی پھر بندی ہو کے لئی آزادی ساری  
 یار عزیز ایجا ملیا جتھ قدم وچ واری  
 واہ مودو مرچا ڈب ڈب زلن گیاں دودھ اگے

یار بیٹے سے متعلقہ پادری کوئی نہ ٹوکےت ہویں  
 ہاں کھڑے کھسے آ آتے پر جتنے ڈارے  
 دیکھ نہیں وچ اصل تہیت سو گئے لے ہمارے  
 رک چلایا آج ما کھائی تھی بچتوں چچتوں  
 دیکھ جو میں کل نہ چلے آخر ہانڈاری  
 کتھ دیاروں کتھ پکاروں کتھ ہنر پنے ہزاروں  
 تاروں آن ڈیٹہ ہستی نقل ہوئی دیاروں  
 ہاں اپنی خوابے سنی جس شغلے وچ نہیں  
 ہیٹے راج چوڑے ڈروں مصر سوئے کتھ  
 چھیاں کتھ مہا دے ہتھیں سد پوٹیاں غلے  
 داں دی وچ گوہ کھیندی کئی ہاں اپنی  
 نکل نیم سنی کر کھاکل کرو وکھن کچھ  
 مار کھوڑھا لکھ رہوں ول دل مصرے سنی  
 ہمدیاں ڈرو فل دی قیدوں بند نہ سمات چھتی  
 میں دلبر ہوں وچ فراکھ رہیں آس ترقی  
 ہمدیاں تھیاں کھریں دے پھر گئی لگ کاراں  
 وچ ہوا میں جاتل بھا آب چہ می کھارے  
 ہمدی آگ برہوں دی پان ماں عالم نے بنیں  
 تھے ڈرویں میرے سر تے گھاں فلہاں نہیں  
 پادشہاں گھر بیلاں تاہیں مٹر تھیتے پاسے  
 ایہیں مصر ہنست کھاری ات میرے سٹ ڈرووں  
 تریاں وچ طاہ چہ مے دے تاہ لوہ ہمد جتی  
 پڑ دیاں دیاں جمائیں داہاں اسے مڑووں تھی  
 دو گھٹ تلخ دسٹے اک شیریں روہڑ گئے ڈریاے  
 ہمدی ماری نہیں پڑ دھیں ڈرو غل وچ پان

قدم چھپے اس دن دے مہا سنے توں قدم ہنوں  
 اسبہ کیند حضرت یوسف کھسے سوچ کارے  
 مشنر نانا شہر چو بھیرے یوسف اسے دہارے  
 کرسے پتھر پکار ٹھادی مرود دوسو دوحا  
 تھتھ کلو پھر تھتھ نہ آوے روو کے کر ڈاری  
 جوش پنے کتھ نعرے آٹھے سن سن ایہ پکاراں  
 قیمت اسے ترقی اندر دوہ حساب شماروں  
 دیکھ تھری ایہ اہا صورت ہمدیاں لانا نہیں  
 ہمدے مثل سندے پڑوانے وگے کھانوچ پنے  
 جس شہنشاہ والے نیوں خواب وگے پڑوانے  
 ہمدے شوق لگے لانبو چمک نکلیاں پائی  
 اسے نہ کھلے کوہن والے ہمدن دی میں تھتی  
 تھتھ رہن نہ بلایا نہیں ہمدیاں ڈروں پائی  
 ایہ اہا میں دھار غصہ جھیں نہیں تھتھ وچ تھی  
 بلک وہا رہی وچ آہیں خوشیوں چوگ کھتی  
 ہوا صورت ڈاڑا ول ڈھل کتھن داراں  
 زخم چہ مے ہو گئے پڑانے وگے رہے فوڑے  
 کتھ چہ مے وچ سینے ڈر کن دو لینل وچ ایوں  
 ایسے دے سب قمر تھیتے جو میرے سر نہیں  
 اس صورت دیاں قاتل ڈروں لکھ نہیں پڑھاے  
 چشم کھنکن ٹی نہ پیل پھر باہر ہوے دکھ ڈرووں  
 ہمد زلم لگا وچ چھاتی ہتھیں لو پٹی  
 پت گھروں جس دوزخ سنی آگ کھدی وچ ڈالی  
 میں چہ مے دو تھیں والے کتھ شراب لیاے  
 ہمدیاں خواب نیلاں کتھ روٹ اکھل لے کیوں

ہندسے دکھ اور کرن لوں! تمہیں کچھ دیاں رہیں  
 ہو وچ خواب ترقی تاہیں میںوں چھوڑ نہ دھلیا  
 تے ایہ دید اورا دایا دنوں روگ نکلیا  
 مال میرے کر سوہیاں نکلیں کن من سل وکھیا  
 بحر شرف کھنیں میں میرے پل وچ تھانہ چڑھلیا  
 تے روندی نوں وچ فراکھ اسن بدس دایا  
 ایہ بود دھنیاں کائن والا پتیلیاں توں والا  
 میں سرگھ اکات درھتی میں جدھے کھت کلی  
 میں مرگڑی اُسدے درویں ایہ آن کھتوں آیا  
 عارگر استخ دادر میںوں کُت سدھلیا  
 دل میرا اوہ مال بغل دا راتو رات چورایا  
 سوہیاں سوہیاں والاں والا اوہ ایہ سپایا  
 ایہ لوڑا اوہ میرا کُت یگیلا ہو راتیں  
 نہیں جدھے کھ کے پکرو وچ زہر پھرے رس پتے  
 ایہ لوہا چڑھ ہندیاں فوہیاں میں عازر سوہیاں  
 ایہ عراب دو اہرہ دان سہرہ گاہ دلاں دے  
 ایہ دو عین دو اہرہ لٹھلن دایاں ہنس کھلاں  
 ایہ اوہ تیزہ باز ہلاد وچ ریدھی ہنگاہیں  
 تے وچ ہندیاں دروہہ لیاں کڑواں کھلیاں راتیں  
 ایہ اوہ باز ہنگاہیاں ڈاروں ٹونج ری میں پتے  
 ان مقصود وکیندا ملیا کل داپہاں کھتیں  
 رہن دیاں ایسے دکھ اے سٹ ملی خرید ساری  
 ہیہ ہناعت نور خزانہ اُسدی قیمت ہماری  
 کون ایہی کس تھنوں پئی کھتوں عشق لیلیا  
 کیڈک پاس شیخ کر رکھی درواں دی سہایہ

میں ہندی نے ہندسے ڈھنیں سرے نال میںیاں  
 ہاں برہوں سولانو الیا تے مڑ پھیر نہ آیا  
 کھل ڈھنیں وگ گیا چک وچ پھیر نہ جیہرا پلے  
 میںوں نل نہ گل کھنیں مڑ پت مکھوں دکھ لیا  
 تے ہندی نوں کڈھ گھراں تھیں مدد ہی رڈھلیا  
 میں گڑدی دی سار نہ لیس کیتا مدد بھلیا  
 اندر خواب گیا ہنست ہنستوں کر کے ۱۱ ۱۲  
 ہاں میری وچ درواں کھلی برہوں ہاں پالی  
 ایہ لوہا میں بڑھ درواں میں سر پہاڑ بھلیا  
 کیوں کر بیٹھ نہویاں انھیں من کس تھیں شریا  
 میں بیدل ہو چکے دوڑی تے ایہ تھ نہ آیا  
 ہندی کھنیں نکل دے خانے رکھی شہنشاہی  
 تھ نہ آیا داپہاں لیاں نہیں رہے دو کھتیں  
 تیر دو کھیا ہندا ڈایا دل پھرا دھر وٹے  
 گھروں اپنا گھتی ورا تے تے دتیاں ایڈیاں  
 بڑگھن سڈکھ تیزیاں سے سر پہاڑ میرے نال سے  
 ان بھتا اوہ ہنسنوں عمروں کھنیں تھ نہ زانہ  
 ہندسے درویں عزر گزاری دو نہویاں بھر آہیں  
 میں عازر نوں مگر شانہ سے دُور گیا کھت تھاتیں  
 توڑ شیرازہ صبر میرے دا کھتیں جان کھتے  
 دو رو گڑ قراروں رہیا وکھ جن دیاں انھیں  
 حاضر مال رہے وچ کھنیں ڈھکے آن ہپاری  
 نہیں گا کب ذی حال حقیقت آکھ ستاوں ساری  
 کی کی ہے جنجال دکھانے کو تیکہ مال دیلا  
 سورج بھکیا سرے وقت ہنسن دا آیا



در بیان نسب زینباً رضی اللہ تعالیٰ عنہا و دیدن او بحال نوم  
جمال یوسف را بہنستم ساگی از عمر خود و از خود رفتن ببحر و مشاہدہ

تیل کی وجہ نریزا ہواں چھتے جان عذابوں  
ککہ گھر خوشی غلام رسولے سے محبوب قبولے  
آ پارائیں وجہ اوڈیکل جان سے شرت سمالی  
چا وجہ خواب لقا ہو شیاریں ویس انبہ لایا  
تن من ساڈ شمع سے آخراٹ پھرتے پڑوان  
حرف گفتن یا کہن کہہ کہیں تل کلام بیاباں  
مکھتری ڈارے فلسفہ سے ظاہر ہندی نکل گزارے  
ان سے راجہ دین وجہ خدمت فوہہ اور وجہ کمانہ سے  
راجہ پنہاں دے نکال اندر آندا ہا مجھو سے  
خوہاں آندیاں خدمتگراں پڑیاں جیہ نکالی  
آندی خدمت خاطر داری آندی فرحت بھاری  
تے وجہ عشرت پیش ہماراں کردی ناز ہزاراں  
دودھ دھان کردیاں آئیں عین دو ڈانہ والے  
ایہوں بعد ہرہوں پست کہتی ہاں نیند روج آئی  
پھر سامت ہر گزری چاندی نظر قیامت آئی  
نہیاں دے سرچاہ فلک نے نقش لگائے تارے  
کھل کھل کھنچے ہمدیاں تھریاں سرحدی ہنکارے  
برگ گھاں پڑ عرق ترپوں وانگ جھٹھے مشتاقاں  
زخم اوگھاڈ ویکھائے ظاہر اندر جرم فلک دے

گھستوچ بہ طلبہ سے سلق و گھٹ شوق شریہوں  
تے ایہ جام ڈکھاندا بھریا ہوں نہ الہاں مولے  
دا نادر دا سر ٹوکھل کردی رات فراقاں وانی  
جھولا جوش برہوندا جھٹھا وانا فھنڈی لے آیا  
ہستی سوز ہرہوں دیوں لاناں مشکل ٹھڈیاں ہاواں  
کھل کھل پانہ ٹھڈیاں نوکھل پڑے ہونہ نہ پانہاں  
شاہ مہمون بیا سد داوے مغرب وجہ دیارے  
تے سلطان کلاہیت والے آستوں بیس فوانہ سے  
واگھوں تروے خدمت کردے قرآنہ قبصیر اودے  
اک ڈنڈر اس نامہ ڈنڈے پڑے کوہار صفتی  
مہموں سے نور بہت پیاری دیکھے سو سو داری  
نازیراں ہاں خوشیاں وانی فھوں نہ پیاں ساراں  
دیاں گود کھندی نازک عمر پئی ست سالے  
نعبت بازی رات وانی وجہ کار ریمانہ دن کئی  
ہو پکیناں اوہ ناز ہماراں جان اک رات دسائی  
جس راہیں پال پٹکندیں اس شبہ سے تن کارے  
رہیں آبرام فلک دی پاپاں دے وجہ سارے  
کال برین جھکدے تارے واگھوں زخم مشتاقاں  
پڑتھادہ نکل جھیں تارے نذیب نور جھکدے

چمن چمن ٹوہ ٹوہ سب وچ تھیل ہر شب زندگیاں  
 چاہز کلم سر کش عطا دیو کھتے دتہ بندے  
 موت آنر ت رگی رگس میں رہاوں دھیارے  
 زسیار تک شیل میں جس کس دسیا بلتارے  
 فرقتیں قبیل قبیل گیاں ولبر دے ڈہارے  
 عکرازل دے نوح صفوں کھش قدرے تھارے  
 دے عمل میوق بندے جانب نور قر و  
 جاگدیوں دل نیند رگتی اندر جھک چک دے  
 شرین سب دے حوسے نہیں آب کرم مزوم جس  
 لایاں بڑے پالے ہمیں داں داں وچ کراں  
 پوٹا ویل نمل بھاوں پڑ کرن وچ پڑے  
 تے انماں واس لے کھڑا میں بارے وچ کراے  
 مندلیوں وچ آہیلیاں دے خواہے دے کراویں  
 قمریاں موت سو دی شائے ویہ کرن کھڑاوں  
 تے ہر برگ کلیم وچساں ذوق شے مرغل  
 زکس چشم چمن دا پتو کسے لاکہ نعلی  
 ویج پتار کھڑا جتھ دے وچ شیخ رمنلی  
 دھلی رنگہ لیس نوخیزاں خوش قسمت شمشادوں  
 اس شب اُسے وچ قہاری کچن ٹھکر گزاری  
 تہ ہنہ نیلوفر جس پتاراں گھر لکھے  
 تے تکتے غنقاں ساڑے مندل تے گھراڑے  
 کلقن مٹی انماں وگدے پنی دا میں کھل اتدے  
 سٹ پتہ گلزاروں پتچن پار سا ہر جاگیں  
 نڈک ناف خزاں جس لے گئی مہا ہر خانے  
 رینیا اثر دانیں گلخانے دارے کھتے اہاں

نور وچ غولے کھانڈے مان ہوش بولوں  
 بزم افروز طرب چڑھ ڈھوہ چنکے چرخ کنارے  
 اکبر کس زحل دے پکروں چیتے خون فوارے  
 جگم چرخ مریوں کھکھکوات چنڈن ڈھارے  
 قبلہ عقب قلب دا مرکز کرن طواف نیارے  
 لائے شایب چنڈی کا دلہہ بریاں دے سرازے  
 کاکشلی گل گمت نمائل چرخ دکھاسی کروا  
 اکھیں کھول زینں ویل کتن پو کھیدا رقلدے  
 سزا گھوڑیاں وچ پتاراں تر ہویاں شیم جس  
 شیوہ زسے گھوڑیاں ہم ستم نو شغری بے خواراں  
 صدیاں نوہ رو گل کوہ ساری ریس کو اکب کروے  
 پھل پھل غمور کچے پھل شاداں زہر ہوں دل دھرے  
 ڈوڈیاں سبز بقی گلان دیاں جاں مستی وچ آیاں  
 بھرا ڈرم سمن دا دامن نار دے گھنڈوں  
 شجرہ طور غنود کرم جس لائے پتھری ڈورانی  
 سنسلی شاخ کھارو دھلی ڈھل دی ویرانی  
 سو سن دی شب زندہ داری تم ہزار زبانی  
 سو سہی وچ تار آڑھی گھڑیا سو آزادوں  
 وچ دیار اشبار صنوبر کھوہیا چھیل لوڑاری  
 روہیاں گرد دیندیاں نہویں چپ نہاچاں تھے  
 ڈونے تے سرچاپا نیوں سو زخم اوچارے  
 پھیلیں نل پیادیاں یار ماں وچ وصل کزارے  
 رسا رات سعادت والی محمدیاں زیم ہوا کیں  
 بسولیاں بحر صحرای گنکن جس سوتھنے ڈرانے  
 دامن بحر بھر نڈوں جھاڑے پھلیں رات شکان

نیند جتنی وچ نرم خراشیں غسٹی باز کھاری  
 چوہ بندے دیہ ستارے نکلن نکتا تقدیری  
 پیر قضا وگ چلی برہوں قوس غمک آنکھوں  
 پھر پختا تقدیر کمانوں آن ویا وچ چھائی  
 روک کھیل دھڑ دے دوں خبر ہوں ست ایوں  
 تار دو ڈاک دو کناں ناہیں کنڈیاں وچ پہلا  
 دو کین دو اکھیں اگل اک لیل پر دھوی  
 دے جتے جتے پکڑ وچ سینے کھرد تیز دکارتے  
 جمل والا کتھ ہوں لگا زخم دتے تن ڈتے  
 اگلی ڈاک زنجیریاں والی نور در پے پیشانی  
 ڈاک ترش وچ بازیریوں دل وکل آخت جھللی  
 مو مکل وہاں پیکل کھال پڑ پڑ بھڑے سیاہی  
 آجید توہن برہوندے کھتیب جھکا ہوک پھارا  
 آج سماکتہ گدے جانہ سے ہماز کھن پڑیوں  
 مہر لکھن تے زوم اہان شام کھن دھکا دے  
 سو سو پڑ دے چر کر ان جانہ پکڑ وچ کھنڈے  
 بی خرا کا تھینے مقابل کوبڑ کھن یا کھن  
 قدر ضرور کھلت نظر وں وچ دوسے ڈارڈ کے  
 جی نور فروزاں ناہیں نوک دھرے چاہیلے  
 پے تھک پر کھٹک تھاب تھاب جانہ ستارے  
 نرم لطیف منقرہ زیا فرق اندر موڈوئی  
 ڈرین کوئے آقن دے آتے اٹک کھولیاں ہویں  
 ساری ملودت ثورت نوری بیوں پاک قصوں  
 جان رہی پر وہم تحضر دھرتی و گیا دھرتی  
 بازوری دی وچ کھیلے وگ وگ کئی کھاری

باز کئی بوہ ڈاک ہلک جھمٹے دی بیاری  
 ڈاک تھلی کل کنڈل تھتے تار سیاہ حریری  
 بیٹ اکھیں وچ نیندر فرحت خار غمک ہمازوں  
 ہوہ بے خبر کی ہوں لگا پڑی برہوں جتھ کھلی  
 والا نوک دھولوں دھکاں کھک کھک کے لریں  
 لعل لے دو ہام کب تھیں کھنکھن وین پر لیا  
 ایوں بہت خضاب و کیندی پیش لڈل جتھ کروی  
 کن نہ کھن نہ اکھیں دیکھن مٹوں نہ شور اللہے  
 پٹی زلفا نیندر اندر دندے پڑ دے کھتے  
 آچا پیٹ جوان ہاتھ سو دھو قریاں ہوتی  
 داغ کھلا وچ بد زبوں لے اس وچ داغ لکائی  
 دو محراب ہنساں وچ کماناں نیوہ دار سپاہی  
 تھیں کھن صلاں ناہیں ایہ تجتیب بھارا  
 تھیں کیا کی کھل کوہے باز بھرے پڑ کریوں  
 ڈوگھے زخم اماندے کاری نکل دو سکو جانہ سے  
 دریا ہوش نشے دی مستیوں سوچ چھڑن دل ڈکے  
 ترف مرے دل برہوں کھاجات نہ جھٹکسا داران  
 نیوں چشم نہ قدموں چھلی شرم بھری پڑ کر کے  
 اک سفیدی ڈاک جیسی ایڑو آن دو جیلے  
 جاں ای نور چھلداوتے وہاں بھواں وچ کھارے  
 جوہیل لہاں سہلاں دھویں لعل دھن رنگ کھولی  
 آپ حیاقوس ست داری نکل دھویں ہویاں  
 غلب وچ آقن دے گدو کھٹک پے سوچ نوروں  
 جدوں ڈیڈا ثورت آقنی ویکھ کھل کی کوڑتی  
 تھیں لو بھر آئے کھنٹے کھلی جوش کھاری

سینہ چوڑ کیا محکوسے شور دماغ رچھلا  
 شرب لگاوتی سرکاری ٹٹ توہن سدھانے  
 ٹون ٹھنٹا بڑھ ریڑی ڈھنگے نہ خبروں پتوں  
 پھر اود حالے توں والے کہ گھٹتے دیانے  
 پٹ پٹتی ایہ وس ٹلا زھر رہی پیکالی  
 گرمی شعلے بہوں والے سرد کرے دہر سردوں  
 جس زخمے دی مزاج ٹلا دہش پہلی داری  
 لوک کہن بود زندگی رتینا ایسا شہت ہماری  
 وائی دروغ کیا ایہ صورت چندی یہ کناری  
 ڈگ پٹانے یار گھٹیں سوٹت کیوں لے اودیں  
 ادا دھار تڑختی زخموں چلوچ زم تڑختی  
 بڑا وچ گیا وچ دلہے جیسا تم نگارا  
 لوکل تیز کناریوں ظالم ڈاکن جان ٹوکھوں  
 کسی جھگڑ والہاں دون شاخ نہ ٹن ٹٹ سکتے  
 کر قیدی پھلت کیٹی جتتے جوش بھانے  
 روک پھیرا درد کھنڈا بن کہ من دوایاں  
 توڑ پڑیں غم بھرے پھیرے دس کھسے دکھ لائے  
 میں ہا میں سب کچھ توہیں اس حریفے دی قائل  
 آپ گیا پٹت چھوڑ گیا اس ناگھتی سر دیتی  
 جبر ہوئی سو بخش بخش تکیاں آن دکائی سیان  
 ٹھنٹے دے وچ صورت چندی جب ترناشا ایلا  
 سیان سیان وچ تھا جاپ یار نہ دے پچھا  
 چھوڑ گیس کتھ کھاس کرے وہ کوہیں ایان  
 ترف ترف ہمز متوں گھیں زار جینتہاں کھنی  
 چھوڑ گیس جان میں ہے خبری کس ڈر کس دہنی

بہوں چھوک دیا اٹیو کتھ سر چر نہ کیا  
 دیکھ ترف ہمز متوں جھلی شوق اٹھے اے  
 تیز نگاہں قاتل چشموں یہ پکرے وچ کیوں  
 ٹھنٹے اٹھس شعلے ڈوری وقت فائدے آئے  
 پٹنا پھر کمان بہوندا اوسیا پکر نعلی  
 عشق کناریوں کھاس ہوئی موج وئی دل زخموں  
 ایہ نامور بہوندا ظالم ہوں کتھ سو جوری  
 ترف بہوں دھس پکرے کیا کھلا کھلا پڑ کاری  
 پٹت کتھ چلا بھائی خاک زنی کر زاری  
 جھوکل مست اکھیں وچ کھیں قاتل کاپر دویں  
 بھلا ہوندا میں سوئی ٹلا وس نہیں پڑ کھنی  
 چلا گیا من شوہ پارا رتینا بسوریوں ہمارا  
 دم وچ شاخ جڑیں پٹنہ پٹنیا کہہ لیتیں ٹوکھاں  
 پڑ پڑ کھرتے برگ نہ بیو وچ وئی قاتل چکے  
 زخمل وئی زنجیوں وائی گردن چچ پھانے  
 بھولیاں بھر بھر قہر ہاوی سر تے بھلا دکھیاں  
 پھوئی ٹر ٹھینے ہمارے سر تے جو چوائے  
 زخم کتھ دل عشقوں کاری رہی ڈھنگے کھاس  
 رو پڑ وئی وچ سڑا دے رو من کتھ کتھ پھان کھنی  
 سو سو داری نیندر اندر کشیک چنے پے کیوں  
 اٹھدی سار ڈتھ پڑ پھیرے اود ش نگر نہ آید  
 کھن دو ٹھین دہرے رت جلدی دل ترفے من کھرا  
 مان تڑختی بہوں کتھ دل وچ کرے دوہلاں  
 میں وچ تھیاں تیز نگاہں دانک بھگی بن پانی  
 اکھیں ڈٹو کھلا میرا پاس کھلو تڑختی

ہاتھیں وچ نہیں ہیں اسلئے میریاں درد وادائیں  
 چھوڑ گئیں کر زخمی یار اوج فلں وچ داسا  
 وچ مٹنے کٹ لیاں برہوں جاکی تین برسوں  
 گھٹ پتھر سوال لو کھیرے دم دم درد سوائے  
 تے اندر وچ غلام برہوں تمہدی ضابطہ چڑھوئے  
 مار برہوں نے کھلی تھیتی ٹون دلیدا کھلے  
 تم اندر دل کت کت کھلے حال ریماسو اوہیں  
 پر اوہ وہ سارناری ٹوند نہ ڈٹھے رازوں  
 ظاہر ظاہر وچ مشبوہی نظر نہ حال زبونی  
 وچ پتھر ہیں اک آئینہ چل کتے زندگانی  
 تن زندہ دل تمہویں داخل خبر نکالی لوکل  
 نوادہ عشق تھتے جھل وگدا مع خدیاں کورنہا  
 پر استوں کچھ خبر نکالی اوہ وچ کرے زاری  
 اوہ کھوڑ ہوہیں بٹ پختی بے خبری نگاری  
 سے مہنہ نمائے ایسا خوش جگر بٹ پختی  
 اوہا نقش اکو وچ دلدے جو مٹنے وچ آیا  
 تل کھیلیں رس مس ہندی دل وچ رہے یاری  
 دل دل بھرے کاوے مٹے برہوں چو بھک تھے  
 ہونہ سوہیں نمودیاں لائیں شوق طلب دی واہیں  
 جس ڈٹھا سو سر سر چلے صبر آرام جایا  
 اوہا یاد دل وچ ہر دم تیرے کتے دل بندے  
 درد وکھل لے بھل گزریاں گزرتے وچ تریاں  
 اوہو شب دیاں پتھریاں وکیاں کھوں زخم نہانی  
 قر غلب کی جھٹان لگا تم ذروں دی واہیں  
 کی ایہ آن تھریوں قاصد کیا سونہا کہ کے

مہانتیت پیاں سر نہیں پئی جان اذائیں  
 مر گئیں میں ترف نظر وچ وقت ماہ دلاسا  
 رات کوہی میں سر گزری سنی سدی رسدی  
 پار گریاں پارہ کیتس رُخ نا خون وگائے  
 ظاہر شرم نیوں دوجے چا موند تھہ وگلوے  
 دل وراز نہ ظاہر کردی نموش بھلاں دسلاے  
 دل وادبیت نہ ظاہر کولے دسے وچ جموہریں  
 کھدیاں اندر وار دلیدے لائیں سوز گداڑوں  
 بیٹوں خچے دل پارہ پارہ وچوں قطرہ ٹوٹی  
 اندر سپ سمندر تھلے موتی رازنملی  
 خار دسے وچ دلیاں اکیتس کڑکن نمودیاں لوکل  
 پر وچ طلب مزاد حقیقت تن مرودہ دل زندہ  
 نمودیاں وحمویاں جس کتیراں کردیاں خدنگاری  
 بانڈیاں اس دل بھد کر کر ہونڈیاں کافر باری  
 کافر کیش بنہانڈیاں اکیتس رُخ باری رنجینی  
 ایہ وچ حیرت خود صہیں عامل اپنا آپ بھلایا  
 پر ایہ راز بھنڈیاں کارن کردی ظاہر داری  
 کھل کسے نہ سینے کچھ کچھ دور فانی دستے  
 قدم دھرے پر خبر نکالی روڑ کتے ویٹوں  
 دل دروسے پر اکھیں تھن بھنیاں لوں نظر نہ آیا  
 تن کتے پر ایہ بے خبری چال پنے گل رسدے  
 زبور وچ ڈیالی ہوئی اس رسیاوں تریوں  
 سیاں تل کلامی سدی دل وچ ہور معافی  
 دل وچ رومعی ایہ کی ہویا کی وگ گئی تھواں  
 چن گئے ایہ کیا تھتے کون کتے گا پر کے

میں تخی دے بہاہ کشایوں مات فُطَب دی آئی  
 کون کدھے آن واہو کمر پات گھر گھیرے  
 آن پیا سر میں عاجز دے سو آفت دا ٹولا  
 ایہ جیہاں شہی والا جن وچ خاک رلیسی  
 کن اوگماژہ حرواں دیکھیں پان گھل دیاں کھل  
 کیسی لاج لاو تارے واپ واپ خیر تندی  
 روز گئے وچ بخرے دے سستی بخرے تھارے  
 تے ایہ ہود بناری ملا چدا دائو کوئی  
 کدھ میرا کل لعبت بازی تے آن کرہ زاری  
 خیر خراب حرف نہیں بن کیں جو زکسارے  
 ترس کرے کھل دے درد و دل پان آئے  
 کدھ کدورت دل دیاں اکھیں آب صفائیاں  
 نوں جلیا نوں کھارے مات سونیا پلا  
 تازی شَب وچلا برہوں ڈرواں فوج چڑھائی  
 کون چھوڑو دے اس دکھ کولوں کمر عرض توڑے  
 رودنویاں مڑ جانے ویٹے زمین رہیں بچھارے  
 نروں خیر پان کھل پکھوں رودنویاں مڑ جاو  
 دہنیاں اکھیں نے نت کرنی فم دی دفتر شوئی  
 آہوں لائ چھتی کس جاپے دونخ وچ تھلن  
 سو دن ڈاٹا تارے کجے چھیں جھلن لایا  
 منگر اتے کھیر فُتادے حاضر سوز جہاں  
 دی زینھن ڈروں کئی خیر گواپا تھے  
 چل تھارے کر لکھ چارے اوہ وک گیا پڑے  
 نیند نہ آوے چھیاں اکھیں دینے نہوے جانی  
 زمین دگن دو سکون جھنیاں بکھو گئی نہاں

کیا خوار دی ورتن لکھی لومڑ لئی سر لکھی  
 ایہ کی فتنہ ہون لگا ظہر دل چھیں میرے  
 کیا پلاہ کھاروں لگا فم برہوں دا بھولا  
 گئے دکھ وے نوں بھارے کاریں کون کرسی  
 ان قلم تقدیر اطل دی دین گئی کی جھڑکھن  
 کل نہ نام کھل دا چٹاں آن زری ہو بندی  
 لکھ لکھ چو میرے کل روج چٹھل گئے آن تارے  
 کل کھیندی میں وچ ڈاڑھ آن نکالی ہوئی  
 کل مائل تے آن دیوانی بے دس میں بھاری  
 کل نو شیں میں وچ نہایت کس وقت ہارے  
 ان ارادہ رنج کن ترووں وک ڈرواں دی واسے  
 نوں قضیہ سر تے آیا کدی نہ ڈھلا شیں  
 موسم کیہ بہاروں والا وقت خراب دا آیا  
 کھیلے روز خوشی دے ویٹے فم دی واری آئی  
 باپ میرا بے مکھن واں روک سکدو موڑے  
 بھور واں کر گریہ زاری وقت فل دے آئے  
 دین کیو جس میں تخی دے جلو بلو دکھ پڑ  
 آجک می تے آس لکھی ساڑ کرسی قلنی  
 کردی رہی ڈھنگا ہیوں دل دیاں دل وچ تھلن  
 دن سارا وچ فم دیکھیری آسیں مائل دہلا  
 پہلی رات جو قبرے واپی سر اُمدے تے آئی  
 ہتھیاں ڈھست ہو ہو گیاں ہور استھلیاں تھے  
 بہہ تھلنی اوہ جتھ نہ آیا اڈا دود دھیرے  
 جتھ پھاریاں وٹتے تھیں زین انسی کل  
 رڑکے زخم نہ سو دن روج سے کد ایہ درد سو کھال

لائے رہوں ایہ بہانی ہائی تہہ لعلی کالی  
 صبر کیا وچ قبر یا جن خیر کیا سی ہوئی  
 قہر قہر ایک دکھاندا تار و تار پڑوئی  
 رات سوین دکھ لوں پئے نوں روندی ڈارو ڈاری  
 ڈٹھے چرخ کھلے تارے جوں چبے دیاں کلیاں  
 بھل سکی بھار برہو تارن آہیں پست پلیناں  
 دے نہ دھوں دسلا آندا دات پئی وگ چڑھیا  
 راجہ شوق لے بل دل جس دھواں ہاں آوے  
 ہندی آگ کھنٹی چا برہوں وچ گوشے تھئی  
 دھوں آہیں گت لیکہ بیسی رات ایسا سو کل  
 یاد پیا سو کل دا حال رسیا زلم و دھیرا  
 کل دے زلم بھلی مرام پھیک گئے پے دوئے  
 مشرہوں تہ ملی زحل نوں قدر بلند اقبل  
 اوباسر برہوں واسلے چکر سڑے رت لوں  
 چھائی کے متھا ٹھوگے پئے وال اڑاوسے  
 جہ پارے پلای کھولے دل وچ فل و چارے  
 کدی سہانی کدی پاندی نہایت کشید کماندی  
 بل اکھیں ٹوں دھنیاں دیکھے رو رو کرے اوہاں  
 ڈکو ڈکو جن روو عرف ہے نامن دوامیں  
 ہے آرام قراوون خلق تصور کے پیشانی  
 رات تھی کھنڈا نہیں نکھیں جوش بھریاں ٹوکل  
 بوہ عورت حاضر کر کے آگے پشتر نیلاں  
 درد غلامے دفتر خانے دھر نیلی لے آگے  
 اے میرے محبوب پیارے اے مقصود دلانے  
 اے میرے شب آراو لیرے اسد وچ پے سداکے

مقصودوں ہنچے دو جین خلق لیکہ کدھن بد فانی  
 ایہ اکھیں چڑھیں ہوویں سل پھٹیں بہ روئی  
 کھنٹی لہر قروی سہوں بھول لہو دل دھوئی  
 طرف قلب تک رو رو کھندی میں طالع نے ماری  
 اولہ اندامی رہیں کریدے مسئلہ نہ ویاں لیاں  
 دن سدا آگ اندر تھئی جن ہک لہاں لیاں  
 گرد بھار سو گری صبر و پے پے سزا  
 سزاویں آہیں سینے وچوں پھر کدھ و گلے  
 نیند حرام لوئوں وچ اکھیں دھنل بھاد ہوائی  
 کرے تلاش خان قیاسوں درد قسیم دانی  
 پیر کھا سو کدھن کئی ہویا گھاہ گھنیا  
 بھولی کھوں کھڑی دکھ سنگن طالع رزق دہوئے  
 آہیں سرد فل دیں بھریاں جس دے درے سوئی  
 درد کھلے تن میں اندر گت گت بھریاں ذروں  
 اکھیں بیٹ دند رنگ دے آندیں دند کھنوسے  
 کدی اٹھے کدی بیٹھے روندی آوڈر بل پھڑے  
 صبر قرار نہ آوے دلتوں نہیں گئے کراندی  
 بس آسے ظلم آپے کھٹے کیوں نیند وچ آیاں  
 پشتر خون دے وچ قبرے روز قیامت آہیں  
 واہ جراتی سرگردانی منت کیوں ہو فانی  
 حشر دھری پتلیازی دل ہے ہر لکایں چھوکل  
 سر زانو دھراکتے نیلی دل گریں تن غاں  
 کرے خطاب پارے آہیں تیرہرے پشتر دے  
 سینوں روہڑ وگوان والے تیرے زلم بھانے  
 وکچے تیرا رخ نور دکدا تارے گھنٹن کمانے

اسے وچ درد پئی دیا دیدہ آست لئی دیا چورا  
 اسے وچ خواب تیرے دیواروں او علم کی تھورا  
 اسے نہیں کس آئینے دل دے پر قیدوں آرزو  
 اسے وچ نزع کھجیاں کھنٹے تیریاں وچ ہدایاں  
 کی جانس توں کتھوں آہوں کتھوں قصدا کھنٹیا  
 خبر نہیں توں کھڑے کھڑاں کتھوں نکالیاں تیرا  
 کی منظم توں کھدا ایسا پانڈہ کھدے دل دا  
 خبر کیا توں کس نہیچے برکھدوں شہبائشی  
 کی اکھل گل کی کھائے مت مارن مٹن ماپے  
 ہے میں تھیں وچ فرق نہیں تے کی ہے درد مہمانی  
 دلدا شوق اشاریوں کراؤ تڈم دلا لہائی  
 پائیں عشق تیرے دے زخموں قطرہ پیل اک ٹوٹی  
 جی لہائی میں شے کھلی توں سب ڈور صفائی  
 توں کتھ چیز بھلا نہیں سوئی تیری جیش لہائی  
 ہر تیرا ہے منظم ہووے درد کھنٹیاں راتیں  
 تھجے چلاؤ تیرے دکھو کھت کھتے نامانی  
 رودی و کچھ نہ ورتوں چلاو ایہ کیا ہے پر دلیاں  
 ڈالنا ہی زنجیریاں والے تھجے کیوں گھت بھارے  
 جان دکھل دا دے دہیں ڈالنا دے زنجیریاں  
 کڈر گیوں وچ اکھنٹ دلدے ہو کھوار فولادی  
 ہتھوں ہت کیوں ہے میرے دن وچ دھیریاں کوری  
 اوہا شورت سوئی تیری رس مس ری کھلیجے  
 آہو کھتے رو دلدے کتن وچ میں تیرے تھہ لئی  
 جان ری پر غم دی دھارے مرغ اوسا گل کھیا  
 میں بھر نیندر ڈکھل دی ستی توں تھتی توں بھنٹیا

کھوہ گینوں کے موہ کیوں لے باقی اسے سورا  
 کھت تیرا واکھ قیامت جیش زکھدا جوڑا  
 تے توں آپ قیامت کھت کھت قیامت زوہ  
 ہر توں تیرے دو دل تھیں توں چار لوہاں  
 راہ ہانکے دل کھانوں میں پر تیر چلایا  
 خبر نہیں توں کھڑی پھنٹوں دگیوں ایہ بولہا  
 اوہا کون ساکھل داہی توں دھنوں نت ملدا  
 ترف مریدیاں حال نہ چھدوں دلو دلو ہے پر دہا  
 خبر نہیں میں ہاں یا نہیں یا ہیں تو میں آہی  
 ہے توں ہور تے میں شے کھلی آخر راد کھیتی  
 میں دکھ دی کھورت ہوساں توں کھنٹے خبر صفائی  
 یا توں ظاہر تے میں منظر مانوں گویا کوئی  
 ہر اعتبار نہیں کتھ پائل پائل سو فسطائی  
 میرے دہم گھن قیاسوں ڈور تیری وڈائی  
 وچ خرابیاں دوہاں پر عمل دوما سلواتیں  
 خبر نہ کھنٹے مرن کھتے میں سر کیا دہنی  
 سو دے عشق تیرے وچ جان میں تھیاں وچ ایساں  
 اک دل کھواں دو تھن پوندے سو سن نہ پاؤ تھارے  
 مار گیوں پر کھڈر بمانہ کیوں نہ کا کھنٹیریاں  
 گل کیوں پر شورت دہنیا دلا تھری آستادی  
 نہیں تیرے دود بھو گل والے داہن پتہ کھاری  
 نہیں دو ترک لو تیرے ہتھے اس شورت دے پیچھے  
 دہا تھجے ڈرہج رہا پر موز نہ ہور اکھلی  
 اندر آہہ زلفدی رہیوں زھر تھی دھر پھنٹیا  
 توں کر چھو کھنٹیا میرا کی کھنٹیا کی کوئی



میل دو گوشے باز کھولیں میری بڑا کڑی  
تا وہ زخم اچھا لگا مر جاندی پاک واری  
کر جا کدو پاک وصال نہیں میں عرض کڑاوی  
کڑیوں کر پکار اچھی ہوتے اداروں پاروں  
کی کہیں سر دھریں دیوانہ بی بی اس ڈروں  
تیری نظر کی وجہ سننے خوشحال پر میرے  
ہاتھ مہیلاں لڑخ بد لایا دم وچ بھونٹی ہوئی  
کوئی کسلا دن میں میرے اسے کڑا نہیں تک سالے  
تھکھو کھو کھو کھو کھو کھو کھو کھو کھو کھو  
لٹھڑی نیند نصیبوں نکال ہے اوہ نے کد اپنی  
کاش میری ہے اپنی تو میں عشق تیرا دل دھریا  
آخر پاجہ میرے دم کالی میں کتہ سدا کی تاپیں  
ہلی میوں سے ایہ ویرانی دیکھ میری خوشحال نہیں  
کیوں مڑ خیر نہ یو میری دھر چنگی ڈی گھنٹیں  
میں سر چکی بس کر چکی آلا دھوکوں گھنٹے پھینچیں  
دل چھل یاد نہ میوں کالی دل سادہ کی جانیں  
ایویں دودھی دین کرندی چھینے کرے کو سالے  
زین نہ مٹتے نہیں نہ کھنکے جان نہ ڈھنکے تیزے  
ہاں آتے دل نہیں کدھے ذریں رات وہاں  
پہنچے بولے نٹھنی بولے تے چڑاں پھلواں  
درد ہنساں دل مٹواں چڑیاں اٹھاں نون تینہ کالی  
گھڑ سورے اٹھیں دھووں اٹھوں میل اندری  
ست کو کھینچے دھنیاں اٹھیں راز ستاں کھلے ہوئے  
میر گیا بل اتت برہوں چھیں دل جلیا وچ ڈروں  
ایہ اچھاں کھلا رو بہوں آن کھلا ریاں نروں

گھٹیا تیرا مسنا وچ دلہے مار نہ پار لوکری  
تے تا آن جلاہوں رہتا مڑ لہوں ہے ساری  
تیرے کھنک نہ پیا آخر میری کہیہ زاری  
تا پکار تھے چھوڑ ایہ دکھ تا کہہ تھکے پاروں  
رو کیل روگ تھے خود ہندی ڈالک سہوی تاروں  
دوا باہر کھنک رہی تیری جوتھال نے کھو کھیرے  
باجہ تیرے ایہاں یک بھر مسنا طالع کوئی  
تیرا عرض وچ میراں کھنک ڈروں پانست چھالے  
تیرا کھنک تازک تکیاں ایہ کھنک سکدیں تاپیں  
اکھنک فرش وچ جلاہوں سدا قدم تیرے داہیں  
ایہ پڑھا مقام نہ سدا سوز اہم تھیں بھرا  
دم دم کت تک بھر دھرا برہو کدوے وچ کھانیں  
میں تہانی کو بھڑ چلی ترف صرف وچ کھنک  
میں ایہاں تیرا رنج دیکھاں مل لے ہے کھنک  
تو یارا خود دیکھ دکھاں نون اپنے درخ زنجیں  
عشق تیرا بھر قیمت میں پڑ کرے دکھاں  
کینے ستارے آپیں مارے خاک کوسے سر ڈالے  
فدا ہاں آپیں گھنڈیاں تاپیں کپتیاں فدا ہے جیڑے  
شرح سچ پر ہماڑا دہے کدوا گوک ڈھانی  
بیدروں دیاں فطرت خوداں اٹھیں آٹھ آٹاں  
دم لٹھا بھر اٹھ ڈھکا دھنیں دیکھ وہاں  
پانی یک اولار دو لڑخ تے رکھیں پڑو داری  
لب ہندی وچ جالیں دووے وانوں صبر نہ آوے  
تے نہ چروں رنگت بھریوے رادو ذیباں گروں  
بازی بار دیتی دم پلے دوا بھری دم سرواں

ایسا حال رہنا کئی ایسا دردِ بھوریوں  
 لگد سوا ہونا جاندا دن دن تم دوپٹداں  
 رات دنے وچ تیرت رہندی جتہ دیا وچ ونداں  
 مین نمہاں تے خوش ایساے کھل کھل دیکھو دے  
 پڑواں دے وچ ایہ رنگ کھلی رہن کھول دیاے  
 ایسوں تے ایسوں راتیں ایسوں تے  
 تیں توں وچ مے سدا کھنکھن دیاں  
 اکھیں کھدیں مالا پندیاں زرد ہونے سب بندیاں  
 رنگ برہونے تداں سواندے ہلن دھلا ہانے  
 پڑوے جاندا رنگ اس رنگوں بھیرنہ چھان پھانے

## دریا فتن مُصاحباں زُلیخا عداوت و حالات ویرا مخالف طبع وی و گمان برون ہر کی پھیرے ووا کروں دایہ گرو را از دل وی

مشقوں سیر دے تھے کھاری رہے نہ زخم لکایا  
 مشق ایسا وچ کھل آتش کھل کھلا ہاں مارے  
 آپ زلیخا مشق لکھوے ولدا بیعت پھیلوے  
 دے وچ دل لائو لکھوے دھواں لکھوے  
 بڑوں دہل گئی وچ ولدے دھنوں پانی پانی  
 کدی کدائیں تیاں ڈٹھے نہیں دوسراں دکھے  
 کدی کدائیں آپں کدی پاندیاں نوں ویسیاں  
 کدی کدی وچ کھیاں راناں وین مئے ہسلیاں  
 ڈاواں ڈاواں رہے نت بھوندی غل صبر قراروں  
 تھہ مے تے دیکھو تھوے اکھیں نیند تے آوے  
 تے اوہ چال نہ ڈیل سلاں تا اوہ تاز سورا  
 تا اوہ شیریں کھل رہیاں تا اوہ شوق لہیاں  
 تہیاں دے پڑوے اندر ایہ دکھ کدی نہ آوے  
 مشق لکھو لکھو ناہیں آخر ہوش کھارے  
 پر ایہ کوں پھیلایا جاوے کدی پڑوے وچ آوے  
 سب کھو صواں تار دیکھا سلاں کدی پھٹت جاوے  
 ایہ ووت سر چڑھ گئی دہشتیں حال سبحا ویسیا  
 جتہ پچھو تھہ نیش پوچھے پھری کھنکھن وچ رگدے  
 کھنکھن سدا بھرے تے ہانپے سدا راز کھنکھن  
 ڈھنکھن کدی سدا سر پندی کار رہن رہیاں دیاں  
 کھلون چھٹا پھون کھنکھن کم پوسے کھنکھنوں  
 کھنکھن لہاں ترا کھنکھن دوسراں کھنکھن مول نہ بھلوے  
 تے اوہ خوشی نہ لے جھم دل نوں جین تے بھورا  
 تا کھنکھن فرق بھاپے اسوں سندس وچ پلاس

راتیں خبر نہ کی کتھ مہا دن وچ مل ہوا دی  
 نا اور پنک متور پرتے نا اور لب دی الی  
 نا اور فرعون وگتے اہرہ عیدے نقری آئے  
 نا اور بس بس لڑیوں کردی دالی دا لا پلاوی  
 نا اور اک تھن پکا لکھن بندھی اک دو گزیاں  
 پور کھپ ولیدی پاون آہیں تال کنیوں  
 اک کیسا سو سوانی وڈی اُسدا سکن دلارا  
 اسوں نظر کیے دی سچ مل رہے ویران  
 اک ہونے کیے جلو کیتس دیری نے گھت جڑیاں  
 کتھ پاری ہوگ نرانی اک ایسا فرلوے  
 میں اتر نو وچ ورتے ہوا ابو ماہ  
 اُھا چیت بھروسے وچ دی شخ کوئی دیلا  
 سبے ولہر کھڑا رہندا نا پندی وچ دروں  
 ڈوئی کمنڈی وچ ایسالی پر قوس تھوڑی کھلی  
 موہن پار دیندا ظاہر ایہ کردی سو چارہ  
 کون ہوندا شخ وکھ گھوے لوں آن سوئدا ۲۰  
 بے کدی کے بھروسے دی وچ اسوں ولہر سدا  
 جن ایہ کتے بھروسے دیوں کھدی ویکھی تاپیں  
 ایویں کن وچ اور کتیاں اُسدیاں وکھ اور آہیں  
 دالی اک سیانی سب تھیں واقفہ ڈال چٹلاں دی  
 کتے توڑ ویکھوے شیشہ وچنڑیاں لوں میلے  
 روئوں چاہ اسلوے پل وچ لاراں زاراہے  
 کوئٹے درد بہنیاں لوں لگدے آسوں کرے نزاری  
 زلم ہنیاں لگ جان سینے مزہم لہے کاری  
 کتے ہوش قدم تھیں ہندی آسوں فن کھلوے

ہر دم رتوں جھان دیندی تے ہر وقت نرای  
 نہ اور پونپ نہ شوئی ہسا سر سبلی اکھن غلی  
 نا اور اُنگل تھوڑی آستے رکھ رکھ سخن نساے  
 نا اور تال خوش خوش ہوندی تافٹے ہو لڑی  
 ہر دم وسدی اُگھن جندی میں وساندے سخنوں  
 ایہ کا آفت آستے ورتی کر کر کن کن تیزوں  
 چٹم کئی کر زلم کسے روگ وسانو بھارا  
 بھاری نظر خد نکل وئی کیتس پکار نکل  
 دے پئی دا سایہ ہوی اور کمن دو کھڑیاں  
 اک کسے بن مشقوں میںوں کھلی نظر نہ آوے  
 آس ایسا جھٹے والا عاشق ملے نوالہ  
 بے تھپیر تھی کر کھاسل پھیر نہ ویدہ کرایا  
 کیا نہ زلم نہ دلو دلیا ایہ روئدی سر کرواں  
 ایہ کا نواسے وچ نیلے عشق اندھیری کھلی  
 لیندی کچھ قدم وچ آسوں آخر گھت نظارہ  
 ایہ کتھ سر خیالی ہوا تے ایہ رکھدی پڑاہ  
 وچ بھروسے کیوں باریں رہندا چٹم کتے دل اُسدا  
 یسیں اکھن محبوب نہ ڈتھا آسے تال نکلیں  
 پڑ کتھ مل بچین نپایا کی ہویا اس تاجیں  
 حرم تھوں آسوں گان دی سہ نارا سلاں دی  
 چترک گلاب کتیاں لوں ہوش بخٹے حُرمت سو پلے  
 مویاں گیکن ادا متیز نہ پڑھ مٹھے روپ ویکھوے  
 رُٹے یار چلیں آ میلے کر کر ریت داری  
 تے ہنیاں دا ز کھن دا بھورا کر دے پڑاہ داری  
 تے تھن مور تھنوں گھت جان باڑ بے کچھریاے

رہنا تھا کہ تھک لگائی جاہر و دم انہاں تے کھلوسے  
تے ہنساں ڈرو دا وچ لہا ہنساں نوں کرے سزا میں  
تے ہنساں بھڑے رہوں والے بیٹہ نیا نو بیڑے  
تے ہنساں ہنساں قدری روگ چھنڈے پن پلاوے  
اوتے گل اُپدی بھی اُپدی دیدن کرے نہ پوری  
جیساں بیجاں دے نظر وں بیڑے روڑ گھٹے ڈریاں  
اُنے زرمیاں گرمیاں واسلے اُٹھے وقت وہاں  
عشق چھڑی اُسدے اُنے جھپٹ سخی دس پاراں  
تے کدی اُنہاں جگا دیاں اندر لاو نہ تھی دہاں  
اوپا تھکھا لعل بد نشاں آج زرینوں پہلی  
اوتے دسے ایہ وچ تھیلیں کدی کرے زاری  
اوپا راکھ کاری آیا بدل گیا سُو حلا  
اسے میری فرزند پیاری سن لے کرے زاری  
توں ہوہ میںوں نظر نہ آویں نا ہوہ چا تھرا  
دیکھ دیہاں میں ہو دیاں صبر نہ لے کدہاں  
ایہ دوس کیں زردیوں رکتے بھرے جھمڑا لے  
رسدیاں شد کھاناں نازک اُٹھ و کیں کت کارے  
گو اچھھی بھڑی ہوندی خوشیاں وقت گذارے  
تے میں تیرے ہمیں کا دن ول تھیں فرخ دجھایا  
جہاں تو جاہلی وانگ تھیںیں بس بس کے گل لایا  
جگ کہہ راز پنچا نہ تھیںیں بس آتش وچ پلیوں  
خوشیاں کدی بازیں ہلدی کس آفت چھپ لیس  
ڈھکھاں بھرے کھیر شہے روگ لگا کی ہمارا  
کہ کہدی ایہ دھار زرخٹی ہے اوہ کون نصیرا

تو ہنساں ہر رچ راوون اُنکا ماندے رشتہ دلوے  
ہنساں دے روگسے اکتے ہوئے جے گھول دا نہیں  
روہنساں بہ آکھیں پُٹھے ہسداں دنہ کو کھیرے  
ہنساں نوں مل اور ایساں گمن او نسل واسینہ چلاوے  
رات ہنساں دے سنے اندر آون نکلاں ٹوری  
تے اس آپ جو ملی دینے خوشیاں ذوق بنداسے  
کوں کھل پارہ ہونے سداے سب زردا تے  
تے ایہ آپ کیل سوہ تھی اس سوہ کے ہزاراں  
پہ اوہ شگفتہ جاہن والا اُٹھا لہ کدہاں  
انے اُٹھا مل لُٹکا چلا وضع رنگیلی  
پاس عشق نکلاں دیاں لگ گیا سُو کاری  
شرح اکھن دا دگیا کئی ٹوک غزے والا  
جا بیٹھی اوہ پاس لُٹکا گھول گھتی میں داری  
مال تھرا میں ظاہر اُٹھا دیکھ بٹلے دل میرا  
غزے خوشیاں ناز ہوا رے میں وچ دکن ناہیں  
کہ تھریاں باکیاں چالاں تے خوشیاں دے حالے  
رکتے کیں تھریاں زمراں تے اوہ ناز اشارے  
میں قربان میں اوہ دلی پلیوں جس کنارے  
تے میں جان بھر دی ہویں تیں آپ پایا  
شیر بھرے دو حوضاں دے وچ سوون وقت ستایا  
شیر میرے تھیں دتی ہویں میری وچ پلیوں  
کینے تیں گلی کیتا دور کہے وچ بیٹوں  
کیں میریوں کی کر پکیوں ہویں مل آوارہ  
کس قافل دیاں اکھیں ظاہر توہ تھیں دل تھرا

کیوں نہیں گئے کرگھاکی بڑے ناڑ والے  
 کیوں بڑی لڑائی تیرے وہے سس دو سلا کتھے  
 کس دجوانی کیتا تینوں کینے وار چلایا  
 پڑ پڑ سطر پڑوں والے کئے لوگ سوکھائے  
 کینے صل دھری وچ آتش لکش حرب وانی  
 تے کینے بہ دگدے پانی چھوک فرست چلائی  
 پڑ ستر نہیں وہ کے اُتے چھوک کڈھیں کس بڑوں  
 پا خرہ پڑ اہم یعنی کئے میں دیکھائے  
 انت لو چنوں پتے خرہوں کس غلام رت ورتی  
 تے کینے شیرینی کئی تینوں چھوک کھائی  
 پڑ آبات بقید موکل کون تیرے سر وصلایا  
 غفلت اہموں چچھے کئے کارن یاری  
 کتھے لکھا دا معلوت اندر کئے ورد کلا  
 کون بندہ جس کیتھو بندی اے فرزند یاری  
 کینے تھیوں کس پتہ سٹیوں جان تیری کس تھئی  
 کیوں ڈال لکھ کتھیاں وہ اول تیرے وچ پھسلیاں  
 صاحب برق دھوں تھیں کینے تھیں شعلے جھارے  
 کیوں لہلہ دو شیریں تھیں قول گیتاں کر پتے  
 کینے ہوش لٹائی تیری کتھ لٹوں کس دستیا  
 دس ڈھلکا نار کھ پڑ وہ کس تیری غزاری  
 میرے ناوں وہ پڑی کون کوئی ہے تیری  
 ہے توں تینوں ارد نہ وہیں انتہیں کس تاہیں  
 بھیت دلیدا پھول یاری کرکاری دکھادوں  
 تے ہے ہوگ پڑی دا جیڈا یار غریب تینوں  
 تے ہے ہوگ فرشتہ کئی بہاں وچھا مسلّا

کیوں شوق پائے تینوں بھر بھر فوں پائے  
 کینے خوشی ہے ہونے پیاں کر کو صوگ کڈھتے  
 کس تعویذ ڈالوں واں تینوں کھوں پالیا  
 کئے تیرے کتن کارن غلامیں چھلے کھائے  
 دل تیرا کر فصل دار آتش کیتوں عقلوں غلام  
 میر چیلک وی چاٹ اچانک چا تیرے پت ائی  
 نکالت ٹھٹھ دیاں سوچھیں سر کیوں لوگ چڑھیں  
 پڑ ناخبر نظر تھیں تیرے زخم پھر وچ پائے  
 تے کس غفلت لکھے ست تھری لکھ دینے وچ دھرتی  
 تے کس خاک قدم چپ تھیں چا سر تھو دھائی  
 تے کئے میر بڑیاں واں چال مہمان گل پالیا  
 کتھے تیرے سر تھو پتہ پتہ پڑ پتہ کیاست سواری  
 کرکارا کتھ ایڈک بھارا کس تینوں دکھ لایا  
 تے اور نکلت لڑ تیرے وی کینے لئی او دھاری  
 تین کدھے وگ پتے تیرے پتہ ہنسل پلکسچ تھیں  
 کیوں فوں وہ ہنسل ڈاک تہ بن سر تھوں دستیاں  
 میر سینے وچ دس ڈھلکا کینے زخم او گھاڑے  
 ایڈک صدمہ کس تھیں پلو تھیں ول وکچہ کتھے  
 میر دو میں تیرے کیوں وگدے کی کیا تھئی  
 تے ہے حال نہ کیں ڈھانوں کون کرے تہ تھری  
 بچا ہور نہیں وچ کوئی نہیں تیری قوا میری  
 بھیت او گھاڑے باجو ڈھلکا ہو تہ نہ دور بلا کیں  
 ہے اوہ بچھی پوگا پلّا تیرے دام پھلاں  
 پڑ چھوکل اوہ حاضر ہوسی چا کھادوں تینوں  
 لہ اہلوں نال ڈھاکیں تھری کس تھلا

گھڑی پتک اونٹ سو دکھوں پیس وصل پلا  
 موہ دیں ول حاضر ہو سی جھو بندھ اگے تیرے  
 تے امدے دکھ کئے کارن سو تہہ بھٹی  
 سورۃ یوسف وا دم کرن پڑھ سنوں آواری  
 جگر تیرے دیں زلفیں والی مزیم ہے تھہ میرے  
 پئی امید جو ہوں گئی ذرد میرے وی کوری  
 کو نیکہ کاری کر دکھاوے پار دلاوے جدا  
 رو رو کے جی اہن پختہ کسندی اگتے ساسیں  
 کن نئی میں کس نے پتی جرم کدھے سرلاوں  
 کتول رہدا کتے بندا کت پتے رس ڈانی  
 کتے پلایا رس نے گھلیا میں سر چاہا لوہرا  
 کون کوئی میں کون کسندی کی کر کہیں لہاوں  
 تے اس جیسا وئی فرشتیاں نامٹنے وئی آو  
 کتن دے اوہ جیکھے واپیں اوپ گیا خود ویتیاں  
 جدوں اچانک آکر وڑیا ول میرا اگت کڑیا  
 تے اوہ کون نکلاں اوی جس وئی رہے سدا  
 جھوٹے کہے کہے کہیں نکلاں تھانواں لوہ وئی دلے  
 دل بھی گیا تھوں سمون دانن ٹر جدا تازیں  
 مت کو وہم کرے جو ناہیں چاہن ہے بد آیت  
 آخر کوہیں سہلی بزرگ عالم وئی دہلی  
 میں معقول نفی وئی ملنی اوہ عسوس میلی  
 میں جتہ ہاں اعتباری مطلق اوہ سنلی  
 میرے وہم نکلن نہیاں امدہ دور نکلاں  
 ولئی پاس ڈیلے رونوی رو رو گلاں کر دی  
 جدا نام نکلاں نہ ظاہر حال کہیں کی سدا

سے پیدائش خاکوں آہوں نہ ہی کم سو کھلا  
 ہے جوہ شروع طبع دا کر ڈھ سنتز پار تھیرے  
 سارے ذرد گئے یہ ولئی ویدن ٹال سنلی  
 کاش کئے زمان نہ دینا کارن اس تباری  
 ہوں ویتیاں کون قطیہ دور ہوں دکھ تیرے  
 تپتہ چنڑپ جو دانی ولئی مٹی ڈیلنا ساری  
 جی کہیں انہاں ایہ بھی جیت جو گھاڑیں ولدا  
 حال ستان گئی جدم پختہ کیلاں سو آہیں  
 نا پتہ میں میں کی جتہ ڈنل کسدا نام سداوں  
 کون کہیں اوہ کڑے تھانوں کس دھرتی داوالی  
 کئے جتہ کتوں آو فتن کور کھر میرا  
 کون کہیں اوہ کون نہیں باہر کون اہلاوں  
 غایب تھیں کھ پائی آسوں پڑیاں کوں پڑیا  
 کی دسل میں اس تھدی آتے ہوگ تریہیں  
 کاش نہ کیوں میں ویکھن ویلے دوڑا وہاں لڑ پڑنا  
 کی آسوں اوہ کتوں آیا پھیر کوہر مژ دھنا  
 امدے اگت ویش فلک تے تھانو کتے کد ملے  
 پڑ اوہ چل تے دل وئی آیا تھانواں اس ولدا تازیں  
 میں ہے کیف ڈانوا ہوہ ولہر کوہیں کہیں کیفیت  
 ہے اوہ کان میں کون سمورت تازوں ولئی  
 میں ہاں محض عدم اوہ جتی اوہ جتی میں لانی  
 اوہ مشہور مشاہد آپے میں نہیں شے کئی  
 کد اعلیٰ چنڑپوں توں تھیں جس عا کی چاہوں  
 چل میں ڈانوا کھ پڑیاں ہی میں ہو رتیاں تری  
 رچڑیاں داڑیلن سو کھلا ایہ اس تھیں دکھ ہمارا

بیوں بیوں مٹنے اور آیا نازک زمروں والی  
 سن والی وچ حیرت آئی تھہ سر سر نہ آیا  
 بس دتیا پتہ وہی جیڑے مٹت نہ مرہو کھلی  
 وہم تیرا منقلاط اعلاہوں ہور اٹھال لیلیا  
 گھر چڑاں خواب ہوگی وقت نوتے آوے  
 وچ قوئی بکون دے رکھدہ دہم پھ ساری  
 گورہ کھن نیال تیرے وچ وہم تیرے مڑو دھیا  
 جس شے تے توں عاشق ہو پوس اوہناہیں من تیرے  
 وہی عشق مجھ تے توں کر کر عشق پکیر  
 دامن حقل سدا پتہ جھدے وہم آئیں آپے  
 جھوٹی خواب کہل بی بی رسوچ جی نہ جھورا  
 کے ڈھنک بھو کھیا آئیں آون بھو کھیاں خواہیں  
 وہی کھن میرا اونٹو حقل تیری نے پیا  
 وہم پھرا کھن اتیہ کہ مڑ سکتے کراہیں  
 اوہے حقل ایسا مور پتہ دیاں جیہ اک بھارے  
 ہے ایہ سندا بھو کھیا ہوندا کیوں کراہ تم پتہ  
 دانی کے نہیں ہے جھوٹی تہ بھی جھو نہ توے  
 کے ڈھکا ہے وس ہوندا کیوں او جاندا تیرے  
 ایہ ہے وہم دواں پتہ استون مڑ دانی فرہوے  
 اوہ کہندی توں آپ وہی تم خن حقل تاپیں  
 وہم تیرا اک مٹت کھن دی ایہ عشق سنتر  
 وار لھیت کردی تاپیں ہاں گئی سو دانی  
 بلدیاں وکھ ہرہوں دیوں لائیں اپنا آپ پچایا  
 جھنوں دکھ ہوسے توں ڈرواں ہور کے تم تاپیں  
 وکھ دکھندا دورنگ ہدا دور گئی آٹھ دانی

کھول ڈھکا دانی آئیں آہہ نیال ہا  
 کتھہ تھیر نہ کھلی کھن اوت ایسا فریلا  
 ایہ نیالیں خواہیں آہدے مست انجی عملی  
 توں رنک اوہ جی کر ہا اپنا آپ گویا  
 حقل کون ہر اہدے آئیں وچ نیال لیاوے  
 پتہل وہم دھرے لٹ آٹھل وکے طبیعت ساری  
 توں تہن اس اوسوے کھنوں ڈور پتہ دل بھریا  
 غارج وچ وگود نہ آہدا بھویں لہو چو پھیرے  
 بھو کھیا کھن دہنے دھیا کھاوں کوہ بنایا  
 ہاں لگ حقل کھرے دھات تہیں کتھ نہ ہاپے  
 کھلون بیون پھوڑو آکیوں گیا توں پتہ دورا  
 میں آئی دی خواب نہ جھوٹی جھوٹھ پتہ کڈاہیں  
 کافر حقل تیری نا پتہ چاہے جس پتھیلیا  
 کھن منقلاط حقل تک جھدے خود لا سکدہ لاپیں  
 حقل وہم پتہ لٹن ہوندا ہنڈل و ہا کتھ ساڑے  
 ایہ تک کانی پتہیں زمروں آن پتہ تہ پتہ  
 بھو نہ ہوئے ہاں مطلب توں سب مائل ہت ہاوے  
 کوں ہنل تھہ چارہ ناہیں دس نہیں تہن میرے  
 حقل پتہ چا ہو ج کھیل سیانکے وہم دواں کھ ہاوے  
 ساڑیں مست وہم تیرے توں ساڑنک دانی آہیں  
 جن کیوں حقل غر حقل گیاں بیٹھیں سنتر سنتر  
 سر تہیں ہت گئی پتہ ہاں پھیر نہ کہیں کانی  
 جس گتیک اوہ کس کس حقل وپتہ دکھ پتہ  
 پاپیاں چھوڑی حقل نہ چھوڑن جے ڈھکا آہیں  
 ہا جھوٹے حل سبیا تم دی پتہری اکل

میں ٹھوس بنا وچ حیرت نیر تھینے دکھ دھانا  
 نظر طالع نہ آوے کئی کون کرے ایہ چارہ  
 دن راتیں وچ روون گڈرے چند رکوی نہ آوے  
 لے بن بھور دا دکھ بھرا وات برہندی تھی

بے ہے عشق تیا دکھ مکس ہوسی زلم چڑاٹاں  
 ری ڈیٹا وچ غماں دے دن دن حال آوارہ  
 لاث بے تم سینے وچیں ہوش تھکے فٹل کھاوے  
 آئی خواب مذاہن والی مانہ ڈھکندی کجی

### دربیان گڑ رائیدن ڈیٹا سالی راور گریہ و زاری و فراق و بیداری

روز ہانہ جزار ورہے دا رات ایسا سبے ہتی  
 سہل اتہیں روزیں والا سر پہ ٹوکھن کرا  
 رتو رت رہے تم دای پکھریاں جانہ بیداری  
 ناک برہوں ڈن کپ پکھنوں لے فن پاس نہ راتی  
 ایسا زہر پھوڑاوسے بندوں توڑ لعل امتاقی

دیہ اک جام بھرا بھرا کھول گھنتی میں ساقی  
 دیکھ غلاما وقت دوراوا پکھر ڈلے ول ڈردا  
 رنگہ برتھیں وسدیاں ہوتن تم ذراں ویں واہیں  
 زہر وی تھون ہو ہو وچ تریاق عرقی  
 جان ہاتھیں برہوں تھوڑے سر پہ لے تھرقی

### چیت

چھیا چیت چناریں دلبر میوں نظر نہ آوے  
 میں تیری ہو رہیاں بندی کیوں توں نظر نہ آویں  
 آہنگ تیری میں آگتو بیلے جھات گتک جنواراں  
 میں پاس لے کون میں کر کما وچ غیر و چارہاں

دل وچ ہر دم اوبا وسدا تا وچ چشم بھوے  
 زکھ رہوں بھوے بھوے کس جھیں میں تھیلوین  
 ہاں اتہہ کیتھے لگیوں میریاں مٹنی پکاراں  
 تہ کر کھندی ڈور و پھندی ڈر ڈر وچ تھاراں

### میساکھ

مکھل میساکھ جیاں گلزاراں بھٹلیاں پل بہاراں  
 دل میرے تم ڈلف تھری دے پاسے تچ جزاراں

مٹھیل شانل مہل سوہانے توڑ ڈھکیوں آہاں  
 میں وچ تچ پکھی پکھی پکشیں مہاں یار نہ پینیاں ساہاں



تو گل سے سرخیل مودعی ملی دی گلزار سے      لے تیں لہری زانی زانی ملی دے پکارے

جیتھ

جیلو ہوا میں بند ساڈن وانگ جو رہوں پاروں      کون ہوا پاس میں غم گھنٹی کس جس پنچن سداوں  
اے محبوب محبت تھی کیڈ کہ آفت ہماری      صبر لے تے ہوش تھوے ہان کڑے کڈہ ساری  
دل میرے وچ توہیں آجا بہ بہ گھنٹیں جھانسیں      سماعت بحر ہو ظاہر دیکھن میں میرے بہ گھانسیں

ہاڑ

ہاڑ میںے سر پہ گڑدی چھپ وچھوڑے والی      سورج فلں دے ہنیاں مغزوں کرو گھلایاں خالی  
خس دوکڑ دے وچ تینے ہیوں کن پھل ہارے      ایوں زخم تیرا آج میرے سینے دے وچ کارے  
توں نٹھنے وچ مودعی تندی چھوڑ کیوں کر دے  
بے اکار نہیں تھڑ واروں ہان قدم وچ ہرے

سلوں

سلوں چڑھے بدل سر آہوں تداوں پیر وچھالے      میں میرے ہنجر لریں ڈبے دے بحر فراق وچھالے  
آپ سروں ویہ رنہاں لادا چند کھلے باگڑیاں      میں منہرو گھنٹی پاروں نے ڈوہ وچ ڈنہاں  
کایاں گھنٹی سوہیاں سرے آپں ہوش گلزارے      پار لے میں بنے گدی لے پگ وچ تدرے

## بھادوں

بھادوں بھاد بھیرے دکھ بھارے نیچے اولغ بھادوں  
 روئے زمیں دا تختہ گھیا بھیرے گریہ زادوں  
 روون دا ورتارا میوا نہیں ورتاون گھڑیاں  
 دل دا راتیں بھیرے ہانصوں تختیاں پٹیاں ہڈیاں  
 مل بھیرے وی مشکل بھاری دیکھ کدی آکواری  
 خوش اقبال اوہا جس بھیرے جان قدم پڑھاری

## آٹو

آٹو آس دوراوی مینوں روکھیں جگہ دہانے  
 سوہنے ولایاں اکھیں اوہا کہ بھڑیاں زور دھگانے  
 دن دوواں نہیں راتیں سموریاں آڑے کھن سیانپ  
 دن ماتم نہیں رات قہقہے ایہ دوزخ سر چانپ  
 ہے بے عشق تیرا بھوپئی کس بہشت لکائی  
 ہے بے برا تہ دوزخ حلاوت کئی ابر تھدائی

## کک

کک کک ہر دو سے جانے میں کس مدد جانے  
 تھوہ و بھروسے نہیں ترنگے لوگ دل کوری آئے  
 دیکھ لوں جن طالع اپنے مڑ کد لے پادا  
 کر کھانل جھیل جہاں دم وچ ایہ اُسدا اور تارا  
 کر پھیرا دکھ گئے ہوئے مڑ کھیاں وچ ڈوری  
 سینہ پڑا سے پکڑ شرارے تن من ہو پانچوری

## کھڑ

کھڑ ماہ عمل دسے پالے سمیوں واہ دشانیں  
 مدت علی علی نہیں ڈوریں جن تے آڑل جانیں  
 ترخوں بھاب اتار کرم جھیں مننے روپ دیکھانیں  
 رکتیاں کھیر گھڑی بھر پیلے نیند اکھیں وچ پانیں

میں تیری قدر کس نہیں نہیں نہیں کس نہیں کتنی ہے وہ  
 پاس ہو غموں میں درد سینوں میں درد اور درد اور

### پوہ

پوہ مینہ ٹھنڈا چڑھیا چکر دو میرے سڑیا  
 کھر میرے توں کچھ نہیں دیکھ دکھل دیوں آہیں  
 آئی رات فراقوں وہی یاد نہ مٹ کر دنیا  
 ایسے آخر دکھ لائے تو ہیں جن کیوں نہیں پہچانیں  
 تو ہیں دولت تو ہیں مالک تو ہیں آپ لوگرا

### ماگھ

ماگھ کھٹلی دل وہی آتش جان کئی ہو میرے  
 کر سکاں توں نام نہ دیا تے ایسے درد نہ کئے  
 توں ایسے نہیں میرے وچ کھٹوں تویں توڑ دکھوں  
 توں ایسے نہیں میرے وچ کھٹوں تویں توڑ دکھوں

### بھگن

بھگن ماہ فراقوں روندی ہے اکھیں وچ رو ہے  
 جن ایسے اکھیں سوئوں نہیں نیند کیوں لے نالے  
 دل داؤخان اکھیں جسمیں بہنا نمدیاں وگن کن مران  
 ایسے حال ڈرکے آئیں سارا سال دیا  
 جڑ برس دے غم بہرا طاقت رہی نہ ڈورا  
 آکا سال ڈرکے آئیں غم دے سوز دکھوں  
 گڑ مرسل اکھرے غم داؤخان ڈورے وہی داری

داواہ عشق تیرے نے میںوں دکھرتے لکھ کھو ہے  
 آن دیکھا اوہ شعلے توری کھلیاں نینداں والے  
 وچ تھیلیاں تھیلیاں روندی گئے سینے پارن  
 نا اوہ کھلیاں نینداں غالب نا اوہ یار دسلا  
 اکھیں کپے رہن وچ لائی دن گیا ہو کھورا  
 دوزخ دے وچ کھن ناوں بنا ہزاراں ساوں  
 تو کی کلام دہان دو حرفی طالع فل وچاری

ہو ثابت تے صابر شاکر سر پہ سب نم چایا  
نت کرے فریادیں آپیں اندر دے ڈربارے  
توس لہاؤں تیر دُعا میں دن وچ لکھ کھ داسے  
تک اود یاز لٹے وچ مُسنے وکچ ویاں دیرارے  
تک راک تیر اٹھانے و جا کھوک سنی ڈرگا ہے  
تک طاقت نے حالت بدلی سزا کی حاصل پایا

## دیدن زُلفِ بار دوم جملِ یوسفی را در خواب و از خود رفتن و در دیوانگی افکندن و پدید زنجیر و زپایش کردہ در حجرہ انداختن

بحر سستی وہ گوی داری تیر نیٹے وا کلسا  
سودائیں دی ہر چندی آگے تھیں زودہ بلوے  
شکوئی رنجِ پیارے وا، قول مئے آٹھہ بلوے  
سے بولے تے بول نکتے چپ رہے گریز ہلوے  
وصل نکتے تے مے وچھوڑا پار نکتے تے دؤتی  
ایسا حیل مشکل ہماری بوکھیاں اُسدیوں وایں  
یہوں سوز گداڑیں کئی رہڑ ستی ہوئی  
رات رات اس اوبہ بھی کلیاں زُلفاں وئی  
عالم دی اس قبول آمدی ننگ اود عار سیای  
تے اس بارو پھینیں کولوں داغ لے ننگہ بندے  
دھر رہاں پگھر بریں سو توس دھری تیرانے  
گور گئے ہرام تے دل بھارنگوں اکھیرے  
کون حیل ویاں قلب نے دھریا تیر کمانے  
تیر اعظم دے وچ ماتم پئی رات سیای  
چٹاکر حصار سلوے بھرے بدعت ہاکیں  
زہر جرابوں کن سرطانیے موت رہی ڈریا میں

خودی تخبیر مان گلاں رہے جتلم ولسا  
کسے علاج تے پوسے قضیہ دل وینچے نم کھلوے  
بیٹیاں دے پتے رتے اُٹ کھسکل گل پوسے  
جوکھ خریدے درد دہا ہے بحر فریقیں سلوے  
اس حیل وچ حلیت ہووے اندر حشقت بُوتی  
سلا بھریداں نظریے آون پگھر جٹے دیں لاس  
اود زُلفاں مان رُٹے نہیں کھو بھر روئی  
خون بھارے دامن وانی وچ حشقت وی لانی  
تے راک دوش لوچے نکالی کا کھسکل دی پھیں  
نسر واقع پہنچ لیا نما کن دودیں پے ہلدے  
دھر کاکور کھتے دھم زہر توڑ شرف میزانے  
قاضی چرچ تھیر اندر بھری نہ داو دویارے  
تے ہاید سلید دنا اندے رنگ رتے کیانے  
گل ہو گیا چرچ لکھ دا قدرت واہ اسی  
روپڑے قول ترانوہ جوڑا دو بلاہ ہوا میں  
ہر شینہ حیلہ کھن قدر وی شریوں گل اڑا میں

کوہ نکالیں کہیں دیکھتے ہوئے گل بیڑا ہن ہائے  
 وچ نکالت اللعش سلاوے کہیں ذرد سلاوے  
 دفر ذرد منتش کر کے گل ہن سلاوے  
 نیند اگے وچ سہیلیاں چلاں تاہو ہمن دلیاں  
 لے دل سنی تھہر نوائل نیندر روک توہوں  
 نیر والوم پکارا کھنٹے ہاشمادے عمرائیں  
 بھجیل دی کھہ نیر نمینس کیا کرن دہا میں  
 سرخانی دہاویں ہوہوں دل ذرداں کہیں بھرا  
 تے وچ ذرداں کھیدی ہلوے روو کے فرادے  
 واہ قسمت میں کھکے طالع ایہ کوئی باری  
 رہوں میں کھیتے ذردے روو ذراں لے کورے  
 خاک میری کہیں چوں پکاراں میں جل سنی اڑا میں  
 تے اس حال خرابی والے مت کورے زما  
 کھنٹے دے وچ میرے کوہوں کیوں کھن گیا جہاں  
 ہمدن واہ چھوڑ سدھماں میں سرت نکلی  
 میں جاگوں تے طالع کھنٹے واہ واہ طالع میرے  
 ہے اوہ ہانگے تک میں سوہوں مہنہ اکھن اگاری  
 اہا میںوں سون ٹرندے دکھ دیون سو بھارے  
 نیک زخم بھول بھارے ہوہوں دے پکارے  
 ہے کھنٹھیر سنی کر کھانک تہوں ترس نہ آیا  
 ہوئے زخم کھنٹھیر اسے دلہے تے کھن مہوں نیندے  
 میں ہمار نمار فراتوں کہہ جاہور نیندلی  
 تک نیندر واہ جہاں کھنٹھیر ملن مڑاں  
 دوہیں اکھن مہیلیاں گیاں نہ کھنٹھانے گیاں  
 نیندر نے آڑم بھرتے دنہ ویکھلاں کھنٹھیں

لیلی چور تک لکھ لے جڑ بڑ شیشے ہائے  
 بھرا رنگ شہب کہیں آسیا وچ راندے  
 دھرے کہیں اگھت وہ بیکر کھنٹھیں واسے  
 چاوراں دہاں پھیل اوتے جڑ بڑ مہوں اہاں  
 کھنٹھیر دا گل شہر سھلاں اھسار شہرین نوہوں  
 بیا موزن نیندو ہو کے فہنت بھرتے جہیں  
 وک کھنٹے تے ہوہر بھیرہ ہنگل ہاں ہاں میں  
 اک ڈھنگا کھنٹھیر ہانگے زانو تے سر دھرا  
 نیر وگلوے مہر رڈھلاوے اپنا آپ کھنٹھیر  
 واہ ذردا ہوہ کی شے ہوئی میں ہاں مار گزاری  
 کدھر گیاں اوہ کڈھلاں میرے کار سوہوں  
 اہا آہیں میری کہیں دکن قیمت تہیں  
 دم کھنٹھیر میں ذرد سنی واہ این دیا وچ واسا  
 ہے وہ یار نہ ظاہر تہیں تے کھنٹھیر نہ آویں  
 ہمدن واہ وچ خواہے دیکھوں مہوں نیند نہ آئی  
 میں راندن وچ کھنٹھیر دھرے تم میرے  
 طالع کولوں میں آج راتیں دنگل نیند ہوہ صلا  
 کہیں کہیں میں مل پکارے بسر خار کھنٹھیر  
 چوچ کدھیں ویکھ پکارے وہ ہاشمادے کورے  
 گل دل مہیاں ذرداں میں چا آتش وچ پیا  
 مار گھنٹھیر کھنٹھیر کھنٹھیر کھنٹھیر  
 ہے تو میں ملن کھنٹھیر سارے ہوہر طالع نکلی  
 اہا آسیدی کھنٹھیر ذاری تم اہا فریادیں  
 روہنی روہنی اکھنٹھیر اوتے مہنٹھیں کھنٹھیر پیا  
 تے ہوہر جھک کھنٹھیر آئی اہا ملن کہیں مہیں

جیوں دو زہر زہری لہب سے مٹر خوشی لائی  
 صلح ہو گیا وہ کوٹ مقاصد چشم شکستے پانی  
 چشم نکتی سے طالع جاگے کٹھنی بھی خم سویا  
 اوہو زخموں اوہو غمزے زندہ فرق نکائی  
 اوہو شدہ کرشمیوں زلندا تری پیٹنے ہادعاں  
 اوہو گورنری وی دوویں خاصہ چھڈن زلندا سے  
 گورنری پیشانی اوہو نکلی دے انگارے  
 اوہو صاف بر ہوندا جیلا انڈو دے وچ کارے  
 اوہو پار چھسے وچ زارواں رو رو وقت گزارے  
 اوہو پسندوں وچ عقبتیاں کتھی گریہ زاری  
 رو رو پل قدم دیاں نکلیاں پچھ ہزاروں کروی  
 تیرے تاز کرشمیاں لوٹے میں قربان بھاری  
 بے ناموئی میں سر جلی توں مست خام پچھانی  
 منصب عشق حرام میرے پڑے میں جنہوں کھائی  
 ہندن دا تو پکت سدھایوں میں نامرت سمال  
 بل تیرے خم برہوں واسے دل بھریا کھھ خالی  
 وچ فراق تیرے دے میری جان ڈکھ لے کھلی  
 مینوں صبر آرام اتلی خواہے نظر نہ آوی  
 ہندن دا میں تینوں پٹا خود نوں گورنر دکھیا  
 ہندن دا میں تینوں نہیں دل تھیں تیرا داوی  
 ہندن دا میں تینوں پوجیا گوجا دا دل آیا  
 ہندن دا توں مینوں تھیا زرواں لے کٹ پائی  
 ہندن دا توں جتھوں چھتا میں روئی بچھتاں  
 خون پکھرا آب دے داریا کھیں تھیں جاری  
 ہندن دا کھوٹاں انھیں تھیں کھل گیا سو یارا

اوہو آہاں وی کہ چو اٹھی ساکن کر دکھائی  
 ضم زبیبی دو لہب نھاووں کسروں کٹھ دھائی  
 انھیں ہلیاں سے دل کھلا اوڑ ڈاکیاں ہويا  
 تہ گھٹنے وچ ڈوکی واری اوہا کھل زسائی  
 اوہو غار سوروا تازہ اوہو سرہ خراں  
 اوہو کار ساریاں زلفاں لیتدیاں تک ہوندا سے  
 اوہو اصل ہلب رت پھیل دیکھ مشق وچ تہ سے  
 اوہو طاق بھونکے دوویں دسکن اوہ پڑکارے  
 اوہو وی دکھاندا آیا جس لائے دکھ بھارے  
 اوہو کت لیہوان والا ملیا ڈوکی واری  
 دیکھ پھینٹے کھڈ توں فوترے دوڑ قدم سرودھری  
 اسے دل دار کتھوں والیا بھگیا میں واری  
 تیرن جاکیا جو کتھ ہو گیا میں لے زور کھائی  
 میں پڑ تھیاں ڈروں پاہوں ہے اک گزری وہائی  
 میں وچ فرق تیرے دکھ کے جان نہیں وچ ڈائی  
 رو ندیاں خون پکھرا ڈروں میں رنگے وچ کئی  
 نہیں میرے پڑ ہنہ بدایوں تیروں اصداں لائی  
 ہندن دا توں میرے ہوتے تیروں وار چلایا  
 ہندن دا میں تینوں ڈکھ اپنا آپ بھلایا  
 ہندن دا میں تینوں جاتا ہور گویا  
 ہندن دا میں تینوں لکھا ہور سبھا سٹ پایا  
 ہندن دا توں میں گھر تھیا میرا رینا نکائی  
 ہندن دا توں اٹھو لہو میری جان جلی  
 ہندن وی توں میرے دل سے دھنی تاز کساری  
 ہندن دا وچ گھٹنے میں سے گھمت کیوں نکھارا

مرن چکا کر لکھ لکھ داری اس بیون جس جاہ  
 جس دانی نے شیر پھانگلیا کچھ رہی سو دانی  
 شو نہیں میراں توں آٹ لیاں دوناں میراں پیاں  
 میں تھرے کوگ گروہڑا میراں میراں سب دیاں  
 رنج خراباں تھیاں دوناں نوناں توں چارے  
 نہیں میرے دور و نامارے ناگے بڑ مارے  
 تن من ہویا جمل اکتیارے میں وگن دکھیارے  
 آہ جلیاں غم دی آہے الٹک رڑھلیاں آہے  
 پھر تھرے دے ایسا بیون ماتم حال و مصاپ  
 سل پچھے جن کرم کماج وئی آن دیکھائی  
 تھنے گز زنجیر بلیا کڈنڈ ڈلفاں کھدا  
 وچ خراباں تھیاں دوناں نامد کچھ جکائے  
 جس لٹلیاں روغن دے دے تھیاں بیون کھائی  
 فوری صورت سیرت واپا رھا سرو آزادا  
 شاہنشاہ ہے پڑ واپا فوش قسمت شمشادا  
 روشن فودوں شیریں شمدوں فوشوہانک گلابوں  
 کون کوئی تو کرمی کوٹوں کی تھیں ہنس زری  
 یا توں سورج یا توں چلی یا توں کھ پنڈرا  
 یا توں داغ فغاں دا روشن یا فرقت دیاں دانیاں  
 یا توں کوکب ذری کئی نور و نور پنڈرا  
 یا ہیں حالت خفقہ دے ولدا دور اکتیارا  
 کدھر آویں جیسیاں پاویں مطلب مدھ کیائی  
 میں ہاں غلی آوم زہور شوق تھرے اچھ آیا  
 اوہیں میں بھی شوق تھرے دے سرے آنت چلی  
 ایسا دام میرے گل کو کھنی تھیاں ڈلفاں وئی

میں وچ درد تھرے دے زکریں ہورن درد پچھانا  
 وکھ میرے دکھ عاجز مائی جھنے تھیں پچھتلی  
 درد میرے دیاں داراں پیاں دسکی خیراں کیں  
 سر میرے تے تختیاں آویں دوناں دیاں ملیاں  
 لکھ پنہ میں کون لپاری تے وچ کس تھارے  
 کرف کرف میں سرواں دیاں مراد پڑے لپارے  
 جڑ کئی رس دوناں شانگل وادیرا کدے کارے  
 وچ کھریاں جدورہ شمسیمات دیکھوچ ٹوہاے  
 ایو تھیاں ذروں والے میں دل رسے پیاپے  
 نا میں موٹی نا میں زندی کچھ وسے لکھلی  
 تھیں پڑ قسم آیدی ایسا چندا ہیں توں بندہ  
 مہ سوگند لویدی جیسے اہوہو طلق نورے  
 تھیں ہوتے اس سر بندہ بے عیباں شگلاں  
 دس ہونا ناہیں بھرا زماں دے آسترا  
 غم اندازہ نیزہ پازا شوفا کھد سیارا  
 چ کلام صباوں صابوق صاف گمرووی آویں  
 میدقوں بھری کدب تھیں غالی درد گوان وائی  
 دسیں زینے یا اسنے پنہ تھویں یا آمارا  
 یا توں صرف برہوں واپا شعلہ یا آہیں دیاں لاناں  
 یا توں عارف جتنی دے نور ولیدا سارا  
 ہادین کھسکتے دی زمون تھیں ڈال کرن اشدرہ  
 کی پیدا کھل کرمی ہنسوں کی کچھ ہیں شے کالی  
 تھن آسے پیر گریہ زاری انت ایسا فریلا  
 بیون توں میراں ذروں اندر رو دکریں ڈھائی  
 بے توں عاشق میرے ہوتے میں کد جتوں غالی

آخر میں وچ شوق تیرے دے بل اوج ڈر سوایا  
 میراں لایاں تیں دل آئی تون لایاں تیں پایاں  
 ہے تیں تیرا دل تا چھدا تون ڈروں مُرکدی  
 چشموں ہرگز بل تھامیں جیت قدم لگائیں  
 سنت وچ کارن ہاں تونوں بلوں متاں اڑائیں  
 تہاں جس جس منہ موز تھامیں ڈروی چھوڑ تھامیں  
 تے چھٹے تونوں ایک لگائیں داغ لگے تے تھامیں  
 اوکھیاں کھائیاں مشکل پنڈے وکھین قدم بتائیں  
 بد خواہیں دے کھینیاں وکھوں تاول لکھ لیاں  
 تے تیراں دل جھات تھامیں تیراں ہاں چھڑائیں  
 تے بل تھیں تیں نہ بلایا تھرا داس بلائیں  
 بل تیں تیں دل تھیں تیرے پُریاں کریں دھائیں  
 خواب خیال تیں ایہ گائیں مت کروہم اودائیں  
 ہے تون ہاں خار کھاریں خود اپنے وچ راہیں  
 میں لے یاد رکھنا کھتیں یاد رکھیں تون سینوں  
 ہاں داسے سخت کوسالے وارن سوکھے جھلے  
 رہی ڈنگا خوابے اندر نیمو سرت نکائی  
 ڈگ کیکو وچ ولدے ڈگ کھیل کھولے زخم ہزاراں  
 منھنے دایاں نازک گائیں یاد دل وچ آیاں  
 زبیر توڑتے تے چھراں چرسے چاؤ دکھیاں  
 اکھیں ریٹ پھارے بلل ہے کیتے دلبر ہووے  
 آپ منھنے لے میراں تھیں ہاں گنت بندائی  
 تاہو پارنہ چھل کے جاندا ہینوں چھوڑ دے  
 میں تیار تے ہینوں پکڑ چھوڑ دی تا لیبے  
 تک جاگن جس اتے سروی سروی مروں آکے

ہے تیرا وچ شوق میرے دے ڈروں وقت وللا  
 جاں میں مل تیرے خود پہلے دل جس پھٹیاں لایاں  
 ہے تیں تیں دل چار کر واکوں کد تیں دل بھکدی  
 یاد جس مت میرے ہاں ہورس تون لگائیں  
 ایہ الفت عشق ایسا پورا پار تھامیں  
 دھرت لگس کھیں جس ہماروں چاؤ چاؤ تھامیں  
 سب لایاں تیرے ڈھانچیں تہوں کیوں بوڑھیاں  
 ہے وچ شوق وکھن سر تھیں تاول نظر تھامیں  
 دو دم دے دکھ چھٹن تھوں دل وچ تاغم کھائیں  
 میں تیرا تون میری ہو کے تہاں خاک رکھیں  
 ہے میں چھوڑ چھٹیں دل تیراں میں بلایاں کدائیں  
 اکدم ڈور تیں تھیں تون بھی ڈور تھامیں  
 بل تیں ٹھیک تیں گل ہنوں تھیں تھیں ہائیں  
 تے تیں معدوں کدی نہ ہاں تون بھی ہاں تھیں  
 پادھ میرے کوئی تھیں نہیں کبھ پورا کھتیاں  
 کہہ پچھان اسی شورت رنہ نعت وچ ولدے  
 ایہ گل آکھ کیا اوہو تھیں شورت کیتے پھپھلی  
 تے ایہ گائیں نازک منھ ہو کے کھاراں  
 صبح ہوندی تون نیمو اٹھی آکھ اکھیں بھراں  
 بے طاقت ہو نعرے چھٹے کرتے تیراں لایاں  
 دل سروں گشت زنجیر کھوے خاک کٹے ترووے  
 سو افسوس سبیاں خواہیں کتاوں شب دکھائی  
 ہلا ہونا تیں اُمدی ہلا کوئی قیامت تھیں  
 دغا اکھیں کھلن والا ہونا تا لیبے  
 ہے ایہ دغا ہونا داغ وکھیاں گئے



کسوں میں نہیں جیتے جس اُسد سے کچھ سوئی ہے  
 کر قصوں ناصوں میں جیند مٹتی وچ رُختے  
 رہوں زہری رُخت تن میں تے ہن کٹ نہ کٹھے  
 پہلی واری دھر پاری کر ناچار گیا سو  
 مار گیا پڑ پار نہ کتنی چھوڑ گیا لکلی  
 خبر نہیں میں ہی ہن تے یا سوئی ہوئی  
 راتیں پار پرائیں پایا توپاں گلاں وا  
 کئی نوں اوہ نسل گیا کر گل گیا کٹھ کائی  
 ایہ گل آکھ جزی فحل کھاکے پتھریاں کن اوضئی  
 دوڑ گھوں اوہ باہر پئی دروازے دل آئی  
 عقلموں دور پئی سے کہیں تے داپیاں نہیں  
 گھیر کھینچیں پیش گھلپاں کھنڈیاں کر کر واری  
 گل گھوں کدھر شس بناسیں کی ہو گیا ڈینکا  
 ڈکھ کوہما لگا تیں کی تیرے سروڑی  
 راتیں چھوڑ گئیں تے چلی ایہ کی وکی قصوں  
 حقل کیتے فن اوہ داپیاں مل بنہاں ورتارا  
 پڑ کٹھ غا ڈینکا تاہیں ہوش دماغ بکھانے  
 رووے کدی کدا میں ہتے ڈہدی کدی نیلیں  
 کوی دہیں تے اگڑک پڑی تے وچ خاک راجدی  
 اوہ مچھن ایہ بولے تاپیں اوہ دون ایہ ہتے  
 اوہ اکھن کی ہو یا تیں پڑ ایہ کٹھ نہ تے  
 تے اندر وچ رہوں غلم ٹاک پکڑ نوں اُستے  
 دو رو پتھریاں عرض کر دیاں تا کر آہ ڈینکا  
 جاتے پار کھدی پڑے زے موہوں کٹھ لہوے  
 کڈ کھیراں موڑ بھان اوہ جیند کٹھ

طالع انت جگہ مٹی نوں آن مٹتے قلم میرے  
 زہریا لے دروں والے رتہ میرے دل کوٹھے  
 نبض شاس پانگیرا پایا روگ میرے جس کُتھے  
 دُورنی واری کلون کھاری آیا مار گیا سو  
 عشق بہار اوحار بضاوت جان کنی وچ سائی  
 وا دروا ہن موت حیاتوں میںوں فرق کھئی  
 نوہڑ دکھیا توڑ ڈوایا ایہ دل سٹھ وا  
 پنکٹا پویا پورا توڑیا فرق نرکھیا رائی  
 اکتھیں کھول ڈنکا اٹھ نئی رہوں حقل کھائی  
 پار گیا شس بٹھ لیلواں ایہ دل آس لکلی  
 تا جاتا جو مٹھے لیا کدوں لے وچ گھیں  
 راتو رات کئی کی تیں کوہیں کٹھ پھاری  
 پیر لہاں مٹتے کیوں زہر کی سر یا ڈینکا  
 غلم روگ لگا کی تیں کیوں روڈ تیں دھرتی  
 کس آخت لہدیوں راتیں گڈریوں نکھ جیاں  
 کیوں نہیں چھوڑ گھراں نوں کیوں ہے حال اوارا  
 غد گھراں کرن پوکاراں اوہ کٹھ نئے نہ جانے  
 جاتے پیرے سروں کھوہے خاک کٹھتے ہاڑائیں  
 پتھریاں حقل مچھیندیاں اُسدا تے ایہ جتھ ملندی  
 اوہ گھیرن ایہ آکھ اٹھ دوڑے دل باڑاں نئے  
 اوڑک حال کویں ایہ دتے عشق اہدے اُس کتے  
 ڈکھ کھدی پڑ دلو نہ اونہاں عشق بنہاں دل دتے  
 پڑ اس کئے مٹتے دلوں بے پرواہ ڈینکا  
 پھڑن پکٹا اوہ پار چھوڑا دے باہر نئی جاوے  
 تے تھیراں حقیں اکھیں اُکھنے دہر نوں دل کتے

مست آست پر ہم تھے تھیں زہر چھ سے آگ پختے  
 عقل قیاس حواس ربوں سے نقل نقل کہتے ہیرے  
 شوق طلب دی باتوں سے لے ویج ہلدی شمع دھیرے  
 ہلے ہو دور کے اندھیرے نکلے راز تھیرے  
 جس دلبروں باہر بکھدی اوہ شہرگ تھیں نیرے  
 خبر پھری ایہ ویج قیاس کرداں بھری کٹاری  
 من ویج تھیں گئی جھک ٹوٹے چہم سر شگس سدی  
 دانوں نوں درد سٹکلا کرد اہدی کٹھ کٹاری  
 نالے باپ دیکھیں دل بھرا نہیں ٹو بھر روز  
 اثر خلاف ہویا پڑ ظاہر ڈھیلیاں درد ہا نہیں  
 ویج جاتوں ملان ناپا اس مرضوں ڈر گیلیاں  
 بزم زخیرہ پاس بنیں اوہ روہن زار و زاری  
 بختی سب کھیت کردی ڈیہ ایکی بے ملدا  
 جس تھیں شرم رہے بے سوپے کراں کیا کٹھ کٹاری  
 ایہ کو سائے رہوں والے کہ بندے تھیں  
 ایہ دیوانی کر کے کئی رہتے مار نکلتا  
 دختر دے اوہ بھری پیا چند اوہنی پنا  
 مست ایہ کرے خواہاں سوں پھرے مست ویج گیلیاں  
 باہر حواس دی متوالی بھیشیں ڈرواں دانی  
 آوے جلاوے پھیریاں پادے مل چھپے سواری  
 تے اس ہون نمون کیے دا فرق نہ جاپے دانی  
 پہلی واری صبروں ہادی ہوش کئی نہیں ساری  
 شاید اگلے کارے اوتے ہور ہویا کٹھ کٹارا  
 تے جس زخم پڑانے اوتے ماریا ہور دو گارا  
 اوہ وہی شکل دماغوں آؤ ویج جان سٹکی

دل آست ویج کٹھ ہاں ہاں قول جن دے کچے  
 جن ایہ صبر قزاقوں لکھی حزن چار آستے  
 اکھیں پھٹ دی ویج حیرت نمودے کھن کھیرے  
 داغ رہوں دا روشن ہویا کھلی ہنک پو بھیرے  
 جن ویج دل دے نظر ہی کر کر آپ نیاںوں نیڑے  
 دانگ آسپ زہ اوہ نمود پھاری عشق شکاری  
 مانوئے وہی مل مندھیرے باہر نوں آٹھ سدی  
 بھی ٹھوس سنی گل ساری روبا زار و زاری  
 دیوانی ہو گئی ڈٹلے خبر نہیں کی ہوی  
 روگی روگ ڈھکی بن دیہاں بکتیاں مست دوا نہیں  
 شیخ رئیس جہانمویں عقل سرنہیں کر گیلیاں  
 قرشی بیسے متوڑ مایہ کی کر سکدے کٹاری  
 اسے ہوس گاون کارن روگ پڑاں ولدا  
 جان اوہ کال ویہ فعلیا دی پڑیں پٹاری  
 آخر حمدیں فرمایا قید رکھو زنجیروں  
 تے ہور حال کیے نہ معلوم رات دے پکائیں  
 ٹھوس زنجیر سوسری بڑیاں موچیاں والا  
 تے چا جڑے ویج سٹالی ہور نہ عقلمانیلیاں  
 رات دے ویج نمودے جڑے عقل قیاسوں غلط  
 دانی دیکھ بھڑے دم ٹھنڈے یاد ہنسوں پٹاری  
 تے اوہ کچھ نہ کسے ڈیاہوں آستوں خبر نکالی  
 ایسا حال رہیا دن کئی ٹھینوں رہی شکاری  
 تے دانی دن کرے وچا دیں راز کینتی ہمارا  
 اوہ یار کتے ویج سینے دگ پا گیا ہوجاں  
 رات کیتے اس ڈر کئی نوں نیند گھڑی بھر آئی

ذریں جاگ اُتھا وچ جیواں بکیتی قید سنی  
 اپنے حال ٹوٹے بھاری نین لوہ بھر روئی  
 چائن تھیں اندھیر نہانے دن تھیں رات نہاپے  
 تے اوہ سدیاں پتیلیاں توواں دُکھیوں وچ پائی  
 بے توں کدی نہیں تھیں وادی نئے مہری بھاری  
 پائی سنگدی تھیں در آئی تو پُڑھسہ واصلتی  
 میں پیدل آساری مٹکی چاسر لوٹھ مچکایا  
 سی ایہ نت دُماںیں سنگدے میرے نین کو تے  
 تھیں سوئی گھمت کدھن گے وپے بوڑ کوئی  
 ڈنگ دُھوڑیوں متز چھاپیا ناگ لڑایو کلا  
 درد علاج سریدا چھاپیا توں سرسہم لیاویوں  
 ہاسے وی وچ آسے آسدی نین کو بھر دیوں  
 کُورس مٹکی تے زہر کھائی ساویوں طلب خورے  
 جی ننگے تھیں سوزہ منگیا تو پُڑھ جی واصلتے  
 تھیں بازیب وصل وی مٹکی توں دُکھیر پھاسے  
 وبعیاں یثناں وچ نہیاں توں ٹوٹیاں چڑھاسے  
 رات وصل مٹکی تھیں درد وکھل دیدن آسے  
 منگیا مہر جی بے مہری کھنکے دکھ پائے  
 میں آرام تسلی مٹکی توں سب بند ہلاکے  
 توں فرقت دیں دردوں والے کپے مد پکاکے  
 توں دم بھر ہو کھرا متقل نین دویں ترقاں  
 توں کتھ راز بے فریائے زہد ڈا دِروائے  
 توں کہ گیونوں نہ نہیں متھوں جہات قدم نکاں  
 توں کہ گیوں لہات کر کے پورا پار جھانیں  
 توں کہ گیوں نہ ہاریں توںوں ہلویں سب اتاں

ہدیاں ڈھینا مدت چھپتے ہوش ذرا کتھ پائی  
 وکھ لئی اوہ آہیں کر کر روکدی پیدل ہوئی  
 رو روکے اوہ کرے پاروں ان تے رات سیاہے  
 وچ کتھے توں ہندی آتش مہری جان جلائی  
 وچ لوڈیاں تھوں ہر دم کروی ساں لاری  
 جاں پیوں توں دُکھیاں بوٹے چاک مرگ واصلتی  
 داڑو منگیا درد لیاویوں پکا رجم منگیا  
 رات اندھیری رچ چھاپیا قید ناسے چا کھتی  
 جی میرے وچ غم دا کتھ ہدیاں کدھلون آئی  
 طلب شرب والے آیاں دتو زہر پیلا  
 واں رُتا چٹم مہری تھیں تیزوں کتھ سدھاویوں  
 رینہ منگیا اندھیری مٹکی واڈھنڈی تھیں جیاں  
 نیند مٹکی تے مرگ نیاندی آہوں عرق دستورے  
 میں اکھیں وچ شردہ منگیا تو بھر خار اُڑانے  
 ذریں طوق گگے چھاپیا توں چا سنگل پائے  
 روئے وی بھاری بوٹے تھیں درمان پوچھاسے  
 جاں میں روز ٹوٹی دا منگیا شب فرقت تم لائے  
 میں ترابی شربت منگیا ٹوٹی ہام پائے  
 جاں میں صندھا اکھیں وی مٹکی کس تھیں میں ہلاکے  
 جاں میں چھاپیا درد فراقوں جاں مہری ٹسٹ ہائے  
 میں چھاپیا درد تیرے تھیں اُٹن میرے دکھ والے  
 میں جانا تم ہریوں گندا چھپتے زہر کھائے  
 میں چھاپیا وچ درد تیرے ہاتھس مراں کو تھا میں  
 میں چھاپیا تم مشق تھیوا روڑ کھٹن ڈریا میں  
 میں چھاپیا ایہ حمد پوہندا توڑ اڈواں دا میں

توں کہ کیوں پرہوں دکھ ہمارا ڈروری چھوڑ جائیں  
 توں کہ کیوں نہیں ہے زخموں دا رخ گئے تے آئیں  
 توں کہ کیوں وگن سرتیاں آکھن نظر نچائیں  
 توں کہ کیوں جو میری ہو کے تن من خاک رکھائیں  
 توں کہ کیوں نہ بھجیں فیروں فیروں جان چھوڑا نہیں  
 توں کہ کیوں طس ہے ہوراں میں ہلاں کہ آئیں  
 توں کہ کیوں نہ ہے میں دلہا تیرا وہاں بلائیں  
 ہر پے میں تم دے جالے پڑ پٹگے گل مہیا  
 وگدا پتی روکن گئی اچھل گیا چڑھ کنڈھیں  
 شاید نہیں میرے دکھ تھتے اپنے نہیں رنج دے  
 تے ہے جی ہیندیاں کھلی زہر طعام پوندی  
 ہے گل کھٹ غماریا بیوں کیوں تندی رُڑھلی  
 میرا دفتر ہستی او توں کیوں تا ہم گویا  
 ہندیاں تے سب ضد کھراں چا جڑے سٹ کپاں  
 ہر پکاندی میری کولوں بچ سر سے خواری  
 دیکھن زخم کھنکھن سب مین ترس نہیں آن کھانڈے  
 ہن بچ نے تُوڑھی مڑھ جانی قید بندی وچ پائی  
 بندے باجھ پلہ کھوی آستوں کون جلاوے  
 کھتے قول نہ درد ملوں میںوں میر نہ توے  
 ہلا ہویا میں قیدی ہوئی شمس کھتے پھٹ گیتے  
 دمی تیری چڑھ تازہ ہوارے انت جھڑی سرنے  
 ویری تک ٹموس جبرے دی کیوں جبرے گھر جتی  
 وقت نرول تیرا شب بچھلی جان جھوہ فرولیں  
 جان توں پئی باری لاریں آگ بندی وچ پاریں  
 تک بھی دیکھن آکھے لاویں خدوایں ساڑ بھلاویں

میں چاہیا اس دنوں اکھل خوف دہوں ہٹ آئیں  
 میں چاہیا میں تیروں اکھل زخم فراق گواہیں  
 میں چاہیا کھو تمان سیکان وچ کھیاں زہم ہوا نہیں  
 میں چاہیا بے قید رہیں تے وائل بند سراہیں  
 میں چاہیا اس روگ ہوتے گویہ بھنگاں رکت ہائیں  
 میں چاہیا دل کھل کے نوں میںوں میر ملائیں  
 میں چاہیا ناہیاں کے نوں توڑ وائل پڑوا نہیں  
 زلم زواہ اتنی لایج ہو جھوروں رسیا  
 اک دل یا کھلاون گئی پچھ کیوں سوکنڈھیں  
 بے مصد میں مصد سنگدی جان دکھن کھدھوے  
 ہلا ہونا میں ہوندی ہلا مانو ٹول ہیندی  
 ہے نا زہر و آکھیں آخر نا گل کھٹ کھلائی  
 ظلم دانی نے میں تائیں کھانوں ریشہ پچھ گیا  
 ان دواع کر کیتک میںوں بہت پیادیاں سیان  
 ان میری فرزندیاں وائوں مانو کسے بیزاری  
 گل سکوت والے میرے نام لیاں شہانڈے  
 ان گل دھروں میں کس تے ضارو زہر کھائی  
 کر بیان کیوں نوں کوئی کھنوں تہہ لیاوے  
 تے وچ قید پئی دی ڈردیں کھرا خیر پچھوے  
 میں مر گئی تھلے بھانے رواج میرے سید  
 قید پئی دمی واسے لایکے کر لے وین جو کرنے  
 باپ حتی دیا ہے پڑا ہا میں دکھ بھری گئی  
 اسے وچ خواب تو ہیندا پارا رات براتے توں  
 ہے پڑا و ظردی زخموں سینیوں دل لے پلویں  
 جان ہتھو ہزار چھوٹوں سٹ پڑ کھنڈ چھلویں

تے ہر برسوں لات چھوڑاؤں لگھ لگھ طور جاویں  
 زندا عشق میرے پے کردا دل دل زور دھنگاں  
 قرو چھوڑے سخت ستیاں رہاں رہاں دل کندی  
 نین میرے دو تیرے زلموں دن کو وچ فرستے  
 میں وپے توں باہر بیٹھوں دھر وچ تیر کمانے  
 اہا قول تھرا ساویں کینوں توں رحم کھلاویں  
 کاہ توہا پتہ نکتھ زور کرن ہے سارے  
 گھول پیاوہ منٹھے اندر میچوں زہر پیالا  
 جس تھیں ہوش حیاتی وہی دی امید نکلی  
 غم زدواں دے اکھیں خونوں ناٹوکان پڑھیندی  
 تک میں جاہ طواف کردی تے صدق ایوانوں  
 میں گھاگل دے سینے اندر زور کن گھاہ اہم دے  
 ان ہزار پڑھیاں نکلیں میری گریہ زاروں  
 بھٹماں ولان وچ زور تینوں من بھلا لگھ واری  
 زخم پنے زنجیواں جیوں دل وچ زخم سوائے  
 تے اوہ زروں اتی روئی پنے اکھیں وچ روپے  
 تے سینے وچ دل بھی زخمی تے پگرا وچ پاسے  
 صبر قرار تھئی تائیں مڈھوں وہی نہ ڈھوئی  
 تے خوش مزہ بزاروں شربت قدر زکدا کوئی  
 آپ سکں سو گندا ساہلی توبہ لگھ لگھ واری  
 کھولے راز ایما وچ روزاں خاک قدم کلندری  
 زخم تیرے ناٹنے دینے ایہ کم سوٹپ اسائیں  
 تے تڈھیں جیوں بھلون روز قیامت تائیں  
 تہن نمن کراں جاہ ساویں اندر سوز تڈھیاں  
 ہر شب نین تیرے نوں خونوں بھر بھریاں پیالے

چا پے دو بے گھات دکھوں چتر نوں آگ لویں  
 آگھ صباکھ اس ولہوا کدھرے تھاوہ نکلاں  
 قول تے توں جھوٹا تائیں پڑ میں جیل نکدی  
 دل لے گیاں نہ مر کلاچ مار گینوں وچ فرستے  
 رہوں ہاں غم دا لالہ آگ لکھی خالے  
 جاپا وپے ہے باہر جلاں تک توں مار گواویں  
 تھرا تیر گیا پے کاری سینے دے وچ کارے  
 ان طریب نہ تھیں بن کالی میریاں زدواں واہ  
 اڈال والے زخمے بوٹے توں اوہ مرحم الائی  
 نام تھرا کیوں چچھہ شکی تک میں ورد کردی  
 تھاوہ تیرے پنے نکلیں پیچہ نہ لکے ڈہاں  
 توں خوشیاں وچ تیرھوں میں چھوڑیوں وچ خندے  
 زردیاں دے وچ واسا میرا تھویاں وچ ٹھروں  
 واہ واہ زور لوٹا کدھنک دبتے عشق کناری  
 محل ڈھلا زخم دم دھوں روندی جک دہانے  
 درد بھرے دو نین اہدے تھیں اوہ دھری رت سوپے  
 جاں جیوں دل دیکھے رووے جہدے میں نراستے  
 نیندر کاسم سو واری اس تھیں زلفت ہوئی  
 کدی غلام پنے نوں آگے تونہ علاوے سوئی  
 عمدہ کچھ کر دل تھیں ہوواں دو اکھیاں اتھاری  
 تریں زلموں واگک پیشہ رات رہے رت جاری  
 غم زدواں لے قسماں چلیاں زخم نہ بٹے کدائیں  
 تے اوہ زخم اچھے وگن کدی نہ ملن دوائیں  
 گرم آہی لے سینے اندر پے سو گنداں چلیاں  
 کیجئے قول قرار پگھ لے ہل دقائیں پیالے

گر بیان دماغ گینا سو اجیں رہے کوسلا  
وینا حل ڈیکھا سکدا تے اجیں ورتکرا  
مشکل دانت دورلا پنڈا نا رہیر ہرہی  
پل کیانی ہرہوں خالم بھارا بھار پویا  
جان ایہ ڈلم پڑھن ہویا گئیہن ملن دوائیں  
جھٹکا پل صبر گھر تیزے حل اسبے دورانی

## دیدن ڈیکھا ڈر خواب جملی یوسنی رابا رسوم پڑ سیدن ہم ڈر خواب از نام و نشان وی و ہوش باز آمدن

ہن ساقی میں کریں شریوں ویہ اک جام گلابوں  
کھول اکھیں دم کالی پھر مزو کیہ لون بکے وسدا  
پڑ وچ لڑو واسے وراجوں رسکے پڑ وہ داری  
نہیں محل ہے بے ولیر آن کئے گھر آپے  
گھاگل رہوں دے مزین ہوندے فون فوارے  
انت مجازوں بعد حقیقت ڈھونڈیاں تھہ آوسے  
ہے گھر وقت وصل دو ڈھاپاں اُسید دیکھلوسے  
میں شیاں زمان اکھل دا اس سکھل دی باھنی  
آپھل وکیں غلام رسلا تھانو قدم چدیاں  
عشق کھڑا دربار میرے تے دیہ استوں ڈاڈیاں  
وہ عشتا توں کیا اپنڈیہ کدی ڈنجر پواویں  
کدی باہ لہاویں سرے ہوش ترہیں دا کھنی  
کدی کدی تھو وسدیاں تائیں ٹر کھنیں دیرنی

لے آرام شمار عذباں مستن حال خرابیاں  
گڑویا درد حساب کتابوں یار لے جن سدا  
دہروچ کار ڈکھانکے فوشیاں کارن چارو کاری  
پڑ عاشق جہن خاک نسووسے وسلوں قدر نہ چاہے  
ساقی رہند و کچھ بچن وی گھاہ ملن مڑ سارے  
شاہد گڑر خطلوں ولیر میاں لوں گل لاوسے  
ہے اُسید پناوسے عاشق ترن ترن مڑ جووسے  
کھڑا عجم پھارے اُرتنی تھوہ نہیں سٹ کجرتی  
مجبوئاں دے راز سوہانکے وچ کلام پڑیاں  
رنگبر تھیں وسدیاں وسدیاں سدیاں سدیاں مڑا پھیاں  
سٹ لیلویں عقل کدا میں موڑ کدی دے چوہیں  
کدی صباہ شکل بہادوں وہ تھری وڈیاں  
آجڑیاں مڑ پھیر وسلوں کار تھری جھولی

کدی کدا میں سدیاں تائیں غراں روٹاں پاویں  
 واہ شمشیر کدی وچ ولے ڈوٹھے زلم لگاویں  
 گروا پے گمت کشتی ڈوٹیں ڈہریاں بے لاریں  
 برس پچھتے اک مات ڈٹیتے رو رو کدی زاری  
 دل موہوم فکدی تپشوں کھل پانی ہو پلایا  
 بیوشی وچ نیندر جھلی ٹبر نہ کشتوں آئی  
 بیدروں دیاں اکھیں وڑوں ووچی کتے کتے پورا  
 بساڈا تے دل وی غفلت شاید جمع ہوئی  
 سعد سحر پرست ساعت کھول سعادت والی  
 پڑہ آیت و لغتس صیبل خواہے شکل دیکھائی  
 طالع سوم علی ہو آئے نقش کتا کیوانی  
 تما وچ نٹھے تکی واری شکل اوبا دیکھائی  
 دیکھ ڈٹیتے جیریں ڈاک کر کر کر یہ زاری  
 پلے نام نکلاں ہونا میوں دس شکاری  
 ہیں توں کون کتے گھر تیرا جگ وچ کی سدوویں  
 فرمایا ہے تہہ ڈٹیتے ایسا ولدا اہلخان  
 ایہ گل آکھ گیا اوہ ہویں جان چھوڑا خداہوں  
 نیچی آٹھ ڈٹیتا خواہوں دل خوشیوں پڑ سارا  
 مرض گئی جتھ صحت آئی آپ لہنا تریائی  
 وچ کٹکا شہوائی آئی ہوش دماغ صفا  
 اکتے سی سو بھری ڈاکھاں تھیں جن ڈاکھ رہیا نکلاں  
 دل پتے جن فرحت اندر لکھ کرے لکھ واری  
 کرے پکار کئیوں تائیں تھے حاضر آیاں  
 باپ میرے توں کو بشارت آن ڈکھیرا تہہ  
 جان ٹھوس ٹی خوشخبری خوش ہو گھروں آیا

کدی کدا میں روٹیاں تائیں کر شقت گل لاریں  
 رتوں ڈہنڈے کھہ کدا میں مرحم لاء مٹاویں  
 پھیر کدی بڑھ موڑ لیاویں قیوں روڑ لیاویں  
 نجل پیا سو غم وا جھولا صبر قراروں پاری  
 ہو بیوش بھڑی غش دھلاں دل جیا تن لیا  
 امدے کرش نیندر ٹھا شاید ایہ کیائی  
 جاگدیاں لہہ اکھیں لہا آن ولے کر زورا  
 دھڑا نیندر نام بسیدا جاں وچ چشم سائی  
 ست وچ لٹ سرخ جلائی دفتر تھیں بدخالی  
 تیر عطارد تھیں چا واہے سدھ بدھ فہا گوائی  
 نیندر دس وچ سکر سائی اوہ آڑوہ پیشانی  
 شوق ہوسے نے ہوش لائے بان ڈاکھاں وچ پائی  
 واہ وا کھیلاں قولاں دایا مشق تہا ہے بھاری  
 پڑ پڑ نام تہا دم کرسل ولوں پچھتے پتلی  
 آکھ ہواب سوال میرے وا بھیر تھن کھل پاریں  
 میں جاں آپ عزیز مصر دا میرا مصر نکلاں  
 پر نیچی گم گئے ستارے خلق اٹھی سب خواہوں  
 جی گئی ول شادی آئی پھکیا بنت ستارا  
 عقل سلی دیوانی تائیں باہمی بیٹائی  
 صبر دلے آرام بدن توں اکھیں توں روٹائی  
 گئی خزاں جن قسمت امدی گھیر بہار لپائی  
 جنن فہا گئی ہو پوری گزری زور خواری  
 کتے ڈٹیتا داتیں خواہے ہلایاں نور مظاہر  
 کھل گئے ان میرے سول تہہ ماڑ عقل دے سدے  
 مونہ سر چم پیار کیتا سو تھپ ڈکھیر لہا

مڑ وچ ہوش ڈٹکا آئی پھٹی نیر جمانے  
 دن دن خوشی ولے وچ تازہ کے سید ہزاروں  
 نگر گزاراں وچ بھراں ملی تھوں آزادی  
 ڈاکو کڑی وچ تیکیں ہندی مجلس دے وچ کھارے  
 داہ داہ مہر مہر دا واسا سداے ناز سورے  
 سر ہشتوں نازل ہوئی جگ وچ نیل او جانا  
 آپ ز د آپد مفرح دید کمن کمن حش حلا  
 پار نراں نول دخل نہ اقول حکم ایسا آئینی  
 دل تے جان رہے ہو قیدی دیکھ مہر دیاں لہراں  
 مصر و سواں سب تھیں پنکا رات دے ٹوٹھالی  
 مصر عمارت وانگ ہشتاں ٹوہیاں رنگین کاشاں  
 بھریاں تاز کواریاں کڑیاں اُسنادی چال نیادی  
 شوخ طبع پڑ تیز دلا لوج داہ نصیب تھانہ سے  
 مل مل نملوں داغ کواون ٹوٹھیاں وقت و پھلون  
 سوچ دے وچ دس بونہانہ سے جان آوے رت ملوں  
 وچ جمانے شہرت اُسنادی اندر ہنر تہائی  
 اوہ بھی نگر دکھانہ سے ڈا اندر اُپتیاں دا تہیں  
 شلو عزیز اُسنادا والی اُسنڈے بیٹہ لکھائی  
 داہ عزیز مصر دا واپی مہر ولایت نامی  
 کرن صفت دایالی اُسنادی مال بنوں در آما  
 وچ خوشی تم کھلے شو تھوں ذوق دے لے لوں آوے  
 نام عزیز ڈیہوں آکے مزہ چکر بھر پلاسے  
 دن راتیں بن اُسنڈے ہرگز کرے نہ بات کسیدی  
 توہیں عزیز ہیرے دل بوڈی جس خوش تھنھے پکڑے

نیر کسے نیر نامی ٹوٹھیاں دھڑے مال نرانے  
 رت ڈٹکا خوشیاں اندر کر دی پیش بھراں  
 مال عزیز مصر دے میری ہاپے کرن شادی  
 دن تے رات تھو وچ کرن ٹوٹھیاں مال گزارے  
 کر کر گرد نواہوں گھاں بات مہر دی توراے  
 نیل عدی دے کڈھے دُسنڈہ مصر صیباں دلا  
 ہر پائی تھیں پائی اُسنڈا وچ صفت نرالا  
 پار بھار مہر وچ دائم گلزاریں رنگینی  
 نیل عدی دیاں مصرے سواں کھریں کن وچ شہراں  
 مصری لوک تن دے تے رت لال پھلاں تھیں خالی  
 باغ زراعت سبز تیشہ پھلیاں گل دیاں شانیاں  
 ضلعت نیک مصر دیاں لوکل اُسنادی گل پیادی  
 لعل کوٹانہ سے سوئے سوئے دل وچ زلف سوہانہ سے  
 روز بھر وچ نیل عدی دے آون تہیاں لاون  
 زلف کے اوہ ساریاں گون ہنس ہنس من پڑھاون  
 پنا تہارت گاہ جگت وچ مصر قدیمی تالی  
 کج نگاری ذات بولا ہے کون حسب و زراعتیں  
 تے اشراف مصر دے جڑے اُسنڈے صفت کیائی  
 داہ عزیز عزیز دانا اُسنڈی عزت بھاری  
 وصف عزیز تھیاں لوچے خوشیاں تھیں بکسارا  
 نام عزیز مصر دا جسم مال ڈیہوں لاوے  
 ہر ہر لوکوں ڈلے گل آراہیے طرف لیاوے  
 آپ کے باہو دیاں کولوں اُسنڈی صفت اُسنڈی  
 ہر ہر تارے ہم اُسنڈا ہولے گل چنارے



ابوہریرہ روز خوشی و بچ کر دن نیت ہو ورنہ آج او گھاڑ دیکھا کچھ ظاہر از عیناں وانی  
کھلوے پیوے تے کھو سوہیں پتے زیور سارا

انتشار خبر ہوش یافتن ڈلیٹا و فرستادن ملوک نواحی قاصداں را نجواستگاری او  
نزد شمس و بر گشتن ہمہ قاصداں مایوس و نامہ نوشتن شمس بجانب قیطوس کہ  
عزیز مصر بود برای عقد ڈلیٹا و قبول کردن عزیز و روان شدن ڈلیٹا بجانب مصر  
دیدن عزیز را و نغمه و شدن و تسکین یافتن پادشاه و گزرا نیدن سلامی در آمد و وزاری

جہوں ڈلیٹا شرت شمال دہسی خبراں گیاں  
پادشاہ سن قاصد کئے مطرب طرف دیارے  
راکدن قاصد کئی شہل دے بیج ہوئے دیارے  
پتہ شمس کرے تجویزاں کون جھلاں شزاوہ  
جا گیا سو ایہ خط آئے ایہ روموں ایہ شاموں  
سندی رہی ڈلیٹا چپ ہو مصوں نام نہ کیا  
باپ چچے اسے روشن اکھیں مقصد جان بیماری  
اس کہا ایہ موڑ پچھاں انساں نہ میں دل چاہے  
باپ کیا مڑ قاصد موڑے ایما مڈر نکلیا  
تے خود طرف مصری لکھیار قہ نام عزیزے  
نام ڈلیٹا گھر میرے اک اختر بست بیماری  
پر وہ کے پند رکھدی نام مئے دل نکتے  
کے یکن وچ یکن نیوں عرق نہ وچ عراقتے  
شہم کے ایہ شوم ذالعت شہم سیاہ شکلاں

نہم سے دی بی بی تاہیں مڑول مقلاں بیلاں  
عقد ڈلیٹا خواستگاری ہر راک عرض گزارے  
خواستگار پاندے خط سمٹیں پیش گزارے سارے  
چچک چل ڈلیٹا تاہیں آمدہ کیا ارادہ  
ایرانی تو راہی کالی بھی ہر ملک مقلاں  
جاس ہے آج کئی نہ ظاہر پتوں درد سولیا  
ظاہر دس جو کتال تیری ولدی رحمت بھاری  
اک عزیز مصر ذل میرے ولوں ارادے آپے  
اسیں عزیز مصر دا اول آمدی جھولی پلے  
مطلب صدق صفتی والے کئے مال تیزے  
سب سلطان اساتھین کردے آمدی خواستگاری  
ہے تو راں تو راںے رووے روس کئی تے رتے  
رام نہیں دل روم کدہاںیں رکھدی توڑ علاقے  
ترکل ترک کرے گھ واری باپے خطا خطاں

بھٹوں میں کھتے والے جسے حج کرے وہ لوگوں  
 کابل کے نہیں کابل رنگ بڑا کھلتی  
 تبت سے کے سو توپ رنگ کے پد رنگوں  
 خبر میں اس کھتوں کھتیاں تیرا نام پیرا  
 سو اس کو قول کرم تھیں رہی وچ کھتری  
 جن ایہ لہ عزیز سے پتا پڑا کھوشیں وچ آلی  
 میں بندہ ہو صاحب میرا جس ایہ لطف کھتری  
 اس اسمن تیرے دا شہلا کھریں شہر کھریں  
 کُر کھمد کھمتے آگے ہ ایہ خبر کھتری  
 کھ خبر قول ڈینے شہر کرے کھ واری  
 ایہ کھوشیں وچ راضی راضی دم دم فرست بھاری  
 غاس ڈینگا کھریں بیٹے نے اصل آں بھاری  
 ماپے وچ کرن رو رو کے آں فراق اسپیں  
 رو رو کے کھیں وقت وہاںے آں کھوشیں دا حال  
 کو مہارک ڈولی پاؤ اکھتیں تیر نہ چھانو  
 کر نہیں مہارکوں ستو پاہی میرے بہ زاری  
 میں بیزار کھیں وچ آئی آں جن وی ڈھری  
 تے کھیں ڈھلا مڑواں کارن رو رو کھری زاری  
 کُر ڈھلائی کھری ہوئی درو فراخان والی  
 میں ڈال دلوں چروکیں ناہنگ آں پھی اسواری  
 پھوڑ دیو تھہ کھتے میرا تے بہ کر نہ زاری  
 شادی دے وچ سوگ نہ کھتو ایہ کھہ ماتم ہیں  
 کھارے جنن سوہاں والے میںوں چھریں لکھو  
 کر اسوار آں وی منزل خود میںوں چھری آو  
 میں دل میری پک ڈرے مقصد حاصل آئے

چھریں بھار بھاریوں دلوں رو کرے دم کھوں  
 آپ رنگ شرنگوں کوڈا ملک ہرست بھری  
 تے اوہ شہر بدل مسرتے بل وی وانگ پنگوں  
 کے عزیز مسردا میرے شوق ایکی دل بھارا  
 صاحب رکھے ماتم تیرا شوکت شان عزیز  
 کی جلال ایہ میرے طالع کھتوں کھو پنا  
 میں خادم انکار نہ کھوں بلکہ توپ پچھلا  
 قہر اک اور کھ ہووے پچوں بحر ہزاروں  
 وچ اسباب تیار کرانکں درو اصل عالی  
 جن وچ کھریں سولے پنا ہوئی مسرتیاری  
 کھیاں درے سوہاں والی آں کھری اسواری  
 ایہ مرقوب چاہی ڈاچی موتیاں تل سنگاری  
 تے ایہ جس جس دل وچ کھندی عالم روہ ہیں  
 جن آں دے ویلے آئے روون دامونہ کھا  
 جو آں میرے دل وچ کھوشیں کھیں نہ راہ پچھوں  
 کھوشی میری پڑ روہیوں عالم شرم کو آواری  
 ان ڈر بار پھی کھیں آندے دلوں پدھی کھیں بھری  
 مدت روہیاں دھیں لہا آں بھے ہی واری  
 میں جن و پیر دے کھروستل کرنیوں کھری  
 لے رشوان پلے دل ہنت طالع دھری بھاری  
 کھے کھیں دے وقت وہاںے جن کھوشیاں وی واری  
 چل دیو میں ہدی جہاں آون کھوشی دے راہیں  
 جاسے وچ میرے پنا تے کھوشیوں لکھو  
 پاس میرے کر گریہ زاری ڈا دروہیں ول پاؤ  
 ہنت سو تے کھمد کھتے کھوش بیظام لکھو

داغ چیز تے کیا آکھن نہایت زیب ہزاراں  
 تھے رخت چوہا کے زور کیتے جاں روانے  
 گئی عزیز سے خبر ڈھنگا مسوں تیزے آئی  
 دو منزل آ آگے بلایا کیتا پاس لوآرا  
 نہایت وہاں خبراں پچھتیاں وہ وہ کیا آکھرے  
 خیر پچھتے حالت اُسدی جسدے نوکر سارے  
 اوہ پچھدایا اُسدیاں آسوں بگ بگ خیر عزیزاں  
 اُسدا صاف دونوں دل ساہو طالع وچ فریساں  
 اس تھدیاں وچ خوشیاں آسوں بھلا تھی ساہ  
 تھوڑے روز کے وچ دکھن حکم دیاں کھڑیاں آیاں  
 اج سعادت بھرے ستاروں سر میرے پڑ سلیاں  
 ہاں خبر نو درواں والے پان گئے گل چلے پے  
 تے اس حال وسیندیاں خبراں خدنگار کھالیاں  
 دانی اپنے پاس بھلی نو رو عرش سنیانی  
 اوڑک طاقت ری نکھلی تیں بون نماز آئی  
 وقت قریب مصر دے آخر صبر دے اس بھارا  
 بلایا یاد دھمے وچ علیے کس پکیاں آن داہن  
 تے آن پاس بیارا پھرا مینوں نا سیواے  
 شوقاں جان بلی وچ دسدے روک کھنڈل بہاری  
 میں لہا ہون گھا کے باری تیں یار ملاہاں  
 دجری اکتھیں ہن مقدور ڈوڈ نہ پاڈ کویا  
 لیکے پاس ڈھنگا آتیں آنگل نال دیکھوے  
 طور ت اُسدی تیزہ ہو کے زھر کھنڈی بھر گئی  
 او بھری تم ہوش کواں پانی سر ت کداہیں  
 اوہ خورشید لگک تھیں انور ذرو ایہ نکھارا

ہایاں توڑ ڈھنگا کھلی کر دل مصر مہراں  
 کئی ہزار غلام کیتیاں کوہر ماں فرماے  
 جاں قبل شکست شانے طرفے مصر پھالی  
 استقبال گیا چڑھ لیکے مصری فکر سارا  
 ہو اسوار ڈھنگا والے خود آیا وچ ڈیرے  
 تنبو پاس ڈھنگا سدے آ کھوڑا کھنڈیرے  
 تنبو دے اوہ کھرا متقل حاضر ٹیٹ کیتیاں  
 آہی تنبو وچ ڈھنگا نہایت تے وچ زبیل  
 جھے ہلن دا پینڈا انتھوں ملک ڈھنگا دا  
 وہ طالع تیں آن مڑواں نو چاہیاں سو پیاں  
 میرے داگھوں ڈنیا اندر کیتے مقصد پایا  
 جسدے شوق اسانوں لایاں آ لیا وچ داہے  
 جدوں عزیز تنبو دے آگے کھرا کھنڈ  
 دل دے وچ ڈھنگا آتیں شوق شماری چلی  
 اسے ہلی وچ درو بھدائی تیں آہت کھ چلی  
 روزے دار سے سر مہروں کھ تیرے دن سارا  
 وچ وصل قریب ہویا شوقاں ہایاں لائیاں  
 سب اک نظر نہ دیکھل کھنڈ بون بھرت آوے  
 کر تدبیر وصل تھیں آگے وکھ لوں آواری  
 دانی کے سوہ بے صبری وکھ بے دکھ لوں  
 کو لئی سو تنبو وچ دئی پھوڑا پھیک لگایا  
 راتھ عزیز متقل ظاہر پڑیاں کھری آوے  
 دجری چشم ڈھنگا سندی جان اُسدے دل وکھ  
 وکھ عزیز مصر دے آتیں کوک کے اوہ تھیں  
 وکھ کے جو خواہے ڈھنگا ایہ اوہ نہیں نکھارا

اور خود نور ایسی اندھیرا شد اویا ایہ کہتی  
 اور شربت ایہ کوڑا پانی اور حلوا ایہ سوہرا  
 اور مصری ایہ کوڑا تکیں ایہ ہے تم اور شدی  
 اور صحت سے ایہ بیماری اور مزاج ایہ کلتی  
 اور بے عیب سے ایہ پرستیس اور دلبر ایہ ویری  
 اور محبوب میرا نورانی ایہ عالم مطلق  
 اور مطلوب میرا ہمت سے ایہ سرگردانی  
 عالم طالع ہاں فریب میں ہن گویا  
 اکتے کتے اُمید قسقی ہن وہ رہی نکالی  
 بھتی نون بھتہ ہاں گئی ناگ میرے ہتھ آیا  
 طالع ہاں دیدی دوروں صلح کروان آئی  
 مزاج دھری دلے دے نئے ساڑا آتو سارا  
 طالع دے ہتھ میر پڑیا دھری اُمید شکاروں  
 اے طالع توں ہاں اسلئے کیا لڑائی لائی  
 میں رکھ ہتھ ترفدی ہتھ ویرانی وچ پیاں  
 میں جنگل وچ تم تھئی ساتھی شیر راج  
 پانز بکری گڑگوں ڈردی آن وڈی گھریساں  
 تھکتی کہتی شد پناں لین نوالہ آئی  
 چڑھی شکارے گڑگان کھدی کر کر محل آوارا  
 میں بے حال گئی بھل راہوں وڈی پانچیں گھاتی  
 مسک گویا جنگل بھدی دوروں شیر دسلیا  
 نازک ہاں کپوتر تھنا محرم پار گویا  
 واسے درج میری وہ قسمت کیوں نہیں مرکیں  
 کیا گراں ہن کیوں کر جیوں پچی راہ کولے  
 بھلا ہوندا میں تم وچ مروی ہو ہو کے دل جیسے

ایہ کنڈا اور گل تھیں نازک جس وچ ٹوٹی رکھی  
 اور شعلہ ایہ دھواں بے سراہ پتہ ایہ بھورا  
 اور دوست ایہ دشمن میرا عالم چور شدی  
 اور کوہرا ایہ سنگ فطرت دا آن وچا وچ چھاتی  
 اور عاقبت خیر تھئی ایہ تم ڈکھ بدخبری  
 اور تسکین آرام دلے دا ایہ حیرت حیرانی  
 اور سلان ٹوٹی دا میرا تے ایہ بے سلفی  
 نا میں اکتے پچھے ہوئی دھس درد و دھلا  
 بے اگے میں درد پھر دی جان لکھا ہن آئی  
 توڑن کتی پھل گاہوں کنڈے ذم لکھا  
 پھر خشک تھیاں دلی ہن پے گئی لڑائی  
 کہاں طالع تلاش تھوویں درد کتے سر بھارا  
 جس میری وچ چھاتی لایا مار گزرا ہاں پاروں  
 میں جانا سو کھائی ہو سوں رو میرے ڈر آئی  
 زہر تھیں کس دھدی دیکھی آپ کھنڈا گیاں  
 میں توشہ راہ طلب سواوں سب اتھنے پایو  
 تے ایہ درد نہون پورے ٹھراں ڈار کرساں  
 پڑ بھڑ رہے تے تکیں پیاں ابے اُمید نکالی  
 ٹھیں دھری میں ذوق تھوں بھڑی سروں کر سارا  
 بکتوں شکل ڈھتی پے گوشے جان پیلے اک بھاتی  
 پکڑ کتوں جان نظر گزاری کتھ سر جرنہ آیا  
 مدت بھدی ڈھس دوروں گیاں باز دسلیا  
 نازک ڈھلاں بھدی تائیں غمیاں گھنڈیاں پتک  
 آپے تیغ و کھائی گل وچ ہن کتھ جوش ٹپے  
 ہونا تھی کیوں آج پتھدی وچ دکھانڈے گھیرے

تائیں بل وہاں دلدی تائیں ری کواری  
 سوختہ وہ آگے ہوں پنے دکھل دے مجھ سے  
 تے نزار نہ واہرو کالی حاکم ظلم آیا  
 میرے وانگ نہیں تے کوئی عاجز حال نکالیں  
 پھلایا یار تے کم ڈھونڈا کون لکھے کہ ملے  
 تیشہ بچ لگا شوہر تھمتیں زہر کتی بھر چھائی  
 ائیں ویساہوں خوشیاں کروے رہن بندہ اچھ ملدے  
 تے تین واسا ہوں لگا تھمایا وچ آتھتیں  
 آس وصل دھرتی آئی ری مڑاوں جتلی  
 تے تھیں مرچاندی ایویں پڑنہ ہیں دیں واسا  
 واہرت میں تھمایا پڑیں کس سماعت وچ جتی  
 وقت وداغ کیوں ظلم ملکی پکڑ چھلایا ڈولی  
 کڑیاں ذوق سوہاں کو تے ملوں لتی آئی  
 چنے دھندی سر پڑ سہندی لوہا ڈرو تھیرے  
 خلی ری مڑوں روہدی ڈکھ دوہیں تھ آیا  
 تے زلم لکے تن میرے غم ڈکھ ڈرو پڑاے  
 بے دس ہوئی آس کھوئی سیاں وچڑکیاں  
 سمیت روئی قیدی ہوئی ڈھوئی قال ایذاہاں  
 یار نہ بایا ویری بایا تے ویری دے ماپے  
 میں روہیں ڈکھ کئے نہ سٹھاں وگنے زخم فوڈے  
 دھرت پڑالی ڈرو بھدائی ظلم کوئت کھلی  
 ملنک غیر جن رس بہنک پہنک داس بلائیں  
 ماپے سارے سکتے پیارے ہور سبیز نارے  
 دل دکھیا را پکڑ دوپارہ تین فراق چلاے  
 تے جان من لہدا لائو تین رتوں رتگیلے

ائیں سوہاوں خوب رنڈھا مرگ کھلی لکھ واری  
 وائیں ہماک لہکدے پینڈے چڑھی ساہے بیڑے  
 دل زخمی تے پکڑ دو پارہ ڈوبا دیں پڑا  
 کیا کران تین کدھر بھلاں تھانو فرسا نکالیں  
 پنے ملی نہ ڈھوئی بیوں ساہواریاں گھر لیے  
 وا ڈروا تیں ایویں بھلی پادیاں لوں کھلی  
 ساہو ریانکے مران تھیندے سوہری روزاقل دے  
 باہیاں دے گھر قرقیلے کردی سل جان راتیں  
 میں کھاکس قال ڈروں والی بیڑے تھیں والی  
 واہ مرچاہ دلاو آہیں تے تھیں تے آساں  
 اج امید فریبا کالی گیتا واہ کھی  
 ائیں سوہاگ فرساہو تے میں کیوں موئدہ چھ ہولی  
 کھیں امیدیں دل پڑ چلا میں کھلی وی بھلی  
 عشق ادا چھڈی میں ایوں تے پڑے پڑے  
 واہ قسمت میں کھہ مٹکیا آخر کی کھہ پایا  
 لعل کرم جسیں ہاہیں مگدی پنے پنے تن کالے  
 تے میوں تھیاں وگیں تے کھری سیاں  
 تے میوں توہیں آیاں تے سختیاں پیاں  
 تے میوں دل چھل ہونے تے سخت سیاہے  
 تے ڈکھ پنے سر میرے تے مشکل بھارے  
 تے میوں یگان گیلیں تے گھت نکالی  
 تے میں سر بیڑے ورنے تے سخت سزا میں  
 تے میرے بھارتی نے تے ہر گھمارے  
 تے ساتھی ساہے رائے تے روہر وگائے  
 تے میرے دھروے ویری تے تے دے

جیتے داغ لگائے حسرت جیتے پڑے رہی  
 جیتے مثل وہے دل میرے جیتے وہے کاری  
 جیتے حرف طبع دے آپے جیتے کتیبوں غالی  
 جیتے حرص ہوا ہوس دے جیتے غالی سارے  
 میروں جیسے قراروں جیتے سریشوں و چیری کلی  
 غایبان نال پیا واہ میرا میں بھی غالی ہوئی  
 سر میرا دانہوں غالی تے میں دردوں والی  
 ڈھیرا ہوا کرم اسلا اسلا کھلا دھارا  
 کھٹا کس سو سر دھرا ہر دم درد کوپارا  
 کھر کھر سوگ صبروں وسدا سلا کھٹک دورا  
 طالع ٹوک کھارا کھرا وا درد وا درد  
 اول والا درد کوسلا کھڑ کھڑ ہوکا کھرا  
 رکھ صباں والا ڈکھ سارا کر کر درد کھرا  
 کھڑ کھڑ کر ڈکھ کھٹک کھرا کوہ کھڑ کھرا  
 کھوہ آرام اسلا کھرا حاصل راہ سرگرد  
 سدا کھوہ معکم طالع مطلق سر کرم وا  
 رو کز تہ اوجا وصل وا بندہ بند دورا  
 کھلا طالع وا کھارا واہ وا واہ وا واہ وا  
 مڑ ڈکھ کھرا کھارا کھارا واہ وا واہ وا واہ وا  
 کرم اسلا صباں آوارا واہ وا واہ وا واہ وا  
 کھر کھر کھڑ کھڑ سہاگ سہارا واہ وا واہ وا واہ وا  
 طالع کھڑ کھڑ کھارا کھارا واہ وا واہ وا واہ وا  
 موڑ سدا کرم کر اکدم میں رس فل دلدارا  
 کھ کھڑ طبع وا طبع دن طبع تلہ  
 رجم کھلا کھٹک ڈکھلا کھڑ آرام والا

کھر کھڑ آئی رہی ہدائی مٹکی موت نہائی  
 طبع نگاری آس اوجھاری برہوں درد کناری  
 میں غالی جتھ میرا غالی غالی سرفوں جلی  
 انساں تپیل میں کھوں پئی لا لا کوٹسے لارے  
 رکھن رکھوں دل کھوشیوں مغزوں پڑیاں غالی غالی  
 جتھ میرا عقیدوں غالی تے میں واہ کھوئی  
 ایچیں درد میرے دیں پتلا کوہ بھی تقیوں غالی  
 کھٹک اگا اگا اگا کھٹک آہا کھٹک ہور دوکا  
 ساڑ والا کھڑ درد کھلم وا کھٹک کھٹک آہا کھرا  
 کھرا موڑ بلا وک اوجھڑ ڈکھ صبروں ڈکھرا  
 دور مڑا ڈکھ ڈکھ اوبا اگا کھرم کھرا  
 حل ملان لگا گل رو رو کھٹک اگا کھٹک میرا  
 ہو ہر دم رہ واں کھلم کھرم موہوم صور وا  
 راجلہ کھم کھدم مراحل راہ اوکھلا دل درد  
 کر کر دوڑ پوٹنی کر کھلا صدمہ اس صر صرا  
 کھٹک خطارہ کارو دھرا کھٹک کھم کھم وا  
 شود سدا تو درد دھرم واہ واہ واہ واہ  
 حرص تواتر ہوس وا کھرا واہ وا واہ وا واہ وا  
 اوہو سر کھلا کھڑ سارا واہ وا واہ وا واہ وا  
 موڑ واہ آرام اوجھارا واہ وا واہ وا واہ وا  
 دل میرا کھروم کھارا واہ وا واہ وا واہ وا  
 آہل موڑ کھم سارا واہ وا واہ وا واہ وا  
 رکھ کھٹک صدا اسلا روڑ کوا ڈکھ سارا  
 ڈکھ سولہ حاصل وصل وا کھرا حال اوارا  
 واہ واں کھو رس وسدا مزمم کھ سولہ

دلدار کھلا اسلا دنگدا لہو دوان کوکو  
 طاق مگر اس گھر قات کو ہر وسوسا اڈو  
 اوکھا ڈک دور دلا وعدہ آو سر کلا  
 سوڑ ملا انوار پائا او دلدار دلدار  
 علم عقل دا عالی عالم داد بدل دا دار  
 دل کھرا سہ سکدا تبا آس سوا ڈک ڈاڈا  
 دو دم ونم دوا بو لگا شین سکا کما ولدا  
 پر دم رو دل دھوا آہ آس وصل کوسلا  
 آس اگان خواں او ایس آک ساس اہم دا بدم  
 ڈک کلا ڈک دل اس گل رو آک سلم انارا  
 دس اوہل کمل اہم دا اس عینک تدم دا  
 ٹھنڈے دے وچ آن دا لے پتے پتے پکڑائے  
 یار اساجھیں ٹھنڈے اندر فال چیل بہت کماے  
 ٹھنڈے دیوٹی کر پکلیاں کچے قول پکڑائے  
 نا لایو وچ پڑویں گلیا لگان چاڑھ ہوائے  
 دھارا کھٹب چار مصویں ڈھولی ساٹوں آت لپائی  
 کھر پیٹے قول نال اسباب ورت ڈٹھو ورتارا  
 وکیہ لوں جن کوں گزاریں بل نال دن کلائی  
 میں روہاں توں سنہی رہاں ایہ ڈکھوں جنہاں  
 میں ان تھک نہ روہوں پٹاں تے ایہ درد نہ کٹاں  
 آہ میری نیت وگدلی راتی وانگہ نیویاں لوہی  
 میں روہاں سر ڈکھ پتے لوں وس ٹھٹھ کے لوں  
 میں روہاں کھرت گئے لوں اس دل کٹ گئے لوں  
 میں جہاں پڑ روہدی روہدی جس روہاں بہ قبرے  
 کٹھن کے گل خاک میری جس قدمیاں کنڈیاں والے

ڈوسدا روگ دا دم ڈاڈا داڈو وصل کھلاو  
 گم گم رلا مڑا اسلا سیدھا طور دکھو  
 اوو دلدار دنور رسا دس صلح کراو  
 دارا ملک بھر دا مالک حاکم عالم آرا  
 محکم کار کتریم اکرم عمد اوپدا ایک نارا  
 آس گوا کہ ہووگ اوڈک سو کھامل اسلا  
 رو ڈردا اس ڈکھ دا دارو ونم سوا کہ ملدا  
 اوڈک بڑ کھلا کہ ملدا اصل وصل سو کھلا  
 یکدھر آس کھرا کھرا کھرا کھرا کھرا کھرا  
 عمد ہوس معلوم اول دا محکم وعدہ سارا  
 کہ کر مہر کرم مڑا مل ڈکھ کر ڈکھ اس دم دا  
 تین تین نوں لا لایو بہوں سخی دتس پڑائے  
 نوراندے دل قصد کرائے اپنے راز پچھائے  
 نیرواں کھ سوڑ ہندی دا خود جسے جوڑ پڑائے  
 خود فیروں وچ ست سخی نوں نے جگرے پائے  
 لے دایے جن میرے پاسے دن دن ڈکھ سوائے  
 آہن میرا اسڈیاں کوٹھل پاون شور پوکراں  
 کن میرے جن میراں جنیلا یا کجھ سوڑ پھلائی  
 میراں ڈرو فراکل سوڑ کوک تیرا سر کھلاں  
 ہنسے بل میرے رو کتنا کی کھٹاں کی ڈنیاں  
 دن میرے سر گڑھے جانے وچ فریخت توہاں  
 توں روہاں کھکھ پٹھ گئے توں چلے آت گئے نوں  
 ٹھنڈے وچ گل گھٹ گئے توں ڈرویں مٹ گئے نوں  
 قبروں سر وگاندے رہنے نہیں میرے بے میرے  
 شہلان کے دلخ بہوں جسیں پائل دے گل والے

تے اور ڈلف جن دی وانگوں اور ہونڈے ہانے  
 ہر ہر نیبل وی ہر آہوں راز کھلے کا ہمارا  
 بیٹے جسیں تجڑوچ ڈالندے ڈگھی خون فوارا  
 میں مرلی ڈکھ اندر جڑیں ہمارے ہوں سرد مرلی  
 مر بندی وچ گور روپیں پئی عشق مکاوں  
 جس گورنوں وہ عشت لگیسی اوہ گورنوں نہیں  
 گرد میری جس جٹم پوسی ڈگس خون فوارے  
 ذات صفائوں اسم خطبوں میں آن گوری پاندی  
 ماشہ پاؤ دیس مہر وی ترک نہ کہ جین خطلدی  
 بیکر بندی تے بہت جیتی نہ توں نام دھرائے  
 گھر چھتا تے مہر کھٹھا پنڈا گیا اڑا میں  
 نقش دان گے میرے نمڈے پرندی ڈنیا نامیں  
 وچ ہلاک اہستال نکلاں روپوں میرے مادیوں  
 اسے مانی میں مان تھئی پے کھٹے وچ سزیاں  
 ایہ کل پل تجزی عشق کھاکے رسی حواس خالی  
 ہے معلوم اندر ڈرگا ہے تہا حل ڈالنے  
 بندی صورت دا ویلیا جین خواہیں چکارا  
 نیلی نظر ہو تیں دل کھٹے طاقت ایس کیلی  
 اُسدا عشق ہو شہوت واسبہاں جسیں اٹھ جانوسے  
 بندت دے وچ حاضر رسی تہوں جتھ کھوسے  
 جس جسیں سفینیاں اندر تہوں ڈوتے تہیں دو گارے  
 پڑوہ ڈرو وچھوڑے والا دم جیسے نہ دانی  
 مالا وکچہ تہی دل دانی خمر خرچے بھاری  
 اسنوں روپوں چپ کرکوسے تے خود آپس مارے  
 ہنہ لیکے ملک پڑاے طالع تیرے میرے

برگ اوفناکے سبڑت رنگے نقش اواندے کالے  
 گل گل دے سر نیبل روندی ویجھے کایک سارا  
 تے اوہ راز دلا نوج ہے بہ کرسی ڈرو پوکرا  
 ترف ترف میں جہاں لکھ بندڑی رود حاصل مرلی  
 بے مقصود پہلی میں مانی توڑ مراد جہاں  
 شہت تکدیاں خاک میری جسیں بہ روپوں کر آہیں  
 جام خیر میرے تے پنڈیاں درگ گلن دل ہمارے  
 لازم ڈرو ہونے شہدی قسمت واہ آسانی  
 نا تیں اوہ آن مفر بیروی تا گلرغ شہادی  
 اسے مانے تیں روپڑ گوانے ڈرواندے ڈریانے  
 اوہ نا لیا تیں جس کلان پیاں ایہ ایذا میں  
 نام پیاں وی سو آہوں چڑھے نظر ہوا میں  
 گرد غبار بکت وچ چھلایا میروں حال مکاوں  
 آخر حال میرے تے توں بھی بہ روہ سلو گزیاں  
 مہوں نہیں تے نیف میرے پڑاے قسین وانی  
 بیوشی وچ قسینوں نیبان ہوش سمل ڈلیفا  
 ایسے دے گھر ملی تہوں او محبوب پیارا  
 تے ایہ غلوند نام ہو دھریانا اس جسیں ڈر کالی  
 چہاے چاڈا لے وچ کرکے ٹوش او تہیں دل کوسے  
 رو شردنہ تھیں دھی شرموں جٹم لوہے  
 اوہ محبوب لے گھر اُسدے تہوں اکت وڈارے  
 جہاں ایہ نہیںوں مئی بشارت پئی تسلی کالی  
 جیسے اٹھ ڈلیفا اوہیں پڑ وچ گدیہ زاری  
 الجھن پوسنے وال سوارے کر تہیں خاک لو تارے  
 سسٹیں بھرے تے پکھانے کھٹے سروا تے جتھ پھیرے



تینوں سینوں دل چھل کر کے طرفے گور لیا  
 چتر درمن تھی ہر آہوں صحت سے سر میرا  
 آجمن نچ تھی دیکھ پھانسی کرم کلتے بھڑا بیے  
 کرتیزی میں گھر میں حسوں ہو ہوں لائق فہرے  
 مصعب عشق چپے ہے تھیں سر سے دکھ نم نم  
 لے نہیں گت اندھیرا میں رائے پڑ کر یہ زاروں  
 فال تیرے ایہ چارے مصرع بھریاں نکھیل والے  
 شب نیزی بے چینی تیزی میں تین تیش تیشی  
 بخش پیٹ پٹی تیں ہے تے زینت زب چینی  
 نہیں دکھ ہنسا تے سر تے اور دک شمل نہیں  
 عاجز حال منتی ہوتی وج پڑ دس زینے  
 پڑ کٹھ راتوں آجے تھی اس نہیں آوازوں  
 ایہ خلعت اس ہویا نمونہ چاہے ات او اسیں  
 دلی پاہوں سکتا پیارا پاس کھولی ڈوری  
 صبح ہوئی آب کے ستارے وج بحر روشنی  
 دویں دب ہوویں آب موسے ہیں پانہ نورانی  
 طائر سر عقاب کھک دا پیا قتا وی جلی  
 اوہ خرگوش ہویا وج خواہے تے ایہ کتے اسکے  
 پل طالع بہار مقابل تیج گھدی پیا  
 رچھتوں نیزہ باز فلک دے تیزیاں دکھیاں  
 بھڑا تون صبح وی اکھیت زرد ہونے ڈھارے  
 کچھ ستادی تے صوی جادی تے ٹھدی تھ غلی  
 زین کسے اسپ سپاہیاں داگ لچری گلپارے  
 منہ وچوں کندھ ڈلیا چاھزی وج قادی  
 اسپ گواڑے چاہہ تہاں بگل خاک بو بھاری

تے زور اور قسمت جیہی زور و زور لیا  
 توں بھی رو تے میں بھی روواں دوٹاں پیا تھیرا  
 وج تھیںک ہاواں دھتیاں رو دوویں مر جاپے  
 سوانی کڑے میں بہت چینی لائق شان صم دے  
 لے نہیں چند عشق وج رو رو تون اکھیں جس ہماں  
 پت بیہاں لے دھک سیوں کندھ چھریوں گھراوں  
 دکھ بھرے کھدے دیکھیں سن لے زور کو سالے  
 رچ جتی جن جتی تی تی بیٹ پٹی بیٹ پٹی  
 نہیں تھیں چپ کھن عشق تے میں بہت تخت نشینی  
 دالی رو دوویں کریدی تال دکھل دل چھیاں  
 ختیہ حال ڈلیا ہر وی غمڈیاں آہیں بیٹے  
 غم کھوے دکھ بوسے ہر دم رووے بھڑا ناؤں  
 دکھ وج حورے ڈھروالے دون چھانہ کداسیں  
 تہو دے وج پڑویں اندر دہی تھیتے کوری  
 رومعی تے کڑا کھدی تھیں ایویں رات وہتی  
 کشتی ڈوب سہیل بھائی فوق گیا ہو غلی  
 فالت اکری کت فہیوں تھہ رکتے وج لالی  
 کلب بھائی شامی دویں از زب تے چڑھ دے  
 وج زنجیر فام کھنڈہ بدلہ توڑ گویا  
 تہ صوف کو اکب دھریاں توہاں زینت بھریاں  
 چاڑ سنان خلطوہ شعالی سب میدان وج مارے  
 اوہ ہرنگ صبح وی ایویں دہریں اکھیت دالی  
 فونت کوچ کھڑے تونوں مصریاں دے ڈھارے  
 تہو پٹ لداکے شتریں کیتی فوج تھادی  
 مصری فوج کئی کزل وکی مشریاں وج سادی

کل دائی گھست پاپاں دوویں کردی گریہ زاری  
 دل میرے نوں دلبر والا درد وچھوڑا سٹے  
 میراں آن دواکسں ناہیں میرے روک کوئے  
 ساوہریاں کھر روون اوکھ چکر پیلے وچ آہے  
 واہ وا وچ برہوندا کانا سول گیا سن لاپے  
 پاپاں تُوں تے سولیاں دیکھیں زہر فلاندا کھلاں  
 آجھل وکے اچھتیں جسیں میرے پیل ندی دا پیلنی  
 درواں ہتھوں کدھن غلامی رہساں وچ ہوا سی  
 ایہ وچھوڑا تخت قیمت کوں سرے پڑ بھٹاں  
 چکر ترقداً شوق اُھندا تَن گھدا سَن گھلدا  
 کھر بیگانے دیس پڑ اسے رو رو کوہیں گزراں  
 کوہیں جڑاں پ۔ دل وچ آہیں کہ ایہ درد سوسکھلی  
 اُسدے شوق لپسلا ایلا رومندی واپس لیکان  
 تے دائی وچ ولدے جھدی پڑ کتھ جوش بھاندی  
 تے اوہ اُسدیاں شوکت شاہن خوشنودی آزادی  
 زبلاں تے یاقوت بنانداے جڑ اُستلاں لاسے  
 پوشاں شہانیاں کتھ زینت زیب ہزاراں  
 بنگل دے وچ اسپ کوہون شرطل نمودن ڈاون  
 پاو صبا وی گردن اوٹے گردوں بھار گزراں  
 کچھتے تان گھاریاں وانگوں مستی پڑھی سواراں  
 جو کہیں نہن لیل گھدے پوزیاں زینت داراں  
 دا ہزیاں جیر پٹیشیاں کتھیں مھنیاں واہ لاکھیاں  
 گل کھنٹے تھہ کھنن زریں زبیر ہور اوہلے  
 آکا وک کھریاں جائے امانداے مین شیرے  
 اوہ سوار بھلاں تے آہے وچ خوشی دیاں مالاں

ناتھ کوئے وچ غلامی جھنڈے وی پھاری  
 وکھ مائی میں دروہاں والی خاتم بنڈے پتے  
 تے بن میر قرار تھی میرے ہتھ نہ پتے  
 تُو ٹھنڈے دھر قدم آہست روہ لوہاں وچ داہے  
 آہیں کردیاں بلیکن پاپاں پنے مٹروے پھلے  
 کر کر یاد وگتا وگا۔ بھنور دیں مٹر جاناں  
 ایہ ہوائی چکلاں دائی روونداں کھن جاتی  
 پندوہویں دوہ روشن پتہ روونداں اکھڑ پکی  
 آکھڑ پول لنگلاں ظاہر پچر فلانداں گلآں  
 اکھیں دوویں روونداں رہساں سینہ جلدی لہدا  
 کاپاں راتل پڑ پڑ تہدے لپیاں کوہاں ہزاراں  
 واس پنا میں مال پڑ کیاں ترکان ناو دروہاں خلی  
 جس محبوب پیارے ڈاوں مینوں نت لڈیاں  
 ایہیں دین تھیرے کردی دائی واسر کھاندی  
 تے اوہ حال عزیزے والا کی آکھل وچ شہدی  
 مال سیاہ بنانداے گھوڑے زینت وچ جڑائے  
 مست پاپی سوہنیاں شگلاں کھراں تے کھواریں  
 گھوڑیاں تے چڑھو سارن کس کس پاپاں لاون  
 رہواریں خوش قدم سنداں کر ترکتہ تارے  
 سحر و سحر وچ تخت زینتے تازیان خوش رفتاراں  
 گھوڑو تھی دم موہیاں ورگی دل برشم تھراں  
 اسواریاں دیاں شاہاں بڑیاں سوہنیاں تاز پڑھیاں  
 سٹوئے وچ تھیل پاپی ناکیاں چڑیاں واہلے  
 قد میانے نا ہور تے نا ہور ہست چھوہیرے  
 داہے ہاندیاں نرم ہواکسں تازی باکھیاں چھان

ایک ہات سے دل تڑپیں والے بال کھان سے لٹھے  
 مہل ٹھہراتے سارے دھول بٹاں بھون گئے  
 یوں سیریاں وچ نرالا کھن و نھیلیں وچ دوڑے  
 ہاتوں والے سب جسم چٹے ہموں میں ہولاروں  
 ہمیں تھیلیاں رہتہ کینداں ٹھکرواں دی ماہ  
 جنگل دے وچ ہوس دہاڑے ٹوشیا تارے و گیا  
 من من جنگل ہاں پو پلاں بھری داس وچ ٹھڈی  
 تے ہور وچ ٹوشی عزیز سے ہور وچ لکھن نہ آوے  
 ایہ ٹوشیاں دے حالے من من کرے ڈیٹا زاری  
 ایہ رو دندی اوہ ہندا پھوڑا یہ پندی اوہ پھوڑا  
 استوں وچا جتھ نہ آوے وقت ٹوہدے جتھ آیا  
 ایہ ماتم وچ وین کیندی اوہ ٹوشیاں وچ گویں  
 ایہ جی اہن پیراں لاوے اوہ کڑا بھانکارے  
 اُسدے میں دوویں کرت پیتے کہے کر یہ زاری  
 اُسدیاں لیاں فراق سوکھاں بناں لیاں تے آئی  
 درو فلان بھر زوری رگتے اُسدے دوڑا سارے  
 ایہ ہر دم رو تھیا صورتے اوہ جھنڈے وٹ چاڑے  
 کھوہے ایہ سوہاگ پئی لوں اوہ ڈاڑھی جتھ پھیرے  
 سرتیوں امان مڑھ تھیں ایہ یا توہت پھوڑے  
 ایہ ہونے نوں بھوڑے ہوز جڑے نوں روڑے  
 اُسدیاں غم وچ لیاں آہیں اندر وار بکرو دے  
 ایسے حالے ایہ سب لٹھریں نئی پر آئے  
 دو رو دانی پاس ڈیٹا پیتے میں رینگیل  
 میں میرے آن وین کریدے جیتھے توڑ ویٹھے  
 گویں مصر لیچوہ میںوں قمر کھو کھارو

قطع ہنسانی صنعت سازاں زکتنی وانگ پٹاشے  
 نرم آواز رہاں ستاراں اک دل ٹوٹا دتے  
 مست آواز گویا عشقوں آپ کڑبڑے کتھ روڑے  
 دوروں پے یاں وانگ دسلان کوٹھیلیں سنگاروں  
 ریشم سٹھ کھلیاں پیاں گوش کیتے تھہ ماہ  
 تھیا گراں نہ ہوش ٹوشی وار رہے ورا نوچ کھیا  
 کونداں برہان گور غریب لوں ملی مہار کھادی  
 دیکھے شان تے محل محل تے گھوڑا ذوق کوہاوے  
 تے اوہ آپ عزیز ہمسرا ٹھکر کرے لکھ واری  
 اس ٹوشیوں جتھ نرم تقدیریں لیس طہم نہ چھدا  
 اُسدے میں وریاں جھنڈیاں اُسدا کھیت نکھیا  
 ایہ قہقہے پنے محاکف کیونکر ہوں ساویں  
 ایہ والاں لوں پتے پتے تے اوہ نا تھل سوارے  
 اُسدیاں بھنڈی مست تھے تھیں ہر ٹرے دی حادی  
 اگتے تھیں وچ اُسدی لہدے لانی دوون سوائی  
 تے اُسدے ڈنسا رے دوویں پتکٹھے جہارے  
 ایہ ڈنسا رے سوت اوہ پیرے تے اوہ ٹھٹھک نازے  
 اُسدا دم دم جیہ پچھانی اُسدا قدم اکیرے  
 اوہ یا توہتی گردن بندوں چا گردن ٹوشی ہوڑے  
 اور تنوگ بے نوس دیکھے دیکھو دکھوں بول دھوڑے  
 اُسدیاں جنگل وچ اہلیاں قدم ٹوشیاں کردے  
 لکھ پنے وچ مستیوں ڈوکل مہر محل و سائے  
 وچ ڈیٹاے ماتم والے کراں جی اہن پیلے  
 یار نہ مہیا میں مر گزری کر فصل کتھ پیلے  
 ڈوب پھلو وچ نہیں نئی دے محب غماری وارو

دل صبر پر داغ بندہاں لہج سب داغ گواہ  
 وچ وچھوڑے کت نکلتا حقیقی جمل ایذا نہیں  
 ہاں میں مڑیں مڑیں دکھ میرے تے دلہرے لہرے  
 نے دکھ وچ گھمت گزارا دکھ جیے اکواری  
 اکواری میں رُو بڑوی دیکھل دلدی سرگردانی  
 خود مڑیاں ہے دکھ مڑیاں جوں ایہ تدبیر سوکھانی  
 آپر ڈھلے دکھ رو بڑیاں دے لے نہیاں بھی تم کھلون  
 ہمارا ہوں سر بڑیاں نہیں تے ایہ سرویاں نہیں  
 بحرِ حقیقت ہوں وچ ڈیاں بحرِ مکر ڈیاں نہیں  
 رہتے اوہ نہنت نال سنگاری مسمیاں وی اسواری  
 جشن رہے وچ مصرے ٹوٹیاں ون کھینے کی راہیں  
 صاف سخن خوش اندر باہر ڈکریں جمال ہوا لے  
 ڈکریں تخت ڈیٹھا کارن فرس صفا زکارتی  
 شکل بننا مئی موتی مھکھوے گھن ہماراں لایاں  
 کئی ہزار غلام کیتراں رہن علم وچ دستے  
 آپ عزیز دینے تے راتیں کردا خدنگاری  
 اُندا کیما موڑ بنلوے ایہ بقدر کسیدا  
 تے اوہ کیما ہاتف والا ہویا پورا سارا  
 رہے دورا ڈا قوت جہاںے کردا شرم تہا نہیں  
 آپ ڈیٹھا پوری پوری دل پاڑے تم پیہیں  
 یار ملن دیاں آسلیں میں دل آوے نظر حلاوت  
 تخت کئے تے ظاہر ہتے دل وچ دہم ڈیٹھا  
 تے ایہ یار اوڈکے روندی پھر گئے کئی گزیاں  
 ایہ جیوں شہ اوہ دانگ رحمت ایہ خانو پیڑے  
 رات پوسے تے گلی پے کے کرسے دھنپ پچھاری

کھڑو نہ میری مصر فہمی سٹ وچ تیل دکھ  
 غرق کرو ڈیٹھے تھلے سن بقدر میں نہیں  
 رو بڑ دیکھو میں طالع رو بڑیاں ڈوب دیکھو پکارے  
 ساڑ بڑیاں نے ہاں کیتی ہاں میری پچھاری  
 تیل تھی وی خدائے غضب تے کو میری قریلی  
 رو بڑو ڈر دے میرے بیہود نال مڑے دکھ وانی  
 اسے افسوس کراں تدبیروں کئی پیش نہ جوں  
 ایہ پچھاریاں عاجز نہیاں خلقت دھریاں نہیں  
 ست نہنتاں سن اٹھان ایہ دم بھریاں نہیں  
 ایہ روندی گزور فہمی ندریوں پار سدھاری  
 چلی اسواری دلی مصر وچ تیر ڈنڈن تیراں  
 خوب عمل کجیب رہتیے خاص ڈیٹھا دے لے  
 خوشبو ٹیوں ہریاں متعلق جیوں صحرا آتاری  
 کئی ہزار کیتراں غلام ہاندیاں پیش رکھیاں  
 سب ملان خوشی دا حاضر رہے ڈیٹھا اسکے  
 وچ قبائل اہل میاں ایہے وی سرداری  
 بڑیاں شاہی قدر اوچھڑا مسمیاں وچ پیدا  
 خاطر داری رکھتے اُندی آپ عزیز پچھارا  
 جہوں عزیز ہو رفت کرے آوے کیدی کدا نہیں  
 پیش ڈیٹھا عاجز ہو کے گل کرسے سرتیوں  
 پے ایہ مھگر گزوری ہر دم رکھی رہ سلامت  
 وچ واناں نال نہاندے ون لوں مجلس لوے  
 ہاندیاں خدنگاراں ہر دم رہندیاں اسکے کزیاں  
 میری دیاں ہریاں قدروں اس جیوں من مہیرے  
 ظاہر ظاہر گھاں کرو وی دل وچ کرو ی زاری

قول قرار کریں خود چکے کر کے بچھ پڑھائیں  
 نا ایہ دل دی آگ بجھلوں نا وہ اور کراویں  
 عشق تیرے لے گھائل کر کے وچ پردیس سٹی  
 ہوا بھی عاجز بس عطاوں آمدی وہ لکھی  
 توں کہتے کہ ملیس گھار چ پتہ دن جاویں  
 ہیں جوں روز وہاںے جھوں ڈگہے میں دو میرے  
 ہوا اُسے قصیدہ ہوویں خبر فراق جدائی  
 کوں راس وچ غم دے فرخیں وچ پرائی دھرتی  
 میں ڈکھن وچ گھائل ہوئی ایہ توں ڈکھ لائے  
 عشق تیرے دا بھار چھلرا میں ہو رہی نکالی  
 ٹھراں بیت کیوں وچ درداں میر مہارماں چلایاں  
 سبے منگور نہیں ایہ تیں بھات دیکھا وچ خواہے  
 وچ وچھوڑے باز سووے ساڑ نہ میرا سینہ  
 میں تمہیں ملہ صبا یوں کیوں تے میں ہوئی تیرے  
 غم دا وقت دراز ہوئی وچ اندوہ خواری  
 اوہ فرقابہ سب وچ غم لے ملن وچھوڑیوں سوکھ  
 رات بگیندی دین کرندی نہیں نہ نیند راجھن  
 محرومی وچ ول نوں جاہے پر کٹھ چٹن بھاندی  
 تہ چوں کٹھ چلن ناہیں جلدی جان عذابہ  
 نغمہ تیں ملہ میرا غم دی گریہ زاری  
 اُسے وچ غمرا نکٹانے کھٹے یار سونیا  
 درد میرے وہاں کہہ واسی سخت میری تھاری  
 کیدک درد جوں وچ سینے برہوں دکھن کالی  
 تیں ہوندی میں ڈکھن جلدی تے حضوروں نکلی  
 کوں دکھ میں طالع کتے وصلوں جام پلاوے

یار میوں دل نھنے اندر کیوں رکھن ایوں  
 ہنن گھار نظری آویں ہانھنے ویساویں  
 تھی تہنگ مہر وچ آئی ہوویں رہی جدائی  
 وچ پردیس نہ محرم کالی ڈکھ بھاری دالی  
 مہر کلاویں دیہ کراویں خواہے ٹوپ دکھلاویں  
 میں مہر چکی مڑوں گزاری رہے ہنن غم تیرے  
 تھی خاطر نئے پنڈے چھوڑ وطن میں آئی  
 دل میوں ڈکھ دیکھ کدائیں کیا کیا مڑوتی  
 لے فریوں بگہ دیتے میوں درداں تے سرچاے  
 میں جلدی وچ لائے ہوندی چمک لٹکوں پائی  
 میراں ٹوٹن بھریاں اکھن تیں نظر نہ آویں  
 دل میوں توں گھار گھار تارہ وچ چلابے  
 تے سو گند ہزاراں واری تیں ملہ سینا  
 سُن تیرے یار شوخیانہ تیاں تن من دو وچ میرے  
 ایہ ورد تارا ریا پیش اندر گریہ زاری  
 بھینیاں یا قوت پرووں اُتساں دیں نوکھ  
 وچن نکل بکر توں تارے قول چکے دل نھن  
 وریاں رہی ہوئی اندر روندی تے کر لکھدی  
 نا اوہ یار دسلا گھار نا آئے وچ خواہے  
 کے ڈکھ دانی آئیں سُن لے ماہ پیاری  
 کڈھ مکھن غصہ دے وچ وی کالی تیرا ویسا  
 نہہ کہتے ہے کھتے تیں توں بھی کھ پیاری  
 مہر جاویں تو کر کٹھ جیلہ نا تہ ٹپ پچائی  
 میں جہاں تو محفل وڈی بڑے فریوں دالی  
 وڈی محفل ایسی تھی ہے آج کم نہ آوے

سرسر تک دو اکھیں ہوں سر کریں آج نکتے  
تے وہ نکلے دارہ فراق چنگے بلن جاوے  
کر دستہر گیا پردہس گل کرے تھیں  
سن والی سرنگوں کر کے روٹی زار و زاری  
سر تیرے کہ تون دیندی ایہ مشیت ہماری  
میرے وس کیا دس دھتیا میں تیرے پردہاری  
چندا نام مکان نہ ظاہر ہمتا کیا نشانی  
چاہیں جان اپنی لے حاضر کدر نول ایواں  
یا اپنے تھیں نہ ستوں ڈھلے دے وچ ستیاں  
چاہ منتر کچھ نٹنے اندر دے وچ و دیکھانی  
والی کسندی میں دس ٹپا ایہ بھی پیش نیلے  
تھکندیاں وی عشق سندی کئی پیش نیچے  
ایویں رو دندی دنی ڈٹنگا رہندی حل آوارہ  
ایسہاں حل رسا سو دمت وچ فرقت دشواری  
ایہ فم سوز وچھوڑے والا ہرگز جمل نکتے  
سیر کتہاں دل جنگل چوہے پاندیاں نال ہزاراں  
دزم پر اپیاں آرواں والا ہر دم دودھا چوہے  
عشق سوکھا لانا ہیں ہرگز آسے سخت آکھارے  
کر کتہ سیر قمار پیچیرے محو ہل گھوں سدھاوے  
درتہاں کئی ڈٹنگا آئیں ملی نول غلامی  
حل ملال ہرہوں سے ٹھوسے رہے بکرو وچ لکھدے  
دائی کے بلا جگ ویتے پاراں یار نہ دایا  
اس پڑھی دے بھر ڈھوٹاں اڑ کھلا آوارے  
تے پانیاں کت کہو دے پار ملاوے پاراں

یار بلے ڈھ گیا ہوسے ٹوٹی دوسے فر نکتے  
دو دندیاں میں کھنکھنی کوئی قرار نہ آوے  
تھوں بھی تھیں دیکھاں کید رکھن آتھوں  
میں سہول دی کر کتہ کاری ہے توں بہت پیاری  
ہے میں اسے فرزند پیاری کر سندی کتہ کاری  
پیندی جس سرے پر اپنے میں تیری پیاری  
اتھے داہ نیچے میری حقل رہے دیوانی  
میں قربان کیا وس میرے لگے داہ بلاواں  
کے ڈٹنگا جان تیری نوں کیا کرہں کہتہ وچھوں  
اسے پڑھی میں عوی جانہی کر لے دیکھ کالی  
ہے اوہ ظاہر مدعا نہیں نٹنے کوں دوسوے  
کر کے آہ ڈٹنگا کسندی چسہدے روگ اولے  
درد میرے کتہ کھوں ہارے کون کرے اتھ چارہ  
دن بچاں وچ پیدی کتہ رسا ڈکھل وچ زاری  
کدی کدائیں گھوڑے اندر رہے آروں ہاں آکے  
کرے اپنازت طلب عزیزوں سدھاوے اداں  
وچ اپناڑاں ناتھ آتے رو رو تین ورحلوے  
یا لگے اوہ وچ اپناڑاں ول دے نال ارواے  
جان جنگل وچ سہرت آوے نیل تری دل بلوے  
ایہ قضیے ایو روہاں ایسا حال اودھی  
بجز حال دنی ول ہریں تین رہے دو ڈکھوے  
بلدی اک نہ تھنی اکدم کدی قرار نہ آیا  
دائی کرے ڈھاکیں رو رو اتھ دے ڈرہارے  
کہو نظام رسول ڈھاکیں وید لے پانیاں

ان تجویزوں سے مددیں وہ لاپرواہ تھے  
 فضل مگو جو فضل بیخود دیر مشکل ہے  
 جہاں طوفان کرم دہاوتے وہ بڑھکارتے دکھ سارے  
 پائیدوں سے تم ہلوے جہاں پُر گھاسے

ورق خریدن زینبا یوسف راو پرورش کروں در ناز و نعم و رسیدن یوسف  
 بجوانی و طلب و صل کردن زینبا و اعراض فرمودن آنحضرتؐ

اسد سے بیڈ نہ طلع واہ اسد سے کرم سولے  
 اکتھلہ اول ہا دل نوں شہاہ جہاں سلوے کوری  
 بے معشوق غم وچ آتھے عاشق دا دل کھتے  
 ایہ مقام دور دہا ہاں ہاں غلام اتے دیواہے  
 تھیں مسر زینبا ول وچ نمودیاں نوکل لیاں  
 کچھ سبب اس نظر نہ آوے کوری دھونہ تھیری  
 دل بے صبر نہ بھلوتے نہون دندا مال آوار  
 اندر دوتے کد ایں باہر حیرت کھلے غم کھلے  
 ایہ کیوں باہر سبب دہا پلے زخم ولیدی کوری  
 بے صبری وی ایہ کیا آفت پاوے گمکن گھیرا  
 اگلے ذروں میں سرکتی رو رو اکتھے صاحبین  
 جو آج مل سرے پآیا دیکھیا نہیں کد ایں  
 اسدا قدم دکھل دی طرفے دودھا کیا اگھیں  
 دانی نال کتیاں لے کے دھانی دل گھڑاویں  
 زکس برگ ڈھتے دل گڈرے او نہیں کوئیرے  
 تے دلبر وی بے پروائی ٹوں ٹوں وچ سلی

بھنوں یار دیکھتا کھتے قیمت ہوس پئے  
 اہو تھیں را شوق بھنوں اٹھیاں وی ذری  
 بے محبوب خوشی وچ دتے عاشق دا دل بے  
 ہاں ول بھگت ات بھتے پنے منول مقصد پاوے  
 نہیں وینیں وچ کھتے بے یوسف کھتے دیکھو بھنوں  
 دواں قرار گیا اٹھ سارا تھدی کوئی کدھیری  
 غم ساری دیاں دکھل ماہوں درد پآ سو بھرا  
 بکر تے دل ترے رووے کوں قرار پاوے  
 کسے ایسا میں رہوں جہاں کھت وی تھاری  
 اوہ اک داغ وچھوڑے دہا میرے جوگ تھیرا  
 بس وا کیا اٹھل کوئیں سر غم رہیں نہیں  
 تہیں بگے جان دیاں رہیں غم رہوں دیاں آہیں  
 تہیں نہیں کسے راست دل نوں آساویاہ آہیں  
 تا سر سکی عکھ کر تھی سد قادی داروں  
 میر جن تھیں دل بے پڑاں رحمان ہو رو دھیرے  
 سو آزاد سندی آزادی دیکھ بخشی وچ آئی





شر و کین میں جنگ لیں سستے مل و کھوپیں  
 سورج چتر کا وہ تیرے اافل سخن وچ گھاٹیں  
 میں وادی بازار و گندیا گل تو اندوں پہاں  
 عشق تیں میں وکدی آئی تیرے شوق پہاں  
 آپ کہتے بہ ریزوں پہچاڑی مینوں تور اکاڑی  
 پردیسی وچ تیروں دروں پھوڑ حکومت آئی  
 شوق تیرے میں کانگن پہاں چلوچ نیل رزحالی  
 میں قربان تیرے وچ دروں روعیاں بگدہاے  
 تیرے جسے مع وے تھوں تخت و سن سچ پہاں  
 میں وک گتھی پہاں دن تے ہاں تیروں سروریا  
 گلہ گلہ شکر امامت تیری جاں میں دُور پائی  
 میں وچ آس تیری وی ہر دم مین دھرے سرانیاں  
 کرے پکار ایسلی دانی میریاں خواہاں و  
 ایہ اربا میں جس دے کارن پاپا ایہ اڈیاں  
 ایہ ہوا جس کھنٹے اندر کچکے قول کھائے  
 دن تے رات اصحا پدوں ہنوں ہاں کھول وچ ہائے  
 جسمی وچ وڈیکہ تھیں نے کئیوں فرشا چھائے  
 ایہ اربا گریباپ میرے دے چندیں ڈھل پائے  
 تے ڈکھد کچھ بدھے دل میرے تیاں بھی کس کیوں  
 ایہ اربو میں جس دے ہنوں درد پاپا لے پیتے  
 تے میں چندیاں وچ اڈیاں کڑے سیا پے کہتے  
 پوتھے وار وضا آن ہوا جس دے نت بصورعیں  
 ایہ ہوا توں چندے دروں شکیاں میریاں چینیوں  
 ایہ اربا توں نقشہ جدا وہی نقشہ ٹھرایا  
 و کچھ میرا محبوب لگا لگا پھوڑ ولوں بے رحمی

ساقی ہاں جہاں نہ قیمت ارزاں اسپتہ زسلیوں  
 وادیاں سادیاں مارڈلف تھیں تاریاں بھولیاں تاک  
 میں وکے تھیں اسکے وکیں ٹوک سنی مطلقاں  
 میر سنی تاریاں لایاں آن میں مینوں علاقہ  
 تو میں جاں تھی وی سلاڑی تو میں گھروں ہوا بازی  
 عشق تیرے نے واکھن چلایاں کے زین پدھائی  
 ریز وی آئی وہیں پدھائی کچاڑے آن لائی  
 تہہ ہنوں آن وستر بھلے مڑ طالع گھر آئے  
 ٹھٹھری ہوسے طالع میرا میں بھی بار و باہل  
 تے توں عشق امامت کرکے ٹھوک میرے دل بھرا  
 زین فلک پھٹ پڑے ہوں سب ڈاکھ سن پدھائی  
 آخر تینوں مٹھلم ہوسی جو میرے سر نییاں  
 عشق پدھے وچ گود کھلیدیاں پچا زہر پاپا  
 رہینے کھنیاں تے وڈیاں میریاں روڑر وگیاں  
 تے میں جس دے لٹے کارن گلے دس پرانے  
 وچ فراق سمندر میرے بحر بھر پور گڑھائے  
 تاریاں بھریاں رانماہ سوچ نہ تاریاں وقتہ ہائے  
 چندیاں واپیل و جیلدیاں تیاں ہنوں سٹوڈہ تیاں  
 تے انجوزے بوڑ چدھے وی سنی بشارت کیوں  
 تم ڈکھ دے جی این رہینے میں کارن خود پیتے  
 رہندیاں سوز فراکل والے دن میرے سر پیتے  
 رشتہ کر دیاں تھو نہ آیا بعد پاپا آن اعریں  
 جدا ہکا باز کرشدہ چکر چھٹے دھر سیکھاں  
 بے مر جانے تیر کھانپتے تینوں ترس نہ آیا  
 کر انصاف ہو ہاں میں وہی یا تو میں خود وہی

لے جاتی ہے دلبر میرا راجس آون ۱۱۱  
 آجڑیاں نول ساز جداون جان جلاون ۱۱۱  
 دریاں چوڑ ترندی میوں حل اپون ۱۱۱  
 نوہ سبیلو نظروں کو سو سوئے دا ہونہ آجو  
 دیکھوئی اس ناز سنی نول سب چو اپوں لایاں  
 دیکھوئی ایہ شیر شکاری وسدی نول پٹ بینہ  
 دیکھوئی ایہ رجن میرا مل میرا سٹ بینہ  
 دیکھوئی ایہ لاورا گلیں تے ٹٹ بینہ  
 دیکھوئی ایہ پھلوا میرا دل پھل کر گیا ہمارے  
 دیکھوئی ایہ دلدا چارہ دے کیا ٹٹے چارے  
 دیکھوئی ایہ نور حقیقی ہر مشد سر چھنہ  
 دیکھوئی ایہ کشش ازونی ظاہر آکھڑ آہ  
 دیکھوئی ایہ آپے کوہ کی کی پازیاں کردا  
 دیکھوئی جس توڑ تھیں جس جس تھیں آج سروا  
 دیکھوئی ایہ ذہنی جلوہ کھول بیٹھا چو پکارے  
 دیکھوئی ایہ میوں کہ گیا توں میری میں تیرا  
 دیکھوئی ہے میرا صاحب یا ہے سارے جگہ دا  
 دوڑی نی اس گھر لہو گھیروں نکل نہ جلاے  
 پتلیو نی رس نچلاے میں سر غیرت لاوے  
 دسوہ نی میں تیرے پاہوس ٹیراں پاس نہ آئی  
 کدھ ٹیراں تھیں سانہ بندی نوں تا کر چھڑ پرانی  
 وچ رہوندی لائ ڈالڈ ترف ترف بوہ جلدی  
 تے اوہ دورہ ٹیراں اندر کردی جوش تھیرے  
 اوہ ڈرویں دو مروی چندی تھ ملدی پچھتاندی  
 کی چناں میں بخت کو پتے آج کدھ سے جتھ آوے

دیکھ کھیل تے دیکھ پیاری سٹ لیڈون ۱۱۱  
 ٹٹے دے وچ مال اسلاے قول کلون ۱۱۱  
 وچ کو جاڑاں تے وچ نمیاں سر کران ۱۱۱  
 اس تھیں دور نہیں پھل جانا پھیر کھتے تکہ سکا  
 دیکھوئی اس بے پروایاں پھیر نہ جھانیاں پایاں  
 دیکھوئی ایہ مار اوڈاری پاز جھٹوں ٹھٹ بینہ  
 دیکھوئی ایہ دلبر میرا دل میرا ٹٹے بینہ  
 دیکھوئی ایہ پاہوں پکارے آٹھوانے سٹ بینہ  
 دیکھوئی ایہ کار سارا کی کی کر گیا کلاسے  
 خوف رہتے حسرت چلوچ بھر گیا مقصد سارے  
 ہن تھٹھٹ دا چر ایہ بن بن ٹٹے پان  
 واہ قیوب ابے نکلاوں ناہن قدم اوضیا  
 بو تھمین لٹھ پر دھما غیرت دا پردا  
 پتے ساور جسمیاں داراں ایہ بوہ مالک گھروا  
 آج بیدرد تھن سے تھیں میں جھن ہتیارے  
 دیکھوئی جن سارے جگہ وچ کیوں کر بیٹھارا  
 میں سندی ایہ میرا آخر بوراں دا کی گدا  
 کلڑی نی ایہ چلا چلاوے مت سوز پھیر نہ آوے  
 آکھوئی میں کو کھنڈاری میں پر دم کھوے  
 تے ہے میں وچ ٹیراں آئی توں خود توہ وکللی  
 بخش میری تھتھیر کرم تھیں جن نامہ بدلی  
 کدھ بھری جاں آہیں بھڑی لائ ٹھڈوی ہندی  
 جن دلبر وچ دھیراں بیٹھا کردا قتل وہ دھیرے  
 پار میرا پلاہر دیکھنا قیمت فلق یلاندی  
 کتھل چلوے مار کوہوے یا تے قول بھلوے

مصعب بن عمیر اور عیینوں چل ستمو دروازے  
 بیوشی وچ رہی ڈٹکنا ایسا گھٹ پوکاراں  
 اندر وار گئی لے دانی ہوش کے کر گئی  
 ٹہنی ہوش سہل ڈٹکنا خلق صبر قراراں  
 مت کوئی دے کی بھوے پھر میں جہل کوہما  
 پادی عمل عزیز بجاا مجھ دے کس فریلا  
 کی عزیز پیکارے قیمت دتیں ہر کلاں  
 کے فرشتہ مالک نامیں من تدبیر ہماری  
 خبرتے کھور درم تے لعل ذروں دیکھاروں  
 مالک کے عزیز تے نامیں قول دیو کمل سارا  
 خزان فون فریلا اوہیں قول دیو سب چڑیں  
 لپے وچ خزانہ والے یوسف چاہ بھلا  
 جگ کھو تک دیکھ چڑھے تے چھلا اپنے نہ بے  
 کل خزانے پر در جڑے کر تدبیر چڑھائے  
 لعل درم در خبر مشکوں پر چھاپے وچ پایا  
 مال خزانہ شہ مصر دے قل نہ آئے پوری  
 جہنی وچ شہ مصر دا کنڈا مالک نامیں  
 مالک ٹٹش ہو یوسف نامیں جھ عزیز پھرایا  
 لے یوسف نامیں مال تیارا میرا مال خزانے  
 کے پوکار خزانے میرے قل کے بے سارے  
 مال خزانہ شقی سارے مالک لہ سدھایا  
 پر کچھ وچ خزانے شقی ہم نہ درم دیکھاروں  
 پر خزانہ خزانیاں توہوں مت فوجاں ہٹ جانوں  
 برکت نال لکبت یوسف اوہیں بکرے خزانے  
 اوہیں ان عزیز تے نامیں خزان خبر سنلی

مت کو ہور ویاں بھوے لعل کھائے اندازے  
 پانچائی دروازے ہر مصعب بن عمیراں  
 کھول کھلیں کچھ کر لے کاری مت رتیں پچھتلی  
 خبر کیا ان کون سوچا گن آمدے وچ پیادوں  
 وگ وگ جانہ ولسے وچ ساناں درو ریسا سوہیا  
 ہنہ خرید بندہ کھائی ہو ان وگدا آیا  
 ہو سنگیں سوئے یوسف دا حاضر مال خزانہ  
 لے یوسف دے قول برابر او فر ملک تھاری  
 ہر ہم وزن تونہ دھر چھاپے پادیں نفع پادوں  
 تھورا سنگیہ بازار کلا کے عزیز بھارا  
 یوسف دے ہم وزن تونہ پھریاں کئے مال عزیزاں  
 دوسے چھاپے دھر اندازے در ہم وزن چڑھیا  
 جہنی وچ خزانہ کھراں بند گئے ہو لفظ  
 یوسف حساب تھیں بھارا این ہم وزن نہ آئے  
 یوسف والا چھاپا دھر تونہ اپاہاں آیا  
 نور ثبوت سب تھیں بھارا ایسی فضل منظور  
 یوسف داخل اوہوں تے تھیں ٹھول کدا میں  
 ہو چھاپے وچ چڑھیا شبا اسل تھوں آیا  
 کسے ٹھول مسر دا والی تے شداں وچ تھانے  
 رہا سادوں دھر پھلوے فضل اوہ تے ہمارے  
 دولت دنیا رجب شہت ہو چھاپیا سب پایا  
 شہ عزیز مصر دا وانی راضو لیس پیادوں  
 تے مت من کے دشمن کوئی لکبت کھنڈک پون  
 خزانہ وکچہ ریسا محبوب کینا فضل خدا نے  
 شبا یوسف برکت والا آمدے بیڈ نکلی

وہم درم کچھ کیا نہ تیرا اندر لیس چارے  
گھر میرے جس گیا نکالی میں ایہ دولت پائی  
میں تیرے دل نہواں ہوئے اندر رُتے شانے  
آپ دیتی احسان تیرا میں پر مہمان نہ کالی  
تینوں رب فضیلت دیتی وچ شہر نہ آوے  
وہ ہزاروں جاں گیاں مگر مگر رہے نکالے  
نہت امید کیجیے چلنے فرقت دے وچ آرداں  
بہاری مٹوئی دے وچ اٹھ گھراں نوں دستے  
اک ڈیٹا عشق نہ لگتی ہووے جاں کالی  
پھر یوسف دا قدر کھٹا شو مڑا کھٹاے دویا  
وچ دتا شو ظاہر ہویا بچھتیا پھر آپے  
قول قدر تیرا میں یوسف مہول نپایا کالی  
زین ہلک ہے قیمت اندر مہلے میرے آسیں  
میں بھلا کیوں ڈتھا تہا میں دل مل تیزے  
کیوں میں زرد اطاب ہویا صل میری اب چوہے  
کس جسیں وار کیوں اے ظالم سو کھلے کر سینہ  
صح کھلی تم معلوم ہوی کس جسیں دین گزاری  
جاں ہدائی آپ کھتی ہوی مگر نکالی  
یوسف وچ دہانیا پھر دھندلیاں کی ادا  
تاں یوسف فرلوے ظاہر میں اے مالک بھتی  
بمز سورج اسیاں تیرے وچ آسین سلیا  
ادبا عبد ایگی میں پارا کھیں مل دھیانے  
میں بھلا دھس وچ نوٹوں دے اُنکے طالع والا  
جس دیتی کو تھی میوں وانگ نظام رمولے  
ان کھلے میں کھائل ہویا وچ وچھوڑے آردے

اندی برکت کل ترہنے مٹوے ہوئے سارے  
دیکھ عزیز دینا تھیر یوسف شان کالی  
یوسف کھندا ہے تا ہوندا میرا من ترہنے  
اللہ نے نوہ قیمت میری کر کے فضل ودھائی  
من قیٹوٹس ہویا دل راضی جس جس کے فرلوے  
آپے جاں جن یوسف وکھا مشرہاں غم دھانے  
ہونا کا ہے یوسف والے جاں رہی اُنہل سواں  
چل ہزار اماندے ہاںوں جاں رہی دکھ گتے  
حضرت پیر غزالی اویوں بکھیا ذکر ایہائی  
یوسف وچ دتا جاں مالک لے قیمت کوش ہویا  
پیلے اُنہدیاں اکتھیں اندر یوسف قدر نہاپے  
یوسف دے دل کھت ظاہر دیا ہوش کوئی  
ہے جاں ایہ ضرورت تیری کل گھراں کدائیں  
ہن ہے وس نے زور نکالی ہویوں ملک عزیزے  
شوق تیرے میں رووے ترکل میوں صبر نہ آوے  
کسوں چھوڑ کوہے دل ڈتھا ظالم جس کینہ  
بنداسیں بکھساں جس کوہے چلتی ترنواری  
کس دی چاہانیت سرے گھر کیوے ہڈائی  
یوسف دے وچ شوق محبت مالک روئے آبا  
دیکھکر واڈی کر کھٹ کھٹ کی چیں توں شے کالی  
عہد جوائی گھر وچ ستے تینوں منہ آبا  
جو تعمیر مہتر کولوں کچھ کیوں کھننے  
رو مالک نے عرض گزاری چ ایہائی سالا  
ہے میں خبر ہوتی توں ہویا وچ کھدا شوے  
دیکھ تہاے مٹوایاں دل رہے میرے دل پردے

کرے سب توں نیک دماغیاں میں حق جانے والی  
 تھو اوجھا جناب الہی جو سب عرض سنائی  
 زینا شکوں کامل عقلوں ہر ہر نیک ستارا  
 بل عزیز کیا لے گھروں حضرت جو سب تائیں  
 اگے محل غفل و بیچ داسا کرے ڈیلا زاری  
 دیکھ لوں آج کیدے خانے سورج چڑھے کر ہوا  
 دیکھ لوں آج کون پھاری چڑھیں کرے مڑواں  
 خبر کیا آج کیدے گھروں ہوو وگی روشنائی  
 خبر کیا آج کیدے گھروں برکت پر ہو جانے  
 خبر کیا آج کون پھاری جسے مقابل ہو کے  
 خبر کیا آج کون سو باگن عرض کرے کھلو کے  
 دیکھ لوں کون جانوں گڑھے و بیچ چھوڑے رو کے  
 کی جانوں آج کیدے طالع چڑھ جان آہلی  
 کی جانوں آج کون خریدے بشرت طاہمندی  
 کی جانوں آج کینوں پیوے دوست وصلہ دارے  
 کی جانوں آج کینیں گلشن رویشیاں پھر جانوں  
 آج عزیز لیاوے اسنوں یا تے جھہ نہ آوے  
 زخم میرے نوں آج دو انیں ملن ایسا یا نہیں  
 ایہ روئدی دل صبر نہ آوے گھریں جان جانوے  
 اندر وار داروں آند نوں جو سب قدم نکلیا  
 سورج وی ڈورانی وانوں چنک یا گھر سارا  
 دیکھ ڈیلا ڈیڈی ہندی ڈور بحر وی کائے  
 گچھل شوق دلوں چڑھ و گدو ڈوی ہوش دانوں  
 گر گر ڈوڈا گروہ ہندی ڈاڈھ دیوچ جھٹے  
 ہوو مقابل آکھیں جینے متاں نظر نکل جانوے

دیوے رب اولاد میرے گھریاوے بر خور داری  
 اثر ڈھاووں گھر بانک دے بیٹے ہوئے پائی  
 جو سب وی ناچر ڈھاووں پائیں مرتبہ ہمارا  
 اس سووے قصیر و بیخ خوشی سے کو گد اقم ہو انیں  
 خبر نہیں آج کی سرگڑھے صحت یا بیماری  
 کی مظہم آج کیونگر ہو سی میرا داغ و نام دا  
 تے آج دیکھاں کیدے خانے ہووے نور آہاں  
 کی جانوں آج کیدیں آکھیں پاون نور مصطفیٰ  
 خبر کیا آج کینوں قسمت وصلوں جام پلاوے  
 خبر کیا آج کرا پیوے قدم مبارک دھو کے  
 دیکھ لوں کون گلے و بیچ پاوے خوشیاں پارو کے  
 دیکھ لوں کیدیاں گلشن روون چڑھ تیز سوئی نو کے  
 کی جانوں آج کیدے گلشن بھروں سرگردانی  
 کی جانوں آج بہت ستارہ کیدا چڑھے چندی  
 کی جانوں زر چاندی کیدے سب مقشود سوارے  
 کی جانوں آج کیدے گھروں لا نور دارو جانوں  
 ایہ مارپ کرے ہو ہووے جان میری بل جانوے  
 ایہ میرے غم فرقت واسلے دیکھ لوں تھن کداہیں  
 آج میرا محبوب پیارا دیکھ لوں کس گھر بلاوے  
 طاق مشور و بیچ مٹھاں نور صبح بھلاکیا  
 اوہو ضرورت ٹھنٹے والی نور درہے چنکرا  
 مارا پھل بھرنیدی نیچو وصل شہاں وی آتکے  
 سڑیل کے اوہو خار غاندے گل ہوئے چرائوں  
 ہوش خوشی دا بن تیوے بھر نیازاں تے  
 دل و بیخ خوشی ہو ہمارا ہر چھلے لذت گرد لاوے

دل وچ کے ایک میں تھی یہ خواہو ویسے  
 یہ جو میوں نظری آوے سنہ ہے سرزدی  
 یہ سنان آتے وچ سنے کر نصیبوں تھے  
 شاہ کلام کہ عا ہو آوے کہ ایہ عمل پتارے  
 سبے ایہ یادوں جمل جان مرگ اندھیری نکلے  
 دلوں نصیب جو بن وچ سنے رہڑے طالع میرے  
 کدی پتے وچ نہ کدا میں آکھیں ڈب ڈب نہیں  
 اس فرزند پیارے آئیں عزت بل رکھائیں  
 اسوں قنوں پتے وچ رکھیں حرمت بل پیارے  
 اس فرزندوں داگوں رکھیں اندر پیش ہادی  
 کدھ نصیب ایسا بیہاری وچ دلہدے آیا  
 طالع میرے حال مڑاوں کتوں لے جو ہارے  
 ہے معلوم نہیں یا اسوں جو میں مٹی آئیں  
 خبر ایگی یا نہیں اسوں درد میرے دے سلوں  
 جو مقصود میرا وچ دنیا جھ گیا لگ سارا  
 گھر میرے آن آپے آئیں تہ بھری جو بھیرے  
 سب ائیدوں میں در آیاں میرے حال ہمارے  
 رکھوں یاد ایسا ملیا جو میرے جھ قیا  
 ہر دم نظر است وچ دتے شوق ائیدے کھیلے  
 ہر وقت ہو دنیا اندر حاضر کرے کھولے  
 اعلیٰ قسم حلام جو میوے بیع رکھوے ساری  
 زر گوہر پڑھیں ہاسیں زینت زیب ہڈے  
 تے ہر روز نوں پاشاں حاضر پیش ہاویے  
 ہاک چند مزدوقی واری کدی نہ پیش گزارے  
 پاشاں نگاہ گزارے شوقوں موی ہاویے

لمبا یار مڑاوں پایاں پے ہتھار نہ آوے  
 وکدا یار تھے میں کتوں عمل قبول نہ کردی  
 رکتوں میرے جھاک ایچہ بانڈیوں ش کھے  
 ایڈک بچہ وپینا اکراہ قیمت کون ہونارے  
 سبے ایہ خواب ابرائی ایسے رب چشم نہ کھلے  
 بھیرے جھ دو اکھیں آوے دیکھے چار پو بھیرے  
 گلن آسے لہاوں ظاہر بل کتوں سلیں  
 تہ نوں آن عزت اکازی کے ڈلئے تائیں  
 بل خزانے تھہ حوالے قنوں مکن جو سارے  
 خوب طعم لہاں چکھیرے خدمت کریں قنوی  
 کرے قبول ڈنگا سب کدھ جو سب پاس بھلیا  
 مڑاویکھے جو سب تہیں سو سو شکر گزارے  
 قول قرار ہو نصیبیں ہویا یاد ہوں یا نہیں  
 ترس ایگی یا نہیں اسوں میروں ڈروں دلوں  
 ویکھل کوں اساتھیں ڈرتے بن رہو ورتارا  
 اکدے ار کون نول ترسان آکھیں وچ میرے  
 شو ڈنگا وچ دیدارے ہر دم شکر گزارے  
 کس معشوق کلام سدا یا کس ایہ رتیب یاد  
 اک پٹ کولوں جان کدھوے جو سب کس کتے  
 دھونڈ مگھوے رنگ برنگے کھانے لذت والے  
 ہود کھلوے یہ کدھ ہی ہاویے کدھی کدھی  
 عطر گلہاوں خوش آریوے پاشاں پاندے  
 جو پانس اس لائق دیکھے مکن نہیں مگھوے  
 نوں تہ ہر نوں ہاسوں جھنکے تہ سارے  
 جھنکے کدھے پانڈا کدھے خود ہوزا پاندے

پس بکے سے حرمت رکھنے لگاں کرے بیادوں  
 جس من پئی نصیحت سرے رو سے زارو زاری  
 جو عادت جس دل وچ جاپے حاضر کرے شعلی  
 مئے نوں خود کچھکا بیٹھے خدمت وچ بیداری  
 وچ دیدار ہی ہو کملی نظر نہ ویرجی جاوے  
 ایہ خیال دمانے کچھیا چھپکھا اثر نظر دا  
 دیار اس بر پنہیاں اندر اوہ معشوق رسلاے  
 مطلق اک وکود مقدس خللی ہر اعتباروں  
 خارج دے ایمان کیوتوں منظر نظرے آنے  
 علم ہیہل پھار پھارے وہی نقش ہوڈاے  
 اوہ محبوب رہا خود باقی دیکھے آپ وکھائے  
 جو سف دی دل ہر دم دیکھے ہرگز مبر پناوے  
 جو سف رکھے تیویں اکتھن ہر ویلے شہاے  
 کسے ڈیٹھا اپنے دل وچ جو سف آسے ایہلیں  
 بھری جوئی کور بھکیا ووصیا حسن دلارا  
 کھر پھرے نت ہوہ جوئی مطلب کرے اشارے  
 بے آرمی وکچ لگاہوں جو سف گندا جاوے  
 کدی دھیان نہ اس دل کردار ہے کتابوں ڈورا  
 وا ڈورا دل چندا زورہ بود اک نظر گمرا  
 رو ڈورا ایہ وہید نہ ڈورا دیکھے دکھیا مروا  
 رہے ڈیٹھا شوق طلب وی آتش اندر جلدی  
 رہے ڈیٹھا آگے پیچھے جو سف جان پھارے  
 ڈورے ڈیٹھا درد فراتوں جو سف ڈورے ڈورے  
 شوق ڈیٹھا بوس کناروں جو سف کرے کنار  
 عشق ڈیٹھا لاکھن چاڑے تے وچ ڈیڈی جاوے

مل حقیقت چکھے رو رو اہل دشمن گمراہوں  
 شکر کرے بن خوشیلا اندر غمگزاراں ساری  
 اس وی کار گزاراں اندر حال رہے چیللی  
 وانگ کینیاں حق گزاراں کردی خدمت گاری  
 ہتال کرے نگاہ اوچیل جو سف نظری آوے  
 پھر مہارک جو سف والا بر جا جلوہ کرا  
 سوہ وچ چند ستاریاں نکلاں ہوہا نظرے آوے  
 نوں نوں تھیں مچھلی ہوہا رمز کھلی اسراروں  
 سواتیت تھیں متعدد جیڑگی وچ پاسے  
 کثرت نوں دھروعدت اندر سن خود غیر جلائے  
 وچ وصال فرق جن نے رننے اپنے رنکھائے  
 بس بس کرے بیاریاں گلاں خوشیوں وقت ہلوے  
 باہر ضرورت قدر کلفت حرف نہ ذوق اللہے  
 لوسا حال وہائی مدت تد نوں ہوہا سیانلیں  
 تہاں ڈیٹھا شوق وصل دے کینجی حال آوارا  
 طرز ہزار کرے نت ظاہر لاساں شوق او بھارے  
 جہں اوہ چوٹم مقلیل کر دے ایہ خود چوٹم نوہوے  
 دل وچ ہر دم کسے ڈیٹھا حال کیا زہر دا  
 دنیا دین میرے دا پردہ مالک میرے گمراہ  
 اک نظارا تارندارہ نا اس تھیں کج سروا  
 یار چنگا پر ڈوروں خلق زار کے جھ مندی  
 سکاں جنتب لایوں میوں ایہ ماسی کر جاوے  
 طلب ڈیٹھا وصل ایہلیں جو سف خوف کتابوں  
 رہے ڈیٹھا رمل بندوی جو سف رہے نیارا  
 جو سف حال دیکھے آسدا ہرگز نظر پناوے

یوسفؑ سن ان تمہاں چلے جان انجان سدھوے  
یوسفؑ بیچہ پیر پچاڑی ہر دم بندھا جوتے  
اکو یار پیارے والا عشق پیچے غم کھلوے  
اپنا آپ گیا ٹھل سارا چھڑی عشق خناری  
بن یوسفؑ وی سدھکاری آمدی گھڑی بھاندی  
بن ویدار نکالی کھتے ہور مزاد کدھیں  
یوسفؑ وی اودھ وچ بنابے کے حساب نہ آئے  
یوسفؑ وی اودھ وچ بنابے کے شمار نہ آیاں  
یوسفؑ وی اودھ وچ بنابے کے نہ کتنی آئے  
یوسفؑ وی اودھ وچ بنابے کے نہ پنے نکالے  
یوسفؑ وی اودھ وچ بنابے کے مکان نہ متے  
یوسفؑ وی اودھ وچ بنابے کے نہ آیاں دیکھے  
یوسفؑ وی اودھ وچ بنابے کے نہ ڈرے آئے  
یوسفؑ وی اودھ وچ بنابے کے نہ وچ دھیالے  
یوسفؑ وی اودھ وچ بنابے کے نہ لے کنارے  
یوسفؑ وی اودھ وچ بنابے کے نہ تھوڑیں آئے  
یوسفؑ وی اودھ وچ بنابے کے نہ وچ حسابے  
یوسفؑ وی اودھ وچ بنابے کے نہ وچ شمارے  
یوسفؑ وی اودھ وچ بنابے کے نہ شان کھائے  
یوسفؑ وی اودھ وچ بنابے کے حساب نہ پیاں  
وقت وہندے جانے و سدا اندر گرے زاری  
بچر کر دکھالیاں تہیں فرقت وی تباری  
لمیا یار نہ لمیا جیہیں جان مقصود نہ پایا  
سو پنے دے گھر دسندی رسندی دکھو اہے پرانی  
پاس ہوندا ہے جھن نہ آوے ایسک درد نکالی

درد بھری بحر آہ ڈٹلے دمنوں دکھ ستلوے  
بجر دم سرد ڈٹلے عدم ڈھک اکاڑی آوے  
یے مقصود ڈٹلے رہندی نکالی کھلے نہ پلوے  
یوسفؑ آئے وقت نولھے کر وی کارگزاری  
آمدی خدمت کرن کیوں ایہ یوسفؑ وی باندی  
زردی رنگ ہو یا تن لافروغ فلہاں آہیں  
سارے فن فریب ڈٹلے رحماں ٹال چلائے  
یوسفؑ دے من موہن کارن ساریاں واپس آیاں  
تہیاں دے تیر ڈٹلے دل کول نت دکائے  
پر تاشہ بخار دیدے اس قصیں و کن دکھائے  
یے اندازہ سوز ڈٹلے درد بوسے غم پتے  
پر ٹوکوں کر اکھیں دھویں بھاک ڈٹلے دیکھے  
طلب وصل ڈٹلے رو رو غم دے مل دہائے  
حل ڈٹلے باہر وصلوں اک گلی بیٹوں غائے  
نظر موڑ تل ڈٹلے کیتے وصل ہشارے  
تک تک داہ ڈٹلے دل ول جاں داندے پائے  
آئے جوش گزاریاں آہیں تل نیاز آواہے  
بجر کو ہر جھاکائے اس نے ڈٹلے وچ تارے  
سن ندی وہاں ہریں او تے آمدے ریزے خزانے  
آمدیاں دلہیاں مکھن کھے دلبر تے وک گیاں  
وان وان یے مقصود ڈٹلے درد فلہاں وچ باری  
خون سکھو وچ حل اودھاسی بجر مکیوت بھاری  
بھلوں دلبر گھر وچ آیا درد فراق سواہ  
وادہ دلبر گھر وچ وسدا رکھدا اہے بدھائی  
اودھ تیزے تے ایہ وچ ڈوری اہے فراق جلالی



ہر طبیعت وچ ڈلنا درد بھلے سر بھارے  
 اکسول تھوئیں دو مل تن تنیاں نکلن چارے  
 مل جھ افسوس کریدی وگدے میں خارے  
 والی دیکھ ڈلنا آئیں عرض کرے کر زاری  
 دل دی آس پئی سب تھی پلاں کل مزبواں  
 سیں ترپائی لہتا تپوں دریا شربت والا  
 دو اکھیں میں دروں پایاں بن ہوہ اکھڑ آویں  
 تیر کھٹا میں وچ بگر دے طالع پت کڈھلا  
 بحر فلں وچ باہیں تروی تہ کشتی جھ آئی  
 توں بنار ہوندی زخمی ملیا ویہ سیالیاں  
 توں ہلکی وچ عشق اجازے ملیا طاس طاسوں  
 تن لنگے لوں ملیاں تپوں رشیم جس پو شاہل  
 جلدی دھپ جھڑی وچوں دڑیوں وچ کھلاں  
 دل منزل مقصودے تڑپوں تڑی وی اوارا  
 توں وچ قید فلں دے بجرے وئی بہت خلاصی  
 ششے پندہ راکھی توں ملیا ساتھ چنگیرا  
 اک فلں وچ تپدی تھی فل سر نکل دیہ وک  
 ٹرگ فراقوں ملی خلاصی دڑیوں منزل گاہے  
 کے ڈلنا سن لے ملئی میری گریہ زاری  
 میں ترپائی لہتا میںوں دریا شربت والا  
 میں پیوں وچ جنگل زخمی جتہ ملی غمادی  
 دو اکھیں میں دروں پایاں بن ہوہ اکھڑ آویں  
 تیر کھٹا میں وچ بگر دے طالع پت کڈھلا  
 بحر فلں وچ باہیں تروی میں کشتی جھ آئی  
 میں بنار ہوندی زخمی ملیا ویہ سیالیاں

کرے کہاب ہر ہونے سے فٹے تہ وچ غمادی ہارے  
 وچ حواس سے شش رواد بہت شبلی کارے  
 کھلے وال پنے گل رہندے زرد رہن زرخارے  
 ملیا یار مزبواں پیاں بن کیا حال خوارا  
 بن ہوگیوں حال متانی کھڑیاں وچ فلوں  
 بنہ کنار کریں کیوں زاری آہ سنا کھڑ ماہ  
 اسے نہ ہوہ غم گیا دے جس کی ملیاں ایندیاں  
 ملیا زخم وپائی مدت درد کوں بن پیا  
 بن کیوں غرق ریوں وچ زاری ایہ کہ مل کیئی  
 جس دارو گھر بھرے شفا کون تہ کیوں حال رنجناں  
 بن بے میری ہو کیوں روویں ظاہر دس نکھڑوں  
 بن کہ کیوں دو اکھیں زاہوں رہن دھبے نمناف  
 بن فرہاد کریں تو زاری اندر کھڑیاں سلاں  
 پیل ہوہ کریں کیوں زاری ظاہر کوس پیاری  
 کر کوشیاں کیوں غم وچ آئی ایہ کیا حال ہودا  
 اسے تکی صبر کھڑوس کوں دل تھوہ  
 آہیں گرم کیوں کیوں ہاں لھڑی آپ ہوہوں  
 کھرانے دا ویلا تھوہ کوں جھیں وچ آہے  
 ہو مشکل سر میرے ورتی آہ ستیاں ساری  
 لوہاں واہ پتاوں تقوہ ایہی درد کو ساہ  
 ناچہ سٹل چٹن لہلوے ویسا مشکل ہماری  
 پر لی تورتہ سے کئی آسلی توڑ گویاں  
 ملیا زخم کھسی پر زہروں ری وپتے دکھ پیا  
 گھن کھیر دکھل دے پچا جس بن واہ چٹن نکھلی  
 بہت کران دواں بندے کار کرے من جھان

میں کھنکھی وچ عشق اوہاڑے لمیا ملاں عطاواں  
 تن تلگی نون ملیں نیہوں ریشم حصیں پو شاہاں  
 جلدی دھب جھڑی وچوں دڑیاں وچ مٹاواں  
 دل منہل جھنڈو سے تریاں تازی وی اسواری  
 میں وچ قید فدا دے جڑے دلی بہت خلاصی  
 ریشمے پندہ راکھی پیاں رلیا ساتھ چنگیرو  
 اک غل وچ تپدی میں دل سر کھلی ڈریاواں  
 گرگ فرقوں دلی خلاصی دڑیاں منہل گلابے  
 ایسا مل میرا وچ ڈروں نو سہ حصیں در تہا  
 میں دیکھاں ہنک اُسدیاں اکھیں اوہ ناظر اوہاڑے  
 میں ہو پاس کراں سو آہیں اوہ کئیں رول پلوے  
 لکھ لکھ وار کراں میں واری اوہ ناگدی پورکھوے  
 بے گھرے میں اندر جلاواں اوہ تڑ باہر آوے  
 میں ہوئی واسوئی آسنوں فرق نہ چاہے کوئی  
 بے پروا محبوب تھی دا آتش دانگ پلاوے  
 جگ جگہیں تے اپنے جھنڈیں پکارا لبہ اداوے  
 میں بڑی نوں تھنہ ہوں حصیں کدھ نہ سہلاوے  
 آپ رہے دکھ ڈروں غلی میری جان جلاوے  
 میں عازر دا حل نکالں وکھ نہ ترس لیوے  
 نا میں اندر نظر سہادی کدی نہ میں دل دیکھے  
 سُن دانی بحر اکھیں پانی پنک تے مٹ مارے  
 میں قربان بی توں کبھی عشق مصیبت پانی  
 وچ تھیںاں حُر و نجلی چھوڑ ولایت آئی  
 دل دس میں کر کتھ حیلہ اسے ہوانی دیا  
 سُن ایہ گل ڈیکھ رو رو آہ بھرے فریوے

لکھ پھاو کھلون دپوے شارخ عجم حراموں  
 جس وچ خاروے پُر کرکے آسنوں پھاواں  
 لاہاں آگ برہو تریاں تھئے چوک ویکھاون جھٹاں  
 نہیں لکھ میرے وچ قید تازی تھ طواری  
 جیڑیاں جیڑوویں تھ کرپیاں واٹ تھی دم جانی  
 دُور گھروں ست واٹ دور کھی ایسا پیا لوٹھرا  
 بیچی آکوں اس سر کڑھائی لہر قدر وھرواواں  
 جنن دلبر وی بے پروا تھی شیر پیا وچ رابے  
 میں قربان اس خبر لکھی ہر دم دے نیارا  
 میں ہر وقت طلب وچ ہونوئی اوہ بے خبر کراوے  
 میں بیٹوں کر چشم مقابل اوہ او تھوں کتھ جلاوے  
 بے جس کراں اشارت کو تہی آسنوں جلی نہ بھلاوے  
 آہیں گرم کدھ حل بے رو رو کتھ نہ اُتر دلاوے  
 رمزوں کراں سوال وصل دا ہرگز ٹے نہ دھوئی  
 جلدیاں لال اکھیں دیکھے گھٹ نہ آب بجلاوے  
 جاں میں جاں جلاں اوہ جھنڈیں اپنا آپ پلاوے  
 دھک تھئے وچ وکھے دھونے آپ پھیل سٹ جلاوے  
 ایسی اک لکھوے چوری تلو تھوں دکھلاوے  
 اُسدی نظر اوہی میں پھوس کھنکھی ذرا دیاوے  
 اُسداسب حصیں شان وڈیرا میں عازر کس لیکھے  
 بہت لکھے کردنوں غلی عازر و دھاڑ پکارے  
 اسے مڑاواں غلی ریزیوں دولت ڈوب گئی  
 لمیا پار رہے وچ گھر دے اوہا اسے تہائی  
 کدھل ڈلک تپا وچ ولدے تارا تھیں گھٹ سجا  
 کدھل نوں اوہا اک کلاوے خاک اکھیں وچ پلاوے

دلی کے جمل جو میرا پیچھیں سو وہ دکھوے  
 کے ڈیٹا اور کدہیں نظر نہ کرے او آہیں  
 تا ہوا دیکھے سو نہیں نکلاں تا بد نکلاں آہیں  
 دلی کے فریب تمہارے نکلاں جس پر خانے  
 مردوں کو بیٹوں سو کدہوں کو کدہی  
 کے ڈیٹا کئی بڑھی تا کر ہات آکھیں  
 تے میں تیرے کئے ہاتھوں ڈھلے نوں دل پائے  
 تا میرے دل ڈھلے والے دل وچ پار لیاے  
 آسداں بے پرواہیں مانے کل وہ میرے لائے  
 بلکہ کوئی کر سکتے زاری دل تیرے وچ آوے  
 میں زبردی نوں آہ کوئی اہہ پکار لکھوے سینے  
 دلی جوش غضب بھرا حتی ویکھیں کوئی نہ کئے

در ذکر تعریف دایہ و رفتن او از طرف زینخانزدیوسف و سفارش و صل  
 بروی کار آوردن و اعراض نمودن یوسف و برگشتن دایہ بنومیدی و مطلع  
 ساختن زینکار از ماجرای وی و رفتن زینخانبات خود نزد یوسف  
 و اظهار عشق نمودن و زدن یوسف دست رو برو اقتراح او

نوں چو ڈیل پدانی آنت تن بکارگ بھاری  
 تن پیلاے نیلیاں نازیں ڈھلے تے پھیائی  
 عمر بڈی تے آس چھو نہی قدم گئے دم لے  
 وال سدھے تے ویکھیں ہاڈیں بے توں جوڑ گئے

بچ وال واگ تڑکھے صحت پر وچ وگن کھیدہ  
 کھوں گونیا نوس کھواتے آپے بخت نہ بھرا  
 داغ سیاہوں دوریا کھتیں کھنڈ چڑھلیاں ہویاں  
 پیری ضعف چڑھلیاں فوجاں دنگے وچ گنل  
 کھیل پڑھیبے نے وچ چہرے گرد ڈاڈلی ہوئی  
 ہلپیاں دے دوہیں پائیں مسٹر لائی ہوئی  
 ٹھوڑی بوڑی روڑی بوڑی تے وچ نڈرن بھورا  
 اک ترگ حکم ٹھہلیاں دھیا تو تے توڑے ہوئے  
 ٹنگ متھا مونس حدواں گلا جس وچ جسے نواں  
 جسے لے جیوں وچ سوراشے چوہا پچھ ہاڈے  
 با عاصی تے وقت نزع دا گویا ڈھکا ہویا  
 کھنڈ بھٹاں وچ تھوڑے پائیں جموکیاں ہویاں  
 لک کھلتے ہاف کھیرا ڈوبتے ہوئے نکلتے  
 سری سمیری نری لوہیری کھوں مچ اندھیری  
 جلیو لے سوڈاں کھلا اندھڑوگ پوسے دھگنے  
 مٹھی دے دو ڈالو ڈائن گر جھل پھلیاں ہویاں  
 نازاں بدن دسلون ظاہر رستیاں وایاں ہویاں  
 چاروں ٹھٹھاں کھتے داگنوں رٹل گھلیاں ہویاں  
 پستاناں دے سرویاں نوکھل ہنڈیاں اییاں ہویاں  
 سروی گری پیکھ نڈیاں رحمن پھلیاں ہویاں  
 اہریم دے جلی لہاساں شکل پشپائی ہوئی  
 وچ جہاں بھوہا اس بھوسے جو بھونوں یا لیلی  
 پار ملاواں پوریوں پاونوں ذم گواواں ولدے  
 سر کھپوں آج توہہ کرسی کر کے نرم ویکھواں  
 گھاگے پاری کار ماری صحت ہاں پتاری

توپتے ڈتے نیواں کھنڈ تن مشقوش جریدہ  
 ٹرب متعلق مرق تیراں نے دیت اکاڑی دھریا  
 پھنڈیاں دا وال کوئی ہواں بھویاں ہویاں  
 پھنڈے دار دوہیں لب کھنڈ وچ تھل  
 گردن ٹوسے آگے پچھتے کرد وگلی ہوئی  
 ماں پڑانے کھنڈ وئی مشورت پائی ہوئی  
 پانچر جھاتی ڈنڈر کاتی آس گے دا کھورا  
 دو پستان دا پریاں مٹھاں آپ نچوڑے ہوئے  
 کن بھویاں پھلاں ڈر کے تک کھنڈے کھا  
 دا پڑاں دا کھنڈ پتہ نکلتاں بھویاں تھوڑے  
 سن ڈھسار لہیں مونہ ہاپے پانچر مٹکا ہویا  
 کھنڈیاں کھنڈ مٹاں اندر کیڈیاں ٹھوکیاں ہویاں  
 کوڑے کھنڈ مٹاں کھنڈے کھنڈ پھل کھنڈے  
 کھنڈ مٹاں پھنڈی مٹاں دھون ٹھیری  
 سر پھلے تے جیوں ڈولے قدم نہ پچھے نکلتے  
 دوہیں وچ پھلیاں وچ استیناں پھنڈیاں ہویاں  
 جہتہ دنداں وچ کھوں دوڑی جیاں ہلیاں ہویاں  
 پچھتے ہل دن وچ ڈیاں ہلیاں ہویاں  
 روگ کھنڈ پھنڈی دس دس کھنڈیاں ہویاں  
 جوش جوشی وایاں پھنڈے کھنڈے رلیاں ہویاں  
 ایہ دنیا وی مشورت پوری کھنڈ چڑھائی ہوئی  
 ظاہر ایہ تے اندر داہوں پچھتے کھنڈی  
 ایہ وائی جس صفت ویکھائی کھنڈ تری سر ہلے  
 پتہ ڈھنڈا راضی راضی پچھتے آن ملاواں  
 میں بھی ہاں کھنڈ تیریں مسلم میں اپرا دن بھاری

پس گئی یا جملگی میں واری فرزند  
 طاقت عظمیٰ قیاسوں باہر تیرا شش نایا  
 جس تھیں قدر پہچانے کر تپہ کارانہ سے اندازے  
 ہوش ہوائی تین وچ بھرا جیش اوزادان کارن  
 بھری فراست عالی تین وچ دلدوں گلیاں پادیں  
 مننے نوں دکھ درد مہاں دے تو شہوائی پائی  
 تے اس تیں پر لازم کیتا ہر شے تے حکمانہ  
 اہو مشتاق ڈیٹھا تھری جس سُننے رسیاویں  
 تہی دار نکٹیاں دے دے مہرے سدھائی  
 قیمت تہ غریبیا تہیں مقصد پادان کارن  
 رات دے وچ خدمت تھری آپ ری ہو ہادی  
 جاں آن مال ڈٹھا میں اُسدا رتم میرے دل آیا  
 قدر بچان احسان اُسیدیاں جو میں مال دہانے  
 ون ہوائی تیرے کو تے اہو بھی بے شے کائی  
 وصل کریں تو فرصت پادیں اُسدا ہی پر چاویں  
 توں صاحب اہو بندی تھری وچ فرما توادری  
 ایہ احسان تھرا جاں تیرے کدی کول بھلا دے  
 آخر تون چا دے سر تیرے پھیر پھوٹن پگتکویں  
 ناکر شرم کرم دا ویلا کرم کریں من بھلاویں  
 تے مسلمات میری ویسا خوشی کو دن کئی  
 وقت تہی کچھ کرے ٹوشیاں ٹوشیاں سون آئے  
 جتھوں گئی ہوائی یوسف نہیں کے مز مہدی  
 ون ہوائی تھو ہضامت کر لے سودا کائی  
 اس سودے وچ قطعہ ڈیرالے لے کھل جانیں  
 اُس منے ڈال دیکھ نہ تھکس نظر تھری اجری

میں قربان بنو نہریوں توں پشما ہیں بندہ  
 تے اس حسن موافق تیں وچ حلقوں کو ہریلا  
 رگھو پاتوں جس تھیں سمجھیں دروازے آوازے  
 اکھیں روشن تیں وچ جزایاں دمڑاں پادان کارن  
 تے اس تہوں طاقت تہی دم وچ درد گواویں  
 تے کئے دکھ داو بھرن نوں پئی تہیں دامنی  
 ہر نعمت وی حق اولیٰ واجب کے زمانہ  
 دو واری کر گھا کس اُسوں راقرات سدھایوں  
 رو دئی نوں وچ درد وچھوڑے وی آن دیکھائی  
 دل تھیں درد وچھوڑے والا داغ گواون کارن  
 وصل سوال تھری خاطر اہو تھیں شہانہدی  
 توں بے تیرا تھیاں نظراں اُسوں مار گویا  
 تے کر رتم اہو دے تے کائی دیکھ متاں مر جائے  
 تیرے باہر نہ کٹائی اُسدی کے پی لے جائی  
 اہو ہو رہے کثیر چہائی تویں مانج کلوویں  
 کر تون رتم رتم دا ویلا اس تے مشکل بھاری  
 بے آن کچھ انگار لیاویں آہ بھرے مر جلا دے  
 تے ایہ ناز جو فرقت ٹوشیاں پھیر کے کد پادیں  
 اہو تیرے پر واری چاندی کہ توں کیوں شہلاویں  
 ایہ ہوائی دوتی واری نہیں کے بھو پائی  
 جہاں بڑھیا سر پر آیاں تک کچھ جیش بھانے  
 کر لے مزہ مزے دا ویلا حسرت رہے نہ دلدی  
 تے دل نہیں دلہن پیارے سستا کے لوکھلی  
 ون بندی کر چھڈ کے نوں گھاہ نہیں کدائیں  
 پھلپھلایا حسن و خضبتاں اکھیں چھل مڑ کرے نہ پھیریں

مٹ جاتی تھی اور گھبرائی تھی۔ میں نے وہاں لڑائی  
 جہاں اس وقت گیا اور وہاں سورہتھوں پھٹتے ہوئے  
 دن کاٹی جگہ کو کھل دیا اور کھدوایا کھل جاتا  
 ہے اس وقت نہ کرم کھائے سے ناڈوٹی ہنڈائے  
 ڈھانڈے اور بندھا کر لے قید کوئی دل بھارا  
 وہاں کھینچ دیں مزاراں غم سے ایسی لے دن کئی  
 کہ احسان ایسی نہیں دیا جہاں جہاں وقت جوتی  
 مٹ جوتی نہیں کئی ایسے دن چار زمانہ  
 تن بلوہیں شخ کو رہائی سے انور پویشنی  
 ہفتہ وار دم بھر لے کئی جہاں لگ ہے سیاہیاں  
 دن سواری تیرے در سے عرض کرے ہو گوئی  
 مٹ پڑتی ہی سیاہی میں بھی جہاں شے کئی  
 شہزادی وہاں آپس سن کے کسب کیا دل میرا  
 میںوں بھلا نہ بھلائے جو سف دور رہیں اس پاسوں  
 مت میری لگ جائے پویشنی خوف زخمیں کئی  
 ہے ابے رہے مزاروں غلی ٹیٹھ ایسا کچھ واری  
 دیکھ اوجھ دکھ میریاں آنکھیں روہیاں زار و زاری  
 ایسے گل شے بونہا جو سف چھوڑ دیکھی گل ساری  
 زخم میرے اور کھنت نہ انگل میں ہاں عازر بندہ  
 گئے میںوں خوشیاں اندر کہتا ہے پروردہ  
 وہی کے جہاں وہ آپے ایسے سوال گزارے  
 جو سف کے عزیزے میںوں کر فرزند دکھایا  
 گھر آندے اور جہاں خیانت میرا کیڈک پایا  
 وہی کے عزیز دیکھے توں جس نہیں تم کماویں  
 جو سف کسندہ غلام تیرے تینوں خبر نکالی

گزارے غلطہ کی مڑائی کو دن پھیلے شہوں  
 میںوں قسم میرے فرزندہ ایسے مڑتے نہ آوے  
 حسن جوتی لوں اور دیا تھوڑے روز نکلیں  
 قسم کروں ایسے بنو غلطہ جوتی پھرا یہ داغ بجائے  
 ایسے ڈھال مڑتے نہ آوں کنا پائے ستارا  
 یہ گوئی کر سونہیاں گل رہے درخ ز راہی  
 میں آواز سن رہا اور خوشیاں نے زندگانی  
 ایسے کلاب جہاں گئی جوتی رسمی ماتم غلطہ  
 جہاں سر نہیں ہے ویرانی رسمی تھ جہاں جوتی  
 ہے نہیں حل سہل کچھ دکھیں غلطہ منہاں وہاں  
 میں مسکین نکلی عازر بندہ اور چوٹی  
 سروں سوہوں کچھ کھلی گئے تھیں تھیں سے آئی  
 حل آوے سے جہاں دل چھتا نہیں دل ہوا پھیرا  
 آس منہاں پر رحم کماویں توڑتے نہیں آسوں  
 اور ڈھال میرے کارن چھوڑ ولایت آئی  
 کیوں کچھ خبر نہ لے آندی وہ مر رہی بھاری  
 دس ارادہ تیرا کیوں کر فرزندہ میں واری  
 ایسے گل شے وزن تھائی سے توں عقلموں ہاری  
 سر میرے پرودا ایسا لطف ڈھال سندہ  
 اپنے دلیری کہ کر سکتا وہ صاحب میں رہو  
 کھنوں مڑن دلیری ایسا صاحب دے دربارے  
 گھر دے اور جہاں امین بٹایا میرا قدر دھالیا  
 ایسے گل میںوں بھلائے جہاں خوف میرے دل آیا  
 خلوت حاضر رہے ڈھال کیوں تا کرم کماویں  
 صاحب کماویں ہے قربانی کرنی روان آئی

صاحب سچا عالم چندا آمدی دنیا ساری  
 او ناراض اہتہ مملوں قر آسیدا ہمارا  
 وچ دلاخ ڈیکھا سندے ایہ کیا توہم سلا  
 کہ آستوں اوہ لیس دنیاوں دل اپنا کھنڈے  
 تے ایہ کم سوٹارا بیٹھوں ہو نہ آوے  
 ایہ غضب سرچاہ ننگل میں عازلہ دربانہ  
 پاپ میرا بیوقوف پیغمبر آمدیوں میں دل تہیں  
 دوا پاک اسحاق پیغمبر ابن ظہیل ائی  
 میں آمدی رکھی دل محکم دور رہا شیطانوں  
 میں ایہ کار کرسیں مٹولے پودنیال میرے  
 بداملاں دی بد کرداری کوں ایسوں آوے  
 بس پیڑھی جن ہول لکھی گل کھریں اکھیں  
 ایہ گل جن کے دانی تائیں کھل گیاں تھیں  
 اگے گل نہ آئی کائی روندی آٹھ سدھائی  
 ایہ گل گئی ڈیکھا تائیں اک کئی وچ بیٹے  
 روندی آپ کئی دل یوسف روہ عرض کئی  
 زخم ویلے وچ عشق تیرے داکدی آرام نہ آوے  
 جان میری دی خبر نہ میںوں جان محبت تیری  
 سب کٹھ عشق لوسلی تیرا میں وچ کٹھ نہ میرا  
 توہیں میرے لوں لوں اندر کیتا آپ وسیرا  
 نا کر دور وستے کھر تیرا میں آجڑی دا ڈیرا  
 سوٹیا وسے میں تیرے دروہیں بن دواہی بن روئی  
 دایا وسے میں تیری ہو کے روڑے ٹوٹس قیٹے  
 عشق تیرے حضرت یوسف دل زخم پڑانے  
 ایہ گل جن سر نہیں بخڑوں یوسف رویا زاری

نار غضاب محقرہ کیش زبانی حق نواری  
 ہے فرہانی آمدی کرسیں کوں لے کھنڈارا  
 کیا نیال نکارا جہاں دل آمدے وچ آیا  
 لطف کرے ہوہ کار ایسا نا میںوں فرلوے  
 عرض کرں اس کار بڑی جس میںوں رب پھلوے  
 راز اونماندا میرے بیٹے میں فرزند پشاورا  
 قصد کرں خود اپنے تائیں کوں جنم کھنڈے  
 پھوڑا نکل میں ہو کرس رہے ہوں نہ وچ چہا  
 آس ایکی دل عصمت سندی نور بیے اداوں  
 درد توں میں جمل نکھدا اگے درد تھیرے  
 پیغمبر پڑھی مزبوں کئی یوسف جھڑک پھلوے  
 آٹھ پئی چلہ میرے کواں سنے نہ میراں آہیں  
 ہو وچ دل آمدیاں بہاریاں کھ کئی تقریریں  
 پس ڈیکھا آن کئی جو سنے وچ آئی  
 لمن مراد نصیب نہ میرے آوے وچ بیٹے  
 میں یوسف وچ تھیں درواں بہت مسخیت پائی  
 آدھراں ستول سے درواں جان میری مل جانے  
 ایسا جان میرے وچ تن دے عقل لوسلی میری  
 تیرے شوق محبت والے پیا کھنڈ گھیرا  
 توہیں اندر توہیں باہر دل میرا کھر تھرا  
 وہا نہرت میں بندی تیری توں اسے دور تھیرا  
 ہو میرا کھن جس در آئی اسے ٹولوی ڈھوئی  
 اسے تیرے دربار معلیٰ روئی آں پاجھ وپٹے  
 کون سنے میں کسوں دنگل جو سر درد وہانے  
 چپ ڈہاں تے شہاندا میں انہوں جسیں جاری

میں قربان میرے محبوبا جان تیرے پر واری  
مناسب میرا توں مل بیٹھا ایہ کی ہوں لگا  
جگ جگ جیواں روون والی روز قیامت آئیں  
کر خوشیاں توں عالی قسمت کٹ دیاواں شادوں  
اکھیں روندا وکھ نکالں ہرگز تیرے آئیں  
روون عمر و پاندی میری ایہ دکھ کھٹ نہونے  
تیرا روون میں زخمی دا جگر کپائے کاتیں  
توں نارو وچ میریاں دکھل ایہ دکھ نکل نہونل  
نہیں تیرے وچ میریاں رواں و نہنا لکوں بھارے  
جیف ایہی جو تاہم تیری نوں آپے غرق کرلیا  
بہتول دیلویاں لائیں و کیکل آپ دیکھلیا جادی  
ہیوں ہیوں نہیں تیرے دکھ کسے پلدی جان ساوی  
ایہ پانی نہ راگ بھجواے لائیں ہاں پاسے  
مچھ و کھتیں مت میرے دل نوں تیرا درد جلاوے  
آتش پاسے تن من جالے رکھے واس بو جازی  
سرتھتے پر میرے یوسف تھییاں درد جلائیں  
توں دکھل تھیں غلطی پنکا پتھوں دکھ تیرے  
آئے دکھ بندی دے جیٹے خوشیاں تھہ حواسے  
کیوں ایہ وڈ پند نہ تھیں کردوں گریہ زاری  
اکھ دکھوں متل مبروں ڈوگھے وکن رذخلواں  
پتھوں تیرا نیر ڈپاوسے دردانہ و پنکا رسے  
تروے نہن تیرے اس پانی میں گڑبڑوی ریز جانی  
نہیں تیرے جان تادیوں لوان دروانہ و دریاں  
وچ کوہسار سیاہ شہانہ کے پتھوں بھڑکیاں لیاں  
جس تھیں سنگستان جنم دلاوں نوں رہمان غلب

دکھ ڈیٹھا آہیں بھریاں تے رو عرض گزارا  
میں تے دکھ پنے نوں رو تھی توں کیوں روون لگا  
میں روواں توں نارو یوسف تھییاں رو تھ جلائیں  
رو نہ نصیب ہنساہے سندے غلطی تھہ مڑاواں  
میں قربان مگر توں زاری تے ناروہ کرائیں  
میں روواں جس پنے لھتے دھروں لھتے میں روونے  
تہیں بدلے میں آپے یوسف روہ لوں یہ راتیں  
دکھ میرے میں دکھل والی وکھ دکھل دل روواں  
بھار میرا سر میرے دھرم اے محبوب پیارے  
گھٹھ درد میرا ہے وس ول تھیں ظاہر آیا  
دل میرے وی آتش کندی ایہ خاصیت بھاری  
تے وچ آپ کھیں دے تیری اس تھیں بکستہ اندھی  
ایہ اکھیں دا پانی تیرا میں دل لائے لادے  
یا حضرت ایہ تیرا روواں مینوں بھلا نہ بھلاوے  
اک ساک قلعہ اٹک تیرے دا جگر پوسے پتگیازی  
ناروویں غیبوں اودیں مینوں روز نہاں  
تھییاں آیاں میں سر آون میریاں جی سر میرے  
قال و چارو تھی دکھ خوشیاں سانجھے میں تہیں دلے  
میں اس وڈ عدالت ولوں راضی ہاں سواری  
میں روواں رو مگر تھہرواں دل تے ہان جلاواں  
دکھ تمناہے جیٹا اے محبوب پیارے  
سو جیاں سو پنے نہن رنگیلے تار نہ غلہ دے پانی  
بخر فکاسے گڑبڑے ہاری کیوں ناریزی اڑائیں  
میں پر زور بہوں دیاں تھویاں تڑ تڑ کے آندیاں  
آلت ورسے کھیں تھیں میرے گھٹھ فرقت دالے



دسدانیرنگا دسدال تھیں جن برہوں کی ذاری  
 میں از خود کار ڈکھل دی ڈکھیں روونماری  
 ہے توں وکھ میرا ڈکھ روویں جھوپاٹ جانیں  
 تھیں شاندار رو میرے دیاں تھیال ہیں بھگسہ چلیں  
 تھے روویوں اپنے ڈرووں احرارو بھی سر میرے  
 سوہیاں گھوڑاں ہدیاں رسدوں تھوڑاں اگھیاں روویں  
 ہوئی وڈا عدالت وائی اسپے نہ راضی ہوویں  
 توں نارو ایہ تھرا روہن میری جان جلاوے  
 میں روووں ول ڈروا میرا جن من تھیوں آچیں  
 جاں چھوہیاں نے لطف محبت میں پرودہ کنیا  
 تے جاں باپ پیارا کیا تھیوں بھیاں تاوں  
 جن کیا ویکھ لوں سر میرے تھرا عشق بیوے  
 کے ڈلہا میں ناٹنی اتھے خوف ڈکھلی  
 میں مروی کر رم میرے تے وصلوں رکھ نہ خالی  
 کرا کوار کرم دیاں نظروں وکھ میرا ڈکھ بھارا  
 کھوون ریون چھٹا میرا تھیوں وچ تھیلیں  
 نیند حرام اکھیں وچ میرے درد فراقوں تھے  
 میں بے حال کثیر بھاری رحم میرے پر کھلا  
 میں بھاری کھل ماری مینوں روہڑ بھلا  
 میں بھاری کر وی زاری توڑ نہ ڈور بھلا  
 میں بھاری اوجاڑی وچ فرق جلاڈ  
 سوہیاں اکھیں ڈاک نظروں و نہ گھلے ول میرا  
 ہتھ نسی میں دورخ ڈکھیں ڈکھادی ڈکھوں  
 میں مر بھی مار تھیاں موڑ نہ وصل براتوں  
 میں سوئی وچ ڈرو وچھوڑے تھرو تھے ول گھاتوں

کرم آہنگی آہی وی تھیں بھجن شرارے ماری  
 روون دیہ توں میرے تھیں توں نارو میں واری  
 ڈکھ میرے جگ رسدے رہتے رسدی دنیا تھیں  
 کڑھیاں جاندیاں میراں کھیں ڈرو تھوے سوچ چلیاں  
 کر و نہیں چھتے ڈکھ میرے نار برہوں وچ میرے  
 میں کد و غڈوتے ڈکھ تھیوں توں کس ڈرووں روویں  
 وڈا میری وچ کریں کتھرف وچ عدل کھلوویں  
 من بچھڑا ایہ رسدیاں گھاس رو رو کے فریوے  
 میرے اوپر عشق کے وا خیر گزاری تھیں  
 وچ کھلے چوراں اندر میرا نام کھلیا  
 بھیاں چواہ وگھیا کھوے دس چھٹا رات ماوں  
 جاں میری تے ویکھل کالی کیا مسکیت پوے  
 توں صاحب میں بندی تھی کہ اتھ خوف کیانی  
 عشق تھے وچ بندی روہیل جاں تے سرت سمائی  
 پھر میرے تے کس وکھتے وگھے من فوڈا  
 میں واگوں کے لہاں نکلم ستاں بنیندیاں دھیوں  
 عشق تھے تھیں نیند روہدی غلاما کھیں وچ میرے  
 میں بھاری کر من باری میں پر رحم کھلا  
 میں بھاری وچ بھاری میری مرض گواڈ  
 میں بھاری روونماری حال میرا کچھ پاڈ  
 میں بھاری ڈرووں ساڑی تے جن ہور نہ تھ  
 اج اقراوں میں چکے پئی کیسا مبر متھیرا  
 واسے درخ نہ تھیں ول گھلیا آہندی تھووں  
 مرگ بھلی سوکار فراقوں درد غمانی راتوں  
 ویا اسپے جو بخش کد تھیں قہر آب حیاتوں

دین مڑا کر انہیں وصلوں پہنچا دے پر سے  
 بحرِ عشقِ فتنِ وِجِ اُتے واہ وا طالع میرے  
 ہے مقصود فراقوں ماری تیرے ہر ستی  
 میرا کس بن ہوں آوے کوں ہے جل ہاویں  
 پہنچا لست برہوں ہی سڑیں مشکل نظری آوے  
 تیوں مزوں دوویں دکھ بکیتے دلہری بے ذروی  
 مرکز مری میں جل جگھ ملی طالت رہی نہ بھورا  
 طلوں میں ہوا جاں حاصل و دھی و دھیر بندہ  
 تن میرے دی رگ رگ اندر برہوں دکھایا  
 نہیں میرے سہ سہ گدے دوں سہ سہ سہ سہ سہ  
 عشق تیرے نے بے پردا سینے میں جڑیاں  
 میرے در گیاں دکھیں بھریاں رست لائوں کڑیاں  
 آتش شوق تیرے سے اندر ترفش میں جڑیاں  
 لحاظ سہ دے وِجِ تیرے نہیں پاس میرے  
 سوزاں لست فراقوں سزا سے نہیں ڈب سوزے  
 آخر لاج اوسے نول ساری میں جیتے بھاری  
 دس میں کار کراں کچھ جس وِجِ میرا وقت دلہے  
 کار غلامی حکم کرو میں جس وِجِ حق رضائیں  
 کرساں کار غلامی والی میں وِجِ جان بداییں  
 میری کار گنداری اندر خدنگار جڑیاں  
 اک کار اوتے ہے دو سو کار کندہ میرے  
 چوڑا نہاں میں کیو کر تیں کار دس کچھ ہمارا  
 میں بھی اک اونہاں تیں آخر تیں ناگر گراماں  
 کے ڈینگے وڈ جگی میں گھروں کار تہاں  
 کڑے دوں جتہ پٹا کھدے بدوں پیانہ کرے

میں سہ سہ سہ سہ سہ سہ سہ سہ سہ سہ سہ  
 میں وِجِ طالت ہور کائی جتے دکھ تیرے  
 کرم کھٹی برہوں کئی میں پردہ میں آئی  
 آہ بھریاں اُتھ وگن لائوں گھروں لائوں  
 تار کازی وِجِ سڑ میں بیوں سل سلا سے  
 سڑ سڑے تیں سہ سہ سہ سہ سہ سہ سہ سہ  
 اسے محبوب کمر توں اکا میں پر تار سورا  
 اس پانچ اشدہ برہوں نے ڈبڑی توں آگ لائی  
 کڑو یا حل جاپاں میرا سہ کرم کر وِجِ  
 من بندہ دی عرض کہ انہیں سہ سہ سہ سہ سہ  
 میں سوئی مرگھاں ہوئی برہوں قہقہے بھریاں  
 تار کمر میں طالع کالم جہدیاں چڑیاں  
 تیر لاپاں تیل ہو کے جان بگر وِجِ ڈبڑیاں  
 سر چلو کچھ کھیت ڈل میرے سہ سہ سہ سہ  
 پٹیاں دانگ وین تہاں دے لہر سر تیں کڑے  
 بے پردہاں دے سنگ پاری لائوں مشکل بھاری  
 کتے سہ سہ سہ سہ سہ سہ سہ سہ سہ سہ  
 میں جڑو بہ وِجِ رہاں روا نہیں میں انہیں  
 کہا تک گھروں عزیزے کرہں خیانت ڈپیں  
 روہ ڈینگے گل جن کے ذروں کرے پکاروں  
 ہے اک کار پے آسوں کرنے ہا تیرے  
 میرے حق انہیں دی وِجِ میری توں محبوب پیارا  
 سہ سہ سہ سہ سہ سہ سہ سہ سہ سہ سہ  
 خاص کرو اک کار میرے سر کرساں لہا کھای  
 نہیں میرے وِجِ میرے عشق تیرے سہ سہ سہ

غم دکھ اور قرآنِ ہندی دے بسز سگولیں دھروے  
 بونج وی زردی تے پروردی خانن میرے زردے  
 سنا پچاویں گیت سنان آہیں وقت کھروے  
 کوہن میرے شاکر و سداون ول دے آہنگر دے  
 آوٹھیندیاں پیسہ میری دیان دندہ بوٹھیں کھوے  
 دیکھ دماغ پکان میرے سوز فراق بدویاں  
 شب اندھ میری نوب ایندا کھن تھرا روٹھیاں  
 رومعی نوب بونج ماتم خانے درجن دیاں ملیاں  
 مثل انسانا دے باجو تارے فدہنگر تھیرے  
 توں میوں ایہ غلام ہوتے ہر برقیہ مت واسے  
 سو ایہ منصب ہوریاں تاہیں خاص حاسہ مانی  
 بے توں میری خدمت چاویں ایہو خدمت میری  
 ایہ کل سن فرما دے بے سبب بے میں بہت پارا  
 میں راضی بونج کار دورانی کرسا کار گزاری  
 گھوونج نہیں تھیں کس ناخوش کیوں ناراض کھویں  
 سُن کے بھیر ڈھنگا تاہیں ہور دلیل نہ آئی  
 چپ دی نہیں ول دے اندر دھائی بونج و چاویں  
 آبا جان ڈھنگا والا تیر کسے بونج چسندے

شوق طلب اوپر سے واسے راکھے میرے زردے  
 میرے کل توکے طبعی بریاں ساڈہنگر دے  
 درد میرا ول پاڈن سیون ڈرزی میرے گھروے  
 بیٹے دے متحدوق میرے بونج کھڑکھواریں دھروے  
 تے بیابن رنگن میرا نہیں کھوونج تروے  
 بیٹے دا کھوونج کھوونج دل دیوں تیر ہویاں  
 نوح ہندی سداون میوں تھیان بے پدایاں  
 توڈن بوڈن آس دیہدی دھبی دوڈ کھویاں  
 ہر دم میری خدمت اندر کھٹے ہوئے تیرے  
 کھن کو منصب رہمانہ نال ہرگز باجو دھالے  
 ایہو بھگزارا تیں حق کر لے ادا نکھایا  
 جاں تو ایہو خدمت کرسیں رسل ہندی تھری  
 تک کیوں میرے کے موافق باور تیں ورتارا  
 میرا کہیا من ڈھنگا ہے بے پچھی باری  
 گھووں کنار وہاں میں راضی کیوں نارم کھویں  
 تے بے سبب دی مرضی ہاہوں ہور علاج نکھائی  
 دھونڈو چار کرسے بونج دلہ سے اداں کھڑے کاریں  
 اتھو کھٹل کر ملی استوں ایہ گڈری دل بسندے

در تعریف بستن سرای زلفیلاو ذکر فرستادن او یوسف گلشن

آرائی آن وحیلہ گلشن

برائے وصل بہ تعین فرمودن خواصان خود در خدمت با برکت یوسف

علیٰ نینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام

باغ جب وہ جدا گئی ہوگ نہ کئے کونے  
 رہنجان صخر کھار چڑھایا بلکیاں وچ دمانے  
 صبح ہو ندی نول تازک شے بس بس گھاں کر دے  
 زکس چشم لوگھاں نہ کیے تہ نظر آوے  
 سون سون باہ باروں رنگ رہنا چپ کینا  
 گنارماں دیاں توتی شکلاں گل الہ پر دانوں  
 کئی دار سناست کھڈ لاہ پھوڑیدا ہانوں  
 گل مہاسی سب گل سوری کر دے تازہ ہاروں  
 وچ خوش رنگ گھاں کدالین رکھے آپ ظنارا  
 گل کینا کپا وچ رنگت کھولے راز ہزاروں  
 میوہ دار درختک ہانے خوان دھرے یمنی  
 تازہوں لے رسا ہوئی گھڈ پے وچ سینے  
 کھار دیاں پے پامو وچ ضعف تو اڑوں سارے  
 کوٹھے واگھ گھڈے آہٹے جیس کڑی پروں  
 ماہ جیہیں دے دل تہیں قوت فرست قلی

ہرے ہرے وچ خوش ہوئی اس وچ تازک پونے  
 تارے کھول لوگھاں دیکھئے تبتلی وچ ہانے  
 لارے لاہ ستان کھیل شوق طلب دے ڈر دے  
 شب دیاں خواب آوودا کھیں کھر پان شہر دے  
 زلف کھار شکیل نے رسک جام وصالوں پینا  
 سورج کھتی سیاہی رات لکھے نور چانوں  
 مرز نجوش نجوش مرز دا پھوڑے کے دھانوں  
 رطل چپے کھول چناروں کن مصلہ ہاروں  
 سو سہ رنگ ہزار ہزار کھ بھاب بھارا  
 رس رسا دے رس رس رسا لوگھاں بیت گواروں  
 باہ ہار پھیروں کھکیں ایہ خوشخبر سگلی  
 کچھ اگھر رہے وچ لہدے لذت پار سینے  
 اُرم کھل جڑاں اللہ سینے دے دکھ ہمارے  
 تے وچ باغ قرآن ہونے لکھے ماہ جیہیں  
 وحشت تے وسواس اڑاے ذہن دماغ سگلی

ششوں کی وچ تھیر ڈاڑیاں مار کے رہاں تھای  
 راک اٹھدا گولیاں پکھیاں رس چو دکھا باندا  
 بیاندی وچ بیویاں نازک خار نہ تھری آوے  
 یادج بڑے پکس ہے نکلن چپا کھلے  
 لہلہل چھوڑ گاندی ڈاری کھٹے وقتیں آوے  
 رتدھے قد جھروں کیل دودھ دودھ کے اہلیاں  
 پکھیاں لعل جھروں رسیاں پر اوہ نظر نہ آون  
 راکھیاں عداوت افسانہ نکل اٹھتے واہ نہ چوریاں  
 دن طوطے چھوڑا راتیں کھٹے کھٹے مانے  
 آکھن گن تے غلام طوطے پھروے دھلی ڈاڈی  
 کتے شرج کھائیں خوب سرو دھائی سوکھائی  
 فستق کوزا دوسری وچ کوزاں کھرش پڑے کتارے  
 میوے دار ڈرست ہزاروں گھلیاں گل گھڑاں  
 چھچھیلی وچ کلشن زاواں خون پکھر دا چپتا  
 کھجیں دے نوزو مراقب لب بست گھڑاں  
 دا من پاک زوت زوت دے گل ڈوڑ رنگ پسے  
 میوے روئے تے گل سوکھو جتاں ہزاروں  
 گھڑاں وچ پھیلے بولے گل نوں پھلیاں کردی  
 تے گل حال ڈہاں کھندا واہ تھری نامروی  
 اوہ کھندی خوش رنگ تھری تے بخت دم بھروی  
 ہر ہر بڑگ تھرا آتیتہ صنعت میلل کردی  
 اوہ کھندا افسانہ صلوں دھویں قید فراقوں ڈردی  
 وچ گان دے پھل رنجی تے سو داں وچ تھری  
 وچ علاقہں چکن کبوتر مور پھرن دیوارے  
 رسل کلاو کن فرزاں کوکس دے کھیا

ہل سیاہ سفید سینے خوش آواز تھای  
 صبح کھویندیاں شیریں شربت بعد دوپہر جو شکوہ  
 ہر پکالے طوطا چوری پکڑ بیچے اڈھوے  
 کتھ کھلے کتھ کٹ گواہ تھیں ٹیبل سداوے  
 چھوڑ کے نیک کتے کھاوے رس رنج ڈب ہاواے  
 سرچا ڈور و کھیندیاں راہے بانڈیاں کم لگھیاں  
 واڈو کے جھڑپوں زمیں تے پوندیاں ضائع جلاں  
 طوطے تے چھوڑ ہاواں جتھ نہ پھینے ہو رہی  
 ہمیں ڈھائیں شکر گزراں آون کھا کھا جاندے  
 سب اتار بیہی دیاں شہاں وہم گانوں عالی  
 کھل کتے تھدی شائیں پھر گواہن والی  
 شک دمانوں ہر شاہوں ہنسک کتہ شکارے  
 غنچیں قبض کھلیں دیاں سلطان کولوں راز ہزاروں  
 باو میدوم مُرشد والے کھینے حسیں گل پھینتا  
 کھت پیا کھتی بڑے گل ہو گئے بازاریں  
 رنگ مجازی زود فاتے قہر و کچھ من دے  
 رنگ رنگ ہنور اس وچ سو ڈاڑیاں دیاں ڈاڑیاں  
 میں دھواں تھیں کھلی کھلی مسیں واہ تھری سب ڈردی  
 جس صداقت کا حجاب شوق اوہا سردردی  
 خوش منظور نظر ولبردا ولوں چہ می میں ہدی  
 جلوہ کچھ کچھ تھیں تھیں میں دل آپت دھردی  
 ہو آزاد متیہ تھنوں کتے بند صورت دی  
 شہلاہاں پر کوکل کوسے نار دھلیں پر تھری  
 کتے مینہ بھینسا بولے پڑ پھو لہین ہولارے  
 ہنہ عداوت کے چوڑا ملاندا پھل چپتا

ذریک مرغ گندہ شانوں فتح سخن بھرے کوہی  
 نکلتی ناز برہوندا بجلیا دھرا خبر فراقوں  
 یو بلیک سقباں کو پک ہووے بزرگ عواقوں  
 کوسمہ آسنہ مرغ سوسری پدھا صدوق بقیوں  
 چنیاں ہونو ڈیکل گمہ سدسے ذرواں گل کینوں  
 رستہ بانو وچ آب پو بھرے سخن حق کسے سویرے  
 گھگھتی وچ دھیرے رنجی مٹ کھلوا گھر کھوں  
 تے شادک دے پیر تھیلے کرم گھگھتی سوئی  
 خوش آواز بندو کون وچ بھکتیں زادے  
 واہو ابلیخ پدھے وچ وسدے گئے بہشت گنارے  
 گمہ دروہوں وچ بہشتیں ایہ گلشن وڈ سندا  
 مرم رنگوں عوض دو زیبا پر خوش نڈت آہوں  
 دوشہ فضل اسے تخت وچالے کر زینت رکھوایا  
 پاک سو ہووے کینیک زیبا خدنگار پوچھائی  
 سبے میں آپ حلال نہ تھیں پر نسل اندر ڈوری  
 آٹھ نجس دل باغ سدھلیا ہانوراں گھر شادی  
 کسے ڈھنگا پاس کینوں سو سو کر تاپیدوں  
 زہر دے لے سماج بچھوں گدڑ ٹول بیاہ  
 نجس جنسوں رغبت کر کے نکلت طرف پوہوے  
 میں آسنوں آزاد کریں ٹوہیوں ٹر پوہوے  
 آپ گلی وچ باغ ڈھنگا نجس تخت ہانوی  
 آپ مزی دل کھروی اوہیں شاہ دیو وچ آئی  
 جس پانوی کہہ راتیں نجس نکلت طرف پوہوے  
 رات ہوئی جان وچ ہانے بانیاں شوق سوائے  
 ایک دیکھا ہانویاں ڈھنگا دو طرحیں ڈھنگارے

مویستار اندر سو سیتی پدھا تمہ اہی  
 وقت نواہی تھار رہیوے گدھا سپر عشاقوں  
 دھکیوں کے راست نعر پڑھے سستی طاقتوں  
 مٹی نویہ قبول مہا دم استوں مرغ آہینوں  
 پوم گھوٹ انداز فسادی بھلا ڈویا بیٹوں  
 نسوں وچ مریکلی بولے کھلیاں وچ دھیرے  
 باز عقاب کے پھٹ ہنواں پت نہ سانھے ماہوں  
 تے گل گل دے رنگاں اوٹے ٹہیل بھی بہ روئی  
 تے محرم اسرار وراں نوس ملدے راز اشارے  
 تے وچ گدیوں ہارے نسوں طرف ٹھہرل ہارے  
 تے شاعر اس ہانے وکریا بھگتوں آڈ ہندا  
 ادھوں پنا شدوں مٹا ٹوہیوار گلہوں  
 اس گلشن دا مٹی کرے ہو گل مرغ پوہوچھایا  
 نجس نوں اس چاندیاری گل روبا فریائی  
 ایہ کینوں کشیں تینوں بدل کر نکلت پوری  
 تکی نظروں وچ آون گلی بہشت وی آہوی  
 نجس وی وچ تلخ ہوکے بنیاں رسو مریڈاں  
 میں انعام دیاں زر زہر تے تھیں راز پھچپوہوے  
 ہوا اول میرے تائیں آن پتہ دس ہلے  
 لیس نصیحت میری اوتے چڑی عمل کھلے  
 بانیاں تائیں حاضر کر کے سر ہمدے رکھوایا  
 ایہ فریب بنایا خقیہ آس وصل لکھائی  
 دل چاہیا تھ میرے اندر تھاں اسدے خود ہلے  
 دیکھ لوہوں وچ کینوں نجس کھٹ کرے گل لائے  
 عرض کرے میں سب تھیں سوہنی کر لے وصل پوارے

میں لڑکی وچ خدمت حاضر نمونوں پر سے پکارا  
 ذوق طلب نے مسق نبویوں سب چمکائی ہوئی  
 مہر کے اسے انگل کر کے میں دل نا دیکھائی  
 بیٹوں کرن سلام ہزاروں پر یاں اٹھ سو سے  
 نظر دکھوں بار لڑاواں چمک پتھر وچ پداں  
 نظر گزاراں باز کھاراں جھڑاں دنار ڈاراں  
 پر یاں بس میری مجلس رہن کھئے وچ ریاں  
 کھل لالہ لے گیا آسا تمیں تنگ دہ بُدی لائی  
 کردی وصل اشارے تمیں دل رین ڈاندی کل  
 تے تون میں تمیں مقصد پاویں کدی بجاویں غلاں  
 میں دل نکلیں کد رہ سکیں اسے خوش رنگ جہاں  
 خاطر تے دھریں کد ہو دلاں پر ہاں لائق تیری  
 جمل میرے آیتے پاہوں تیتے نہ نظری آوے  
 میںوں چھوڑ ہمیں لکھ ولبر پلاویں جمل گھوئی  
 اہر تون دو بیکر چشموں نمونوں تیر چلائے  
 واہ وا میری شیر انداز واہ سورج چیشتی  
 طالب مشرتوں اک مای دھڑوں سمجھ معنی  
 کھتہاں شیریچاں بھریاں پر ہے چشم کناری  
 میں دا نگہ وچ دیس صمدے کئے بھری جوفی  
 پر ٹوسف دل انہی کاللی ڈرا دھیاں تپو سے  
 ایہ بت پوجن ترک کرین سہ سماراہ دیکھاواں  
 اثر کیا کر وچ دلاندے رہیاں دنگ بیاناں  
 رہ شرع وار روشن نوروں صدق بیٹوں جانا  
 کلم میاں نون رہ دیکھلا دیوے رب جڑاں  
 اٹھ لٹکے وڈی لہرے سیر کرے گھڑاوں

اک بھرے وچ اکھنل سرمد نازوں کرے اشارہ  
 اک کے لے دیکھ جوفی میں پر آئی ہوئی  
 اک کے میں سب تمیں چنگی بنے جوفی آئی  
 اک کے میں پر ہی تمیں پر پریوں پرے پرے  
 اک کے میں تل کر تے آدے توڑ لیاواں  
 اک کے میں دیو لہاراں کھولاں زخم ہزاروں  
 اک کے میں دعا و گھاناں داغ پرے وچ نکلیں  
 اک کے میں نازاں وائی میری چاں خرابی  
 اک کے میں گل شرع ولبر لطف نزاکت وائی  
 اک کے میں ہے دل دیکھیں ہر دم رہیں سولئی  
 اک کے میں سب تے غالب وچ مسندیاں شاندار  
 اک کے میں اس تمیں ڈاڈی ٹھوں کٹھ چھوٹیری  
 اک کے میں حسن میرے سول صبر تے گل چلوے  
 اک کے میں رنگ جوفیوں پر مس رنگی ہوئی  
 اک کے وگ میری نظروں لہن رخت پرانے  
 اک کے وچ سارے عالم کون ہی میں ملئی  
 اک کے آستین میری وچ مای سیم نعلی  
 اک کے وچ میریاں دھڑوں شد رے سوہاری  
 اک کے شمشاد قنادی نام میرے سلطانی  
 ایہیں ہر ایک ٹوٹی اپنی ظاہر آکھ سناوے  
 اک توجہ خدا دا رستہ چاہے انہی سکھواں  
 ٹوسف نے فرمایا انہی کھتہ راز ایہاں  
 توڑے بت ایمان لیاواں واحد رب پچھانا  
 اوہ مقبول ہوویں ذر گہبے لکھ لکھ کرن ڈھانیں  
 شاموں لایح تک ٹوسف حال کے اسراروں

اِسے رات دھرے سر سمٹنا دُٹنے آج سعادت  
 ہو مُجھبے کے ڈنڈے کی کٹھنِ حُصی کی ہویاں  
 شیخ کبیر فُتوح دھرے آج دیکھ فُتوحِ عجم دے  
 نہیں نہیں وعظ نصیحت ہوئی مئی حقیقت ساری  
 عقل بُدی کی کمال کو بھی دس مُعظم کر جلوسے  
 عشقِ بِنشلی ایمان بچھانا کوہِ مُحرّم جنہوں  
 نُو سَفّ و وصلوں تَنا چاندرا رسنا طالعِ نکلی  
 تیں بَنیاں مکھدیاں ہویاں بَنگ بَنگ بیوانِ مایاں  
 تُوں بھی کر لے دوڑ کو دیاں مہریں روڑ بَنگ دیاں  
 ہے تیرے بھی دس نکلی زہر چالہ پڑھوں  
 بلایا دیتے دہریاں ڈردوں لدوئی اُتھیاں دوویں  
 میں بھی اودتے اوہ بھی اودو پر او اُتے نیارا  
 اُسے فراقِ بُدائی اوویں دیکھ جب بھارا  
 اُسے اُدھر میرے وچ اگھیں دیکھ بروندا کھارا  
 اُسے میرا وچ ڈرد و پھوڑے اُنہم مل آوارا  
 کدھ مکھ حُصی میں کور سدھائی اُسے کدھ بے دکھیری  
 میں سُن دُپہر حُصی دل منگل بسک نہ تین نو بھرے  
 خود نوں کھل کھل کی ہو کے کینوں چور منگواں  
 میں اُجڑی دے جان کھرو دیا اوہ اُسے بُدایاں  
 جان بے اُنہاں اُسہا حُصی کار کرے من بھانے  
 دھیر یادے وچ تروا پھوڑا دھدا لنگ بولارے  
 تے ہیرد من کیوں ناہیں من سُن ڈرد اسیارا  
 تے کھلتر ہے ہڈیں بھری پد رواں دا سینہ  
 دل حُصی سُن میں تیرے اگے ڈرد دھدا کھواں  
 کیا کراں بچھاری ہویاں وچ فراقِ کھواں

جاؤ تھا سو نُو سَفّ گردے چورے پوکار شہادت  
 نور عجم عرفانِ اُتھیاں جرمِ سہیلیں دھویاں  
 ہیر اگھتھیاں دے جھتے مل ہویاں وچ اُوم دے  
 مل پچھتے سوکس حُصی راتیں نُو سَفّ رات کزاری  
 روندی کڑی کراں کدھ جیلے اوہ وچ تچ نہ اوسے  
 وہ وا بانیاں مقصد پائے مزے پچھتے اگھوں  
 کسے ڈلیغا دالی اگے کیا کراں کس مائی  
 دہلی اہیاں کم نہ قیلاں ڈلیاں ہے پردہاں  
 تیں بیدر بچن حُصی اہیاں اس نے روڑ کواہیاں  
 کر کدھ لُفک کویں کر کھاری وصل نے میں چہاں  
 یار میرے وچ کھراے رہندا اُسے میرا دکھ اوویں  
 میرا رات وٹے در تارا جال اُسیدے سارا  
 میرا باجہ اُوہ دے دیاروں سہمت نہیں گزارا  
 اوہ ظاہر وچ ہر ہر مٹھر کھر اُسدا پکارا  
 ہم خانہ ہم نوانِ مدائی میرا یار نیارا  
 میں اس حُصی اوہ تھیں تیرے ڈوری اُسے تھیری  
 دل میرے وچ دلیر و سدا سو دل ناہتھ میرے  
 سبے میں کھل جن نے مئی جھڑک اوب دی کھاواں  
 دیوں کدھ اوہا ناہیاں تینوں جیل مُٹھے وچ لایاں  
 آول آخر ظاہر ہائیں آپے سب کدھ جانے  
 دل وچ جان بکرو وچ ہوتے سُن وچ سارے  
 لے لائی اوہ اُسے بندھی حُصی وسدا اُتھت دور اڈا  
 خانہ کس سُن دا بنیاں دل رتھیں آئینہ  
 باجہ تیرے میں ڈردوں لئی پاس کدھے دکھ پھواں  
 بڑت مجھو پ رہے کھر میرے نہیں نصیب دھواں



آپنی نظر کمرے کدائیں میں دل جھٹ پلوے  
 پڑھ اسمن ہوں میں سورج ڈھتوں نظر نکلوے  
 وچ کئی دو اگل کھتے کئی برق بد میں  
 بلکہ ہوں جھلی جھنوں اکھیں دخل نپاواں  
 چشم خون چکرتے دل داروسدے مٹھہ پواں  
 رگڑاں گواں کڑاں جن دل اوہ ناہیں اوسے  
 پاری بھاری جاشماری یاد کرے پڑاری  
 تے دلبر نے وچ بڈائی میری گرد اڈائی  
 ہے میں شمع بیج وچ بجکے سرتا جھلی  
 پھیر کمالیہ داغ بھلوے بڑے رہنوندے پناہے  
 عشق اسناں گنڈیاں پلایاں دانک مچھی ترنفل  
 قبر میری دی مٹی ویٹوں میں تمداں سولیاں  
 سنگستان میرے دے ویٹوں نالے ظاہر آئے  
 تے آتش من میریاں آپیں بل کلا ہوئی  
 تانا میر میری آہ گرموں ترس میں دم سرووں  
 توی فرور پرائی میری ولانگے کر کاری  
 نہیں کرے دل میریاں اکھیں شوق کھتے چکرا  
 ساعت بعد بچکے سر کمندی اک مصلحت آئی  
 توکہ زبے ویٹوں دے والا خبر میں کھڑوں  
 تیں اک کرہ تیار عمارت زنت دوہ شاموں  
 ذوق خوشی دی حالت ظاہر اس وچ نقش کراواں  
 وچ کنار پاروں تیں چل ڈھلا ہوا  
 جیوں قیام صل وچ سورج چند سلیا ہوا  
 عشق پرستیاں دا مہت خانہ آسنوں پار کھلاکیں  
 دیکھو ہوسوں بوش کو ٹھیں وصل بڈے گواہاں

عرض کروں کچھ نہ ہزاروں دل تے نام لیلوے  
 ایک تیشیں نسا بنوے کد میرے جھ آوے  
 بیوسے چند پڑھل بن بھوں بن ہی کیکے پاپیں  
 ہے سرمد ہو آتول آواں تلوچ چشم سواں  
 ہونا مندی دا کھر لداں اکھیں سر وگاواں  
 ہونا دوسے پھنے اس آواں برکیں رنگ ہلوے  
 اس جھیں ہے کیئی مشکل میں قسمت نے پاری  
 دل میرے نے آفت چائی میری جان کھپائی  
 ہے میں وڈی خودوں پڑوں غاواں پار لوائی  
 اداں آک جاواں خانہ جاں وپے ہی چاہے  
 خاک لوان سرپواں راتیں دوواں وچ پھائی  
 ایڈ اگلاں جھیں مرگ سوکلا ہے مرگ گواں  
 درد میرے تے بڈل رومدے ندیاں پیر وگاے  
 کوئی کھٹے چشم میری دے دیکھ شفق رت روئی  
 پر اس ہے پروا نہن لوں آڑ نیرے ڈرووں  
 کیا کراں کچھ جوں بھلوے میں کر حلق زاری  
 کر لیند اکواری میں دل عوسف کرے نظارہ  
 من دانی بھرمندے عیاں آہیں ہوچ وچاریں دھانی  
 پار چلے جن اس تیروں نکلت دے زنجیوں  
 زر چاہیے پڑگے خزانے دولت دے اپاروں  
 عوسف وی تے تیری ہر جاشورت وچ کھلواں  
 تیرا اسدے تل خوشی جھیں وصل کرایا ہوا  
 تیرے طرفے کھوت دو بیکر تیر چلیا ہوا  
 اس کوٹھے وچ عوسف تائیں پڑیا ہوں لے بائیں  
 تے جن میں دل نظر کھرا اقول کرے ڈھلاں

کئے ہوئی تلو ڈلینا ایہ گلتی دل ساری  
 وہ تہہ بڑھی وہی عمدہ بڑھی تکراری  
 کے ڈلینا بٹن عزتوں دولت مال اداوں  
 دولت میں میرے کرت کارے چلے گسول نپاواں  
 کلاسے یہ ڈلینا آمدے کسندی شائش مائی  
 ایہ تہہ ہو کھونج ٹکلی ٹوبہ نکالنے لائی  
 دل میرے تہیہاں تپیاں وصل ملے اس ٹیلے  
 زر دولت میں خاک برابر بن محبوب رنجیلے  
 لے بن کران عمارت خانہ روڑوں دولت ساری  
 چاہیں جویں توہیں کر ظاہر جھہ تہری ٹھکاری

عمارت کنائیدن ڈلینا خانہ نگارین و جردن یوسف راور آن و التماس  
 وصل کردن و ابان نمودن یوسف آزان و گریستن از پیش وی و رسیدن ڈلینا  
 از عقب و ورودن و امن پیراہن یوسف پیش آمدن عزیز و تعظیم بر آوردن  
 ڈلینا و استکشاف احوال نمودن عزیز و شہادت و ادون طفل چہل روزہ  
 بر عفت آنحضرت

آورد و گ پردیاں و چوں پاؤنج دلہیں وہلیاں  
 کوشے تھیں کڈھ لائے رہوندی دہیں انکھے لائے  
 سے رسوائی و اسٹ شیش مجلس دے و چکارے  
 جاں ایہ سستی جوش کھارے و رے رہن کھارے  
 کے ڈلینا پیش عزیزے و آمدن ٹھف پیاوں  
 کے عزیز حوالے تہرے دولت مل کزانے  
 تے بھمار عزیز پوچھانے فن جنہاں فریادی  
 گھگھے ہالی ڈلینا سندے ڈھریاں آن پتاکیں  
 ترخر سگ صفائی اندر واک و صبح و سیلا  
 آن صنیہاں کوں چاہو سلا سوز فراق تہدایاں  
 بے خبراں کوں خبر پوچھاؤ آؤ روگ کھلاؤ  
 دیہ ڈو شہز رقیبیاں آئیں آن رکن و چ ڈارے  
 تے ایہ تھلی لہوں بھالوے ویت رہن بھگ سارے  
 ذوق کریں بھالواں خانہ نہایت و دہ شادوں  
 کھنکھیں اذن اہمائی تہیں بیوں چاہیں کر خانے  
 چیتا کار ٹھک دے علاقے تھن بھن اہستوی  
 بر فوں کدھ سلید رخاوں و پواوں ہر جانیں  
 کوشے ست کوشے تے چھٹے اک تھیں اک سوایا

واگہ ہشت اندر چو زینت ممکن واگہ ستارے  
 ہر خانہ زینتیں اندر سوہنی نظر سے کیا  
 زریں سرور سوہنی گنڈا پشتیان مرغ  
 ستوں کو حساب نہیں سوہنی بست کٹھا بنایا  
 چالی وچ ستون سوہنی موتیاں جڑت ہنسے  
 لعل اکھیں دم پر یا توں قلع جب زینتی  
 پورا نسیم سوہنی شانگل برگ زمو لائے  
 شانگل آتے مورہائے لعلوں پر ہائے  
 نا اودہ اڈوے نا اودہ یوں ڈنہ رہن ٹپپ کیتے  
 اس کو ڈنہ دی پھت سوہنی لعل بڑے دواہریں  
 زریں تختہ چھلایا اس وچ کوہر بڑے چو پھیرے  
 پھت کدھیں وچ فرش لگایا تصویراں پر کسے  
 یکے خوشی نہیں ستہ ہوا زانوے سرواچر کے  
 پاندیاں بنیں ڈھانڈھن بھڑیں ٹونہی ترتر کے  
 دل وچ آب قلم دے دینا واگہ تک کھر کھر کے  
 جو سف دی ہر مشورت اوتے کاست ٹھکے کر دوا  
 اک ہتھ گردن توہ جا چھائی بس بس خوشیاں کر دوا  
 کھولدیاں دل زخم نمائی ایہ شکلاں بے پردہ  
 ایہ گلپب ایہ عمارت ظاہر کر دکھائی  
 جان بن خانہ پورا ہویا جہات ڈیٹا پائی  
 چھٹی کھر قیاد کھاری پڑ پھٹے را کھاری  
 کھکھی آگ لگایا چھوکان تپ دل کھلے کسیدا  
 ہوری نوں اس نکلن کارن سکوں دھاڑ پڑھائی  
 ہورس نوں اس مانن کارن تیج فریب چھائی  
 دلبر دے اس موہن کارن موہنی شکل بنائی

استواں نہیں واری جان اُمدے دکھن ہارے  
 آہو سوں در صندوق ہارو تے وچ علاج جزایا  
 دروازے وچ لٹک سوبھائے صنعت بل بھلیق  
 چار ستون حقیق زمو مر مر سگ لگایا  
 زریں اسپ حکم بھر بند کول ستون لگائے  
 ہور درخت مہن وچ اُمدے زینت مد نکلی  
 ڈر مانی کوٹھے بڑ بڑ میواں قہلو لگائے  
 بل زمو اکھیں موٹی چو ٹھہ حقیق سوبھائے  
 تے اودہ ست حسن دے شیوں جام بھالوں پیتے  
 رنگین فرش ڈر بند واہ بھلوسے کھل نکاریں  
 چٹاکر مقلل گوشے ہون دور اندھیرے  
 بل ڈیٹا جو سف بیضا شوق کھوے بھر کے  
 ہور کتے کی مکھن کو یہا شعر بھلے ڈر ڈر کے  
 ہر مشورت دی اداں چھیاں پر مر مر کے  
 جاہ بھٹوں دل چھڑے آخر آہ چھلی ترتر کے  
 بل ڈیٹا واگہ دو پیکر کھلت دا دم بھردا  
 میل وصل وچ کیتے ہمائے جگ کھلی ڈردا  
 تے نقاش قلم دی کاروں شاٹھ غضب دی تردا  
 وچ زمین نہ اُمدے واگوں جائے اہنہ کالی  
 دیکھ دوہاں تصویراں واسطے ترف مہجری خوش آئی  
 پاڑ پھٹے یا پھٹے مولے خود پکس سرے شکاری  
 اہے کے کٹھ سیک نہ پھتا بھلیا زشت ایسا  
 ہوری دا اسے گیا لکالی اُمدہ ریمانہ نہ رمانی  
 ہورس نوں کٹھ اثر نہ پھتا اُمدی چند گوانی  
 دلبر نوں اسے خبر نکھلی خود من ہار مدھائی

جن صبروں موند موڑ کھلواتے تھے زور چھوڑا  
 نظر مڑا پوے جاں دیکھے دل نوں ہو دارے  
 رہے اسے وچ مڑو کیے صبر قرار سدھیا  
 راکیاں رہن کتیراں ڈرتے دن تے رات اتھامیں  
 اس تھیں طلب مڑواں کر دی آسنوں د ب پکارے  
 اس تھیں زنت مٹے دو مقصد تے ایتے کھنڈیا  
 آرسیوں نرغ و کچھ پکارے ایہ کیا حسن صفتی  
 ہوگ فرشتہ بے گھواری عاشق رہے پیارہ  
 بد خواہیں مڑھاک حوٹوں نر مرن بھلیں کے  
 نظر کرم دل میرے رکھیں پار کرے قن میا  
 تے ایہ تھنے نہ بے سرف آگے میرے گریہ زاری  
 تھن مائی اک بے سرف پاموں ہر شے حاضر آئی  
 پو شاکل تن زبور زیا حسن کھلی روشنی  
 فضل متود وچ مھلاں چمک کڈھن زبلی  
 تے اس ہاموں ہے کج بچھیں حاضر اپنے نکلی  
 کٹھ دیکھاں میں آسداں پھل تے کٹھ آپ دیکھاں  
 کہیں ڈٹک پامی تھری تھیں سد ہولایا  
 اگے ڈر وچ کھڑی ڈٹک دل وچ کرے اشارے  
 کریں نکلیں ویکھیں آپیں ترن تھیرے دل نہیں  
 میں قربان کمان بھواں وی ڈھی تھیر نظر دی  
 کچھ ہتھوں جس کے ڈٹک توں کیا تھو بندہ  
 کھ احسان میرے پر کیتھ خدمت ٹوب گزاری  
 تھیرے حق میرے سر بہارے کھار قصور سواں  
 آخر تھیک جہل چنارے پٹے بھاون حسد  
 در پہلے بڑ کٹھا جہا رو رو عرض نکلی

چوڑا بہت اگے دل چھنے صبر صبرواری جھدا  
 اس کوٹھے دل و کچھ ڈٹک شوقوں جوش کھارے  
 جیوں جیوں کرے دھیان ڈٹک ہووے شوق سوایا  
 اس کوٹھے وچ دژن ند پوے ہرگز ہوریاں ناہیں  
 آپ ڈٹک جس بہت ناہیں سجدہ نت گزارے  
 ہوو بھی ایسے کوٹھے اندر پوجن نوں رکھوایا  
 کر کے ہارنگار ڈٹک اس کوٹھے وچ آئی  
 وچ اُتید پھراں بے سرف میں دل کرے ظاہرہ  
 اس اندر وچ میں تے بے سرف باز کرنگے رنگے  
 بہت اگے چاہیں نوا یا آج عد دا ویا  
 کرایہ عرض پھیلایا بہت نوں دیکھے متل خواری  
 چن سلان تھاری ہوئی دانی سد پوالائی  
 اُکھیں پر مندیاں تھیں پٹے رنگ حاتلی  
 شوق وکے ٹوکان وکے تھیں میری جان رڑھائی  
 ہو چاہتے آج سب کٹھ حاضر اک محبوب بھائی  
 بہر لیا چو ڈلیر میرا آج قسمت انہواں  
 تے ہے چھکے کم کیتی رکھیں راز پھیلایا  
 آئی دلی لٹھ لپائی تھن وڈی دہارے  
 مھنڈراں دیں انھیں بے سرف ویکھدیاں دل راہیں  
 آج ڈر کر دکھ میرے توش صاحب میں ہدی  
 تھوون ورتھیں جلود توری ہکھیا بے سرف سندا  
 میں سوگند کیا توش پنگا وچ فرما تھواری  
 آسان تھیرے دا بدلہ اک دم موڑ دیکھاں  
 حق گزاراں کراں لویکی رہے نکت وچ بھتہ  
 کر دھار کھام لویکی اندر دار لپائی

میں یوسفؑ کو وہ خوابیں کئی پرندیں وچ نکلتی  
 قوں ہیں اور ہلکرم دامن خود خاک پیاسی  
 وہیں نظر گمت رو ہڑتندی و کچھ میرا دکھ اچھتی  
 سرینوں فریوسے یوسفؑ وقت سار ڈینگا  
 ہتھوں کچھ لیاہوں اندر پاون ٹوں بدرہیں  
 یوسفؑ ڈرا دل دے اندر ہوں لگا کٹھ کرا  
 یارب وقت میرے سراپا فضل کریں بچ بچاں  
 یوسفؑ خوف لانا ہوں ڈر داکھے مبرن آوے  
 جتھ اوہدا اس پکڑا ہونگا کئی ڈوئے لے خانے  
 مل لیا میں تئیں یوسفؑ پاون ٹوں اُمیدتیں  
 غم کھاوں دکھ پیوں یوسفؑ تئیں ترس نہ آوے  
 یوسفؑ کے خدا تھیں ڈر دا میں دم مارن لکھاں  
 لے جاوڑی ترسے خانے تکم قفل لکھا  
 عشق تیرے وچ آفت بجلی میریاں دی مڑاں  
 یوسفؑ کے خدا تھیں سینوں رم امیدان ساٹی  
 چوتھے جُڑے داخل ہوئی قفل جڑے خود رووے  
 و کچھ میری دل سراپا شوق کینڈک چنک جھاوں  
 یوسفؑ کے اچھیں مل جاوے دل کراں نگارہ  
 بو پنجوں وچ کوٹھے داخل درتے قفل لکھا  
 آہیں تل گزارہ میرا وچ ڈکھل دے واسا  
 و کچھ کرم کر صاحب میرے میں پاوی ڈرماندی  
 میں مٹھی تھیں بُن تک یوسفؑ۔ دون ٹان ویلا  
 خلوت حاضر ہووے یوسفؑ آہتے ہور نکلیں  
 یوسفؑ کے بندے دے مالک دفتراں بھلا  
 تے وہ آپ بھلا تھیں تیرے سٹوں مال رسولان

نیلے قرصیہ جیوں ہے نہ غم جسیں چھتی  
 قطره آب و صاحب و بلا بار غبار تو اسی  
 ایہ جمل نہ ضائع کریو آگ پائوں کھنکھن  
 دے در کھول سدھلاں باہر ناگر خوار ڈینگا  
 پھوڑ میرا جتھ میں تہں گھدے پنگے گدے نہیں  
 عرض کرے میں عاجز بندہ رکھ لکھ لکھارا  
 شیطان کس دو ویری کلام کدیاں برابر آوے  
 تے اوہ جل ڈینگا والا شوق مڑی جاوے  
 جڑ بندہ اُدر کس قدم تے کھولے درہ خزانے  
 پاتے وچ زندان بگردے بھلن ٹوں سر قیدیاں  
 آگ بجھاو نہ چہ پریرے غم نلتے دکھ جاوے  
 کوئے نظر ہنم واسا نظر جیوں بے شکل  
 میں یوسفؑ وچ تھیوں ڈر داں رو رو وقت ویلا  
 کر کچھ رم میرے شہا سُن غن کے فراداں  
 ہے اُن قرصیہ وی قیدوں سینوں ٹے دہلی  
 تیرا دک نگارہ یوسفؑ داغ پرائیں دھووسے  
 دکھ میرے غم ڈر دہیدے ہون خواب نیاں  
 پھوڑ سینوں میں باہر جاوے ناگر حال آوارہ  
 یوسفؑ تیرے ڈر د پھوڑے سینوں مار کرایا  
 سٹا برف مزن جل آتس ایہ ولبر داہاسا  
 میرے قرصیہ گھر تھیں بند میر وچ آندی  
 عشق تیرے نے کی کی آکھل جو میں تل کھلیاں  
 تے سو کند بزاروں تئیں بُن مار کھ بندہ  
 تل گواہیں جتھ تھیں تائیں حشر لے سیاہی  
 تھیوں میریاں سب کھلیاں اسٹوں نظری آوے

ہاں اتنے آپس کر کر رہے ہیں کہ وہاں وہاں سے ہوا آتی ہے پر وہاں دیکھ سہاوی میں اندر جہاں پر ایک تھرا علم گھنیرا سا تھیں ہے پر وہاں تھیرے ہاتھ نہ میرا جوئےسف مطلب مقصد کھلی ہوئے سوکے روز غمزدے بیت سراں پر جانے اور بھی وقت گزار سدا سدا پھر اوڑک بچتائے قرعہ دا سبیل لٹکاں دل ایہ درد نہ چاہے دھریا قدم جداں وچ خانے خلم کھل گزارے کر دھیتی تہن حضرت جوئےسف ناکر دیر وصالوں میں قہاں لوکاہ نہ اکھیں تہن کر مڈر نکالی ملی مراد رہے پند جیواں جہر غضب دا سیلا اج میرے سروقت ایسائی شکل ہے چٹکھرا قرقر کھنیا ولدے اندر جوئےسف خوف گناہوں میں عصمت وچ رہا پیش ایہ ہی فضل الہی ہے اُمید نبوت و تہوں انماں گناہ کھلیا یاد کرے دم مارے تہاں ہوس درد سولیا اک جتھ اُپر ڈلینا دھریں دو جا پاتل چلیا جوئےسف پانت خام ڈلینا آسوں تکر بکھلے ذل داہلیں بیٹھ ڈلینا تہوں صبر نہ رانی ایسے ویلے ہاتھ تھیاں کون کوئی بیج چلے تھیرے سُن اسلام جوئےسف صبر تھکے لٹ کھنیا جوئےسف کے تہوں رب بھائی اک دن ہوس تانی جوئےسف کے قیامت دے دن دیکھل ہوسی کو تکر جوئےسف کے نسلوں ہو ڈک کر ہٹاک جہاں کھلے جوئےسف کے انماں نوں ہو ڈک کر ہٹاک جہاں کھلے

میں میں خانے تل لیائی در پر جہاں لیا جوئےسف وقت باندا باندا میرا ہوش ہونے توں اوہ میرے مقصد دلدا اکھیں وی روشنی کھلا کنار دلاسا دیوں رو تھیرے در آئی جوئےسف کے سہیل ڈلینا ہتوں رکھ نکالے دیکھ بنیاں وچ ڈنیا وافر خوشیں پیش ہنڈوے چھوڑ تھوں میں باہر جاواں جاں نہ دو نہ بھلے آہو ڈی وچ ستوں کھٹے جس وچ کارے ہمارے بند کیئے دروازے سارے عرض کرے رو جاواں آئیں بھریاں آپس کر کر اتھے عرض نکالی جھے خانے بے مقصد آئی تے ایہ آخر وچا جوئےسف توں اس خانے اندر خوف پیا دل ہمارا دے آزار بندے ست گنہیں سنگ پنہ لایوں آپے اگے جوئےسف جانے وچ تل آکھی پر اوہ باپ میرے بیٹے کھو ہے بنساں نکلیا ایہ دیکھلاوا اللہ صاحب جوئےسف نوں دکھلایا جان جوئےسف وچ خانے وزیا شیطان حاضر آیا تھیرے اوہ دوہاں رغبت دیری نظر نہ آوے تے اس وقت پھلیاں مرواں شہوت جوئےسف پائی تے وچ شیطان دشمن ہمارا سوڈا سوڈا ہلے ہاتھ قراروں رہی ڈلینا جوئےسف دا لا چھڑا کے ڈلینا جوئےسف تھیری واہ صورت توری کے ڈلینا چہ تھیرا روشن سورج جیو تکر کے ڈلینا جوئےسف تھیرے ول بچ ایہ کالے کے ڈلینا تھیاں اکھیں دیکھ دیاں دل چلے

کے ڈیٹا یوسف "تجسسی روشن نور چمکدا  
 کے ڈیٹا یوسف تیری صورت دل لے چاندی  
 کے ڈیٹا نعل تیری نے نعل کئی سب میری  
 کے ڈیٹا تیرے لڑخ میں نور چمکدے نکلا  
 کے ڈیٹا دوویں تیرے نعل نازک ڈھلا  
 کے ڈیٹا تیرے جیما ہوگ نہیں بک سارے  
 کے ڈیٹا توں لاجپانی قدر تیرے نے بھلا  
 کے ڈیٹا میں تیرے دو گلہے رت پیارے  
 کے ڈیٹا نین تیرے تھیں نرمس برگ سوارے  
 کے ڈیٹا کد تیرے نے پار پروتے تارے  
 کے ڈیٹا اورو تیرے گزار دسے پرکارے  
 کے ڈیٹا حلق تیرے دو سارے کس مہارے  
 کے ڈیٹا فضل کرم تھیں میں دل گنت نکلا  
 کے ڈیٹا میرے لڑخ تے دو جھ پھیر پیارے  
 کے ڈیٹا وصل میرے تھیں کون تینوں گلیارے  
 کے ڈیٹا کرے ٹوشیل ٹوشیل دسے دم پیارے  
 کے ڈیٹا وصل کریں تے کی گمانا اس کارے  
 کے ڈیٹا نفع واقامیں ہوتے کیا خسارے  
 کے ڈیٹا وکچہ زندہ میں تیرے زر نعل  
 کے ڈیٹا پہلا والی تیری حسن منغل  
 کے ڈیٹا یوسف "تیرا قد صنوبر چورا  
 کے ڈیٹا ڈھل تیریوں گرد بدر جیوں حال  
 کے ڈیٹا تیرے ہوتے جوش جوانی آندا  
 کے ڈیٹا یوسف "تیری باجہ صدوں زبانی  
 کے ڈیٹا شان تیری تھیں ہور نہ شان سوالی

یوسف کے بلونارا سرشار قلب دا  
 یوسف کے نکلی جس نے رہ اس وی ہو پاندی  
 یوسف کے ہوس نے اپوں نعل کوئی تیری  
 یوسف کے اچھے کتے وکچہ نعل پر تارے  
 یوسف کے اچھے کتے صاحبہی گلزارے  
 یوسف کے اچھے کتے تے میں کس شمارے  
 یوسف کے اچھے کتے تے میں کس مقدارے  
 یوسف کے اچھے کتے بوڑگ گزار سدھارے  
 یوسف کے اچھے کتے جھارے خراس گلزارے  
 یوسف کے انکدیاں لڑیاں رت رن کن پیارے  
 یوسف کے قبر دار مرکز کھڑے سمیت دو پیارے  
 یوسف کے قلب دا حلق نہیں ایہ حلق سارے  
 یوسف کے نعل ہے نعل کس گزارے  
 یوسف کے کدواں تھ میرے نعل حال چوچ تارے  
 یوسف کے خداوی نسبت جوش ربوچ میرے  
 یوسف کے کمال کی آخر اللہ دسے ڈہارے  
 یوسف کے وکے سپاہی عملہ سہ ہزارے  
 یوسف کے جگت سوچ سارے عملہ سدھارے  
 یوسف کے کیا تے میری جس نے توں زلفانی  
 یوسف کے نہیں دس میرے وکچہ نعل  
 یوسف کے کدواں نکل رسی بنت نعلے ہو کورا  
 یوسف کے نہ ڈھل رحمن تا ایہ ڈھل والا  
 یوسف کے اُمید نہ وکچہ وقت وہندا چاندی  
 یوسف کے نعل ایسے سٹ گئے کھو بہانی  
 یوسف کے جد حاش بندہ اُمیدے بیٹہ نکلی

عُسْفُ کے ڈنڈے میں ہل بندی توں سلطان تارا  
 کے ڈنڈے تیریاں ڈنڈاں دل ڈل کے دل بھٹیاں  
 کے ڈنڈے دو لب تیرے پر ہ لایاں چڑھیاں  
 کے ڈنڈے عُسْفُ تیرا سب گھر میں دل بھلاوے  
 کے ڈنڈے عُسْفُ تھتھیں دگدگی رح کناری  
 کے ڈنڈے عُسْفُ تھیوں تیں بن مہر نہ آوے  
 کے ڈنڈے وقت اساقھیں کویں گھاریا جلاوے  
 کے ڈنڈے تیریاں کیوں تھیں کرآن وصل پیارے  
 کے ڈنڈے تے کج عُسْفُ کریں کرم میں جیوں  
 کے ڈنڈے تیں تیں آجیں اُسے نہویں پیوں  
 کے ڈنڈے میں آج عُسْفُ وصل کرہاں یا مرسل  
 کے ڈنڈے توں مرزاں جان حق پر دھرسل  
 کے ڈنڈے تاکر اڑیاں جان میری لب آئی  
 کے ڈنڈے کویں سماں میرے دس کیاہی  
 کے ڈنڈے لے مجھیا میںوں گھمت کلاوے  
 کے ڈنڈے لے بیٹے آج میرا دکھ جلاوے  
 کے ڈنڈے تیں لے عُسْفُ میراں دَرُو آہیاں  
 کے ڈنڈے حدوں گیتاں میروں بے پروایاں  
 کے ڈنڈے تھیں مشکل عشق تیرے دیاں اٹل  
 کے ڈنڈے تے میںوں عشق تیرے دا سیلا  
 کے ڈنڈے میں سر بھارا دَرُو فراق کو سلا  
 کے ڈنڈے ایہ دم لوکا والدے ذم کھلن دا  
 تھو بہل برہمندی جاہی ترے کرے ڈنڈے  
 آہ تخت لایاں ایوں حضرت عُسْفُ تاہیں  
 دیکھ بہار ہلال فروداں عشق تیرا تہیا

عُسْفُ کے گدھو سنے بندے توں تھیں بے جنگ مارا  
 عُسْفُ کے کولوں دل جان جاں قبر سے وچ ہر تیاں  
 عُسْفُ کے انامری الی رہے پلک یا گزریاں  
 عُسْفُ کے دستے تیں ظاہر پلن نظر نہ آوے  
 عُسْفُ کے نہ تیں دل کھلی دگدگی رح کناری  
 عُسْفُ کے گزارو ساعت جیوں کیں وقت دہاوے  
 عُسْفُ کے کرم دا وائی ہے تیں کرم کلاوے  
 عُسْفُ کے خدا ہے حاضر خوف آسدا مارے  
 عُسْفُ کے بھوں پُند جیوں میں مت حاصل جیوں  
 عُسْفُ کے کویں کہ تھیں زہر پیلا پچوں  
 عُسْفُ کے پتا خدا وی میں ایہ کھر کمرسلاں  
 عُسْفُ کے پتا خدا وی میں بد عملیوں ڈرسل  
 عُسْفُ کے سماں ڈنڈے دیا ہے دم کھلی  
 عُسْفُ کے خدا تھیں مدد تھیں لے رہتی  
 عُسْفُ کے رہے وچ دوزخ ناوی عمل کلاوے  
 عُسْفُ کے تے دکھ آخر جو ایہ دکھ گووے  
 عُسْفُ کے تے او صاحب سہیاں مرض ڈھلیاں  
 عُسْفُ کے حدوں تک جلاوے تے کرسلے ڈھلیاں  
 عُسْفُ کے جو اس تھیں مشکل تھیں جتھ اٹل  
 عُسْفُ کے جو اس تھیں ڈنڈا جان کنڈا دا پٹا  
 عُسْفُ کے جو اس تھیں بھارا ہول قیامت والا  
 عُسْفُ کے جو اس تھیں لوکا والدے ذم کھلن دا  
 تھو توں دور ہناوے عُسْفُ رو رو مرے ڈنڈے  
 جیئی آپ بھلیا تھوں تھ وچ تھ پداہیں  
 اٹل پھوڑ گیا چڑھ پا صبر قرار چلایا



امت ہوئی چیلہ من وی گھنڈی ایک ہون بھارا  
 اک نظرہوں میں بیوں دا کر جا پار اوگارا  
 کر لے ذوق نہ چلہ پریرے ہنڈک سرگھوئی  
 وصل تیرا اک وارو میرا بھلدا آج سوئی  
 ایہ ویلا نرہتہ نہ آوسے مگر کھیں بے ساری  
 ایہ ہوئی پھیر نہ طہنی بھور کھیں بے سروا  
 یا قصود لیا میں یا تے سر میرا دتھ رینا  
 اسے آجسٹ میں اوہ ڈلیگا جو تیں باز کراوہں  
 ایہ کہید نہ توڑ گواہیں تے تلہ ازاہیں  
 ایک نرم حیرا دل آجسٹ گویں نکلے دکھ میرے  
 تے ایہ شعلہ میرے دل دا کوہن نہ تیں دل گئے  
 دو تصویراں وچ وصل دے تیاں فرش نکلیں  
 چار چو پھیر رینا پھر ایہیں نقل ڈنٹے ایہ سارے  
 اوہا حل وصل وچ دوویں ہانڈ گھاں وچ پالی  
 تہ وچ ذوق ڈلیگا تاہیں ہشتوں چڑھی ٹھاری  
 بن ڈھالتے جاتس وصلوں فرق نرینا نکلی  
 میں غوی توں تا کر نعتی میں ڈرواں وچ باری  
 آجسٹ سنے فریلا آستوں کر کر غمداں آہیں  
 امدہ خوف میرے دل بھارستہ دے من جاتوں  
 تہ غلاب نہ میں وچ طاقت بگر دکاہ نہ نیلے  
 ناڈر اس تھیں امدہ چارہ میں سر فرض ہویاتی  
 امدی خبر نپاوسے کوئی مار ویاں وچ کردے  
 بندوں خطا قصور گناہیں فضلوں گلشن پارا  
 تیرے اک گناہے بدلے کراں حقد سارے  
 امدہ عزو نہ جا پریرے من سوال کداہیں

کر کے برا بھلا ڈرووں کے کرم کر پارو  
 بھری ہوائی دایا سروا میں دل گھت لھارا  
 قسم تیریں بن تا کر آتیاں آجسٹ اوڑک ہوئی  
 ساری مگر تیرے وچ ڈرواں میں آجسٹ بہ روئی  
 دیکھ میرا آج دیا آجسٹ کھوں اکھیں آوارہ  
 چک اکھیں کر نظر میری دل دیکھ تہل تھرا  
 درد پرانا میرے دل دا گھڑ آج ایسا  
 یا مرساں یا مقصد پاوہں آج تموں پھت چلوں  
 میراں دھو مرادوں آجسٹ دل دیاں تل رضائیں  
 کی ہویا اوہ مرادوں دلی پونپ نہیں دل تیرے  
 تے ایہ خوش ہوئی تیرا کوہن نہ آچھل دگتے  
 کرے ڈلیگا ایہیں زاری آجسٹ نظر بٹھلاں  
 پھیری نظر گزارا لکھنے حال ایسا دیوارے  
 کرے نگاہ او تہاں آجسٹ پھت نظر وچ آئی  
 پھتہ نکل دے دل نظر پنے اک واری  
 ساری مگر کداہیں آگے نظر نصیب سوئی  
 کر زاری جتھ گھرا پاس کر آجسٹ کجھ کاری  
 تیں خوف کدھا کہ آجسٹ عرض سنے کیوں ناہیں  
 اک عزیز دلوں شہاداں تے امدے آستوں  
 وہا خوف خدا دا مینوں بو دیکھے ہر ویلے  
 کے ڈلیگا آجسٹ پیارے خوف عزیز نکلی  
 آستوں وچ طعام شہل زہر دیاں وچ پردے  
 تے توں اکھیں ہند میرا دم کرم اس بھارا  
 گھر میرے وچ بہت خزانے باہر حباب شہارے  
 راضی او رب تیرا آجسٹ بخشے تیرے ناہیں

خُوسف کے عزیز ہماچیں بہت احسان کیا  
 ایسا احسان میرے سر آمد کیا کہ اُنسوں سرواواں  
 ہے آج ماہیں پردے اندر دُشتر کھلے جانے  
 تے میرا رب خالق مُتعلق ہے پرواہ قدری  
 بندے نوں وچ فضل اعلیٰاں کر عطا رہا  
 بندہ تے اعمال بندے دے ایہ سب خلق الہی  
 عرض کراں میں پاک بنایوں نور ہدایت متعلق  
 توں آنھیں میں بدل گناہے دیواں مال خزانے  
 تے اوہ رشوت لوئے ٹولے عبادت اوس نکلی  
 قلب سلیم گیا لے جہاں وچ اُسدے دربارے  
 نمودن شرمندے خُشرواڑے ہوسن دیاں والے  
 ذالی وچ جنم ہوسن کر دے گریہ زاری  
 اس ویلے کس طاعت بی بی ڈار اُسدے دم مارے  
 پیغمبر داہاں میں بیٹا ہنسایا بی کوڈائی  
 چھوڑ بیٹوں میں باہر جلاواں اپنا آپ بچاواں  
 دونوں دوسرا سٹہ نہ بیٹوں ہے توں بہت پیاری  
 ناکر دُور خدا تھیں بیٹوں مانا جد صاحبس تاہیں  
 چھوڑ میرا جتھ ناکر دُور اہتے تہ طلب دوجیری  
 کے ڈیٹا مبر بیٹوں دُور چھٹکی لاہارے  
 میں بچان کرم کرے خُوسف آپ حیات وصالوں  
 باندا وقت باندا خُوسف ناکر دُور بہانے  
 ناکر دُور وصل وچ خُوسف بیٹوں مبر نہ آوے  
 خُوسف کھندا اثناء اللہ سب مڑاواں پواریں  
 تھوڑی دیر مبر کر بی بی مطلب لے تھیں  
 کے ڈیٹا میں تہ پئی جان لہاں پر آئی

کر ٹاڑیں پروردہ بیٹوں چنگی قصہ بلیا  
 ہے میں ایڈ کران خُدا کی کیدک بڑا سداواں  
 راز دلاں دے ہونہ ہونہا دوزخ جہنم مقاسے  
 چنگی کہیں اوہ رحمت والا اُسدی ذات رحیمی  
 دے تیز بدوں تے تیکوں بخشش عزت بھاری  
 فضل غضب سب اُسدی طرفوں نیکی تے گواہی  
 اس دنیاوی الٹ غضب تے مت مل مزین پنکھ  
 دولت مال تھے کچھ اُسدا ہر شے وچ نہانے  
 حال دلاں دا معلم اُنسوں بڑائی بھلائی  
 آئے فضل کرم دیاں نظراں ملن مراتب بھارے  
 روز قیامت ہوسن بی بی زانیوں دے ٹونہ کالے  
 میرے نام کھلانی جاسی انسانی سوادری  
 مشکل وقت اوہاں سر تے جان حق ظلم تارے  
 تے میں ہواں سب تھیں بیواں کراں بندہ ڈالی  
 توں آتش میں جلدی لانے جان کوں کسہ پواں  
 میں دل خوف جو زانیوں تاہیں ہوسی سخت خوار  
 وچ جہان عصمت والے بیٹوں داغ خاکیں  
 کر کچھ مبر مڑاواں پواریں ناکر ایڈ دھیری  
 میرے دُوس نہیں بچن کھلی عشق کھتے دوس مارے  
 ویکھ ایہی میں کیہ مگر جلدی فودے حال ملاواں  
 میں زخمی توں ہے پرواہوں دھریا تہ کمانے  
 میں بچتا ہواں وچ فودے ہے وچا چل چلے  
 اس ویلے پرے توں چھوڑیں دل توں موڑ پٹاویں  
 بچن دی سماعت کت مبر تھیں ناکر بے آراہی  
 شرمت وصل میرے جتھ خُوسف بچن ک مبر کھائی



حضرت ختمی انکھت دماغ وچ کر آواز پکارے  
 کر کج شرم میرے فرزند شرم تہوت بھاری  
 اے عیسیٰ ہو عمل تو ایسے لگ ہووے بد حال  
 بعض کمن ایک عیسیٰ تائیں نظر بنور آیا  
 بعض کمن اس کیما ڈالے انت میرے نتھ آوے  
 بعض کمن جبریل مقرب ہو کوشے وچ کولیا  
 بعض کمن ایک نور سانی حضرت عیسیٰ تائیں  
 کون کوئی توں کیدی عورت تے تہیں کس تھوں  
 تے ایک نور روایت غالب آھ سداں ساری  
 طلب ڈیٹا حاصل شتی عیسیٰ طلب بہانے  
 عیسیٰ چھپے دس ڈیٹا پردوں پار کیلی  
 پردوں پار ایکی رب میرا میں چوہاں جس تائیں  
 آہ بھری من روای عیسیٰ سنگوں تک تائیں  
 ایہ گل آھ نسا پھر عیسیٰ دروازے ول آیا  
 ئی اللہ ڈیٹا عمرے جاں بختوں جنوے  
 آئے عیسیٰ چل در تھیں نیرے قصد سن ول پلایا  
 نکل گیا دروازہ آپے عیسیٰ باہر آیا  
 ہر دروازے کسے اشارت تہیں ملی خلاصی  
 آن ملی دروازے نستویں کڑیہ کلایا سو  
 پات پاتا جہاں تھوں اس دے وچ رہیا  
 ملیا پار آقا کوشے ویا دقا صیہیں  
 میں جھنجھ کدھ سنگوں لہرہ کر بھال سالی  
 میں کر فرج خزانے سارے دھریاں شوق تائیں  
 تے اوہ ایہ ولیر ہلار بل وچ داخلہ کیلی  
 رہیا یا وچھوڑ دیکھایا قسمت دے ہر دماغ

تہیں و رہن دو دواں آیا میں اے عیسیٰ پیارے  
 ایہ کیا وقت میرے سر آیا ملک پناہ لکھ واری  
 کہ اوہ عمل نہیں لائق شان بشل وی حال  
 اے عیسیٰ چست چلی تہوت اس نے آھ سالی  
 پر کر میرا سبے دن کئی داغ سکاں لگ جاوے  
 عیسیٰ دے جھ پشے لائیں شہوت خلف بھریا  
 عیسیٰ اس ول مائل ہویا چھپے حال تہا میں  
 نور کے میں آمدی باہری ہو کن پنے زناں  
 جاں عیسیٰ وی طرف ڈیٹا نظر ملی ایک واری  
 بت پھپھیا نظری آیا ایک کوشے وچ خانے  
 کسے ڈیٹا تھیں باتیں توں کیوں دیر لگلی  
 پردہ پلا مت اوہ دیکھے میرا عمل اھ تائیں  
 دھا چھا تھیں میں خائل شرم میرو وچ تائیں  
 دروازے پر کڈا محکم آھا قفل لگایا  
 قفل جڑے دراک کھلوی پھر میرے نتھ آوے  
 کسے اشارہ آکل سینی قفل کڈا لہ بھریا  
 عمرے گئی ڈیٹا ئی ہتھوں پار گویا  
 جیونی دل مگر ڈیٹا اندر حل اودھی  
 پکار پاوول اندر چھپے عیسیٰ دوڑ گیا سو  
 بھری تڑاک تہیں پر روندی میرا حال گویا  
 اسے طالع کی وہ لڑاویں حال نزار غریباں  
 دقت کوشے خالم مائی کس قصیتے توں جانی  
 ایہک عشق عمل ہوسلے ہو نہ نہ کسے کدائیں  
 آت لگتے بل بجنن تہاں جن انہاں طلب لگتی  
 بخ لئی کن کرڑی کسے نمودیں وچ کنداں

مدتِ حتمی ساز کر پھر ی توڑ گیا وچ دم دے  
 ایہ بچتا تو اوائوں کھلے تے آرام نہ آوے  
 میں تھراں کر کر حتمی کالی قیش نہ گیت  
 بے جاہں میں ہتھ نہ آوے کیوں کر وی ایہ بیلے  
 تے جس وائی کارے کیتے کال مال دیلے  
 پُھٹ ڈیٹھا جسیں ہل یوسف ڈرواڑے دل آیا  
 تہاں عزیز دہل نوں ہانپا زخمی سرگردانی  
 کیا سرا عزیزا اس وی تیں گھر جو بد چاہے  
 سمجھ عزیز غضب وچ آیا یوسف نوں فرمایا  
 تیں وئی عتداری تینوں دولت مل خزانے  
 پنکا حق پیلے توں پیا ثوب وقادہ دیکھایا  
 قدر بند تہا وچ گروے ہی ہی خدمت کر دے  
 تے توں ایہ کی عمل کنیا حق احسان بھلایا  
 یہ نمن جان دلوں ہتھ دھو کے توں ایہ قبر کھلیا  
 آپ ڈیٹھا میرے لاتے کر وی زور دھگالیاں  
 اگے پچھتے پھیجاں پوسے میرا من چیلوے  
 من کے نام محبت والا زار ڈیٹھا روئی  
 کے ڈیٹھا جاں اس میں تے غلموں تھہ چلایا  
 یوسف کے دھگالیاں کر کے چر ویا بیوان  
 کڈھو عجب گواہ پکارے کس نے علم کھلیا  
 اتھے کون گواہی دیوے کیتے نامعلوموں  
 یوسف بول عزیز پکارے تو ہیں ذمہ گواہیاں  
 اک عورت وتھ خویش ڈیٹھا کڑی قربت وئی  
 یوسف گرسے شادہ پائیں دل اس جسں کچھ گواہی  
 من ہورما عزیز تجب کی یوسف فرمایا

ہوا ایسا میں جاں تے تھی گھاہ فراق الم دے  
 تہا یہ دل نہ دل جسیں جلے خاک لوے سپاڑے  
 روز خزانے سازے غلے دو دنیاں ختمیاں تیاں  
 بن میرے کس کارے آون غلش عمل ریتیلے  
 ہوا بھی کیتیاں نون نون رووے نمونہ کلا ہتھ بیلے  
 در وچ پئی ڈیٹھا روئی حسرت بھر تپایا  
 وچ غضب دے جوش ڈیٹھا کر وی شور ڈھپلی  
 ہاتھوں قہ یا مار مذاہوں کچھ بھلا مٹاے  
 ایہ کی یوسف توں احساں بدل کر ڈکھلایا  
 کر سردار رکھلایا تینوں وچ حکومت غلے  
 تیں پر تیں احسان کھلیا تینوں خوف نہ آیا  
 دن سواں سب ہتھیں زار دے دے تجربے ہونڈے  
 جاں میں تیں اٹھا کیتا توں میرے سر آیا  
 دیکھ غضب دا جوش عزیزوں یوسف نے فرمایا  
 وچ محبت میری ہر دم کار کے من بھاناں  
 تے ایہ آپ گناہ کھلے سب میرے سراوے  
 دیکھ عزیزے یوسف ہوتے ڈوٹھ قہاری ہونڈی  
 میں بیوان پانڈا اس دا دیکھ نشان نکھلیا  
 تھلا قر عزیزے دل نوں لال ہوا پ آہن  
 کے ڈیٹھا غلام ہنس سیتے ہور نہ آیا  
 اس جاگا وچ تھنا کو بن غلام مظلوموں  
 یا وچ آہے سچ دھواہوں دفتر بھرے کتاباں  
 گواہی اک ہل ایساں مخر پدھی دن چلیا  
 ایسا لگا کج نکرے ہونوں ستم اتھی  
 ایہ جینک کی بھرے شہوت ہونوں دل نہ آیا

اے لڑکے کہ محلِ حقیقت ہو تمیں معلمِ ساری  
 شرکِ کفیل نہ نکتے جانوں میں صاحبِ قہیں دردا  
 ہے جی رہا کہ آؤں بھلیاں ہے جو سب "بھوٹھا  
 چچی ہوگ ڈٹٹا جس نے چکر نکالی لائی  
 جو سب "چپا تے یہ قدر ہمارا روگ ڈٹٹا  
 مگر پئی بجز بچوں جلد کیتا ہوں پارہ  
 دیکھ عزیز ڈٹٹا دے دل کر کے قہر کھلویا  
 کار یہاں دے اپہوں مشکل نے چھکارے  
 اس وی پس خوشگد وڑی تخت ایذا چپا ہے  
 جان دیو اس ہدی بچپا وہیب دھکساں سارے  
 اپنا آپ نکھ رکھ آگے تاہو سے بڑائی  
 سُرست وچ دے نمنا کی چشم و سائے پانی  
 میری عقل بڑی کتھ روہوں دوہاں دلاں میں ٹی  
 ہر دلیے روہوں تو کتھ شرموں چشم لوہا سے  
 پر اوہ عشقِ نبھو سے دل جس ہوسے نت سویا  
 قدم اکیر دھرے ہر دلیے جوشِ انھو سے ہر دم  
 پر اوہ وصلِ دورا ڈاوتے بھاری دم مارے  
 عشق اس دا مشور ہو پائی تک گیا چک ساہا  
 جہاں ایہ روہے ڈور ہوں جس کرے تسلی دانی  
 ہمارا ہمارا او کھیریاں دائل عشقِ چکلیں پنڈاں  
 جو گڑ سے جس درد تھیے بے مقصد ہلوہیں  
 مَن بھلا سواری اس جس تے پر زہر نوالا  
 عشق وے نوں ایہ جاپا کیکس دا تک کھیل

دیکھ توں انہوں تیری ایہ کرامت ہماری  
 اٹھاپیت پارا لڑکے نا میں چٹلی کرا  
 پرنال دساں دیکھ وچاردو ظلم کدھا دل توہا  
 کز تیں پینیا ہوگ ڈٹٹا جاں اس سخت چٹلی  
 ہے جی رہا کہ آؤں بھلیاں بھوٹھی ہوگ ڈٹٹا  
 جو سب "نس گیا ہے ہوی اس جس چکر کتھ  
 دھوڑ کیتی جی رہا کہ آؤں بھلیاں ہویا  
 ایہ ہے تھرا مگر ڈٹٹا مگر تھارے ہمارے  
 پر کتھ ایہ سزا نہ کیتی لاکن قدر کتھ ہے  
 جو سب "تاہیں کیما عزیز سے اے فرزند پارے  
 کے ڈٹٹا نوں کر توہ توں ایہ ہدی کیتی  
 شرم زوہ ہو رہی ڈٹٹا عازر محلِ نکالی  
 وا دردا میں یاہوں تھی رڈ سبتل کرنی  
 وچ انھوں ڈٹٹا تاہیں روہوں وقت وپو سے  
 جو سب "جس شرمادی ہر دم جس جس دھاکلیا  
 عشقِ لہائی کرا ایویں دشم بے یا مرہم  
 جو سب "وی وچ ضد حکاری یوں تے رات گزارے  
 دن فکریں تے راتیں روہاں نت اُسد اورا مارا  
 مگر رہی پر جتھ نہ آیا ملی مڑو نکالی  
 توں فرزند پیاری میری وہ کتھ دتھ وچڑاں  
 جسٹل مہیبت سر تے آئی لوڑک متعقد پوہیں  
 پر کر صبر تھوڑا میڈاں ناہیں عشق سوکھلا  
 رہی ڈٹٹا دتھ ایویں غمڈیاں وچ غمڈیاں

طعنہ کروں زمانِ مصر زلیخا را در عشقِ یوسف و بر آشفتن زلیخا خواند ان  
طاعنان را بہ ضیافت خانہ خود و جلوہ افروز ساختن ہمیل یوسفی را  
در چشم ایشان و یہ خود اقدان ایشان بجزو مشاہدہ و بریدن دستہای خود

جاوے جان مقابل اکھیں خبر پادے سولے  
خون آلود رہے تن کھاسک جاپے ملن نہ رانی  
تک اہو نزع نہا پے دل نوں شوق لقاؤں کئی  
بخش امید کھلے ہوہ جلوہ پادوں ذوق منقلا  
نویں رحمان آتے غم سے دیکھ رہے دل شیدا  
پڑے کئی لے سوائی زمین ڈالت دی کئی  
کرن زہاں گھر بیٹھیاں زخمی لاشنہ دیاں نوکل  
عشق غلام پیڑی کر کھاسک ہوش نری نکالنے  
نہ نکاراں توں گل لاوے کرکر بجز نیازی  
قدر ظلمت آنت کیلی پڑے ہوہ شرم گھر دی  
نال ظلمت ہانویں کر دی شرم گواہی ساری  
تے آندا من موہن کارن کمزیریاں گھڑی  
ہے اہو ساعت نظر نہ آوے کدی قرار نہ بجزوی  
کدی پچھتے ہو دا من پکارے جان لدا تن وارے  
پکھا پچھتے گری پچھتے شوق موی جاوے  
تن آندے ہر گھڑی بی ذہن اک اک لے اک پارے  
موی جاوے صبر نہ آوے گل تے دھری کٹاری  
تے دیاں بغیروں آندے ساعت نہیں گزارا

ساقی بحر و جام و سائوں بخش غلام سولے  
چھری دیکے تن پڑے ہووے مستی تڑھے سوائی  
جان کنکن وچ آخروم دے دیوے یاد کھلائی  
بہن نہیں ملن نہ محرم کئی دھروی صیب لوکائی  
ڈونگھ راز کھلن والے جسم ہون ہویا  
پردہ چاہے او گھاڑ پلک بھر چشم کر شیاں والی  
ہاں اہو حال زلیخا دانا راز کھا وچ لوکل  
گئی زلیخا عقل حیاؤں لاون عشق نہانے  
شرم گھر دی نال ظلمت عشق کریدی بازی  
وچ گمراہی ملی چلی ڈب نہیں کیوں موی  
تک ٹوسوں نس کھوٹی مہو سے دی پیاری  
بزدے نوں چاسر دھریا یاد ہیاں تھیں لڑوی  
ٹھیاں ایسی رہے نت گھرے اندر لے لے لڑوی  
کدی اگے آنت کر دی سو سو عرض گزارے  
بھیں پا پو شاہاں آنتوں اکھیں وچ بیٹھوے  
آپ کھلوے آپ جاوے اپنے پاس سلاوے  
تھے جتھ گزارے عرض و صل منگے اک واری  
تے آنتوں وچ تاڑوں رکھدی داگوں جان پیارا

دلِ دل کے دلِ طلوت کھڑی رورودا من بکھڑی  
 عرض کرے مایہ کر کر زاری اہ چپ رہے بچارہ  
 تھڑک جٹلوے نہا جٹلوے آسے تھہ نہ آسے  
 بھلوں بن بن کے ڈٹٹا آسے کے نہ لیکھے  
 بنن ایہ مل اٹیہے حاوں جھیر کیا بن جلوے  
 داہ ڈٹٹا مطرب زادی ہماڑ ہلوں کو لے  
 کدی کداہیں تل نگاہیں اسدے چلے نہ راہیں  
 تے اہہ سن سن آسداں آہیں جاندا دور آگاہیں  
 گھروا بڑوا داہ نہ بھروا اسے نہیں شہاندا  
 ڈلی تی ایہ ہنسا سہی جگر تھاندا کھاندا  
 تے اہہ ایہ غلام دلور دھان دسہ لٹازے  
 کر فرزند غلام وہانیا اہوا پار ہٹا  
 آسدا نام نو اہو چاری ایہ گمراہ گھیری  
 ناہو خاطر تلے لیاوے بڑی گتے ہٹ جلوے  
 قدر اسل وچ ہے کا دیکھے وکھ رہے سوہائی  
 وریاں لاوں نوں اہو روہتی لاہ نہانجاں یاری  
 صبر رہی کر اندر جردی لٹ کھچتی تن کھلیا  
 پر اہہ فرق رہی ہو نہجو وچ برہو مہیاں بھوکاں  
 برہوں جاتی میں تھائی وریاں کیوں دل تہ  
 ٹھنہ ہو روہے ایہ خدا ہان پاون کلان  
 جان رہی کتھ ہو کیوں اوسے رہندی دھن جانی  
 کھدرا زہونہی میں کلان اس جھٹوں مٹھوری  
 ویکھو کتھ جاندی نظروں گتے تھیں ڈوری  
 بندہ کوں لے جاندو ثابت اس میدانوں پوری  
 وکھ دہ ڈاکھ کید برہوندا تے فرقت بھوری

کو ٹھریاں وچ لے لے آسوں قفل زارہں پر جڑوی  
 تے ایہ بست تجب بھرا کرے غلام کنارہ  
 موند غلاوے جھات نہاوے خاطر ٹا لیاوے  
 جاں اہو چشم اولارے تاپیں کھیں نہوں نہوں دیکھے  
 خبر نہیں ہے اہو ہنگی آسوں کتھ کدی موند اہوے  
 ایہ بولے سورماں کھولے تے اہو روں نہ ڈولے  
 آسداں آہیں سنبہ صبا میں تے اہو آسداں آہیں  
 ایہ بھدی روا آٹھے ساہیں برہونہ وچ بھامیں  
 بن باندی روحل ساندی فرق نہیں کیوں جاندی  
 ویکھوئی ایہ ہنئی ہنساں نے جھانوی لان گوانوی  
 مرے پرے سورہے غلاماں پاوے نت پوارے  
 ویکھوئی اس سور لکلاں کھ مرے نظر نہ آیا  
 ذرا حیا نہ کرے ڈٹٹا وکھ مزاج اوجہری  
 بھلوں سوہتی حوروں پووں ناہوے نوں بھلوے  
 اسیں نہ حسن ہنساں بھلوں مثل ڈٹٹا کلاں  
 بے شریاں دا نام نہ ہنساں شرم ڈٹٹا ہاری  
 ایہ خبریں وچ کن ڈٹٹا جاں تپاں دل تہ  
 سئل کن نتوں نوں تازے رزکن نہیں توکل  
 جمل کھئی دل آٹھایا طالب جوش اولھایا  
 عشق تھیرا آتش بھاری جان جلاوں کلان  
 اک بوسہ دے عشق ستلی آسداں بے پروائی  
 ٹھنہ مارن دلیو غلام وکھ دہ ڈٹٹا ڈوری  
 تے ایہ جو وچ دلاں تازے وڈیالی مٹھوری  
 وکھ لیکھی میں کتھو کیو کر اندر صبر صوری  
 تے اہو سالی میں بندے دے کر چٹو دے ٹھوری



خود تاہم جو اس ماہوں طے کرنے کو ہے  
 ہر کی جان سارہ دکھادی بنیں ڈٹے دکھ جان  
 کی معلم بیدروں تائیں درد مندوں میں آجیں  
 گزرن مل لڑائی سو کھا ہے وارہ ہووے  
 دیکھ لوں اہو کون دکھور بکلیاں شہاں والی  
 شرم بھری بے شہاں ہاوں قدم چلی وہہ چلی  
 شرم پہلے تے بزم گلے تے چلے چاں زمان  
 کون تھی اہو ایہ ہلادہ واہیاں صبروں والی  
 کون کوئی بھر کرے نگارہ رکھے سرت صہلی  
 تال میرے دل بھر بھر آجیں رہیں کئے یہ کالی  
 جو اکوار متقابل دیکھے اہو قوس پائی  
 تیر پریوں تھیں جو دو دیکر بڑکل بھرے آئی  
 نظر پئے اکواری عیوسف ہر دم رہیں سوانی  
 یار میرا اہو دولت میری میرا نور فرزانہ  
 دکھاووں اکوار انسانوں دیکھ لوں انسانوں  
 ترف من میں دو انگوں بھوں گوروں جانہ پرے  
 نیند میں ہنزون سولی درد و نڈاوان میرے  
 کھنوں تلخ پر ہندی بیٹے چاون قدم اگیرے  
 بیڑیاں ڈوب منے سڈو تلخے پہ وچ کھن کھیرے  
 پھالی نوک نظر وہاں ترڈکل پان کھہ کھیرے  
 میں من حلقی غلام زاریاں کردیاں تھیرے  
 تے اہو کیڈ تاثر والے میں بنہاں دل کھیرے  
 اہو ہنل جلال جتن داہاں نظروں وچ آوے  
 آستی سوز پریوں دا کھلہ بیٹیوں چکل مارے  
 جیل سوئے وہاں شامل دیکھے دیکھ دیاں وارے

کدی نہ ڈٹے ٹرہوں اندر قہقہے بنہاں اوچے  
 تے وچ بیٹے زخم کھادے پریوں دے بگاڑیں  
 حزل عشق دوراوی جانن جلی ترڈن پہ راہیں  
 دیکھ لوں اہو مللی جالی جو سر جھل کھلوے  
 جو محبوب میرے نوں دیکھے رہے نہ شرموں غالی  
 شرم رہے یا درد جسے یا حل کے بے حالی  
 شرم سنے بن کرم کھنئی شوق تھے گل جالی  
 جو عیوسف دل دیکھ نہوے غم جھٹوں متوالی  
 اک دیدار پیارے واہ عین بھرے رت لالی  
 تے محبوب میرے جھٹوں ہر دم رہے نیالی  
 ٹر گزراے وچ تھیاں رو دو سرے زمان  
 تال اہو ہانے ٹوش اقبل میری بداعلی  
 پھیر نظر وچ اوبا دتے ہرچہ ہر ڈالی  
 جسدی طبع رُخوں جل جاوے غلق بویں پروان  
 جھٹوں رہیں ترڈیاں غلام پھیر نہ دیکراوں  
 میں جلدی اہو بلدیاں رہیں تن پڑے دل میرے  
 رہیں کھن وچ کون فراقل پہ بہ راون سوہرے  
 اُعدیاں پھرن قراروں غالی ہار ترڈو اندھیرے  
 رکت لے محبوب اسدا چندے عین لونیرے  
 ہوں ہیوں کن دوامی دردوں ہوں زخم دارے  
 خبر نیانن پیچہ کیڈی دس وا شور پو پھیرے  
 میں اکواری سٹل انسانے خود تھیں شور اچھے  
 ہلادہ کھہ نظر دا بکلیل خاک سہہ ہو چوہے  
 آپ کھلے گراہنا جالے وچ اس جلدی مارے  
 اپنا آپ تے کھلے پیارے جنن سیکھن ہارے

میں دل کاہنوں معنیوں والی تور دکھائی جتنی  
 دیکھ جتنی برق حسن دا میراں ہوں رقیبوں  
 نیویں کو سراں توں اکدم ضرب جھلواک کاری  
 ساریں بیویاں سد باہیاں نوبیاں دھکیں سن لہاں  
 راج ضیافت میں گھر آئیے میں بلماری چوں  
 ہلیاں تھن ڈٹکا آئیں آوندیاں گل ایواں  
 تے باطن وچ ہر ہر آئیں چاندیخ ڈال دھوسے  
 ایہ دشمن تھیں دین اولا ہے جھلی نہ کہن کہ آئیں  
 ایہ دشمن توں دوست بن بن جھک جھک میں لوکی  
 سبے سماعت گھر تیرے تھیں عیب تیرے بھلان  
 بس دھیا ایہ تھریاں دشمن بڑیاں تھوراں  
 جوان راز میرے وچ دلہے تھری کھج نہ آیا  
 دشمنیاں دے بدلے لینے ہور نہیں کم کھلی  
 میں دل بھدی لائت ہر ہونہی پا ہان چھکی  
 وار چلا لے اہل میں پر میں دل داری آئی  
 ان کتھ کارا ہودوں کتھ کری یاد نوکھلی  
 تے آج دیس رڈھلون تھی ولہر دی روشنائی  
 میں دانگوں آج ہر ہر خانے کتھی بھرن صفتی  
 ایہ آج وچ جلال شندے بھلیں رہن نہ کھلی  
 ہتھیاں خد کھگر ڈیکھ خدمت وچ بھوکھیاں  
 تے ایہ تھیں نہ قطاراں کتھے لین ہولارے  
 کر انگل دل کہن ڈیکھ ڈب موتی دم پارے  
 ہلیا حسن اہیما لاسوں پر ایہ قدروں خالی  
 بے قدری ہو خاک ڈٹکا واہ لہدی بدھلی  
 کس تھینے وچ چھس مرکزاری پھیر نہ شرت سہلی

تے ہنساں شان جمل جن وی ہائنے وچ ڈھکی  
 نو ہاریاں کھلیوں فی بھن رددو بندہ نصیب  
 جو کھلی سر میرے دہدی رات دے لکھواری  
 ایہ گل ہون کتھوں کھلے طرف گھریں امروں  
 سھنوں نوں پیغام کھلے میں مجڑوں عرض سٹاوں  
 زہں مسروں متن ضیافت کتھے حاضر آیاں  
 غیر چھکی عاقبت سب تھیں تے ظاہر خوش ہودے  
 بڈھکی والی کار ساری کے ڈٹکا آئیں  
 توں کیوں سد باہیاں اتھے خدمت کریں کوکی  
 جھڑک پرے ایہ چاند گھروں تیر دا سر کھوں  
 جان نڑکے گھر اپنے جان ہٹنے کرن ہزاراں  
 کے ڈٹکا ٹپ کر بڈھکی توں ایہ سمیت نیایا  
 ہے ایہ دشمن میں کہ دوست چ چھتیں ہے مانی  
 ساڑ اہل میں ہان کھتی معنیوں بل جھلی  
 سڑل کے میں دل اپنے وی چھل لائت بھلی  
 یار میرا آج نور اکھیں وا لکھوں دیکھائی  
 تے آج مسرے ماتم خانے ہوں لکے ون کھلی  
 تے آج معنیوں ولہیاں ظالم ہو چلیں سوہنی  
 ہے میں دیکھ جمل فروزاں جاں ڈٹکا وچ پائی  
 آپے زہں مسروں کتھے خدمت نال بھلیاں  
 شرت گھرے رستون تونے بھرن ناسو پکارے  
 سینے سوچ چھڈو وچ ڈٹکا وچ چھو گن شمارے  
 دیکھو فی ایہ حور پری تھیں دیکھن توں اوچلی  
 دیکھو فی ایہ حسن رنگیلا مرغ عکس وی چلی  
 دیکھو فی ایہ سوہنی صورت دانش تھیں متوالی

تبد سے ہمیں اس آنکھ لیاں دھو لو یہ سولی  
 پر ایہ لئی خوشیوں خلی طلع دی بدلی  
 تے سلان نہایت ولا ایہ حاضر سارا  
 خوشبو ناک نقشن سحریوں سخن چمن گلزاروں  
 اسے کندھ کھلیوں اول نشے چڑھے سحریوں  
 ملیں دھر تہہ دھوائے اول ضد سنگاروں  
 دھوونی تہہ زندگیاں ہمیں کر دی مرگ پکاروں  
 رنج نوح جینو تو میں بتیاں بے صبروں تداروں  
 بے کوہ شای پازو سارے ہندیاں صبرے واروں  
 دیکھوئی کتے جمات کھنٹی کو شہادت دی دل سارے  
 اسنوں لٹ کتے لگ بیٹھا اُسدا رجن بھارا  
 دیکھ لیتے اوہ گیا کہ سوہن اُسدا یار پیارا  
 ظاہر تے مطہون دوہاں ہمیں رکھدا بے پرواہی  
 تن نکلے بحر زبور زبیا تہہ نہ عرض سنائی  
 من سوال میرا اک یوسف وٹا ہے سر میرے  
 من سوال لوں میں تیرا مُرد گمراں کداہیں  
 ان اشرف زہاں گم میرے مسمانی پر آیاں  
 برقہ لہہ ننگے کر ظاہر شیوں نین شربلی  
 او سناری دے وہ طالع ہے کہ میں منظور  
 جداں جلاویں باہر آواں میرا مُرد نکلی  
 ایہ بھی شاد دلاں وچ تھے مرنے طعماں پاسے  
 ہر تہہ دھری ترجُ زُلفا تے اک تیز کناری  
 علم ہووے کھنٹی بندہ دیوے آن دیکھلی  
 نہ کھنٹی باہر شای پردیوں کندھ لپواں  
 بے چاہو اوہ جلوہ نوری دیکھ اوہ خود انکھیں

دیکھوئی ایہ مغرب زادی پاکیاں نیناوالی  
 دیکھوئی ایہ لاناں چھڑی لب گل رنج دی الی  
 ایویں اندر ستاں زہاں دے فلوہوں دے اشارا  
 بے طعام تیار ہزاراں باہر رسب کھاراں  
 خوشبو یوں پر مغز زانگے جوں وچ یاد ساراں  
 چلے طاس کبیراں اکدھر بھی کر طراواں  
 کڑی زُلفا وچ اپنے نس نس کرے دھاراں  
 دھو جینوی تہہ آراموں زُفصت کہ قراراں  
 گو تہاں اُنک نہ من سو کھیں ایذا تہاں اداں  
 چوری چوری اکدوئی نوں گومیاں رجزاں مارے  
 کتے ہے بے صبر کڑی دے دلدا موہن ہارا  
 کھلی اور چھڑو پھر لٹے چار چو پیر نکارا  
 آیا یوسف اندر بیٹھا کدا ذکر الہی  
 رجزاں سمجھ زُلفا لوویں یوسف دے دل آئی  
 یوسف عرض میری زجر سے مُرد نہ دھریں کیرے  
 یوسف کے مُردا دے کھوں بے اوہ پیرے نہیں  
 کے زُلفا شیاں ہوسن توں سلان لویاں  
 خدمت کارن ہڈاں باداں آویں نکل شبتلی  
 تے میں تیری لاکھن جینیں خدمت لوں سُردی  
 یوسف کھندا میں ہاں بندہ ایوج کی بڑائی  
 ہو دلاؤ زُلفا آئی زہاں طعام کھائے  
 زہاں طعاموں خارج ہویاں خوشی کرن کھواری  
 کھاو کٹ اجازت دئی بھی اک مرض سنائی  
 ظن میرے سر بندے مشقوں ہے آکھو کھلاواں  
 ہندیاں رجزاں میں دل دیکھل مل لیا میں لکھیں

تو نہیں سچ وہ بہت دعوت طلب اسل ای ساری  
 ہل لگ کر اک جھات نہ بھکان تیرا دلبر شاہی  
 پاہ لقا محبوب تیرے وا کت تر نہاں کھلے  
 اسے میرے محبوب پیارے کھول رخنوں پر کارے  
 لاہ بڑوگ بھلں و پدی پنوں روگ و لال دے  
 وچ اوڈیاں داسے کتن شوق بننا عوں تیرے  
 میرے حال برابر کر پ قول ترانوہ سارے  
 وچ وڈا کرو لہ پوری تنگ بدل دھر درواں  
 اسے محبوب کریں غیب پھیرا کھر کھر و گن اشارے  
 جہل باہر چا قدم نکلا رحمن منور ہوا  
 مجلس دے وچ چا پھرا ایہ کھنی بندا  
 و کچہ کین وچ منڈے غمے بے خود ہوش لہلاں  
 قسم اسل ایہ غلکی تہیں ملک کرم اٹلاکی  
 میری نہاں اٹھاہلے بے سف وصل دھر وچ طاق  
 ہوش اواہلی وصل گواہی تے انہل سرت نکالی  
 انگلیاں تے کلیاں اندر پھریں چاہ و دکایاں  
 اڈاہ ہتس اوڈیاں ہو پیاں تے اسے ہوش نہ آئی  
 بیٹھوں خون ایکی یا ہتھوں نہیں فرق چلایا  
 چدے سس اولا پچھ میں سریرا ہوا چکارا  
 ایہ کھنی مہد مصل چندی ویہ کناری  
 ماہی جلی کون اسمانی لہ وچ قوم تہاں  
 پار میرا ایہ حاضر و کیمو کوہیں نظر جہل بندے  
 کو کیناں بڑوہ میرا مصلوں چر نہ ڈولو  
 برف مویاں یا ہنموہ ہویاں یا طہیں وچ بھاپیں  
 رہیں اوتھوہے صبر و کیموہے رکھے سرت مہاں

اک ڈہان پکارن سکھے اسے نقون پیاری  
 ایہ ترنج ہتس نوچ سلاے اسے حرام لہائی  
 جہل اوڈ نظری چرے اسلوں کراں تہاں وگاٹے  
 گئی ڈٹھا کرے پکارا بے سف دے دربارے  
 پھیرا گھت قدم چا باہر تہل پیرا حلاں دے  
 چڑھ پنہا کر روشن خانہ ہون دور اندھیرے  
 جاہہ ہنڈا پر اپناں مرضی نوں گن ڈاکھ بھارے  
 جتہ وڈا سا تھیں منگن کچلا ترنجہاں کراں  
 سرور کچہ گھتیں دل تھسے کھول ہودت سارے  
 سن بے سف کر نہویاں اکھیں اونوں اُٹھ کھلوڈ  
 نہاں مصدیاں نظری آیا بٹھوہ بے سف سدا  
 بکلیاں جھاڑا کھیں وچ پلایاں ایہ دہشت وچ تہاں  
 بے خودیوں وچ کرن پکارے ہان ہنڈا کھ پاتی  
 پاک اللہ جس ایہ اوڈیا ہنوں ہتھوں پکی  
 بیٹھ پلے ویہ سریدن تھیں کرتوت رساں  
 وچ تیرائی تے بے ہوش یاد تر نہاں آویں  
 ہتھوں فرق ترنج تھاپے درد نہ معلم کئی  
 خونیں بیٹھ رکھے رت پردے ہتساں خون وسلا  
 کرے ڈٹھا کم کین دے سرے کھڑی پوکارا  
 و کچہ نو ویرانی چھڑو کہو لگاہ اک واری  
 دیو ہواپ کیو ہو کھنی و کچہ لیا تہیں  
 کون واریاں صبراں والی بولے سخن لادے  
 ایہ محبوب میری دیاں پھلں جمل لیاں کس یولو  
 صبر بڑے سس و کیموں کیو کھر بولہ کیوں تہیں  
 کون سس وچ بڑی دلاور صبر مصلان والی

اٹھ بیٹھتی تھیں کراہ پتہ پتہ کرو متارا  
 موزیہنی اٹھ نٹا پاندا صبر واں واسارا  
 عتقاں والیہ صاحب شرمو شرم کو کٹھ عتقاں  
 دیکھو عقل کچھو ہو کے صبر شرم لے پٹے  
 رمان دیکھو تھیں دلبر دے ڈر بیٹوں صوبی بھردی  
 دیکھوئی میں ڈرو لاری ڈرو ایسے سردھوری  
 تھاو میری پے ذبح سووہا طاعت نکل نہ جروی  
 دیکھو سوئے وا چکھرا تیج قفاو و قنڈر دی  
 سوئے وا کٹھ دیکھن والی ٹون ٹدی وچ کروی  
 اس شورے وچ مٹی ممکن توڑن بندھ سو روی  
 دیکھن پار فیوا ہو صوبی تک سووہا دلبر دی  
 بیٹوں طھن چلاوڻ والیہ وٹا ہے اٹھ دیکھو  
 ایہ اوہ میں جسدے ڈرووں واسن لیراں کیجے  
 گم گم گم اٹھ بیٹھو سلامت کیوں بیہ جیانی  
 کو لگا آپے ہے حاضر میرا دلبر شای  
 شرم گزاری رو رو ساری وچ فراق دہانی  
 سرچا کے سنا تھیں کوئی میں کیا ظلم کیا  
 ہے شانہ یا ایہ بندہ ہوا کج منور  
 ہے معذور تھیں اس امروں تک وچ دلاں وچا رو  
 مٹانے تھیں بدلے پاسے یا کتھ رہ گیا باقی  
 اٹھوئی کتھ ہوش صباو ہوا سخن لڑپاں  
 پاچھ حواس پیاں اوہ کتھ بھلو جان جھٹوں  
 دے چکھرا اندر کوزیا ٹوسفٹ پاک پیارا  
 چاریاں مرگیاں جھٹوں ٹاٹوں اٹھ تکیاں  
 دہانی زن ہوئی تن سو جاسے کیجے لیراں

صبر دکھاں کیوں تھیں دیکھا دیکھو اچھو چکھرا  
 شریاں جانہیاں لوں اٹھ گھیرو دیکھو کھول نکھارا  
 کو کتھ دیکھیاں وچ دلائے تھو پانہیاں شکاں  
 پکھوئی اٹھ جانیاں تھوں میں رو مروں اچھی  
 تھیں پریاں لوں آیاں تے میں بڑی گھروئی  
 تے اسے ذبح بندی نوں کروی دلبروی بید روی  
 کون کوئی آن کھول دیکھوے رونج تاب نظر دی  
 آپنی شرم بندھے، چنڈیل ڈاک ڈاک کے رو مروی  
 صبر قراروں کسی جانتی شرم جیلاں ڈر دی  
 ڈلفندی وچ کرا پھسدی چھلی ڈو گتھے سو روی  
 لب دی لالی وچ لگا ہوں گل لوسے شیخ زروی  
 ایہ دیدار جن دا دن وچ کتھا ہے اٹھ دیکھو  
 محبت دے بحر مہبتوں زہر پیالے پیجے  
 خبر لوو بھب ہے وچ جانیاں تھہ گئے قریلی  
 دیکھو لوو ہے کدے عشقوں سر میرے بدانی  
 میرے وقت دہاندے جانہے جسدی وچ غلامی  
 میرا پار چدھی میں بندی کیا کہ نظری آما  
 ہے میں بندے نوں سردھرا تھیں تے سروں آما رو  
 میں معذور تھیں کیوں اتھے ہمدرد ہمارو  
 کدھ گئی تھلے دل تھیں بے جاں پانکی  
 آگ بھٹکی دلوں ڈھینکا چھڑے ہے کھوں  
 تے اوہ کئی خبر زرخن دنیا دین لکھوں  
 بعضیاں ہوش ہے مزاوڑک دلخ رسواں ہمارا  
 جان گئی قریاں انسانی ایہ شیتے وچ پکھیں  
 گھروئی خبر نہ یاد پیارے پھوڑیاں حال قصیراں

کچھ ہنگل وچ وھسا کر کے ٹھیکیں کر پوری  
 تے کچھ ہوش اندر مڑ آیاں وانک ڈلٹا دیہاں  
 یوسف دوجو عشق مدائی دیہاں کردیاں زاری  
 والکھیاں اسلی جھ نہ باقی سن دانش ہوشیاری  
 کے ڈلٹا میں وچ ٹھہرے تھیں کہ نہ چائی  
 ورنج نہ لیرا ہے اوسیلے یوسف میرے نامیں  
 آبا حضرت یوسف نامیں بیکو نظر کریدا  
 نامیں یوسف بے اندر رکھدا چر مہارک  
 کے ڈلٹا پاس زماں دے میں کر حقی زاری  
 ول دل حقیقی میں ول آندا ہے ایہ جھ نہ آیا  
 خدمت تھیں ایہ آچا ہوا نہواں کر دکھلاواں  
 پنہاں ڈہاں تل زماں بے طعنے ہولہاں لایاں  
 کہن تھے میں خلقی جھلی مشکل مٹھ کر زاری  
 کرن گلاں ایہ ہاں ڈلٹا پر خود عشق لٹھیاں  
 کہن محبت ہاں ڈلٹا پر یوسف دل آواں  
 شہر مصر وچ دارماں پیاں گھر آہڑے سرداراں  
 اگے اک پر ہاں توڑی ہن دارماں دیاں دارماں  
 اگے اک بے وچ نمڈے ہن گئی اک جھلتیں  
 اگے اک گھر بے آراہی شہر رندا ہن سارا  
 پانہاں گھر دیراں سولوں پنہاں گیاں ہولانی  
 آکھیاں تک ٹھوس نہ باقی پنہاں زماں بازاریں  
 آکھیاں دسن گھڑی ہاں سلامت پر اعتبار لکھیاں  
 آہڑیا ہن مصر دوسلے دوسدی کوئی کوئی  
 چنگے بڈے لئے ڈلٹا دوسدیاں بہت گویاں  
 گھر آبا ڈلٹا والا جیتھے سب سلیاں

کچھ گلیں وچ بھونڈیاں پھریاں نئے صبر مٹوری  
 جہاں رہی تن ہاں لگ اہلاں مٹھوں ضرباں سیہاں  
 کہن ڈلٹا نون توں ساتھیں غلاب چن سوواری  
 تے توں جیت ہن تک چوہیں ایہک مٹھ کر زاری  
 ہکواری ایہ حالت گڑھی یوسف روک ہنٹلی  
 مار گئے مہر جانہی ایویں حسرت وچ انا نہیں  
 ہے ہتھیار ہومرا آتھ آندے ہنومرا مریدا  
 چلواں جی حُبت کوونوں رہے ہیش تارک  
 مٹھ رہی میں مقصد ننگدی ڈھیں مٹھ کر زاری  
 ہے ہن میرا کہیا نہ نئے چلواں قید کریدا  
 دیوے وصل رہے باقیدی کپ ڈھنٹھیں مریجاں  
 انہیں ڈہائی آسداں نہ یہ پاس کرن ڈھلیاں  
 ترس مٹھے کدا نہیں تیں پر ایہے رنجی بھاری  
 آواں جانوں بھیریاں پاواں پھریاں بچھو تیاں  
 راتیں روٹھ کرن دن ترسے روٹھیاں مٹھ مریجاں  
 اگے اک ڈلٹا عاشق ہن دو دن ہزاروں  
 اگے اک گھر گریہ زاری ہن وچ مصر پر کارواں  
 اگے اک دیرانی کوکھیاں ہن سو شور غلٹیں  
 یوسف کٹ لیاں گھر گیاں ہر جا پوسے پھرا  
 آکھندے ول حسرت دھاتی پنہاں زماں بیابانی  
 صبر تریاں عقل وگتیاں فرق گیاں وچ زاریاں  
 ہن گیاں یا گھڑی پلک توں جانی وکیہ لوکھیاں  
 مغرب زاری قبر گڑاے گھر گھر شہرت ہوئی  
 شہر اوجاڑ دیکھلایا ہاں وچ لہیاں دین دوہاں  
 با آبا ہونماندے غلٹے ہو تا سد ہولیاں

اُسوں ہندیوں گھریج و سدیوں بھیرت نظر آیاں  
 ظاہر اُسدی وچ غم خواری ولی وچ رمز نیازی  
 جیوں کیوں تھی آس پہ چاہیے کر کے نرم ملائیے  
 میں رہڑ وی وچ بحر ہندی پکار نکاڈہ جئے  
 تے اُسف بیزار اہل تھیں رنج اُسامندی کاروں  
 ہندیوں ہاں سب بندھکاراں اُشراف تھیں ہاں  
 وچ فراق ڈلنا تھی آئی نظر اسباب  
 شیطانی تھیں اسد سہو نہ ہنگامیاں آیاں  
 تار گدیوں مال نکلاں دور نہیں ایہ شاہاں  
 ایف تھوڑا تھہ ہتھن ناہیں نا چڑھ جا آہاں  
 من سوال تھی اوہ ہندی سلاہاں نیک ملامت  
 کدا نکہ نظر کرم کردی تھی تکی وچ رہاں  
 و کچھ کدی دکھ بھریاں آہاں جان نکلیں دیں سلاہاں  
 عشق تھیرے اوہ آئی اُسف چڑھیاں رہوں سہاں  
 مار کھٹی اوہ تھیاں ذروں پہوندے جنگاں  
 تے سین آپو صل ویاں خواہیں سب کھلب تہاں  
 ٹوٹی کرو نا ذرو پیارے مزایہ ٹھنہ کھتے  
 آپ ترو کھتے سناوں تارو ٹوڑے ڈلنا بھویں  
 مرے ڈلنا جیوسے بھاریں تاگر نمول نظارہ  
 آپ ہتھ کھتے اسوں ہسلاہ روہی رے ڈلنا  
 ہل توں مال اسوں دل بیٹیں کھوں نئے ڈلنا  
 کھتے اسیں اوہ کھل ٹھنہ رنج ہے مہب تھورے  
 تے ہتھ کھتے سلاہاں نظر ہاں کھتے ہاتھ تھورے  
 من اُسف چپ غم وچ روہا کی نہ نظر لاوے  
 اک تھیں ہور ہزاراں ہویاں زہر بھری وچ سلاہاں

تے ہم وچ ضیافت آیاں تھی سزایوں پیاں  
 پاس ڈلنا آوں جلون کرن خوشد بھاری  
 رمل کمن ڈلنا آئیں اُسف تون سمجھائیے  
 کرے اجازت اہل ڈلنا کو کوں سے تے  
 اُسف پاس گیاں کر عاودہ جمل گیاں دیواروں  
 ایہ آکھن یا حضرت اُسف آئیں سواں آیاں  
 اسیں سٹارٹ کرنے آہیں موڑ نہ دھکے پچھاپاں  
 سر کشیں لکھ حدوں گیاں تھویں کروں گا ہاں  
 توں اُسف کیوں دلوں وساری راہ گھنٹو کھراں  
 ہونداں ہنگ و کچھ کدا میں تے کرئیں اوہاں  
 گھنٹن گھیر پھسی فرج اُسدی رشتی ہاتھ ملامت  
 اوہ احسان بھلاے ناہیں گھت میں گل ہاں  
 سر کشیں وچ دھویا جاموں دم دم قدم اکھیاں  
 سردی و کچھ تپے دل سلاہے تے اسیں برا پچھاپاں  
 عشق تھیرے وچ بجلی ڈلنا شوق جیندیاں بھاپاں  
 اُسدی کرن سٹارٹ آیاں تھی طرف تداہاں  
 تداہ ڈلنا بھلاے ناہیں تے اسیں حاضر کھے  
 ہندیوں آئیں نہ جان پراہاں کر ٹوشیاں کھ پادیں  
 وچی اہل اجازت تھیں جیوں چاہیں کر لارا  
 سا تھیں کھ نموز کدا میں بھلوں کے ڈلنا  
 سناوں رکھ کھیروں کر کے تے دکھ تھے ڈلنا  
 اوہ پڑھی داخل گئی ہوانی تے ہن نظر نہ پورے  
 پہے و کچھ اسوں کو پھڑے مڑنے نوں بھورے  
 ایہ نت ایویں گدیوں رہیں تھن زبودہ سارے  
 نکل ہو یا دل اُسف سندا و کچھ اُسامدیاں گلاں

یوسفؑ نے آگروے ہوياں آمدن ایہ موراواں  
 تے یوسفؑ سرتدیں جیند کرے گمول نظارا  
 اک کے اس تاہیں ہرگز مزیاں خیر ناکاں  
 ایہ بے خبر کیا اس منظم نمونہ نصیبے ناہیں  
 اک کے میں منظم رکیتا ایہ فرجی ہمارا  
 چاہے وہوں بھلون اتھوں تک ایہ بولے ناہیں  
 اک کے آج وس ڈیٹا کئے اسلاما کیسا  
 گن یوسفؑ نے عرض گزاری اللہ دے دربارے  
 بے ناہیریں مکر اماندے مٹھی پاک الہا  
 اللہ صاحب عرض قبول دور فریب کراسے  
 تک اوہ زہاں ڈیٹا اگے توڑا امیدیاں آیا  
 ہوا نرم کھیں کھواری اثر نہ ظاہر آوے  
 بے اس طرح ہزاروں دینیاں آستوں نازکراویں  
 تھیاں تلاں کرڈا کیتس علت نہیں نکالے  
 جن خوشیادہ قدر بھانے پئی نصیبت ناہیں  
 جاں ہواں وچ تھیاں تھیاں وچ ہتھن بھہ کریاں  
 ایہ تدبیر ڈیٹا تاہیں دل گئی من ساری

جیہیں بلکیں آس تریاں ہٹنے کن ہزاراں  
 وارو وارو زہاں جسیں پوچھا رنگ برنگ پکارا  
 ایہ زہاں وی لذت اس نے کدی نسوی پائی  
 ہودے ذوق آسلا دل ویکھے مہر کمرے کدہیں  
 کنکن دھرے من گلاں پٹھے مزو ایسی اس سارا  
 آستوں ذوق ہرگز کم نہیں کرن گلاں کر آہیں  
 ماننے لے قید ہوائے چارو آسدا ایسا  
 قید چینی اس کاروں چنل کردیاں زہاں پکارے  
 دل میرا جھنک آؤں چاہی جمل کتھے گل بھابھا  
 کتھے بار داندہ محرم طلب نمونہ ہٹانے  
 کنن حلاق نہ آسدا کئی پانصوں قید ایذاں  
 گرم گرم تے نرم بے لہو سدا تے لہو سدا  
 سرکش ہودے نت دوجیرا کدی نہ مقصد پاویں  
 کئی کتھے نکتے نکتے سدا تاہیں قدر بچھانے  
 وچ نصیبت نکت چاہے ہودے نرم تداہیں  
 تک ایہ تیرا نالغ ہوسی توڑ گواہی آویاں  
 یوسفؑ وی جن کرنے لگی زہاں وی تیارا

دردندان فرستوان ڈیٹا یوسفؑ را با امید حصول وصل و بند مت پیش  
 آمدن آنحضرتؐ را داروغہ زندان و ذکر احسان یوسفؑ بر حال اهل زندان

نیل وچ قید والا کت ویکلی چھن مکر جہاں  
 کثرت چھوڑدہم دھرو کت اپن آپ نہ جاچے  
 تے آئید دیوچ ہر دم وصلوں بندو ایہ  
 تے اوہ وصل دیدا مقصد ہٹے رے نون آپے



ایہ کہ درت دل حسیں تیرے بزرگ چوے تاجیں  
 اتھ سواری حاضر آیا خلی کدی چھوے  
 دوری دور حضوری تیرے عرض کئے منظوری  
 یاد تیریں علی وچ امدے دکھہ ذرا روئے مجھ سے  
 مجھیں نوں بندھانے پار ہتھیں چھاپوان  
 زہن بھکائی پار بھلائی سربانی بھادی  
 ہاتھ ائی ایں نرم نسوی دل امدے وچ آیا  
 اس رہبرائی بندے دلوں میں سر سخت خواری  
 کھانے سے چیتوں دو عوی گھنڈیاں میرے تھیں  
 کروی بھادی طہنے کھندی تک کسوں لکھی  
 نے سٹ دے اوہ اگے پچھے ہر دم پھیریاں پوے  
 جاں اوہ آستوں جھاڑ بھوے ایہ ناہرا منوے  
 چلر دے حسیں نکلناوے شرم ہووے مرہوے  
 سب لوکھی طہنے کروی ایہ ہر دی دم بھروی  
 جیساں دل موند کرے کھوئی کوھر سے لینا صحتی  
 تے اے امدہ ہی اکھلی پر ذروں دم آہلی  
 ایہ طہنے میں مئے عزیزا دیکھا خون بگر دا  
 میں چھاری لعلیاں ہادی چھیل لنگھن خواری  
 تیرم گناہ جو ہتھیں ہویا چا امدے سرد مرہاں  
 ایہ گھر بندہ اسان نہ بھوے ساڈوں تک لگاوے  
 پر میں استوں قید کیتا تیری خاطر داری  
 مر لگا رکھ دھن کاٹھ نے سٹ دی عکدی  
 ایہ استوں تحریر دیکھائی تے رو عرض سنائی  
 میں تھیں توں تھیں دکھیا دواں جنوں دھوہاں  
 میری دانگ دکھائی وچ توں بھی کچا قرار کھوہاں

وچ ریاضت بندھنے قید نہ پویں بد ایں  
 ساعت دکھ ظہریاں خوشیں طلب کریں ہتھ آوے  
 طے مزوہ آہن دکھ سارے پے تھلی پوری  
 آزی دانگ اووار پارسے کھل مطلب گھنڈے  
 کز کھل پار دور ڈا دیکھیں ہیست نہ کجھے جلاں  
 بے امید ہوئی جاں وصلوں نے سٹ تھیں شہروی  
 نے سٹ آئیں قید کرن دا دل وچ نکتا کھاڈ  
 کے ڈیٹہ پاس عزیز سے اک دن کر کر زاری  
 بدھائی سر میرے آئی طہنے کرن نسائیں  
 خواری پائی شرم گواہی عشقوں باز نہ آئی  
 نام گواہے شرم نہ اووے کز مڑ چک ہووے  
 اوہ بناوے ایہ چھوے رو رو عرض نکاوے  
 جاں ہووے تھیں چھوڑا اوہ سا یہ رووے کچھ نکاوے  
 ہو بندے دی بدی موی خبر نہ کے گھروی  
 نظر ہوئی لہہ بیٹھی مئی عشق کئی یہ روئی  
 رتہ بھی ہٹ گیا پچھیاں دیکھ لیندیاں بھلاں  
 ایہ روئی ہتھ بٹھ کھولندی زرد نظر گھرا  
 ائی اولاہے کیوکر جھلاں خلا ہوئی آواری  
 پاہوں قید علاج نہ دتے کھوں قید کرساں  
 تیں ایہ قسمت سر حسیں ہوے لوکھن تک سدھلے  
 کے عزیز میرے دل اویں گھروی کئی داری  
 میں جن عزم وگناہ تیرے جنوں چھاپن گھریاری  
 گیا عزیز ڈیٹہ خوش ہوئے نے سٹ پاس سدھلی  
 لے نے سٹ توں قیدی ہوہاں میں تیرے دکھ روہاں  
 میراں دکھ لے نہن تیں ذرد دکھائوں دھوہاں

پھر ڈخلاف صلح کر لیں بھی رہا انوں میں وچ گھروے  
 تے اسن میری دل دیکھیں دل تھیں تلو ساریں  
 تہی تہیں میں قید کر سوں من لے چھٹکارا  
 اوتھے نام ٹوٹی دا تہیں زہر جویں آگ پختیں  
 یوسف کمندا ٹوٹیاں کولوں ہن میرا دل ڈردا  
 ایہ گویا دن کئی بی بی جمدی نگر آئی  
 اس دنیا دم کئی بدلے ہوں نہ وچ دہلے  
 تے جو کھوت دلیدا بی بی لندا داغ بھلے  
 کر میرا وچ زنداں ڈیرہ کمر گھر کس نہ پھیرا  
 ہن تیرے گھر ظاہر پیدا میرا نہیں دیرا  
 بوڈکھ توں وچ خواب نہ ڈٹے سوزندیاں وچ ہویں  
 قید رہن وی درد سُن وی تہیں طاقت تیری  
 پھیر پختوں کت کارے آوے حسرت تے پختکارا  
 جھکریاں وچ تہلیاں آخر میں ہن عاجز آوا  
 کدھ ڈکھوں کر قیدی میوں صاف بو اب سنیا  
 ہن یوسف وچ بندھنے کر دکھاواں ڈیرا  
 کر اسوار مسوویں گھیاں اندر کرن روانہ  
 صاحب حسین بے ادبی کیتی گھیلیاں سزا نہیں  
 برابوں ایہ پاک فرشتہ تا ایہ چور قسادی  
 ایہ کیسے کلام حکم کلیا کھکوں تہنت لالی  
 بس منادی بول نہ ظلم بھنویں کو نہ داروں  
 آپ گویا تا مڑ پینا چا سُدے سر لایا  
 تیں دل آویں وی میں سنیں کھنوتی بدہنی  
 دکھ سمل بندے نوں شہادتہ موں دمیں نہ اوئے  
 قیدیاں دے دل ٹوٹیاں ہویں صبر کھلے پر داے

میرے میں تیرے وچ ڈکھوں دیکھ سیاپے کروے  
 بے فرہان میرے وچ یوسف باقی مگر گزاریں  
 وصل منگن تے کدھ کر سیں ٹوٹش ورتیں در آوا  
 قید بڑی اودھ مگروں مندی یوسف بھل نکلیں  
 علم میرا وچ تلخ ہو کے رو توں ٹوٹیاں کردا  
 پانچ قید جویں ہی چاہے کس میں بُھائی  
 کدھ چلن دم دنیا والے نم ٹوٹیاں دے حالے  
 نم ٹوٹیاں سب کدھ مارتے آنت بھلن دکھ چائے  
 قید چنٹی کدھ وادی نہیں تے ایہ درد مندرا  
 بے زنداں وچ درد تھیرا تہی بھی بست پختیرا  
 کے ڈینا بھل نہ یوسف قید ہویں پختیرا  
 درد بھلن وی چھوڑ دلیری سُن تہنتا میری  
 وقت سمال بنے ہے ویلا رہے تنگ دل ہلدا  
 اس دردوں میں قید پختیری یوسف نے فریاد  
 تھیں کھے دل گردے ہویاں میں بھرا دکھ پلا  
 سُن تپ ہوئی دل ڈینا میں دکھ بھرا تھیرا  
 یوسف دے حق صلور ہو یا کھوں بندھانہ  
 نکل منادی کرے دستدورا دیکھو بندے تہیں  
 غفلت و کچھ رہی تھجھ بھوٹھ نہل منادی  
 ایہ مشورت ہر بیوں غلط اس وچ نا بھائی  
 سُن من شور بیا وچ گھیاں میری کرن پکاروں  
 دکھ کھے دل بھتوں پھناتے مڑ جھ نہ آیا  
 نیویں اکھیں چپ نہ پانا یوسف ویر شاہی  
 بے تیرے دردانے ڈیکوں بڑا بک بولے  
 صاحب زنداں سوپیا یوسف پلا بندھانے

سے آہ کُندوں اس گُوروں آزادی بڑی  
 بندوں میں تھیں چلا رہے بے قیور زمانہ  
 راکٹوں سے دل گئے بچھاڑی تل رہے زندہ  
 رنج غلامی اسل اوہی بندہ پندہ اسامیں  
 ایہ دیکھ نہ اکتھلی کولوں دور پندہ کدائیں  
 طالع توڑ قلب ہمیں آدہ سورج تل فریب  
 تے شہری آگن زارت کہیں زندوں دل آگے  
 مشکل حل کرے من خودوں توڑے تم تقریروں  
 جُن دے سل ڈنڈہ جس مُستہ میںوں آگہ ستار  
 مالک میرے میرے تائیں ایہ توہیں سکھائی  
 تھیروں سب ظاہر کر کے یوسف حال دہائے  
 خوابدی تھیروں چھٹن خلق زندوں وچ آئی  
 ٹھیکیا شر زندوں دل سارا علم ڈھکا ایہ ہمارا  
 جن محبت دہیں سہنی بھلے تہ جھٹائی  
 یوسف آگے سیں فونوں بھڑکن دے جون  
 جُن قیدی سرداروں وانگوں خوشیل کرن اتھائیں  
 شفقت کرے دلا سادے پہول کرے کھارا  
 ٹٹلیوں پوشاگل نختے کرشت دے من بھٹائی  
 سہٹل اوپر کرم کلوے کر کر شفقت ہماری  
 راتیں تے دن خوشیل اندر گزارن مل ایسوں  
 یا حضرت دل میرا ہرگز تیں بن کتے نہ لگے  
 دل میرے نوں مول نہ بھلے تیری پک بھائی  
 تیری اتس محبت کولوں خوف میرے دل آہ  
 دور اتس کیوں میرے کولوں میں وچ کیا خواری  
 تیر گزار شماری یاری رتی نہ آسائل کداییں

سے ایہ صورت قیدی لائق قید ایسا آزادی  
 قید بیان ہے بیٹے بیارا دلہ وا بندہ زمانہ  
 بندی خانے وڈیا یوسف شہر کوڑی دیرانی  
 بندوں میں صورت ڈھنٹی گیل دور بائیں  
 بند بھلی نالے غلامی یارب کرن ڈھائیں  
 تازیوں وچ اسلاموں جیوں ہو گیل پڑیوں  
 بندوں میں رہے ہو دوسے حضرت یوسف آگے  
 یوسف تائیں اللہ صاحب علم و آقا تھیروں  
 حضرت یوسف قیدیوں تائیں کمندا ستو بھراؤ  
 سکول کمل تعبیر تھیروں مشکل رہے نکالی  
 بندیاؤنوں خوابوں مٹھے کر کر عرض سنائے  
 تے ایہ خبر میرو وچ سارے مٹے تمام لوکلی  
 من تھیروں جلوسے شفقت سچ ہووے اظہار  
 یوسف دی وچ بندی خانے خدمت کرے لوکلی  
 طاس طعام لباس ہزاروں شہوں نوک ایوں  
 ایہ طعام پوشاگل یوسف دوسے قیدیوں تائیں  
 قیدیوں دے وچ بھرا رہندا یوسف پاک بیارا  
 تزیوں نوں دینی دوسے تے ٹھکٹیاں نوں کھٹائی  
 بیمار اندیاں کرے دو تائیں حل پچھے سواری  
 بیکو مُستہ آگہ ستارے سکول کے تھیروں  
 صاحب زندوں عرض کریندا وکدن یوسف آگے  
 دل میرو وچ بہت محبت تھئی آن سہلی  
 رب پندہ دوسے میں تائیں یوسف نے فرمایا  
 ہوا من عرض کرے یا حضرت تیں دل کیوں بھاری  
 یوسف کمندا عشق کیدا آریں سو کھلاہ داییں

بہر ہرے میں عشقوں پارہ تھلے دکھ تھیرے  
 گل رہی ایک باقی میں سرگنی دکھائی داری  
 ایسے بندھنے اندر تجھ سے وقت گزارے  
 آجہ سنا کچھ حال پہنچے دا عاشق حال منوں  
 اڑ سٹار شخاہر ہو یا جو ش چہرے دل آرواں  
 میں آرواں تہن عشق اوبائی تہن لگا دل تیرے  
 کی جہاں تہن تیرے عشقوں اوہ بھی آونہاری  
 شہری قیدی حاکم زندان کرن محبت سارے  
 پار سوال گزارن ایسا آن نظام رسولوں  
 قلم جنگی سر ردون گلی شوق و بکوں کردوں

### باز آمدیم بر سر قصہ زینفادرد ز کرد امت خوردن او بر کردہ خودو آمدن بوقت شب در زندان تاملت جس یوسف

وہ سلیقہ اک جام دکھدا گھٹ بھراں گم چوں  
 بندھانے پار زینفادرد ہتھیں تہر دکھیا  
 خالی مہین نہ اندر برکت غایب وچ اندھیرا  
 پار نہ دتے مہینہ آونے گھر بھرا سو اردوں  
 مدت پیش لے دی اردوں تہن نئی سر آئی  
 ہے اک وصل نہ مددینوں خوش رہندی پارویا  
 پار جھوں تہنڈ آپ ڈنڈی میں ناٹگری تھلی  
 کیا کردوں تہن دس نہ سہارے اردوں تھتہ آیا  
 قسمت اوبی عشق ڈوبائی بھلا کیتا کئی  
 گھر خلی لا لائی پھولک لداں اک مھلیں  
 بعد وصل فریق نہ منگھ کپڑک آنت بھاری  
 یوسف ڈاہو نہ بھانڈے مہنوں کردی نہنت اداری  
 میں بے عقل مران کس قصہ میں تقانو نہ تھلے کئی  
 جلی تے جتی میں وچ ڈیا منگھ نہ تھیں گھڑیاں  
 کردوں طلاق پوسے نیاری اک تھیں دو ہو بدلان  
 لے خود ہو رہا دم کللی آخر مقصد پواس  
 عشق کہ تجزی زمین تے جلی اوہ تہن گھر تھرتہ قیہ  
 گڑیاں تھتہ پنے سب غالی گھٹن درد تھیرا  
 رنج اردوں پر تون روہ شمال لائے دم سردوں  
 دشمن پاتہ جہانوں روہ دیں میں ہنساں مار بھلی  
 تہن دیہار نہ نظری آونے گڑیاں صبر قراروں  
 بے عقلی دی قمر اندھیری سر میرے پر تھلی  
 زخم ہوتے ایہ دوجا کردی طالع زخم لکھیا  
 رنڈیاں علم لکھیا میں پر ایہ ہنساں وصل سکھائی  
 کمنوں طعن ایسا میں آپے راہیں پئی کوہیں  
 ہتوں آگے تے دکھ تھلے ایہ نہ اوہ دشواری  
 ہوا نہنت سواج ہتھوں کھیل جوکے وچ باری  
 اس دنیا وچ میں بھاری قلم کھوں نوس آئی  
 درد دکھ پر چڑھدے آسے غلے و سلیاں بھڑوں  
 دو نہ تھیں چار چاہیں تھیں او سو بھیر نہ تھتی تھوں



اور دل پہنے ہیں پر گڑ سے اندر عشق بھائی  
 پاؤں تمہیرا ڈھلدا جاسی نظر پوکسی غلی  
 عشق نیچے آٹھ مبر پیارو دغل زکندہ کلی  
 آنت کدوں تک انہاں لڑائی قر تھیں والی  
 اور میں رہی ڈٹنا کر وی ذروں شور پوکرا  
 دفتر نم دے لکھ نصیباں آن دھرے سو آئے  
 ایہ لفظاں وچ نازک معنی مشکل کجے جنون  
 آپاں مآں غریبہ شدتآں وقت لمن وچ قبروں  
 ایہیں کھلہ دسے وچ میرے درد فرقت پائے  
 اسے محبوب ہوئی میں گھاٹل تیری بے پرواہیوں  
 شمع زخموں آج روشن ہوئے طالع بندوہاں  
 اور میں والی سندہ بلائی رو دو عرض سگلی  
 چوڑ جھنگ گھر زبیریا جہاں بندوہاں پیارا  
 اندر باہر لائبہ بندے دسدے جن ہا تاہیں  
 مل میرے کیوں دُصوہ کر گیاں میں بیول دہاں تیاں  
 تے فرار پڑائی تیری میں دے رہی دلہاں  
 آخر تھیاں دشمن ہوسن تھیاں دانگ نصیباں  
 دیکھ بر ہوندی لائ اچانک کتھ پچیاں کتھ سزیاں  
 گزریاں آپ رڈیلا تھیاں مل تھیرے بہ دہاں  
 تھیں بدلہ لیا کوہماں نے تھیں بھی پت گیاں  
 کے ڈٹنا درد و پھوڑے مینوں مار کھایا  
 گڑ سے مل چنار ولدے زخم اوگھاڑن گلی  
 میں اس تھیں آن دور زخندی وید کرن بیگانے  
 وا درد ایہ درد اجہنا جیا سہاہانے  
 والی نے جہلی گڑی وہائی تھیاں محس بگلی

جو سر آپ نہیں بھیل گڑی آنسوں خبر نکلی  
 عاشق دے دل مبر اوہیا میں پائی وچ جالی  
 عشق مبر وچ ویر پڑاں مڈھوں بغض لڑائی  
 عشق سترک تیغ فوادہی مبر سن وی ڈالی  
 والی کئی نصیحت کر کے اڑ گیا آٹھ سارا  
 رات پئی تم ڈوہاں ہویا زخم بگر رس دسے  
 پڑھ لئی وچ درس پر ہونڈے لہما سترک پڑھاون  
 زخم بگر دے نکلے اہدے آنسو زریاں ڈیراں  
 راجھ دیکھ چنگدے آدے دل دے حال دسے  
 اوہ ویر دیاں ڈٹن داگوں کل رات تھیاں  
 گھر میں آج تھیرے پاہوں وسدا ماتم خانہ  
 رات تھیاں اک پھر وہائی طاقت رہی نکلی  
 اسے ہائی میں حائل دتھی تی کر تھیں کرا  
 دیکھ حلقاں گھسیاں اندر وگدیاں مہراں آہیں  
 میں بے قید نظید ویر ایہ کی اٹھیاں تیاں  
 والی کمنڈی جس دن گھروچ تو اوہ سندہ ہالیاں  
 کندہ امانوں گھر تھیں باہر مت بن سکن رقیباں  
 پرتوں میرے کے نہ گئی اوہ تھیرے گھر ورتوں  
 سز دیاں گڑ جہاںوں گیاں رہتوں ویری ہویاں  
 بے تون بدلے لئے انہیں تھیں اوہ بھی ظاہر نہ پیاں  
 ویر تندی تون سن نصیحت پیر کوہاڑا لایا  
 تون بھی طعنے کر کر مائی کاتوں سازن گلی  
 بھب ڈھکا پیارا یوسف چیل ڈال بندھانے  
 اسے اٹھوس رہاں میں وچ پھری دیکھن لوک پڑانے  
 ایہ گل ہال عشق وچ تکی پاس تکی بہ والی

ٹیسی آٹھ قدموں خالی کھینے محسب تیاری  
 پر کرتال زردوں لے دانی آسے تل سدھائی  
 زر و گنا تے کر آکھیں کیسا راز پشپاچ  
 جدوں رقیباں جانیاں ظاہر ایہ شدہ پاو آئی  
 تے نجسف دا تھاو ویکھو دوویں اندر آیاں  
 پہلے شمع اہو وچ نمازے کروا شکر گزاری  
 کیدی کھڑا کدی لقاہا جندو خاک کدی سرزھوا  
 نوہوں جھہ ڈیکھا دیکھے نیرے ٹول نہ آوسے  
 بڑا کیتا میں گھرو دی برکت وئی بند پواں  
 کر کر زاری رات گزاری ویکھیاں پہ آوٹے  
 آٹھ نمبرے گھرنوں آئی دل وچ سوز چھائی  
 آن وڑی گھروندی روندی گھروچ درود میرا  
 دن نوں درود سوائے کوئے میرا آسے وچ گرداں  
 کھیلن ہارنوقت بیہل چھلپا مل کھارو  
 گھر دے وچ ڈیکھا تاہیں مہر قرار نہ آوسے  
 اک نعل اوچھرا آسدا مازیوں وچ چنڈیاں  
 دیکھے بیٹھ ڈیکھاں اتھوں تے کوہ زین آاوسے  
 ایہ اوہ کدھل نجسف سندے پان جیتے پیکارے  
 نجسف اوٹھے پھردا ہوسی خبر کیا کت حالے  
 کیتا کون بھلیندا ہوسی تے کس فرش وچھلپا  
 کس نے وال سوارے ہوسن کس جیرا کن پائے  
 کون ٹیہیل واپیاں آکھیں نج گھتی وچ آیاں  
 سامت ہند مٹوں لندی بھردی طاس طاسوں  
 دے طاسم جو نجسف تاہیں مگر ہندی گھر آوسے  
 قدم مبارک ایہ دل نجسف گئے زیارت پائی

پدھی گھر تیاری کر دی دانی بھی جز ماری  
 زنداں دے ڈروالے اوستے پاس رقیباں آئی  
 اہو محسب تھی دے ولدا بندو ان دکھائی  
 جھہ بھر کر آواپ جتھیں نے گردن آن نواہی  
 نجسف تاہیں دیکھ ڈیکھا بندیاں چا بھڑکیاں  
 وچ رکوع کھو قیاسے کرے عیبت ساری  
 پتل تے جھہ رکھ کدھیں بیٹھ شلوات بھرا  
 شرموں کھیدی کیتوں چھدی درود نہوہاوسے  
 قسمت گئی کھٹ لکھتاں بدلیا ہور زندہ  
 صبح چھٹی پر چنڈے شرمیاں ہائیں لیکھل پوسے  
 گھرے دانی ڈکدی ڈھیندی ہوجب سدھائی  
 بے آرام دلوں بے طاقت غم دا گھمن گھیرا  
 ایہ طہریج پر ہوندا آتا پتھیاں آسداں تھراں  
 ہار تھی ٹہن ہاری جاندی بہت بلیا ہارو  
 نکویں گھڑی بھرے دل پر پے سو تھیراٹوسے  
 نظر کریندیاں تھیں اس قصیں قید خانے ویاں کدھل  
 نجسف دا گھر دیکھاں ڈوروں بے اوہ نظر نہ آوسے  
 در دیوار اوبا چتھہ کیتا ڈیرا پار پیارے  
 کرتال ہونو کھلے آہیے ٹیہیں دو تھراں ولے  
 خبر نہیں نج آسدے آکھیں کینے شرمہ پلا  
 کدھے میں نظر کرکے شل ہونو خوشی وچ آئے  
 وچ مستندی لہریشائے رنج نہ تاریاں لایاں  
 دسے ہندی دل زنداں گھندی تے پیغام سلاموں  
 آسدے پھر کھٹے سو واری رو رو کے فرہادے  
 آکھیں کھٹے ہوا نہیں آس دل ہوسی نظر دکائی

بچھر چھتے کہ کیو کمر ڈانٹو حال کویریں دینیا  
 اکتھیں حال ڈانٹیا ہاں اُسے میرے آئیں  
 تے پچھیا ہاں تینوں کس کھیاں اے ہادی  
 ایہ طعام ہو کھیکے گیوں ٹوہ کھوس یا ہاں  
 کتھ پچھیا ہاں تھیں میرے حال احوالوں  
 راضی ہے یا نہیں ڈانٹا فرلایا یا ہاں  
 تے اوہ تھانوں موافق آیا یا ہاں اُس آئیں  
 تے اوہ چوہ آؤر اُسدا ہے یا نا اُس تے  
 ڈانٹا دی شب ہے یا ہاں اوویں کل کل  
 مٹھکیں بعد صبحر کاکل کو بنگہ حال پریشاں  
 اوہ دو اکتھیں روشن تھیں کو بنگہ نظری آئی  
 تے اوہ کتھی رجز و گیدی کتول نظری آئی  
 پڑھیں تھہر کھلیں اہد کس تھیں کرن لڑائی  
 اوہ سو ہے ڈنڈا سو ہاں سٹے سٹے یا پیلے  
 کار ہادی تیج اوہ ہادی رسدی چشم خداری  
 اٹھ ریز دنداں دیں لڑیاں وچ پڑے ڈورانی  
 اوہ محبوب میرا ڈنڈانی تے میری ڈنڈانی  
 اوویں رہے تھیں کر وی ترف فراقوں مروی  
 دن سارا نت اوویں کڑے ڈرہاں وچ دپوسے  
 جاں لگ ٹوسف قیدی رہا اُسدا حال ارساں  
 بھلی تھیں لاسب ہوائی اندر غلن دپائی  
 تے اوہ لالت رہو ہندی سوزاں ہوندی کئی سوئی  
 دل مٹھلیق اجما ہویا ڈوریاں مٹھن پکھل  
 جاں اوہ کسے تلاش لیلوں دیکھوئے تھہ آوسے  
 دن دن پیر شمعنی اندر قدم بشتدا اکتے

توں کی تھہ ہنہ عرض گزاری اُس نے کی فرلایا  
 تے کس حال ڈنڈا توں اُسوں بیجا کھراکتھیں  
 وا ڈورہ ایہ کھنن وائی جدوں تھی مرانندی  
 تے کتھ مرنی یا ہاں کس سن حال اساجیں  
 تھیں بھرے یا ہاں اُس نے میرے بخت ڈوروں  
 کز کھیا یا نہیں اسل بن کیو کمر اُسداں آہیں  
 تے اُسدا دل راضی اوتھے یا ہے وچ ایذا نہیں  
 تے اوہ بن وچ خوشیاں رندا یا ہے وچ عدا ہے  
 تازہ ہے یا ہاں اوویں اوہ سب لالی والی  
 کارن زخم لیلیا ہاں لیں کتھک و لریشاں  
 رو دیاں کج یا ہدیاں رسدیاں کتول توہ کھلیاں  
 پیتھلی دیاں ٹوری لڑیاں کیدک تھانہ چڑھائی  
 کس تھیں لیں جسم بھریاں زکھدیاں صل مسائل  
 کر عراب رکھے کس زاہد اہڑو حلق رکھینے  
 کتول و گدی کس دل گتھی بھندی کون کواری  
 کھس دو مشغ لیل تھیں کردیاں کس گھبرق کھٹانی  
 دس پیاری میں لیلاری اُسدی کتھ کھٹانی  
 خبر نہ گھروی آگ چھروی رہے بھروچ جردی  
 اوویں ماتیں ہدیانے کھد کسے نت جانے  
 گئی ہوائی پیری آئی شوق نہ کھٹیا رہی  
 تے اسے عشق چھوڑیڈا اناہدم دم مرض ودھائی  
 عہد پڑاں زخم بہو ہندا پکڑ گیا پکھائی  
 ہو خود درد سلایا ڈوریں بچھرنہ رہی ہدیائی  
 اوہا درد گہرا دل نہیں تے ایہ فرق پادے  
 ہوں کھوں توت تن تھیں ہندی آگ دھیری گتے



عشق ہیسا طالب ہوا توڑ دئی پیغمبریں  
 اپنا حال ڈھلانا ہمیں نہیں کیا سو سارا  
 ہمیں عز ڈھلانا کرنے دیکھے زرد سلوکے  
 پرآوہ نال علاج کدائیں کافی طمع پھوٹے  
 جاں نڈر نصاب دھوکے قلعہ خون جو آوے  
 بتاتا لو جو باہر کوئے ایسا شان دیکھوئے  
 جو سب تمہیں پر ایک ہوئی اوہ اوہ ویساوے  
 بیگواہیں بولایا چاہے سو سو سدا لاکوے  
 پکار بلائے کچھ کوئی تک اس گل سداوے  
 اکھنیں دمنوچ جو سب ہاتھوں کچھ نہ نظری آوے  
 کل حواس اندر اوہ کوسا ہر جائزہ نکھوے  
 بلکہ نظر بھی کوہو جاہے خود دیکھے دکھلاوے  
 شور پندہ لکھ کے تڑے راتیں لین ہوارے  
 تے سب پاندیاں نہ دکھامیں جو سب نکھری آجیاں  
 جو سب مل ہوئی پر کوں کوں خود یوں گئی تھایاں  
 جان کواں تین خبر نکلی تین دل نظر نہائی  
 نیند اوستے ایسا جاگن حال ایسا کس سارا  
 آہ بھرے تے ہندیاں لالہا توبوں باہر آواں  
 ایساں پرے کیئی ایساں درد مندی دیاں دہلیاں  
 سر نظام میر عشق زانہ نے تے فلانی دی باری  
 جاں جاں ایستہ مقام نہ پہنچے طلبیں صبر نہ آوے  
 جلوہ پار کسے ہر ویلے واٹ ہودے جاں پوری  
 اکھنیں دیت رہے یا کھولے دستے یار دہایاں  
 پہلا سر تمام ہو جائی جس وچ سختیاں چلیاں

یہوں سخت طالب گھنیرا درد کرتے وچ بندھاں  
 زکھن تیاں وچ تن دے کر تیا جو سب یار تیارا  
 اس بیماری و لوج جاہے رت علاج کروے  
 ہور علاجوں توڑ آسٹیاں آخر قصد کھلاوے  
 پوسے نہیں تے جو سب جو سب ہر جا کھتیا جاوے  
 ہر شریان وریہ لکھوے جو سب کھلے آوے  
 تے فرقاب نیل ایستہ وچ دن تے رات دہاوے  
 تے ایہ فرق خیالیں رہندی کچھ نہ نہیں جاوے  
 باجہ ہلایاں تے نہ استوں ہے نکھوار بولاوے  
 اوہو اندر کوہو باہر ہر شے اوہو پلاوے  
 خود دل دیکھے اوہو دستے و کچھ نظر شیلوے  
 آپے صبر آرام تسلی آپے فم دکھ ہلوے  
 آتش ابراہیم ہلیم جو سب دین سارے  
 رکھتا یقین دے نول پرتوں کھلے کور منتیاں  
 ہن آرام نہ جاہے استوں اندر بے آراہی  
 کھلون بیوں آواں جانوں استوں خیر نکلی  
 یار دے ہر جاگیں دستے چوتل دگے نظارا  
 جاوں رووے تے سزوا پائی اکھیں سر دکھوں  
 نیف ایکن دل خیراں جانوں و گدیاں اپنے نگاہیں  
 جاں مشورت وچ ایک جلوے معین کینہ شمارا  
 تے اتھ جو کچھ حالاً گزراے ایہ ڈاکھتیا جاوے  
 تین وچ وصل دستے دکھ جاوے دور ہے ہو دوری  
 تے خود اس نکلنے وچوں نکل دے تے تھایاں  
 تے ایہ حوٹ مقدمہ دانی کیلی دگر تھدایاں

نہیں اور طلب رہے شاہنشاہ سر آوے چھوڑ کتہ زمان مکمل دیکھے جو دیوانے  
مڑوگ آئے کلم کتہ رہنا وہ وہ جانو لے دعویٰ ایسے پے دم کھوئے کہ صرف قبولے

رجوع بقصد زندان و گفتن یوسف تعبیر خواب مقرر ملک و ذکر توحید  
حق باہل زندان و خلاص یافتن زندانیان بتاثر دعای یوسف و رسیدن  
جبرائیل فرمودی در زندان و باز گفتن از احوال یعقوب در ہجروی

گھر زہاں تھیں ملی خلاصی فضل ہوا عقاری  
بنو امان تے ہر ویسے شفقت لطف کدے  
یوسف تے اوہ عاشق سارے دیکھ مراتب شاہاں  
ایک خباز آہا اک سلق پئے غضب دی پھلتی  
دیوزہر عزیزے مارو بخشاں عالی پایہ  
یا بھر نسل نا عزم کوئی واقف خاصہ گھرا  
یا خباز راوے کھانے کھلے شلہ مدھلے  
بت فرزند دولت حشمت دوا کا سرداری  
تے خباز ہوا اقراری کر سہاں گھرنہ نہ حرمیں  
بتے ایہ کار سرے تہہ ہتھوں ملک دواں ہا کیوں  
زہر دو ہون لگا دشمن خبر لوں بھبہ رازوں  
سخت سزا میں آہل دوا ہوں تانڈ حکم چانے  
انہاں دوہاں تھیں کمر میں چاہے وار چاواے  
سخت عذاب وچ تھیں کر دے گریہ زاری  
شفقت کرے تھی سہاں خواب کے تھیوں

یوسف بندہ تانے اندر شکر کرے سواری  
راتیں دنے عہدت اندر فارغ وقت دہلے  
قبیلاں تہیں لطف پیادوں رکھے وچ اسلاں  
یوسف تہاں ہون دو قیدی خاص مقرب شہاں  
دشمن شلہ مصر دے انہاں ہی پیغام پہ چلو  
تھیں کھلا دے تھیں پانڈے کار تہاں تھیں سردا  
یا سلق وچ گھت پانڈے دے پوے مرہلے  
اتنا کار کرے جو میرا پوے فرحت بھاری  
ساقی کر انکار کھویہ میں ایہ کار گھر میں  
میں انعام دواں کر دتیاں دشمن نے تحریف  
خبر کی کے پاس عزیزے سلق تے خبازون  
کچا لیا سلطان دوہاں نواں اندر قہہ سٹلے  
پاں را بھیت نہ نسبت بھانا شلہ تلاش کروے  
ایہ دوویں وچ بندہ تانے اندر رنج خواری  
اک دن یوسف وقت صبح دے دیکھے مل ایوں

مال لوہاں نرہی روہن بند بدن پر سارے  
 جہاں یوسفؑ تھیں شفقتِ ظہری اوسل عرض سنانی  
 آپ نچوڑ پلاوے شہبے شہر خوشی دا خوش  
 وچوں چک بندور کماندے پیاں کاو چاویاں  
 انہں دوہاوں کھنڈے اندر ایہ کجھ نظری آیا  
 توں مٹھن انسان کندہ سناوں نظری توں  
 کھکیوں خورش پیاں پانی چاہے نگلیں تاہیں  
 رب تھیں خائف حق نہان ایہ قیدی تیارے  
 مطلب کارن مٹھن نصیحت حق سخن تقریروں  
 کہیں بیان طعناں آگے جو تھیں مٹھن آیا  
 سر میرے احسان وڈیرا پاک بنپ ۱۱۱۱  
 آخر تھیں اور مٹھن ہوئے حق نہ بنپ بھنڈا  
 وسادین ظلیل اسماعیل اسرائیل پیارا  
 واحد خالق پاک شریکوں اُمدی جگ عدائی  
 احساوں دل خلق اسناوں دے پیغام پوچھیا  
 اللہ نوں کر واحد خالق حق چمان تاہیں  
 بہت چنگے زب یا تے اکتا چہدی جگ عدائی  
 تھیں کرن تیار بھناوں خالق وحمن تھناوں  
 ایہ ہے جان انہں تھیں اہم جو انہاں زب کیندے  
 ہے ایہ ہم جو دھرے تھیں یا بیوں رسم تھراہی  
 جس مذہب سے ملل سداہی اُمدی پکیلی  
 سو فرہنگس میں بن ہورں چہو تھیں کدہیں  
 معبودت والا رُجہ اعلیٰ اُمدی شہاوں  
 امدے چہو مدکر کمرہ کھنڈے طوں رہاہی  
 تھیں کھنڈے تے بڑے تھارے جو دھرے نکارے

اک جا بیٹھے نظری آئے ایہ دوویں نکارے  
 یوسفؑ کھنڈے کوہو اہوں مل ملل کیلی  
 اک کے میں مٹھن زخمیا انگوروں تھہ خوش  
 ڈوجا کندہ میں ایہ زخمیا روہیں سر تے چاویاں  
 جھینے مار بہوں لے جان کر دے شور رچا  
 کہ یوسفؑ تعبیر سناوں تم دی بند چھوڑاویں  
 تیارں فراری کر دوں وچیں گول دواہیں  
 حق کے عرض سناہی یوسفؑ سوچ کھارے  
 اول انہاں پھلن سکھاوں پھیر کیلی تھیوں  
 ہزل انہاں تھلی کارن یوسفؑ نے فرمایا  
 ایہ مینوں زب علم سکھایا خاص شرف درگاہوں  
 چھوڑو تاہیں مذہب تھیوں زب نہ بنہن پچھانا  
 تے میں مذہب سچا پچا حق کر چہتا سارا  
 اسیں شریک کمرے توکے مل خدا شے کئی  
 ایہ ہے فضل اُمدی پر اُمدہ سچا دین سکھیا  
 پر ناشرکے لوگ بتھیرے شکر گزارن تاہیں  
 اے دو یار امیر پیارے دیکھو جگ کیلی  
 گزرت چتر کھڑو توں خالق کمن انہاں نوں  
 ہے تے تونہ کمن مرادیں کاہوں خاک دلہندے  
 کوہ پر ستنش تھیں بھناہی ایہ تاہیں شے کئی  
 تھیں تھلاہیں بیڑوں اہیں اُمدی سداہی  
 محکم خدا واسب تے جاری اس بن عالم تاہیں  
 بھلوں کینہ بڑا کو قدروں جن ملک انہاں  
 دانا دینا واحد خالق سداہی عرض سنانی  
 نام دھرے معبود بھناہے تھیں نے چو داسے

دو فیر پرستش لائق علم کشمیں آیا  
 ایسا دین چھاتے پکا اس بن باطل سارا  
 ظلم کھلون اپنے ہرے جانہ جنم مڑ کے  
 نبی پچھانا جو سفت نامیں سن سن کے تقریریں  
 اور تمام بھیمان لیائے پنا فضل الہی  
 اسے دو یارو بندہ ہوں خواب سنو تمبیروں  
 برسوں روز غلاصی پارے تے ٹوٹھیوں پروانے  
 تے خباہت چڑھی سولی دن چڑھدے نوں مھلکے  
 پیڑیاں کاو بنوار مھکتے تن امدے نوں کھلون  
 میں ایہ خواب سنائی بھونئی کچ نہیں اسے یارا  
 جس تھیں حال پچھون کارن بھیسیں عرض گزاری  
 اک پیغام میرا اسے ساقی یار رکھیں توں بھئی  
 ذکر کریں اُس پاس اسواتے ایہ عرض سنائیں  
 برسوں کچ گیک وچ زندہاں رونہیاں حال تاراوں  
 دسو غلاصی کپے اورای جانن داغ اہم دسے  
 ساقی تے خباہتے ہوتے حالت کچ وہائی  
 بھل گیا سو جو سفت دل تھیں کتے سال وہائے  
 پاس عزیزے ساقی نامیں جو سفت یار نہ آیا  
 کو بھڑو قید چنئی یا تاراں غلاصی بھوے  
 کراں دعای جنب اتی رٹن تکل پٹھکارے  
 دین لکھاں پھرو نہیں لٹائیو وچ تارے  
 ہنسا نوچ تھہ کرایاں پتیاں گل وچ سکل ہمارے  
 لمن سزایاں دون سواپاں کچر کھن وچ بندھاں  
 کون کوئی جو کچر اتھائیں دہوی وار لیاونے  
 قید کھلی آسلی رنج غلاصی رومل ایت مگائے

پاک عدو نے سندن کھلے ناکھ ہم پوچھا  
 برشے تے متصرف اہم سب کچھ کرنا مارا  
 پر بے خبر نہ لوگ جہان مالک توں اک کر کے  
 ایہ سن ساقی کچھ پڑھیا ساریاں ہور ایروں  
 پر خباہت بھان نہ آندا فرق رسا گروہی  
 تے ہن جو سفت نے فرمایا وہی جہان ایروں  
 جس کھلے وچ نظری آیا خرقہ وئی شطائے  
 جاسادہ نوں خرقہ پارے اُمرادوں وچ رُکے  
 سر امدے نوں کھتہ بنوار نیچے مار پھاوں  
 سن خباہت کرنا زاری کر کر شور پوکارا  
 جو سفت نے فرمایا سن اہم علم کیا ہو جاری  
 ساقی نوں فرماوے جو سفت نہیں تن سخن رہائی  
 جاں توں خرقہ پاوان لگیں پیش عزیز کواہیں  
 اک جہان فریب تھان قیدی باہر کتاہوں  
 کو نظر بے جرم نہ کو قید آسلی وچ امدے  
 ایہ تعبیر جویں ہی جو سفت وہاں نوں فرمائی  
 رتی غلاصی ساقی نامیں اس نے مقصد پاسے  
 ایہ شیطان فریب لکھا زب دا ہم کھلایا  
 آہے جو سفت قیدیاں تہیں رحم کرے فرماوے  
 ہن تھیں سب بھیمان لیائے لگو املا پیارے  
 جانو گروں مہلت کرے مال فراغت سارے  
 کھا اُٹھل آسلی جیڑیاں جیڑیں کرم توڑاوتارے  
 ہے بانگش اتھاپوں پٹھے چکڑن راکھے زنداں  
 جو سفت کندا جس جاکوں اللہ آپ چھوڑاوے  
 چاڑھیاں دو عرض گزاری ہے توں بندھائے

قدم تیر بلوچ رہنے باہموں سائوں شوق نکلی  
 قیدوں پٹت عہدت کرے بلوچ کدوں سو کھالے  
 کٹ زنجیر ہزاروں تن تھیں رحمت تجڑے یکہاری  
 کھلاں بدل گیاں سو لکھے سب قیدوں ات تیلے  
 اہ قیدی آرن وطن وچ نجی نجی دی وڈائی  
 قید رہیا وچ درد غماتے کئے نہ خبریں پڑوں  
 بعد سلاموں نجی نجی تہیں ایہ پیغام نکھلا  
 تہیں زندہ کدھ کھوے تھیں کئے مصر پھلایا  
 رب کے پھر کیوں توں فیوں کچھی طلب رہائی  
 ستے توں جس تھیں مد چھٹی اُمداء زور کیائی  
 وچ زمین آسمان میں بن کس دی علم روانی  
 فرش زمیں ستل سندا اُفٹا پھٹ گیائی  
 بار پڑوں جبریل فرشتہ سگ کرے دو پارہ  
 ہر پتہ ٹونڈ اندر اُمدے نجی نجی توں دیکھیا  
 روزی تادہ نت پھولوں خطا کراں کدہاں  
 میرے ہاجہ کیائی جہا تیری بند پھوڑندا  
 رحم کراں میں خالق تیرا تیری قید پھوڑاواں  
 میں بن اہ خود اپنے دکھوں کد پلے پھٹکارا  
 میں قادر ہو چاہا کرساں ہوروں خوش نجلوے  
 میں بھلا توں بخش ائی توں علی توں ولی  
 فضلوں بخش نہ پکڑیں کدے یا خالق غفارا  
 کھنڈ جلاں قصدا کھنڈ بخش رہا پھٹکارے  
 اُمداء دکھ تہیں میں کئی قصیوں خوف قہاری  
 ہور راضی دکھ بندھانے ہور نہ طلب کدہاں  
 جنکو ہر دم بیا پکارے فضل کریں غفارا

سلاک حق کھان کھنی آساں نہ طلب رہائی  
 یک ہزار گزارن عرض اہل عیالوں دالے  
 جھ اٹھاہ جناب ائی نجی نجی عرض گزاری  
 رنگ شہید سیاہ ہو پائی شرح رنگوں سب پیلے  
 زندوں دایاں خبر نیکی حل نہا نا کھلی  
 آپے نجی نجی توں وچ بندی دریاں ست وپلاں  
 اک دن نجی نجی پاس جتاویں جبرائیل ہو آیا  
 کہ نجی نجی کس بلدی اکوں ابراہیم پہلایا  
 اہد ہاجہ پھوڑاوے کرم نجی نجی عرض سنائی  
 میں ہوندے توں کیوں دل ہوروں ولدی آس لگائی  
 میرے ہاجہ پھوڑاوے تہیں غازی کون وکائی  
 دیکھ اسماعیل نجی نجی پیارے نجی نجی چشم نوالی  
 ستویں دھرتوں دھنوں آیا نظری پتھر بھارا  
 کیزا شرح نکل اک سگوں باہر ظاہر آیا  
 رب کے وچ پتھر کیزا مینوں نھلا تاپیں  
 ستے تہیں وچ بندھانے کیوکر دس کھیندا  
 مینوں نھل کیوں کد نجی نجی میں کہ کوں بھلاواں  
 توں جس کولوں مد چھٹی اہ حاجت پھارا  
 شد عزیز نکلارہ بندہ تہیں کیوں پھوڑاوے  
 ای طعن سن نجی نجی دویا سہر قراروں خالی  
 میں بندہ توں مانگ میرا توں بخشندارا  
 مینوں ہور نہیں دروازہ ہاجہ تیرے دربارے  
 ستر برسوں قید رہاں یا خبر بندی وچ ساری  
 تیرا قہر بھلن دی یارب میں وچ طاقت تاپیں  
 روندے روندے نجی نجی تہیں میرا کھ سارا

اللہ اَزْمَحْ عَشَارَا عَشِيًّا تَقْصِيْرًا  
 رحمت دے ڈروا اُسے کُتھے سب مشکل کُت جاسی  
 ہے ہاوند ا ساقی کوہوں یوسف پاک سوانی  
 حال ہویا سو دل تے غالب رزم افی وا  
 کیا کیا سر اُسدے گزری میری وجہ جدائی  
 وچھڑیاں بُن سال وہاںے کیدک تختی پائی  
 ہے بیگا کہ حال کُنائیں میں دن کوہیں گُزارا  
 زندہ ہے پر میرے ہاہوں مزہ نہیں زندہ کھنی  
 نور نہرا ہشام اندر تھیاں وجہ تھیں  
 یاد تو ہیں تے تھیاں ڈرواں پائیں گھنن تھیرا  
 تھیر وجہ میراں ڈرواں بہت گھنن دشواری  
 ناؤن اُسدا درد میرے دل دھرا تھیر کٹاری  
 میں روئدا وجہ اُسدے ڈرواں اوہ میرے دکھ کُتک  
 دوئدا روئدا وجہ یوسف روئدا ہاہوں تھیں  
 وہ تھیں کیجیے روکے نا آرام کدا میں  
 میں گھننا توں بخش خدا یا فضل میرے نے ہمارے  
 تھیں توں سے دفتر دھوے قنور رحمت سدا

جبرائیل کئے اُسے یوسف مہلکی فضل اہیوں  
 تھوڑی دیر رہیں وجہ قیدے مہلکی بھگب بھگب  
 نغم اُرسل کی فرمایا قید ہوندی جج سانی  
 ہاں جبریل سنیا یوسف گھو کرم دا حال  
 یوسف چچھے جبرائیل باپ اہواں کیانی  
 اک ساعت ہو میرے ہاہوں مہر گھرا کھنی  
 بُن دنیا وجہ ہے یا نہیں میرا باپ پیارا  
 جبرائیل کئے اُسے یوسف بظہیر کھنی  
 وجہ وچھوڑے تیرے یوسف اُسداں کھنیں کیاں  
 حالات گئی بدن تھیں ساری رات ونے غم میرا  
 مَن یوسف اہواں پر دا روئ تار د زاری  
 دا ڈروا میں ہوندا تلبا باپ گھرا زاری  
 میں پر مہلکی باپ وپتھن اوہ فرزند وپتھن  
 جبرائیل کیا ہو رخصت اس موصوم اہیوں  
 اس تھیں چچھے ہاں لگ یوسف رہنا قید اہا میں  
 استفادہ کرے نت رو روا اللہ دے ڈرواں  
 دل میرے امید کرم دی توں مالک میں بندہ

ملاتی شدن شتر سوارے سپر دل نام یوسف و شہیدین یوسف احوال و  
 باز گردانیدن یوسف اور اہد پیغام سلام نزد پدر خود

باہر نظر جمو کے بیٹھا جرتہ پایا ہوں  
 وطن لوک نظر وجہ اُسے یوسف دل گھمایا

اکدن یوسف بندھانے قفل ستیا ہوں  
 کواہوں دا ڈروا اقول شام دنوں آیا

دیکھو وہ کھن دیاں توکل تاہیں کین رستے وچ پڑدے  
 عام سپرو ول وچ اٹھدے اک بندہ کھنوں  
 ڈاپی نے جہل نے سرف وٹھا دوڑ زندان ول آئی  
 کہ آداب زمین تے جیہی رو رو عرض کئی  
 میں یعقوب کئی دا نے سرف کی کی حال سٹاواں  
 اُسدا حال تیرے وچ ڈرہاں حدوں گزری کئی  
 قد کمان ہو یا لف ہیروں گلے تیر جدائی  
 رات ہونے وچ تیریاں ڈرہاں کون بگردا چاری  
 ترک وکھی ڈرہاں اوہ تے سے کڑی ہوئی کھاری  
 وچ فراق تیرے دے نے سرف حال کئے دشواری  
 دل اُسدے تھیں گزردا سحاری ڈنیا کور ساری  
 آج صہبت اُسدی ساری ذہیں کھل تھیں بھاری  
 ہے ایہ ڈرہاں اُسدا دنیا تے سر بھڑا  
 ہے ایہ جوش پہاڑیں وچ اُسدے پھوڑا نکلاں  
 سن نے سرف نے دکھ پور دا کیتی گریہ زاری  
 جتہ روندی وہندیاں اکھیں رو رو حال سٹاے  
 دیکھ سپرو ول ڈاپی تاہیں چاہے مار لوٹھایا  
 ایہ تاتہ نوں مار لوٹھادے تے اوہ اٹھتے ناہیں  
 زانو تیک گیا دھن دھرتی حیرت دے وچ آیا  
 کہ توبہ اس لاٹھی سٹی دھرتی باہر آیا  
 نے سرف چھپے دس جواہل کس دھرتی تھیں آویں  
 ہم پہرول کام تجارت کیش گھر کھانے  
 ہے ڈھانٹے دس پہرول نے سرف نے فرمایا  
 جڑہ اڈ کھئی تے جڑیا بھریا بست بلند بوجھایا  
 تڑک شاہ نرم اک تڑو تڑ کڑی اس جھولے

صرف کُرف ول کھال ہوا وچ فریق پڑوے  
 اُسدے پاس آئی اک ڈاپی تیرا قدم پُشناوں  
 نے سرف اگے حاضر ہو کے گردن کن ٹوٹی  
 میں نے سرف کھنوں کئی بچھہ سونیا کئی  
 غم اُسدا میں آہ بکھڑی تہہ مٹھے عزیزداں  
 چہرہ دیکھ ہووے کھل پائی زب دی ہے پردائی  
 گوشت کون کیا سک تہہ تھیں اکھیں تھیں بیٹائی  
 وچ چھڑوں جس دن دا نے سرف ہاپ صہبت بھاری  
 اوہ سردو محبوب اہلی کدَم وچ تیاری  
 اُسوں خبر نہ کتال اُسدی دنیا غفلت ساری  
 تون میں ملینیاں کڑا کھاری اس ری ول دھاری  
 اُسدے فوں سندر دیاں جوش تھوڑن سوہاری  
 شافل تھیں جیس جڑہ وگدیاں لالہ سٹ سندر کڑا  
 ایہ جڑیا برس جڑینارے ہو جانے جڑ چٹاں  
 روہدے روہدے ہی وچ کھن کون رہناؤ بھاری  
 تے نے سرف وچ بڑتے روہدہ میں جہن بچھتائے  
 کیوں جتہ اٹھ جیہی کسی اس نے راز پلایا  
 لے لاٹھی جس مارن لگا کر کے جوش تھاپیں  
 اُسوں مٹول نمار پیارے نے سرف نے فرمایا  
 نے سرف وچ ل تیرے ہو کے لوہاں پس بھکایا  
 کلم کیا تے ہم کیائی کتال چٹیں سدھاپیں  
 قصد معر کر گھر تھیں تڑیا آیا ایت مکانے  
 وچ کھن بڑا کرک بھرا پڑے سہ پڑے سلیہ  
 شافل کئیں تے وگ جتہا جھولا کھتی وا  
 کین اوہ کرک نکل اس شانوں کڑا رہے یا ڈولے

میں یہ گل سپردِ دل تائیں چھت کیں سو آپیں  
 وچ کھنکھو پھول پھل شیریں سے سایہ بگ سارے  
 نازک شایخ کی جملہ اس قصیں جھلا گئی جھولے  
 رات دینے کھلایا ریندا بہنا نظر نہ آوے  
 اکدن ہو یہ اہلی جھڑی وچ غلی ترس داسا  
 کیو قصہ سپردِ دل دیا پھر جوسفؑ فریادے  
 کے سپردِ دل اکتے واروں آں ہزار دیناروں  
 قبال غنن زر باؤد جوسفؑ دے ایت حالے  
 ایہ لے دتہ تیرے ہتھ آیا نفع تجارت ہاون  
 جا اکتے یوسفؑ تجنیر میرا کہیں سوینما  
 مصرے دہو وچ بندھانے مہربان دا تیرہ  
 وچ وچھوڑے تیرے حضرت کردا کہیہ زاری  
 وچ فراق تیرے دیکھیں چاندی ٹر سدھاری  
 چشمِ دوویں دو غولی ہتھے رُسارے کھڑاری  
 تے اتنے سو درد کٹاری ویدی بگر ساری  
 دل پر درد تیرے وچ دکھل ہوش کرے سوواری  
 عرض سلام نکھلن والا بندھوانن والا  
 عرض سلام دکھل دا بھریا بیوں غلام قصیں سکا  
 ایہ پیغام سپردِ دل یاردا کہ تجنیر تائیں  
 کتنی عرض سپردِ دل مڑ کے نام کھل کی تیرا  
 اوہ کسندہ تے برقعہ لاپن دیکھیں تیرے تائیں  
 بسا کہیں سوینما ایتا جو میں آکھ سکلیا  
 وچھڑیاں نوں میل ضایا رونمایا جگہ دہانے  
 وچھڑیاں پیغام پھوپھانے قدمے راز چھپانے  
 یارو چھٹے نہیں بنماندے کردے کہیہ زاری

یہ رگھ پاہر نی یوسفوں وچ کھانے تائیں  
 اورا نیمؑ غنیل اکتہ دی ایہ ترکہ وچ گھزارے  
 تک گیا رک جڑوں نہ ڈولے میوہ برگ نہ کھولے  
 وچ وچھوڑے شایخ نیاری دینان یضا چوے  
 آپ لے بے کرم لاکھوں تک کیں رہے ترسا  
 اتنی واٹ تجارت کیوں نفع کیا کتھ آوے  
 فرق میسر کھانے اندر ایک نفع چھڑاوں  
 کیتا لہ سپردِ دل تائیں چا اس وقت حوالے  
 مڑ کھنکھن سنا جنہ یارا میرے حال جابلوں  
 تئیں زبہ بہشت پھوپھوے عرض کریں بے زبنا  
 شوق تیرے دا زخم بگر تے حرف بھرو وچ مروا  
 تیری خاک قدم دا خواہاں آں دیو وچ ہماری  
 تے دیوار تیرے شوقوں میں دوویں نت جاری  
 دیتے تھے دل کپے فراقیں لے نہ تیرا وڈاری  
 توں بھی تیرے وچ لے ساری تیرے کھانے جاری  
 بدھے ہتھ سلام پھوپھانے جڑوں عرض گزاری  
 دید و بھینیاں بانیاں والا بے سلاخان والا  
 قلم فراقوں دہلے تیرے لیکھ قصہ تھ دھریا  
 بندھوانن دے دا حالہ کرک عرض سنائیں  
 جوسفؑ کسندہ انہم نہ حلاوت ایہ پیغام تھیرا  
 جوسفؑ کسندہ مڑ جا بھائی ہور نہ گل چھائیں  
 میں ایہ گل سپردِ دل مڑیا دل کھنکھ سدھلیا  
 ڈور کیوں دے وچ کتنی کتھ سوئیہ آئے  
 راز کھلے دل جمل کتھ رو رو کے مر جانے  
 مدت گزارے وچ وچھوڑے بہت کتھ دشواری



ایسے دو تین گویا مجھ سے ہو رہے تھے  
 دل سے محرم بننے کو چاہتے تھے اور وہوں کیل نہیں  
 کھڑاں دیوں جگہں اوتے درد و حسرت آنگینارے  
 در تیرے بن سکے نہیں ایسے بندے ڈرامے  
 بدیع ان فن دا حلا و یکس گمت نکارا  
 چاہ فریہ کرم دی دین کدھ شور بلاکس  
 تے کوہ دروں بھرے سونے کھڑوں مشتاقوں  
 خبر تے وچ تم دیں آپں سرے سخی ورے  
 جوں تے آسون چھوڑ گئی تے آسف پت پیرا  
 میں پیغام بھر دے آئے تیرے تیرے سونے  
 شوق تیرے دا نال فراہن سینے گلہ کھیرا  
 میں وچ دلاں نہ ڈرتے ہوں فیرے زلم اوچے  
 آسف کھل پیغام کھنوں بھلے درد ہزاروں  
 کن گھنوں کہ کیدی طرفے کی پیغام لیاویں  
 مقربیاں دا بندہ کوئی وچ مصوویں قیدوں  
 بدھے ہنہ سلام پو پھنیں بصور دلوں مشتاقوں  
 یارب میل بکھریں کردا پھر پلک دم گزریں  
 توں آسون خود اکھیں ڈھنڈا وچ پردہ داری  
 مینوں مین وگیندے خونوں ظاہر نظر نہ آئے  
 کے سپرد میں بچھہ تھکا پ کھ پچہ تپا  
 قلعے جھاڑ بکر پ دروں ایہ پیغام سائے  
 رو رو کسی سپرد ساری حالت ہوں وہاں  
 دے پیغام بکر نکالا اپنا راز پھپھلا  
 اپنا درد محروم کے وچ پی جھاڑ میرے سر پلا  
 مصروں صیریاں تیں ڈر آئیں اکھیں وگدیاں آیاں

میل اللہ توں میلندرا ہونے زخم تیرے  
 دل تے فن اور ایساں چلاں وکن بکر تھیں آپیں  
 شوق وچن دیں بکھن وکن دیناں شوق ہولارے  
 یا اللہ توں کرم کرم تورا زکھر فلں دے  
 بدخواہیاں دا چھوڑ نہ قیدی چائشیں پھنکارا  
 میں پردیں وکھدا در تے فن مگنا خاکوں  
 وچ کھنوں سپرد لڈیا لے پیغام فراقوں  
 یا نبی اللہ کسے پکارا آن سپرد درے  
 تال کیسے کھ بچی خدا دا نہ رکھدا ورتارا  
 اوہ کھندا میں قصدہ آیا نال ایروں دلوں  
 بدیع ان مصر دا کوئی مغربیاں دا جیرا  
 آپیں سوز پکارا کیش تھلے درد سونے  
 کن یعقوب تھلے پھر ملدے رووں کسے پکاروں  
 کیا کیں کہ کشتوں آپوں کس کہ بیک پو چاویں  
 کجھی عرض سپرد رو روئن حضرت امیدوں  
 سینے زخم تھلے شوق بے آرام فراقوں  
 رات دے وچ بھر تھلے اکھیں سون بھریں  
 کن یعقوب بکر سر شریاں کھندا ڈوئی داری  
 کے سپرد پردے اندر دلے درد سائے  
 پھر یعقوب جی فریلا کہ کی نام دھلا  
 پردے دے وچ دمن دمن تیرے حال بچھائے  
 ہنہ نال کھنیاں ہویاں جوں میں خبر لکھی  
 اڑ بنا وچ غمہویں آپیں مینوں نکھری آیا  
 تم دا نام سونیا دھیا مینوں موز پو چلا  
 کی جہں اوہ کون پیرا کیدک کھنیاں چلاں

نبی کے جو اہلک و ملی و بی بیوم سہائی  
 محبوبانیاں کو تمہیں رحمتوں ظاہر نظر نہ آوں  
 بسنوں و کچھ شکایاں اکھیں وہم نیاں نپاوسے  
 منگ سپروں دنیا دولت و دجوں میرے تائیں  
 دولت دنیا دی جن میںوں عبادت رہی نکلی  
 نبی کے ذب میرے اوستے نزع آسمان گزارے  
 من بیظام نبی دسے دل نوں ہویا درد سولیا  
 یہ محبوب پیارے وہا ہوگ سوئیا کھلی  
 زخم و یوچ رسیاں جانوں گھس کر دکھلاوں  
 وچ جانوں در اکتھ سدی دل ترے عش کھلے  
 اور کھندا بیظلاں والے و آت است اسائیں  
 بکت دی حق میرے اس نے بھی پاک عرض ملائی  
 وادوا و قصہ درد مندائے ہاہہ دو عالم تارے  
 کر کے و دل سپروں تائیں مڑ جڑے وچ آیا

### رجوع بقصہ زندان

موز و لائن و آگ پہچانی جلی دل بندو اہل  
 ست کے بلے سب تائیں سال بندی وچ سارے  
 تہن جہل فکھتھیں پھتا کھے تل خدا سے  
 تے یوسف نظروں روندائے آکے نظری آیا  
 بکے پاس کیما جریٹے مجھ جاتویا ناہیں  
 میں جہل کیما سو ظاہر تے یوسف من روہا  
 میں تقصیری عاڈ بندہ کوہیں ہویائی پھیرا  
 جہا نکل کے میں تیں دل لے خوشخبری آیا  
 اور تقصیر ہو ہوتی تھیں پائی کر غلطاری  
 کوئی روز رہیا دکھ تھرا فن کل بے خلاصی  
 یوسف کھندا جہا پیدا ہاپ میرے دا مالا  
 کیونکر وچ جدائی میری مل ہویا وچ غم سے  
 جہا نکل کے اسے یوسف میرے وچ و پھوڑے  
 پھرے بنا رخسار دستہ حاصلے جن خوش آستہ زندان  
 رحمت دا ذریعہ جتاوں لگا دین اورا سے  
 یوسف پاس گیا وچ بندی جہا وچ ارادے  
 پیا کھارے عرض گزارے کر توں فضل خدا لیا  
 یوسف کے بچان نہ آہوں یا رسول اساہیں  
 خاص مقرب توں ذرگاہوں کیونکر آوں ہویا  
 میں جہل تھیں جہا پیا کسم کیائی تھرا  
 اللہ نے آج نام تہرا چھاپاں وچ الیا  
 نور سلام پہو چلو تیں لکھتھیرے پر بھاری  
 سر تھیرے تھیں درد مصیبت سب خلی گتھہ جسی  
 آکھ سناکت مل گزارے کج تہیت والا  
 کیونکہ جہوں نیپے سہدے مکتھ وچ اہم دے  
 چشم او جہی وگ شہرہ راغول بدلوں تون پوڑے

وہج ہدائی تھی جو سب کچھ کیا تم سینے  
 وہ رو کے قبوسے جو سب میری خبر پہنچاؤ  
 پاپ میرے توں بڑا بیٹا میرا حال سنا  
 جبرائیل کے ایسے نہیں ہرگز حکم الہی  
 وہج تھے تم انہوں پہنچاتے تینوں وہج ہدی  
 موز جبریل کیا ہو گزشتہ جو سب مہر گزارے  
 روہمیاں وہج فریق تھیرے میں ہونے ناہیے  
 تم زردوں چا دیو خلاص دلدے دکھ کو ادا  
 جو سب تھیرا زخم حضرت تارو رو دکھ پاؤ  
 آپے پہنچاؤں خبر تسلی تا ارادۂ آتی  
 مہروں نے وہی توں توجہ پاسو قدر ہندی  
 وہج فریق پر دے روہما دلوں نمول دسارے

خواب دیدن سلطان مصر و خواستن تعبیر آن از دانیان بارگاہِ رماندن  
 ایشان از جواب او و اکرون یوسف گرہ از کار سر بستہ او و رہائی  
 یافتن از زندان و رسیدن بہ تقرب سلطان و امین شدن در ملک مصر و  
 نشاندن شاہ مصر یوسف را بر تخت سلطنت

شاہ مصر اک راتے مست نیندر جوش کھارے  
 پھلت ندی دو طرف کھلوانی کندھوں بوس نکلیاں  
 ہیں ایے نکل سنے آہیں ہور بچتوں و سیاہیاں  
 لاغر گلیاں نے ست فریہ ملیت نکل نکلیاں  
 کردیاں شور از انہوں سنے طرفے مصر سدھلیاں  
 گھر گھر شور پکاراں پتیاں و ذیاں ہو میں ہلیاں  
 دوڑ دیاں وہج گلیاں پھر دیاں گھر گھر آن اڑیاں  
 رت گلیاں نس مغرب طرفے مشرق تن سدھلیاں  
 ہور ڈھسے ست ٹوٹے تازہ دیاں ہمیں پر سارے  
 مٹھنے دے وہج وٹھس خود توں بیٹہ نیل کندے  
 گلیاں ست ستے ہمیں بھریاں وچوں ظاہر آہیاں  
 گلیاں ست ستے ہمیں لاغر کرا دیاں اٹھ دھلیاں  
 تے اوہ آہے رہیاں سب لاغر تازہ نظر نہ آہیاں  
 چاہ کو داڑ لایاں گرداں پٹیاں مہر دو پٹیاں  
 بیست تاگ آٹماندیاں نکلاں غلام نظری آہیاں  
 مڑ شہوں کول ہاہر و آہیاں نہ قرار لیلیاں  
 اک گئی دل کو اتھانے کر دی شور دو ہلیاں  
 بعد انہوں ست سنے ٹوٹے نظر پنے یکبارے

اپنے ننگے دل جہاں پہلے وہ بھی انہاں سوکائے  
 بعد انہاں دک مرو ڈنڈہ تو صورت کوری سایہ  
 شد عوز ز تھا ایہ سکت ریما قراروں غلی  
 تن کئے آرام نہ وٹوں غالب بیت دحلنی  
 سد نمبر کلن سارے ہور امیر وزیراں  
 خواب سنی سب پہنچ پھاریں کجہ نہ آئی کافی  
 و ہم خیال دلیدا کافی ہے تعبیروں غلی  
 آمد گیا ایہ خواب پریشان کیا کہاں تعبیروں  
 غاصے ستر مو عوزے پکڑے قل کرے  
 مشکل ویسے کاری کر سو دل امید اسیلی  
 دولت میری ورت گوئی تے تہا عمل نکلی  
 باقی دے سب قل کریں ہے ناگر سوکاری  
 عقلموں نوں پکڑ عوزے و تیاں سخت سزائیں  
 چپ پھاتے مڈر کجڑے چمٹا بیون کھوں  
 دانوں داننی بھلی کُٹم کھلیں تدبیروں  
 تکی اس ویسے سلتی تائیں جو سف یار پیاؤ  
 دل وچ شرم کریدا سلتی میں بھلا بیٹاؤں  
 عمل نہ شکل برابر آمدے توتی حد نکلی  
 دوڑی شان مال وادرا کیا کہی میں شبلا  
 حال شہزادے اپنا سارا پاس عوز شتابا  
 تے پیغام جو وگاتیں دل مینوں یاد نہ آیا  
 حکم کرد میں جو سف تائیں پایہ خواب شاہاں  
 حکم ہویا جا حال سنا ہے مشکل کھل جلاوے  
 موند پر پلا پہ لوکڑا تکی جو سف تھیں آیا  
 اے سلتی مڈر اپنی تیرے کس نکلی

تیرہ شنگ آئے جن سارے ننگے نظری آئے  
 بیضا تخت مسردے بوٹے بھی اس پاس غلیا  
 خوابوں اُٹھ کھلویا کسبدا عمل ری مہولی  
 دُکھ دوسے ویلوچ دہشت چم و سائے پئی  
 شد کٹالی خواب تہاں طلب کرے تعبیروں  
 کیا ہو لاپار انہاں نے وہی خواب اسیلی  
 ننگے شد غضب تھیں کسندا ایہ ثابت خیالی  
 کسدا علم نہ سلاے تائیں کیا کہاں تقریروں  
 ڈنڈہ خزانے مال تہاں تے میں سب مڑ گواسے  
 پکا مشکل سرے آئی تہاں نہ کھول دیکھلی  
 عمل تہاں مشکل ویسے میرے کم نہ آئی  
 غلام تھیں گوئی نعت مشکل ویسے میرے کم نہ آئی  
 جان چلی دل ایہ امیدوں گل امیراں تائیں  
 تے وچ قر عوزے تائیں لائیو لگدے جان  
 عمل لئی تہاں قر عوزے کون کے تعبیروں  
 اہ پیغام زنداں وچ آمد آسنوں بھل گیا تو  
 پاس عوز کے وچ بندی ہے اک جو سف تہاں  
 صفت کریں ہے لگہ لگہ واری کٹھوں اک نہ آئی  
 تعبیروں دا علم تہاں آسنوں نطلم آیا  
 ہور خصائل جو سف اندر وڈا سخن چلایا  
 ہی شرمندہ آمدے کولوں میں شیطان بھلایا  
 جو کتھ وہ تعبیر سلاوے پوری خبر لیاواں  
 سلتی کیا زندان دل پر جن جو سف تھیں شہاؤے  
 سلتی نوں کر کھٹ نعت جو سف نے فریاد  
 لہ پردہ میں رنج نہ تھیں شرم کتھ بھلی

ساقی نے وہ پردہ ٹوہوں بھریں بیس بجایا  
 لاغر گلیاں ست قویاں کھا کھین کر زورا  
 کہ صدیق بیان انہاں دا مطلب ہو نہیو  
 کل نکلتی لاغر گلیاں جو سٹ لے قریبا  
 برے بٹے تعبیر اہمائی سلامتی اور زانی  
 آون کے بہت سال اچھے ہاں حکم الاموں  
 ہو کچھ جمع انہاں وچ برتن رکے روک لو کھائی  
 آول ست ورہے اور زانی کثرت پیداواری  
 پھر ستورہن بارش دووے سحر ست کھا گورے  
 اس جھیں ہندو رہے ہر چلوگ زراعت سارے  
 من ہو شد گیا مڑ ساقی پاس عزیزے آیا  
 نہیں شہ بیان ہدا ہیں با جس ج مانتینوں  
 جو سٹ ویا وچ شوق غبت دل جھیں شوق کھارے  
 بڑک مو شرف دا پورا بلوچ عالم سارے  
 قسم بلندی بیوی دانائی ہوش کمال صفائی  
 کے ایہ روزیراں تاہیں جو سٹ نوں لے آ  
 گئے ایہر کن نظیراں ہراک بیس نووے  
 بندی خانے وچوں جاں گت قیدی سب بیلوں  
 شہ کے من سمیل تاہیں جیسی انہاں دہائی  
 قاصد جھیں من ایہ گل جو سٹ کسند اوڈی واری  
 بنلڈاں اچھو کچھ دھالے کچھ انہاں جھیں مالے  
 کچھو کس خیانت کیتی کس جھیں ہے کھائی  
 سند منگیاں شہ مصروہ زماں مصر جھیں کھتے  
 شہ کے اسے زو ستا ال ہو نظری آیا  
 انہاں کہا وچ جو سٹ کھلی سول میں بھوتی

مذہر قصور کے تے خوابوں سارا حال سنیا  
 تازگیوں ست ہرے بٹے جھیں ننگوں ریتک بھورا  
 لوکل پاس کھل جا ظاہر قدر بچیان تیرا  
 فریہ جھیں تعبیر اور زانی حدود سال بتایا  
 ست انہاں جھیں بعد تو ایس ننگوں قلم نکلتی  
 ڈنگر فریہ ہری زراعت کثرت تلم کھوں  
 کل زمانے سب کھا جاسن آہے قرار نکلتی  
 کچھ کھلون کھوں شے من و حرن سمیت بھاری  
 اور زانی دا سب ذخیرہ اس وچ کھوا چوے  
 تمل کھوں انگوروں شیرہ رسا کلو تارے  
 ہو کچھ سنیا جو سٹ کھوں ظاہر آہ سنیا  
 ایہ کلام مؤثر ہوئی جو سٹ پاک ایسوں  
 جو سٹ نوں پاندی خانے میں سر قمر گزارے  
 قید ہتم دی لائق بلا قدر گوے نے بھارے  
 شہ عزیز مصر دے وطن آج ولے وچ آئی  
 ہندوں کڈھ نیاؤ بچھدے میرے پاس پوچھو  
 عرض کرن آٹھ چلو حضرت من جو سٹ فریوے  
 جا کے کو عزیزے تاہیں نمشکل میرا آون  
 لے خود جو سٹ پھر آوے ہر کھوے کئی  
 مڑ جا طرے صلاب اپنے آہ حقیقت ساری  
 منظم پاک خدا نوں سارے کر نسیاں والے  
 جس جھیں میں وچ بندھے جانے ایہ مہمیت پائی  
 تل جو سٹ دا عمل کوہا حال حقیقت کھتے  
 کہیں دھما تلم جو سٹ تاہیں خود دل ہداں والا  
 کل صفائی نظری قوی تے سب نیک کمالی

ایہ وچ ریمانگت پُورا میں اس جدوں ہوا  
 اہ خدا پاک فرشتہ توری ایہ وچ عیب نکالی  
 نکلانا میں آگوستاری اُسدی عصمت بھاری  
 مدت پابہ کسند وچ قبسے اسنے عتر کڈاری  
 حق ہوا وچ ظاہر عوسف چلن جن خوف کھائیں  
 جانے شہہ نو اُسدے گھر وچ میں ڈنڈا کھایا  
 گھر نکالوں زب صاحب کرسے نہ پور کھاپیں  
 بھلا ہوا ہے میرے کولوں نا ہوئی ہوئی  
 عوسف قصہ دلیرا اپنا کہیں وچ اُٹھ گئی  
 کس بڑا کھٹوے بدیوں سر کھیل چھائی  
 ہے میرا زب عشنارہ اور ہوا دم کلوے  
 عوسف نولے آؤ تھیں پاس رکھتیں تاہیں  
 شوق عزیز زیارت عوسف کسم کسے آساریں  
 استہل چلے دل عوسف غلط شہبظی  
 درباروں لادمان تاہیں کھڑے کولے کرائے  
 عوسف دی سب خدگاری کیتی اُٹھل حوالے  
 کر تنظیم جھل شوکت سب اس نوں پٹانے  
 کھل لہس مرقع زینا جانے ڈزیں کاری  
 اک آوازہ زماں وچوں اس نے ظاہر پلا  
 جانے نباست وشت سل میں تھیں کھڑا سارا  
 تھیں وچ تھلو اُسدا آخر چنڈا تھلو نکلی  
 ایہ زماں بلائیں خانہ دکھ چدھے وچ بھارے  
 دشمن دھن ٹوشی دی جاکا یاروں دا نم خانہ  
 بندخانہ دنیا اندر دونغ دا دکھوا  
 قدی صو کھارو راہیں رچھ عوسف خلیبر

تے اس ویلے کے ڈھنگا جھ توہیا آیا  
 اہو سچا میں جھوٹی شہا وچ میرے بھائی  
 اُسدے سن میرا دل کھڑاتے میں میروں ہاری  
 میرا زور دینا ہوتاں کھوں یہ سب خاک ہو بھاری  
 کاسدہ بنا پیغام نکلیا حضرت عوسف تاہیں  
 کہ میں ظاہر حق کرنا عوسف نے فرمایا  
 نظروں زور خیانت اُسدی میں کھ کھیتی جاویں  
 ہے میں کھ خیانت کردا وچ ہوندی رسولی  
 جہانلے عوسف تاہیں صورت آن دیکھائی  
 من عوسف گروٹ پھارے خود حق کھل نہ پاکی  
 پر جس تے زب دم کلوے اور بدیوں جھ پلوے  
 کھکے حل امیروں تاہیں کے میر دا ساہیں  
 آہی دربار مصر تھیں پچھہ زماں کوہ پاروں  
 فوج سنگار پلو دل زماں جانوں سب سیاہی  
 دنیا فرش کھارے راہیں تے سنگار بھکے  
 ہور ہزار نکام پلو چائے ڈزیں کھوں والے  
 زبور نکلے عوسف تاہیں زماں وچ پلو چائے  
 دیکھتے دے دن نو کھ زنت ایہا اُسدن ساری  
 رندم بندھائے وچوں عوسف باہر آیا  
 میں اندر خانہ عوسف نوں تیں کور تھارا  
 عوسف کے برا توں خانہ رہن تھرا بھائی  
 پاندہ اور کیا کھ عوسف جھ گھاں دیوارے  
 جہ تھاندی قبر بھائی جس تھیں کھک زماں  
 ہنس بھرے دم پاری کچھ لوٹوں دا پر آوا  
 خدگار ڈھنگا کھکے دے بند تے کھبر

شد عزیز امیر وزیریں تنگنہ بخش منانے  
 رتن دہلی وچ پینڈا سدا قطع کیا وچ شادی  
 یوسف دی تقسیم کڑا دن ہاں ڈہرے آیا  
 تخت ہونے لے یوسف تائیں اپنے نال رضایا  
 شد عزیز زہل ستر ہولی یاد تمہی  
 لے ہواب ہو یوسف ہر ہر وچ زبانیے  
 ستر لغت کاہل کر کے یوسف نون آنیلا  
 وچ ہولی جہاں یوسف کجھ کام سکائی  
 عرض کرے ایہ کی فریلا یوسف راز رسایا  
 یوسف دی دانگی زخمی شد عزیز پکارے  
 کر جیوں وچ دش ظیفہ یوسف نے فریلا  
 یوسف دے دل ظیفہ دے دل رسائی وچ مشغولی  
 شد ظیفہ کیتس کیتس ہوش زخمی آکھی  
 توں فرزند میرے تائیں لائق نظری آیا  
 میں اللہ دی وچ مہارت باقی عمر گزاراں  
 اتھیں تاج دھرے سر یوسف اپر تخت ہمایا  
 یوسف تائیں ملک مصر دا جہ قبضہ وچ گیا  
 کم پینڈوس پچھ کلانت کرو زراعت سارے  
 ملک مصر وچ اٹکل جاگا وولی نظر نہ آئی  
 پنوں صد گجر وچ لوکھن رکھن حکم کراہ  
 وچ خوشے ہر تلہ دیوں دے قیمت منکویا  
 نلے جسیں ست شہر بھراے کیتے قریب ترے  
 تلہ گھاہو ڈنھا لوکھن کر دے لوک پکاراں  
 برسی ست رہی روزانی بہت زراعت ہوئی  
 کین گڑ خوشی دیں برسی لوک پئی بلکلاوں

شدیائے ذر فیت خانے سرداراں ہواے  
 اک دوے نوں لوک خوشی جسیں کمن مبارک ہدی  
 لہنگوں شد سر سونہ جتھے چھائی نال لگا  
 یوسف نال کرے کجھ گلاں دا پیاں آنیلا  
 ہر ہر وچ زبانیے پوندا یوسف نالی کلاں  
 دیکر رہے من شد مصر دا اندر صاف بیانیے  
 ہر ہولی وچ پکا ڈھنس کال علم پیا  
 شد رہا من حیرت اندر اس دی سمجھ نہ آئی  
 بہت پند پیارا یوسف دل آسدے نوں آیا  
 آج کین امن اسدا توں اسے یوسف پیارے  
 غلق نگاہ رکھن جو جیوں علم لغاتوں آیا  
 یاد رہے زب ہر دم دل سے خدمت دہاں ٹولی  
 سل چھپے تن شد بھلا پھوڑ کیا خود شای  
 کر تین راج رقیبت رکھن تیں تخت ہمایا  
 میرا وقت قریب ہویاں کر دی مرگ پکاراں  
 سرداراں اموی وزیراں لوں تیں نولیا  
 تنک دے نل گھر جسیں لوکھن جاری حکم کرایا  
 بنگل کوہ گھری وچ کھلت تلہ حکم کھارے  
 پانہ زراعت کھیتی ہرگز خالی تھاوا نکلی  
 نیتے پار لے خود یوسف ہر جا نل پوندا  
 گھلہ پونڈیاں قیمت دے دے لے خود دھیر لگایا  
 دھیرے کرد تانے ہر جا بہت نیافت خانے  
 سبے آسنوں بگ کھوں گئے کھوں سل ہزاراں  
 ہو یوسف دے قبضے تلہ اتہ شہر کوئی  
 جہاں کیں پکارا کیتا وئی خبر نولیاں

روک لیا میں دھرتی ہٹوں پل کہتے چھپائے  
 نعمت کھادی شکر نہ کیتا دنیا سے وچ لوکل  
 بیروکل نکارا کیتا آدمی رات اناوں  
 ٹھکے تیل پہ غالب کیتن کھاسو راتو تاپوں  
 ٹھکے ٹھکے ٹھکے کراندے میر آرام نہ آوے  
 من آواز کیے دھلتی ٹھکےوں برنجی کاری  
 غلام محب علم لیاے جتنے نوں سوکھلے  
 بھدے سدو یوسف تائیں دو رو پیا پکارے  
 دانگ دیان سب لوکل حالوں قرار سدھالے  
 شلہ کے فرزند میرا محب کو کجہ چارہ  
 پڑھ ہم اللہ حضرت یوسف چھاتی تے بھدھو  
 کل رسالت برساں یوں پے دراز گوسالے  
 نکا لڈ سارے ٹھکوں وان ٹھہر نہ آوے  
 تے یوسف خود وچ کھلا برسالت کدائیں  
 کیا امیراں یوسف تائیں مال غلبہ سب تھرا  
 فرلایا ہے راج کھوئیں ٹھکے یاد نہ آوں  
 یوسف علم کرے وچ ٹھکوں کر ذراعت تاپوں  
 سٹ لڈ وچ خاک گوہو بارش ٹھکم نہ آیا  
 ایڈک لڈ یا اوہ بھارا کیا بیان کرائیں  
 ترنے غلٹن ٹھکئی کر خربے پیش بھولے کل  
 کیاں تائیں حضرت یوسف مول نموڑے غلن  
 سکیتا تھوں ٹھکت کھلوے دیوے مل تھیں  
 جاری رہن نیعت خانے کار گزار ہزاروں  
 جو لڈی تھہ پے لوکل لے یوسف تھیں آوں  
 وچ ترانے یوسف آئی ٹھکوں لڈی ساری

ست درہیل چڑھ گی سوچ ٹھکے بکر تھاسے  
 رب کے کر جبرایہ قر میرے تھیں بوکل  
 قلم باہ شلہ پر پائی بھگلو قر جانوں  
 ٹوک پئی وچ مصر تھای لوک اٹھے کر آہیں  
 ڈگر وچنا کل چوپایہ تھن ٹھکے اڑوے  
 اٹھ دیان ٹھکے ٹھکے پکارے طلب طعام گزارے  
 اک دیان کھا گیا اٹھا آپے قرار نہ آوے  
 ٹھکوں آگ لئی اٹھ میوں جان چلی گھلپارے  
 شای غلام یوسف تائیں یوں سد لیاے  
 ٹھکے لئی میں صبر نہ آوے میرا حال آوارہ  
 ٹھکے کنی شلہ راضی ہوا حکم قراروں بھرا  
 لوکل خورش کھڑی کھادی سالے لہال والے  
 یوسف وہاں باجوہ تھاروں کتنے نہ رنق رسوے  
 قدر کفایت تھوڑا کھلوے جان پھلون تائیں  
 رن نہیں کہیں کھاندوں یوسف تھیں ڈرو گھنیرا  
 کیا جواب کل ڈر زب دے چندان کھل پھلون  
 درہیل ست زمینوں کلن تھے نہیں کدائیں  
 ست ورہے میں مول نہ درہیا چون یوسف فرلایا  
 تھیں کیتے نہ ڈٹھا ہرگز لہال آخر تائیں  
 سب لڈی لے یوسف آگے کلن سب لوکل  
 نوک رہن ہر شام سپاہیں ڈر پر کھڑے سوال  
 ساری غلن مصر کل ڈھلتی اندر قر تھیں  
 کھا کھا جانہ تھی تے سبے زر باجوہ حساب تھاروں  
 پہلے سال درم دھاروں کل لڈ لے جانوں  
 دوسرے سال زیادہ ایوں چھلی قر خوارے



یوسفؑ کے حاضر ہونے کی خبر سنی گئی  
 گرجا کی نہ خبر رہا وہاں کچھ دنوں  
 گورنر کو ٹھہرے موافق ہمارے یوسفؑ سے  
 یوسفؑ سے کچھ حکام کیوں چوتھے سال  
 گورنر زمین کیوں وہاں کیوں سال  
 وہیں سال وہاں وہاں ہوتے ہمارے  
 تھے خود غلط قیمت لوکل لے کر  
 تھے سب چیز نکلی تھے وہاں پھل  
 ہو لاپتہ گئے دربارے کھوں کوک  
 وہ حکام خرید اسانیں خریدتے  
 کیا تارم بھلا یوسفؑ سے لطف ہو تارم  
 عورت مرنے لگے تھے وہاں سے  
 یوسفؑ سے یہ خبری کر دے وہاں سے  
 یوسفؑ سے یہ خبریں لگدی سب تارم  
 بن سارے تارم کے یوسفؑ سے  
 کل گیا یہ خبریں تارم سب سال  
 بل اسباب موشی لگن موزو سے سب  
 میں بھی بندہ خالق سدا چندی  
 چاہ کر خوشی گھر ہارم تارم  
 شاد ہوئے گھر ہارم آئے تارم  
 آپ اپنے تعلق اندر ہو مشغول  
 آگہ والا بیچ کل زمانے کی  
 اسرائیلؑ ہی دے بیچے کوئی  
 کوئی قبائل سدا ملکاتے ڈیرے  
 لعل جو ہر تے یا توں لطف لے ہائے  
 جیسے سال ہو ڈگر وچھا کھلے  
 توڑی کھلے جو آبا یوسفؑ  
 آپ لطف لے لوکل کھلائے  
 دسے رہن دیوے یوسفؑ  
 یوسفؑ سے کچھ لطف لے سارے  
 ستوں سال غضب دا چھیا لوکل  
 یوسفؑ ہا یہ حکام نہ لگتے  
 آسین حکام تیرے یا حضرت  
 رکھ لگلیں توں نہیں چاہیں  
 خاص شہادت لگنے اندر  
 یوسفؑ سے کچھ لگنے  
 بیڈک صاحب ولی ساڈا  
 یوسفؑ سے بندہ مصری  
 عسکر شکر کرن اسانوں  
 سب آزاد کیتے میں تارم  
 کرو ذراعت آگہ  
 عہدت دی خدمت سب دے  
 اس آزادی دے میں  
 یوسفؑ سے حق کرن  
 یوسفؑ سے حق کرن  
 کوئی ڈیڈا درد  
 یوسفؑ سے کوئی  
 تے بیعتوب ہی تے

## در بیان ضعف حال زلفخادر مصائب فراق و رسیدن اوبعد از ناتوانی به توانائی و ذر آمدن در نکاح یوسف و رسیدن بعشق حقیقی

و یک کویں مطلوب احمدیہ سے تین پیرن زت نرس  
بت کر کر میندے دھوئی دہر دے دہار سے  
سب مقصود میسر ہوئے جویں ارادت آئی  
شہر و سائے کرم کماے گھر گھر فرست شادی  
گردن سس شاہ پیر ہر نکلوں آئی ہوس بندہ  
باہر شمار بیانیوں یوسف تفتیس کرم کماے  
سے سر ری ڈیکے عاجز درد و پھوڑے لئی  
یوسف دا دیدار نہ بھے چلی سوز جدائی  
جو یوسف دی خبر سٹوے کر دی مل جوالے  
فور اکتیس تھیں قوت پرنوں حال بیل تہائی  
دند گئے سوندھ تھیں غللی تے ہزار ڈیہوں  
بہنایاں پہان ہزاراں تین اوہ پاس نکائی  
کینے زلفا یوسف تاہیں مال لوے نون بندے  
دو مہری کیوں دھدا کہیں تے کیوں ترس نہ آوے  
عزملی اول و یکھ کہہ ایں کرے یا نہ لگیں  
کن دھرے یا کینے پرے چلی ذردوں سنے پکارا  
کر فریاد ہی دکھ کئے مومکوں یا مٹز جہون  
کوئنگہ اس نے عدل کھپا کیا کہ نہت و سیاہ

پسوز غلام رشوں یک بھر جوش فخر دیاں نرس  
توز تعلق چسوز تعلق روز تکلف سارے  
کیے عزیز جنوں آمدن یوسف تھیں چند شکی  
عدل انصاف طریق تھائی خلقت دی آہدی  
شکر کمل ایسا ہویا حضرت یوسف سندا  
حق رسالت یوسف سندی وک بھالیائے  
قلم زمانے شہ عزیزے ترکوں عر کھمئی  
مل غروئے دوست زردی آنسوں کی نکائی  
لوکھ تھیں ایہ نہیں کچھ یوسف دے کھ حالے  
سارے کے چھوچھ عمروں زلفوں کی سیاہی  
ماس بدن سب ہڈوں چھتا بنیا قد کماوں  
طاقت نرس کی چمک زورا قدموں تیز لوئی  
بیسہ یوسف تخت چدا کہیں ایہ زنت فر پھلوے  
کوئنگہ بیٹا کی کھ کرہا کیا کہ عدل کلاوے  
مظلوں ایں تین آہیں کھدا ہے یا تہیں  
تے اوہ جہون عدالت بہدا کی ڈرتے ڈرتا  
او گھناریاں میراں ہیہاں چلی آسے ذر آون  
اے کو کج آکھ ہنہ یوسف عالی سیاہ

گھر میرے کوچ بھرے خرانے جو تنگے سو پارے  
 آج سب دیوان آتش خیراں تے ہویاں زرد اران  
 ہتھوں خالی رہی ڈلیگا کوچ برہو نہیاں بھوساں  
 تے اوہ آتش خیراں والی ہووے نت سوانی  
 نہن ایہ نو دیوں وکی پرے عقلوں گڑسدا عاری  
 رکن کمر ایہ پکا غمدا محکم بند ہدائی  
 لوہا یک ریسا آتھ اُسدے اُسدی بست پیاری  
 میںوں یار ملاوی اسیو آس ولے کوچ بھاری  
 میل میرا محبوب کدائیں میر پوسے میں آئیں  
 یوسف تہاں ملا اکواری بگر ہوا تپ ہیرے  
 ایتے کوئی محبوب نہ ملیا میل تو میں وکس تیرے  
 عرضاں کر دی مٹھ گوائی کدی مٹھو نہ پائی  
 جانے ایہ معیوہ نکارا میںوں یار ملاوے  
 نکل گھروں لیا بٹ نکلے باہر گئی بھاری  
 آتھ واس گئی کر روندی کوچ بلند حلقاں  
 پردیوں قدم نہ چلایا مٹھسے بٹن سرختی بھاری  
 زرد مکائیں گھر کوچ اُستوں خبر نہ ملدی یاروں  
 گلزاروں کرواویں توبہ آتش فرخ سواریں  
 تیں کوچ ایہ خاصیت بھاری نہیں کوچ خوبی ساری  
 یوسف نے مڑسارنیش شرم رہی ول بھاری  
 پاس ڈلیگا ملن تھیرا جیوں چاہے تیں کھلوے  
 اوہ مست شرم کرے آج تھیں جان اعمال چترے  
 شمع پر بار دوویں آتھ درووں دھندلی کارو واری  
 درد ہدھے نے خاک ڈھال اُسدی آج ڈپائی  
 در اُسدے آج ہو سوانی میں فریادی آئی

یوسف یار پیارے والی جو پاک گل سنوے  
 سکیں تھیں زہن بصر تھیں را تیں دے ہزاروں  
 بٹھو صیباں چھپیاں گلاں کر کرٹ کزیا ڈر لوگاں  
 ایوں رشت لٹائے سداے قہقہے ریسا نکلی  
 دیکھن رچھا گیا پٹاں کوچ نشہ بر ہوندا کاری  
 ریسا لہاں پڑانے کبیل نہانہ اور نکلی  
 جس بٹ لوں ایہ سجدہ کردی ہور عہدت ساری  
 ایہ بھی وصل سوال کرن توں یوسف تھیں اکواری  
 بے بجد کوچ ہر ہمت تھیں کردی عرض دھائیں  
 کر حضور مینتر میرے کسے درد تھیرے  
 میں روندی نور دیناں گڑسے غما خود سے ودھیرے  
 دیا غلام تھے نکلی ایہ نت کرے دوہائی  
 ایتے چچین نہ توں تھیں جاوے عرض کرے گڑاوے  
 تاجن زور نہ اکتھیں دست آنت ڈلیگا پاری  
 کتھہ گھروں سٹ باہر پھڈی عشق نچے ویاں سٹاں  
 چھوڑ گئی گھر بھیکر واری ہتھوں چڑھی تھاری  
 گئی او جاڈ گھرا توں روندی خود آڑی گھر پاروں  
 واہ مشتاکر بڑوہ رکھیں نہیں ول نظر اولاریں  
 چہے دھتھل تھیں اٹھل صحت تھیں تھاری  
 آہے ہدوں ڈلیگا ولوں سی ول توں بیزاری  
 جان، ول جس بیڈوں کتھے اوہ مڑیاو نہ آوے  
 بیوں شرم اجازت دیدی بچھاں حل گڑاوے  
 گھر تھیں گئی ڈلیگا باہر روندی زارو زاری  
 وا دردا میں مشتق اوچاڑی کلید گئی رولائی  
 محرومی کوچ مار گوائی جس دی ہے پردہائی

خبر کہ محبوب میرے نون و کجہ کوسے دکھ میرا  
تے ہے لائق رحم نہیں میں کہتیوں ہو ستماری  
میںوں چھوڑ گئے نون و دروین میرا حال مبتلا  
ہے ناراض میرے اوہ ظلموں میں کہتی بھرائی  
کہتیاں دانش بدلہ پلٹا سوز برفیق جدائی  
ہے پرواہا شہنشاہ قوس نکلا دا ڈال  
آس وصل جھیری ایک دل تے لہراں مارے  
میرا دل عشق تیرے گل مڑی جس مٹوں گئے روی  
ہے ہے عشق میرا جیانی جنت ہے گل تموزا  
سندھ و گل رکیندی اُس در آن پھڑو ہتھ میرا  
گھر تھیں باہر نکل ڈیٹھا روندی پھرے تنہی  
اوہ اگتے ایہ پچھتے پچھتے رو رو کر دی ڈاری  
دو دھیرے پر زور ڈیٹھا میںوں کھج لیائے  
توں ڈروا تے فرش نکلے ہر دم نوبں ہنڈا کے  
پر اسٹین دکھل تھیں کر کے تون میںوں پساتے  
لمبیاں تور پٹی سلا دھتیا حال تیرے کر بندی  
لے تون دوس میں حال روئیل تھدے وین کریں  
دائی و کجہ رووے دکھ اُسد اُسنوں خبر نکلی  
تے اوہ حال ڈیٹھا والا تون وچ نکتن نہ آوے  
جان جمانوں خبر نکلی تے سفا دلوں جھلوے  
میں خزاں پڈائی تیری میںوں چھوڑ نہجائیں  
میں گھراوں اُڑ آئی تیرے عشق اوچائی  
بھرا نور چکھو چہر آن دکھا اک داری  
وہندی ٹھٹھ حسن دی ویکھل اُسدے نورانی  
کلی رین وچھوڑیاں والی گیسو دی زلفانی

لائق رحم ہواوں ہے عدلوں کرے کرم دا پھیرا  
تک بھی اُسدے فضل کرم دی آس میریل بھاری  
ہے اوہ پار گیا مٹس تھیں میں دل موڑ لیاؤ  
ہے میں رو رو دا من پھڑا اس نے سونہ ٹائی  
ایداں پڑے رہیا ہے کلّ اوہ واہے پروائی  
در تیرے سب جنت سوالی تے میں سب تھیں غالی  
کھ بہشت ہووے ہے حاضر کہدی نہ نظر مارے  
آتش دوزخ دی دل میرے علم رکھتے وچ سوا  
ہے ہے برا نہ حالت دوزخ کھنی اجر وچھوڑا  
دُر اس دے لُپھل میںوں میں دکھ سبیا تھیرا  
کمرے نکل تری اُٹھ دالّ اوہ خزاں پڈائی  
میں واری فرزند پیاری تیں سر ششکل بھاری  
ایہ لہاس تیرے دکھ جیتنے چا میرے گل پاتے  
توں اوہ عجز جوڑ رکھائے ہے میں پاڑ گوائے  
جل تون جتکل پھیں ہالیساں ہتھ قسمت لیجائے  
واہ واہ میری طاہندی تے واہ جرتندی  
بھرا آہیں توں ڈرووں بھریاں میں رووا بھریساں  
دائی پر ناہیر دکھل تھیں رو رو کرے دہائی  
تاریوانی نا اوہ حال عقلوں نور سدھلوے  
میںوں چھوڑ کیوں کہتہ تے سفا دورو کے فرلوے  
اسٹان دے بدلے وچا حق چلے کجھ پائیں  
روڑی پھر پھلی دکھ تیرے رہوں اُٹسے سازی  
مل میںوں میں غلام تیری کر سلا خدمت گاری  
شیریں لہاں تھیم بھریاں تے اُٹوڑ چھٹائی  
زلفاں دے زنجیروں دے وچ قید پئی جھولی

گھدیوں دو زلفوں دیکھنے سے ہو خط رہنمائی  
 نور پذیر کھتے جبکہ تپتیں روشن چار چو پھیلا  
 اسے زلیخہ جیسے خیرا جہنم جلوں میں واری  
 دن کئی توں میں کمر نشوں سے میں تمیں ملیاں  
 ہے وچ درد حیرت سے میراں اکھیاں جلیں ملیاں  
 آ دلبروں دور نہ تھیں سے ہارے پر سے  
 جن اکوار ملندیں کیلنگ ولوں دگیدیوں میرے  
 ایہ دل دید ندی وچ ترا پنے گیا گھر گھر سے  
 وچ اندر بھری میں تینوں بھدی ہار چو بھیرے  
 ہے توں چھوڑ گیوں وا دردا الا رقم اسانوں  
 اسے سلطان مصر دے والی داگ ہوار کوا نہیں  
 کوک کراں فریادوں میں درد اور بھرس سلطانوں  
 توں اہو مل و پڑیا ہوا و پچیوں بازار گاہوں  
 توں اہو میں کر پڑوہہ میں خوشیاں کوا دیاں  
 جاں توں وچ لطیفے انجلی نکلاں آن دکھلیاں  
 وے میں واری توں اہو وہاں برسو بنے تھیں وہاں  
 جس دل نے نکلی ہو کے چاہیہ دردیں ڈھولوں  
 میں ہلماری وے سلطانا وہ دلو تھیاں شاموں  
 سے رل ہنسوں پیا و پھوڑا روز کھڑی ٹھوٹاں  
 ایہیں رونوئی شہوں باہر کر دی زار چو راہے  
 نکیاں دی اسی گل پدمی ٹوسف دے وچ راہے  
 راہ جن دے عشق سنگر بیٹھا مار نظارہ  
 لافر صید رہوں وا پدہ بیٹھا گمت چاڑا  
 آپے بعد سینے ہوندی ٹوسف دی سواری  
 لاکھ چار سوار تھی سیر چڑھن بھاری

ہو رخ پر محور دیکھنے سے ہواں قربانی  
 میں محروم قدیمی ہادی زہر چراغ اندھیرا  
 رحم کما کھتے حال میرے سے و کچھ میری ہداری  
 توں آج غم روا جب سارے میں مددی وچ گلیاں  
 درد میرے نے ملیاں دلیاں میں تھیں ملیاں جلیاں  
 میں مرساں دل اس چو کی ڈگ قدم وچ میرے  
 میں دنیا تھیں کڈوری ہاندی دل دردیں کھرے  
 جاں سے تو پھوڑندوں کھرست کیوں تھ میرے  
 نہیں ہیں میں دھتھ ہارے توں آجے ستا کیرے  
 نجل نہ نجل ناگھں دار میرے چلاں نہ پھوڑتاں  
 نجل بھلاوے پھیر عرق آ دیدار کراویں  
 توں اہو تڑوہ میرے گھرا تے آج شاہ زمانہ  
 تے آج دیکس مصر وچ تھیاں سب تھیں عالی شاہوں  
 تے آج ملیاں نام تریاں سارے دیکس دلہاں  
 توں جانے یا اہو ہلنے جس نے رو رو پیاں  
 اہو بڑوہ وچ مجلس دیکوں دیکس گیا پے روٹوں  
 اس دانوں سر سسلی تھیاں ہونے تھیں آنسووں  
 جس کھر تھیاں گدون ناہیں اور گھر ماتم خانہ  
 واہیلوے اہو کیوں نا رووے ساڑ تھیں ویرانہ  
 تھے عشق سکھلیاں تھیں حیرت دے وچکا ہے  
 کیدی ہووے جو یار اسانوں دیکھے ہاں نگاہے  
 کیدی ہووے جو یار پیارا فطوں کرے نظارہ  
 کیدی ہووے صیاد میری نظروں دتے دو کاڑا  
 گھہ گھہ گرد سوار چو طرے رکھدا نہنت واری  
 کئی ہزار تھیب گاڑی نہنت عد نہ آئی



والیا ملک مصر دیا حضرت شن با بیویاں آپہیں  
 آزل و کچھ میری ناداری ہو منصف میں واری  
 اک دن ساں میں سرور تھی تے تون بڑوہ آبا  
 ہونیزے میں درد سلاو تے نا مار ادا میں  
 چاہز میرے سر ظالم کو قن تن کر گرد ادا میں  
 درد تیرویں لاکھ دن تھیں ہوون سردا میں  
 ڈھولڈی میں اس وچ راخصی کر چا پور کھلوکے  
 میں ویاہر تھنہ دی خواہیں آویہار کر ایں  
 سبے قدریں دیں مالاں لوستے کریں لگھ کدا میں  
 تے ویاہر و پچھنل اکھیں گیل دور ادا میں  
 سابق برق و کداں دیں پچھل ویرا بنے سر میں  
 تے میں ڈوب خوشی دیں پچھل در تھنہ وچ دیں  
 ہو سہ نور اکھیں تھیں میں جن کھکھ چھلنا دکھ پلا  
 تہ میری تھیں چتر و خلدے پنگھیندے پز ہلدے  
 سبہ رہا سرخت پہاڑاں اوہ گھد سوچ چل وے  
 بننے حال میرے تون پلا یا جنش وچ آبا  
 ایہ رحیم کریم تھو اول کوہیں کل جمل جاوے  
 تیں ہنیا خود سروا دلی پھر کیوں رحم کھانے  
 میں وچ درد تھنہ وچ واپنی ہتھوں گئی جامل  
 انکھن تے آفاق تھی سب ہتھیں نورانی  
 رنگ نقل گئے ہتھ ہتھیں گھیاں پھر نیں پیاں  
 نا اوہ میریاں محمد ادا میں نا اوہ کر نہ سلیے  
 نا اوہ وچ محل شندے ایہو خلق رنجیلے  
 میں دل آہل خونئی تیقا میرا شرع سپینا  
 میں میدان تھو وچ حاضر بن چائیں پچھل

سن جا میں فریاد بندگی دی دوڑ دوڑا ناہیں  
 میں شکیں شادماندی تون کردا میں غزاری  
 دیا دیا رہے دم میرا دیکھ سسر دیا شہا  
 اوہ دن یاد نہیں ہے تھیں آتھیں سن چائیں  
 میں پھونچی کر قصد اتفاقیں بھدی تھنہ نا میں  
 کر پڑے ایہ تن ڈھیا مارا اچھا وچ خاک رانا میں  
 انت ڈھل وچ میں کپ مران تے دریا وچ روکے  
 اسے ٹھس تون کون چاندوں و کچھ میرا لگھ چائیں  
 عالی قدریاں دایا شہا و کچھ نتائیاں نا میں  
 شادماندی و کچھ ہماری پادیں گھہ ہزا میں  
 یمن گن نشے دیں تھو یں عرس و گدیاں دیں  
 ویریاں تے سر ضربیاں سیال فرق تھو وچ آہیں  
 جاں تون نور اکھیں دا میرا اکھیں وچ نہ آبا  
 فرج کوال میرے تے شہل پریاں سوال گھدے  
 حمد و فاتح میں دل بھریا جو وچ روز ازل وے  
 میں انجان نواقص دیں بھار ویسا سر چلا  
 وہو تجب ہے آسے تھیں میں پر ترس نہ آوے  
 مل جد سے پوری روون تے غم کھانہ پرانے  
 آق و کچھ میری ویرانی حیرت تے جیرانی  
 میں قلی گھر میرا فانی واہ وا سر گردانی  
 میریاں ہوہ سر کشیاں ٹھس و کچھ کہہ سروا گیاں  
 نا آق میریاں سیال رہیاں نا آق خوش قیلے  
 نا اوہ رہے سوہا نمارے مست دو یمن دلیے  
 کھکھ چھاکھ سے سرچھیاں چاندیا سو پیاں رابیا  
 پان گن میں کڑی ڈھیل قاض وچوچ رابیا

ایہ ایویں وچ لنگر پنہمی رو رو حال پکارے  
 گھوڑے فوج لکھنوں وچ بندے سنوں کوئی جانے  
 اندر شور آواز نہ سندی لنگھدا لنگر سارا  
 ایویں جلی گڑاؤے نو سٹ کرے نویں سرزاری  
 ڈور و ڈور تیب پکارن ایہ سن کرے دوپائی  
 ڈور ہوئی میں ہونے کوں بل سواں وچ ڈوری  
 میں کول پتھیں نیزے سوسلی ہلکیا ڈور و ڈوری  
 شوق جمال جمیل جن دا کول پاس کریدا  
 گرداڑے سماسپ سپاہوں اتوں لکھے دو دیرے  
 فوجیاں و سوج رہاں ڈکری وچ آہیں دل ساڑے  
 بے کورہ آپ نہ نیزے آوے زکلاں شبنو وچ فوجیں  
 چھائی ہے چا اسپ چڑھاوے کے سپاہیاں تائیں  
 جلی کورہ گھوڑاؤے سف والا دھرتی شب و جاوے  
 ایہ جانے پتھہ نو سف جاندا اتوں دوڑی جاوے  
 اک دیوار کرن نوں ترے آکھیں نظر نہ آوے  
 اتوں آگ برہندی چٹکے بے تریاں کرستی  
 تے حرام ہوئے کھمہ میوں تے خواری پائی  
 رتے دوسری ڈسے زاری کوئی سین کیندی چیدی  
 مٹاواں شرب تلی دل برہوں طوے طاعت تھیں ہاری  
 تین غمناں نے گھروں اجاڑی تے فرقت نے لئی  
 لاس لئی میں ہم موڑی توں گھاری پارا  
 لاس لکایاں غمناں تھیاں اتوں آس تڑتی  
 ایویں کر دی گریہ زاری برہوں لاپو لکھے  
 جلی نو سف دا لنگر لکھے آس تڑتی جلوے  
 اسے سجدہ ری میں تینوں ساری عمر پیندی

دیکھ سوار سٹلی تائیں ہت ہو جاوے کنارے  
 تے ایہ کرے دو چیزے زاری ڈور پتھہ دکھ چھانے  
 مڑ کئی وچ داخل ہوندی روندی حل آوارہ  
 وچ لڑکیاں تھیاں نو سف میں ایہ مڑ گزاری  
 دور ری میں مڑ تھی ایہوں دور کیتی  
 نیزے ہون دیو اکواری دیکھ لوں لڑے ٹوری  
 دور اوو تھیں دور کریدی کونہ دور ڈوری  
 آپ تیب جلال اوچھیاں دھک دھک دور شیندا  
 فوج تھیں ہاں گراں نو سف کھنڈہ گھنڈہ دل میرے  
 بھلا ہووے بے گھوڑا سدا شیل بیٹہ اناڑے  
 ایہ مراتب ریشق تھے واقدم وحرے جاوے میں  
 نو سف دی وچ فرقت موئی کھس لوک کدا میں  
 چھائی وچ ڈیکھا اپنے سٹ دیندی پاسے  
 وچ سواراں رلانہ مٹاڈگے کدی اٹھ دھلاوے  
 اکھوں کھے تک نموے جیڑے کر کر زار سٹاوے  
 تے ترفاں تے ثابت تھیں جیم جلی غم لئی  
 دال دکھل نے توڑ گوائی ڈالوں ذبح کرنی  
 تھیں شکار ہوئی میں تھی سدا مبر وچ کھیدی  
 خوشے غمور غمناں دا ہویا سینوں حلق و ساری  
 جھف قرار کیتی تھیں کاتوں کرم کھنڈی  
 دتو ساری دل تھیں نو سف بے ہاری دل سارا  
 تی یادوں میں وچ جدائی ہجر جنم سٹی  
 تھے کچھ کچھ پیش تھلاوے ثابت پار ملاوے  
 بہت اگے جا تھیں نواوے رو رو عرض آوے  
 دتھ لکھی میں وچ وچ پھوڑے رہیاں زار کریدی



میں شمس اور شہہ نامہ قدر جدائی بھاری  
 ہے راکواری طالع میوں کے شہار کہاں  
 رہوں لٹ پئی گھر پاروں گنت بندی آذواں  
 کھاس منہم نکلا ہوا ایہ ڈلیٹا بھانے  
 تیں نیروں خود حش جھائی لائیں مھکن برائی  
 رینی محبوب تیار ہو لائی تین دل دا ورتارا  
 بالجووب آسے بھی اویں خودوں کدی نپاوسے  
 زلم رہے وچ دل دے جس جس آخر تک سینے  
 دل آندا خود کرے پھارن آئیں کجریاوسے  
 ایہ اپنے وچ درد تھیل کر دی رہے دہلی  
 ہوریں دل دھیان نہ تھیرا پتلی رنہت بھاری  
 کے ڈلیٹا جو سف تا میں خود میرا دل جانے  
 دل دھڑکے تن ترے میرا پکڑھے وچ مالاں  
 تن میرا کتھ ریا نمونہ آندا مشق حیات  
 تے تین فرق نچاپے آستوں رانک تے وچ دوڑاں  
 ایہ پوری وچ مشق مراتب شوق سٹالی ٹوڑوں  
 دلبر دا رخ چلوے کرا نزدیکوں تے ڈوڑوں  
 عال شرط ان لبہ تکن نوں فی جزا ترا ہوں  
 اس منزل وچ انساں آئیں دی ملامت مابھلی  
 اس منزل جس کھلون بھوسے اوسے اور شرف جس  
 گئی بہار خزاں رت آخر پتے نکتے سمجھ جانے  
 دھکے تین پے دو طرفے رنہاراں وچ نوئے  
 پھت پیادل ہتھوں دھرتی ایہ بھدی اچھ آئی  
 حش ریا یا غدی زاری گرم آہیں یا سروں  
 آٹک آئیں دے کائے روزن تو گن گئی وچ کھل

دیہ مشہود میرے محبوبا یار پٹے راک واری  
 یار پٹے دکھ جھوسے میرا پوریاں بونہ مرادوں  
 اسے مشہود ہوئی میں کھاسل میریاں تین فریادوں  
 ایسا حال رہیا جگ دیتے پنتا حش رانکے  
 بالجووب بھا وچ آئی تے اوہ خودیوں قلی  
 سیر علی و محبوب مڈاں نوں شکر کیا ہوا سارا  
 سیر من محبوب پکارے جان کھی دل آوسے  
 دل دھڑکے جان دلبر آوسے شب و شبے وچ سینے  
 جہوں سواری جو سف سندی اس رہے دل آوسے  
 ہور لکھن سے لاکھ ہزاراں آستوں خبر نکالی  
 لوک کنن تہہ کجھ چاہیے جو سف دی اسواری  
 تینوں آئیں نھر نہ آوسے جو سف کوں بچھانے  
 وچ دماغ رسپے پوڑسی کر دی مات خیاں  
 جو سف دے اس گھوڑے والا شہید جی وچ چھاتی  
 ایہیں جلدی کر دی ڈلیٹا پر ٹوڑے وچ سوزاں  
 دودھ سفید گیاں ہو ڈھالی شیروں تے کھوڑوں  
 نورو نور ہوئی اوہ تین من دلدے نور ٹھوڑوں  
 خود جس دوڑ لاکھ دلبر بھل نہیں اس راہوں  
 ہتھوں سک گیاں ہو پڑے دور گئی وچلی  
 دغاں جس سونہ غلا رہا سونہی جڑے صدف جس  
 ماں پڈوں پھت گلن لگا واگوں پت پھانے  
 اس دنیا دی گردش امدار نوں پھانے ہوئے  
 بھکیا تہہ گئی ہونہیں مشق نوہ دیکھائی  
 بندو بندے کجھ نہوں تھلیں کے وچ ڈوڑاں  
 راک دن دوڑو زاری کر دی یا رملندیاں تہہ لگاں

اے مشورہ منجھی مریں جن کر مقصود روئی  
 تے میں وچ مہلت تیری ساری مگر گزاری  
 پر میں کدی مہربان پائی پائے درد و دھیرے  
 دکھ میرا سب مسلم تینوں عشق بگر وچ سیلا  
 کر مدد دو کرے کابل آن مقتل میرے  
 تے میں اپنا حال سنواں کر کر گریہ زاری  
 کر میرا مقصود میتر ہے راتا دس تیرے  
 تہ نوں حضرت نجفؑ والی پاس سواری آئی  
 دکھنے کھا رہی ڈنگ رہے رہی مہربان نکالی  
 کون ایسی توں کی کٹھ کر دی پتے تہ آن پلو چھالی  
 جن اس رہیا آس کوئی دردوں بہل ہوئی  
 اے بہت غلام تیرے کونوں میں <sup>۳۰</sup> نفع نپایا  
 کس پھاڑوں چنگ لیا کونوں بت سازوں مہربانوں  
 ان بوں گل میرے غلام ڈب کیوں گے کھلے  
 میں ٹانگی دے سر تیروں کس آفت چاہ لاپس  
 توں سڑوی توں تازہ بوں وچ سانیا خود پڑ پڑ کے  
 تم سینے وچ آگ آگے سو میرے دل بجز کے  
 ہو مدد کم گواؤ نمارا یار دو ڈو نمارا  
 خاک آگے توں جیل بچھ بلیوں آگ ابھی گتے  
 پڑھناں رہے گل تیرے جس غلام توں گھڑیا  
 تمس دل ٹھکدے رہن ہمیشہ دونوں دے وں چھلے  
 چوڑ چھٹ کچن ہتھ خالی جھاڑ پتے سب چارے  
 ہورں دی کر سیکس کیونکر توں مقصود روئی  
 ڈب مرے بو تینوں جانے مقصد دیا نمارا  
 طالع میرے چل گھر آون وچ کچھ چا دھکتیں

لے بہت نوں رکھ اگے روئی پاروں جہوں اوئی  
 دیہ مہربان گتے واہ تیری جن میں ڈھکیں ہاری  
 کر کر عرض مہربان سنگیاں میں دو روز تیرے  
 بدلہ کٹھ مہلت سندا دیہ بیچوں فوج دیا  
 ہے اوہ یار پیارا میرا وصلوں کچھ پرے  
 چوکھ میرے لوں اوہ جن دووے زخم کسے کواری  
 میں دوواں وچ آسداں آسداں اوہ دووے دکھ میرے  
 ایہ زاری کر بہت دے اگے باہر واہ سدھائی  
 اگے واگ ڈنگ اوویں کر دی رہی دہائی  
 تے اوہ آسداں گریہ زاری کٹھ نہ اڑ لپائی  
 فوج و مہربان ڈنگ روئی کوہرے ملی نہ ڈھوئی  
 سڑکی دل روئی آئی دل وچ غصہ آیا  
 توں واہ جز پتے غلام یہ گھڑیا بدکاروں  
 عمل میرے واہ و تہا بیچوں میرے عمل کونے  
 چتر پیڑیں ڈوبن والا توں میرے ہتھ آہوں  
 میں بھلی کیوں پونجیا تینوں مگر گئی سڑ سڑ کے  
 توں و تلوچ چھائی گھوں زخم تیرا دل رز کے  
 تنگ نہیں وچ تیرے کئی توں ہیں تنگ نکارا  
 میں کیوں ہتھار گڑ گویا دھر دھر تیرے اگے  
 پایا یار دیکھو نمارا وہیں جنم سڑیا  
 توں ووزخ واہن پگھا سزان تیرے پوجا دے  
 تے مقصود جو ممکن تھیں روزہ سدا جزا دے  
 ہے مقصود ریوں ناکھوں تیرے دس نکائی  
 مقصودوں توں آپے خالی سب نہیں آپ نکارا  
 آپ و تہا توں جنوں خالی ڈاکیا کٹھ نککتیں

تیرے اگلے کر فزواں میں سب مٹ گوائی  
 ہو کج حال تیرا میں جانا اگلے سچے نہ آئی  
 چیلے ہاں چیلے تُو پاسے تھے تک بٹلا  
 کہیہ سواہ چنگیری تھیں جس وچ کئی نری  
 تیرے بیچارہ تیرے وچ تیں توڑ گواں  
 بکود کرے بو تیرے آئیں یا تے توڑ گواں  
 ویلن سن کلام جاتوں توں محروم بچارا  
 تے جہل ہفت کوئی تیں وچ اسے دشمن مودارا  
 تیں زب دہی میں کندی عقل قیاس پاری  
 میں تیں کیوں زب بٹلا میں شیلان بھلائی  
 جرم ہواہ ہوس دے ہمت دی کیتی مٹلائی  
 عیوسف دا زب قدرت واد کج کتینوں پلا  
 عیوسف دا زب سب تھیں بنگا خلق او پانندارا  
 عیوسف دا زب دلہیاں جالے جان پھیلا تارا  
 عیوسف دا زب حاضر حاضر آس پار پانندارا  
 عیوسف دا زب سب دا مالک رحم کلونندارا  
 عیوسف دا زب سن قراہاں درد اخونندارا  
 عیوسف دا زب پاک شریکوں اک سدونندارا  
 عیوسف دا زب درد منداں دہی درد بٹلونندارا  
 عیوسف دا زب تپا خالق خلق بٹلونندارا  
 عیوسف دا زب تپہ کردیاں پار لکھونندارا  
 عیوسف دا زب ریز دے بیڑے بنے لاونندارا  
 عیوسف دا زب پاہم رواں کھلا ملونندارا  
 عیوسف دا زب ہنر اہل بند پھوڑا ونندارا  
 عیوسف دا زب تیریاں دے سر تاج رکھونندارا

توں نامیں واہ نہ وئی نفع نہ ہیا رہی  
 سب جہاں توں شدا نہیں کر دی شور نکالی  
 کٹاں دے وچ نئے کارن کیوں نہ چیک رکھیا  
 توں بے زور نکال جاہز تخت تیری بے شری  
 کئی موڑ سلاں وچ دھرتی جی خاک راکواں  
 فخر خوشی نہ تیں وچ آوے فرق نہ تھو دہلوے  
 قدرت علم نہ تیں وچ کئی توں تپاک نکارا  
 کڈاں مہارت لائق ہو میں کیا بٹونندارا  
 میں وچ جان تے تیں وچ تپا ایہ نا کھچھ وچاری  
 بہار تیرا میں چکی پھوڑی میں وچ عقل نکالی  
 کھلا راز دیونج جانا ایہ دکھ درد تیری  
 جس بڑے توں تخت بٹلا سر تے تاج رکھیا  
 توں میرا زب سب تھیں مندا کم گوا تارا  
 توں میرا زب کج نہ چائیں مفت ستونندارا  
 توں میرا زب کچھے پانوں کتے کھلونندارا  
 توں میرا زب تن اپنے دی خبر پانندارا  
 توں میرا زب گنگا یولا مفر کھپونندارا  
 توں میرا زب وچ پھاڑن زلمن بٹونندارا  
 توں میرا زب دو من ہمارا مرض ودھونندارا  
 توں میرا زب پاہم ہائے کم نہ آونندارا  
 توں میرا زب پونچا کردیاں دونڈ پانندارا  
 توں میرا زب ترویاں آئیں فوق کلونندارا  
 توں میرا زب زلف لوتے ٹون لکھونندارا  
 توں میرا زب کھٹیں دس دیاں ڈکھیں پانندارا  
 توں میرا زب تار تاروں توں خاک رکھونندارا

تُوں میرا رُت آپ سِکھل اُٹھتے کھلنارا  
 تُوں میرا رُت زکھنل دے کھریں وکھنارا  
 تُوں میرا رُت آپے وکی لیکھل نونارا  
 تُوں میرا رُت کُملن بندیاں تھیرے کونارا  
 تُوں میرا رُت رپ نہیں میں رُت کیمابچھتلی  
 تُوں میرا رُت ہرگز نہیں حُسم کریں سوہاری  
 یوسف رُسدی پُجا کردا اُسدے بیڈ نکل  
 بس یوسف دی شکل بھائی اُس بن ہور کیا  
 میں اس چھوڑ تھیری دل بھکیں دادوہ کھال میرے  
 میں بد قسمت تُوں جاں مائی جسٹن گل اند میرے  
 میں سب اُسدیاں مستل مٹیاں توڑ علاقہ تیرا  
 اوداک رُت سخی جگ بندہ اسدیاں مستل حال  
 ہے میں تپا رُت پویندی کیوں ڈر ڈری دیراے  
 پھیر ری میں جدے کدوی لیک متھے تُوں ادا  
 بُن کھی وچ کس دہلی تینوں خبر نکالی  
 کراں سہاں سوچ روکس بھلان بھلویں بیوں  
 سپر ہیری یا وہ سیرا گھڑ دیاں پوسے نہ پتے  
 مشرانے دنوں کھندا ہر جا کھندا تیرا  
 تے تُوں پورا کدی سوئدوں بے زورا معذورا  
 کائے جن گواے لائوں تُوں دکھتدی ڈھیری  
 جاہ ظلم دل جیاں ترضل تُوں کیا مغز کھپیا  
 توڑ گویا خاک ڈالیا صبر دے تُوں کیا  
 ایہ سب قرہیئے دل دے رو دواگ بچھتی  
 اے اللہ تُوں واحد خالق توہیں نکھت لویلا  
 جو چاہیں سو توہیں کردا نہیں بن ہور نکالی

یوسف دا رُت جو کتھ چاہے کر دکھلنارا  
 یوسف دا رُت زمین لک دے کش لکونارا  
 یوسف دا رُت حال وال روک کو اونارا  
 یوسف دا رُت وچھڑیاں تُوں موڑ ملاونارا  
 یوسف دا رُت رپ سھاندا اُس بن رُت نکالی  
 یوسف دا رُت رپ اسدا اُسدی طاقت ساری  
 تیرا نام نہیں رُت مٹوے اُتقرب اوہلی  
 یوسف جیسے بندے چدے وہ اُسدی دہلی  
 اے پھر خود بندے چدے بھتیں مت مانگیرے  
 پناہیت دا میں گوہر توڑا دل سنگ تیرے  
 واک رُت سھاندا مالک خالق تیرا میرا  
 اُسدے ہور متقل تاہیں ہوا سب دا وال  
 تُوں پھر وچ رابے اڑیوں میرے کم گوائے  
 میں تھیری بھل پُجا کیتی کھوں اُتڑ آئی  
 قدر نہ مل رہا زکھل کپتلی خاک اوڑائی  
 تے تُوں کم نہ آون دلا کیا کراں بُن تینوں  
 رچیاں تُوں نہ بھس لاق تیرے بند کوائے  
 سبے ظلم وہ میرا ہونوں ہونوں گھٹ تھیرا  
 تون دہوچ کیا ہونوں کھائے دہوچ پورا  
 کلی روک چھڑی کیوں میری اتے کھ تھیری  
 کھا خندہ کدھ کھی وچوں باہر مٹ دکھیا  
 تے اک پھر اوسے پھتا سُر اُسدے وچ لایا  
 کسوں طعن عواذے کیئے اوہ تاپیں شے کھلی  
 وڑ کھی وچ اللہ اتے رو رو پس لویا  
 تیرا ہور شریک نکالی تھیری بچ گدالی

سب ستارے سن اٹھائی وچ فریہا دوڑائے  
 دائم قائم توں اک والی تیں مُدھ آنت نکلے  
 توہیں میرا دل غم پروردہ کیتا مُدھ بندا  
 جلی میں آپ جلی گل نیریاں تہیں میں دکھ پلا  
 واگ دلاندی تیرے قبضے تیری خلقت ساری  
 قوسِ آخر خبروں تیں غفلت بلہ کہاں  
 ہر قسموں توں پاک ہمیشہ ہر خوبی تیں آئیں  
 چھوڑ تیں ہمت زبٹ بنایا ہویاں او سنندری  
 چھوڑ تیں بے راسے پگی رسی مُردوں غلی  
 بخش رہا میں او سنندری توں یوں بخشارا  
 استغفار کسے سو سواری دو دو عرض سبلی  
 تیتھیں دُور ری میں عمریں آج ڈھکی ڈرپدے  
 نوسف سبیل ملن اُوکھاری جانہ میرے مُدھ سدا  
 چھوڑ مُدھ ڈروڈے ڈکیں خوشیوں سن ہزاروں  
 اکتے وانگ جھگی تھیں نکل رستہ مل کھلوی  
 سدا اللہ پاک خدا دی واہ واسے پرواہی  
 پروانہ سرتاج دکھانے تخت دیوے سلطنتی  
 تاج بٹے تے دولت شکست رُجب بندہ پواہاں  
 پرکسی وچ دیس پرانے مُدھ کرن دلخواہاں  
 واہ قدرت تے واہ واہ رحمت واہ واہ شہبازی  
 نوسف دے وچ کن پلو چلوے کوک ڈٹھا والی  
 کینک کھل تاڑ ہویا گُزاری حالت بھاری  
 جن ڈٹھا نیزے ڈھکی کر کر سوز سوایا  
 دیہ اُصاف تدریں ددھوں خاص پانی پن کے  
 جاندی تیز سواری والیا ڈاگ ذرا گلیاں

توہیں سورج چند ہلکے وان تے رات ہواہے  
 رنگ رنگ بھائی دُنیا عدت عطر نصرائی  
 توہیں شہل میرے دلبردا سرگیا نور قمر دا  
 تے توہیں دل ولبردے نوں میں گل ملہ بھکایا  
 توہیں مقصد دیو لہارا حکم تیرا سب جاری  
 اک پتاہن تیرے مسکوں ہرگز بٹے نہیں  
 ہر جا دیکھیں مُدھ دعائیں حکم تیرا سب جائیں  
 کم گئی میں راہوں یارب نکلا کئی بھاری  
 قوں کاور توں حاضر ناظر اُوکھ آرتُم والی  
 بھل گئی میں یوں رہا سما داں نکلا میں سارا  
 کر باقرار گلہ ڈٹھا توبہ دے ڈر آئی  
 پاک اللہا شہباز فضل تیرے نے بھارے  
 کر مھوڑ بندی دیں غرسن بخش قوس پھکارے  
 عرض قوں پئی ڈرگاہے رہیلی رحمت ہارن  
 چاں نوسف مُڑ سیوں آیا اٹھ ڈٹھا روئی  
 نعو مار پکارا چاں اس ڈھکی عفت شہلی  
 سلطنتوں نوں چھوڑ مُدھ پوسے سرگردانی  
 موتیاں بھرے خزانیاں واسے روکوں جاناں  
 دیس شہل دے کچھ اندر ڈلن پنے وچ داہاں  
 واہ اللہ دی بے پرواہی واہ واہ پاک اہلی  
 لے پیغام ہوا سدھلوے حکم کرے زبٹ عالی  
 چاں نوسف دے ایہ آوازہ گوش پیا اُوکھاری  
 حاضر کرو پکارن والی نوسف نے فرمایا  
 ہو جا کھڑا نہاں نوسف کھل میری بندہ منگے  
 میراں سن فریادیں جائیں میں دل نظر اولاریں

وہ تھا میں تل کھڑی دی دیکھیں عمر وہی  
 تے وہ گھوڑا پھڑے لگاوں رو رو کرے وہی  
 تڑپیا کہ غلام تائیں اُسدی کرچ کاری  
 اللہ وہوں یوسف تائیں ان سلام سلیا  
 فرادی دا اپنے کتیں جن بے دکھ ہو پڑا  
 طرف ڈیلا ہو شوخہ سخن چٹھے بھر آہوں  
 کہ پڑھی کی دکھ تیرے سرتوں کیا تختی پئی  
 ہوش پئی بھر آہ پھارے یوسف بھل جاکیں  
 اکھیں کھول نظر کر میں دل دس مسروا پشما  
 لکھ اُسوس قبری پاندی آن کیوں مہلدی چاندی  
 واسے درخ رسوں بے خبروں پان کی کپ میری  
 عشق تیرے نے حضرت یوسف میری جان چاندی  
 شوق تیرے وج عمر وہی تے توں خبر پائی  
 میں ڈردیں رو عمر کوئی اسپہ پھان نہ آئی  
 میں خود کون میں کی دستک خود تھیں آن پرائی  
 آپ مقام منع تھیں تو ہیں کُل تفریق دکھلی  
 کون کوئی میں ہوکے تیب اپنا حال ستوں  
 فویر لیس تیرے تن یوسف میں نت پاون دانی  
 سوچیاں تڑیا گل بیواکن تہ پندون دانی  
 سنگھی داہ تیری وج زلفاں بس بڑاون دانی  
 میں اوہ پاندی حضرت یوسف زبیر پاون دانی  
 نینے دے اوہ قول تہاے پار بھنوں دانی  
 پڑاروں تیبیں دکھ سے تائیں تل لیاون دانی  
 تے تی بھی ڈرنا سے تیرے دعل پاون دانی  
 تے تھیں وج تھیاں اکھیں سرمد پاون دانی

ایک کترا ہو چلا جاکیں میں فرادی آئی  
 یوسف پھان پڑھی ول انا وج پھان نہ آئی  
 یوسف چانا ان نامنی ملامت مند بھاری  
 جبرائیل خدا دے کھوں امان تھیں آیا  
 ہو نہ کھڑا جاکیں یوسف اللہ نے فرمایا  
 سن یوسف کہ کھوزیوں آیا ڈرنا خوف انہوں  
 کون کوئی توں رکھوں آئی ملامت تہہ کیائی  
 گل سنی بیوشی آئی تھان ڈیلا تائیں  
 پشما دایا دیکھیں پایا میرا بے پردا  
 مصر تیرا تے سب جگہ تیرا میں بھی تھئی پاندی  
 آن پچھان تھکدوں میںوں ہوئی نظر اوچیری  
 توں بے خبرا خبر نکل میں سرکیدی پائی  
 درد تیرے پڑے کر کر میری خاک فودائی  
 میں وج میں اس شوق تیرے نے دین نہ دئی رانی  
 کون ہو میں کون سداوں کون میں میں کئی  
 کی آکھ میں رکھوں آئی آئی تے کرائی  
 کون کوئی توں پچھیں میںوں میں بلماوی پلاوی  
 کون کوئی میں دستا تیبوں سن میری پھالی  
 ہتھیں پکھا ہنسن دانی ناز کراون دانی  
 شربت شد جیتن پانے کھول پلاون دانی  
 بار پردہ گلے وج نازہ زت پاون دانی  
 خوابوں دے وج شغلی اندر غل کراون دانی  
 چھوڑو میں وج تھیاں تاکھ مسرے آون دانی  
 کر نازیں پردرو تیبوں عرض سلونوں  
 میں اوہ خدنگار پڑائی جان جاون دانی

بجز باہوں میں ستوں کو جسے ہاں لیٹاؤں والی  
 میں اور تیریاں وچ تھیکل کھٹے کھنوں والی  
 دسوں دے کھر گھٹ اوہاڑا قہر کھنوں والی  
 کیا کھل مٹو نہ زبب نہ پدا قہر کراہوں والی  
 ہسدن جو سٹ قیدوں پھٹوں بیکن کراہوں والی  
 قول قرار پر پٹو کسے تیرے پل دیکھوں والی  
 آواختی وچ راہ تیرے دے کھی پاؤں والی  
 وچ بدائی تیری جو سٹ ڈہڑی ہنوں والی  
 دل تیرے تھیں واسے دریا کھدی ہلاؤں والی  
 کیتا ہیند ساڑ سواہیں درد تیرے وہاں آہیں  
 اے افسوس میرے جھوٹا آسے پچھتوں ناہیں  
 پیند پیر کڈھل دل باہر دھراں اکاڑی تیرے  
 دردیں جلیا ڈکھیں کلیا نکل فراہیں کیا  
 تہاں پچھان تیری وچ کڈرے شب وٹے اٹھ تیرا  
 سے رنگیں تن رنگ رنگے والوں ہو رہیاں  
 سترے وچ ڈہڑیا جاندا کھی کھر شربک چن دا  
 جیس جیما وچ مہیر نکلی اندر قدر آہدی  
 سلطائن پر حکم چلائی تھی کھر سلطائن  
 تے عالم وچ ہندا سب تھیں عالی دولت خانہ  
 ہدی بلند عمارت والی نہیں کھر ملک سوالی  
 رحم بیا دل رو رو چٹھے حلا ڈرواں والا  
 کے ڈٹھا ہو کٹھ تھیں ظاہر نظری آیا  
 کے ڈٹھا جیوں جیوں جو سٹ تھیں آکھ سٹیا  
 کے ڈٹھا عشق تیرے تھیں کھر پھڈی تھیلی  
 کے ڈٹھا ہجر رڈھلیا اٹھ نہ پتا میرا

وچ مرتع زریں خلتے نقش بھلون والی  
 جاں روہی لوں پھوڑسد عاوں کھر سدھلن والی  
 مہری زہل ضیافت کرے سدھلنوں والی  
 کچی تری عشق تیرے دی سرے چاؤں والی  
 ست وریاں وچ بدھلنے ماتیں آوں والی  
 مٹلی تھیں لاجری تاہیں صوق بھلون والی  
 مال خزانے نام تیرے تھیں چاہ لونوں والی  
 فوج تیری وہاں تھل پھل جان رلاؤں والی  
 آج اوہا میں حضرت جو سٹ عال سٹوں والی  
 تن من دی میں گرد آواںی شوق تیرے راہیں  
 ہو تیری میں خود تھیں کڈری رو رو کھٹے ساہیں  
 کھوں کھول کھر تھیا دیہ جو سٹ اٹھ تیرے  
 وکھ پچھان جوں قہر شکلیہ دل دردا وچ تھیا  
 اے ریاں گردوں دے میرے بے دیکھیں دل میرا  
 ایہ تن کوہیں پچھانیاں ہواے کڈریاں جس سیلا  
 اکدن کڈراں تن تیرے تے رنگ عشق بھن دا  
 تن جو سٹ بھرا کھیں روہا ایہ اوہ مطرب زادی  
 ایہ اوہ بیوی میرے سدی ہندیال عالی شان  
 ایہ اوہا جس اٹے نہیں کھر آواپ زمانہ  
 ایہ اوہ زریں تھیں والی ہندا سایہ عالی  
 جو سٹ رووے زار و زاری وکھ فٹل دا حلا  
 آج کیلیں عال ڈٹھا جو سٹ نے فرمایا  
 جو سٹ چٹھے کوہیں ڈٹھا تیرا وقت وہیا  
 جو سٹ چٹھے دس ڈٹھا کدھر کھی ہواہی  
 جو سٹ چٹھے دس ڈٹھا حسن کھتے آج تیرا

یوسف کے ڈٹنا غل بجھائی تیروں دور وساوں  
 یوسف کے ڈٹنا تیرے در میں کھس نہیں جھڑپیاں  
 یوسف کے ڈٹنا کھس کھس لئے کدیاں وصل دعا میں  
 یوسف کے ڈٹنا جاں سدھائی لاث فراق و اہل  
 یوسف کے ڈٹنا تک سیاہی طالع لئی فقیری  
 یوسف کے ڈٹنا فرق تیرے نے واہ چھڑیاں کندہ لیاں  
 یوسف کے ڈٹنا وچھڑوں توں میںوں یاد نہ آیاں  
 یوسف کے ڈٹنا تھن تھی تھی جیگہ ہولارے چھلایں  
 یوسف کے ڈٹنا پڑے ہویاں چڑھ تیرے دی نوکس  
 یوسف کے ڈٹنا درد تیرے نے کیا پارہ پارہ  
 یوسف کے ڈٹنا دوہری ہو ہو لہدی پھر گواہی  
 یوسف کے ڈٹنا گم گیاں اوہ تھیاں وچ خیالوں  
 یوسف کے ڈٹنا مہر صبوری جاں گئے وچ ادوی  
 یوسف کے ڈٹنا گیا کھل جاں تے پیا وچھوڑا  
 یوسف کے ڈٹنا اوہ دن گزرسے پلایا بور نہاد  
 یوسف کے ڈٹنا تھیں جھ آئی زب دی بے پرواہی  
 یوسف کے ڈٹنا نام آسیدا ہے وچ جیر تندی  
 یوسف کے ڈٹنا چار دہاڑے اوہ بھی گزر سدھاری  
 یوسف کے ڈٹنا اہول ہادی گیئیں دور انا میں  
 یوسف کے ڈٹنا تیرے بچھوں ڈھیلیں ملہ کدائیں  
 یوسف کے ڈٹنا آندے سرے پیاں آن بائیں  
 یوسف کے ڈٹنا عشق تیرے نے کوٹ مٹب وچ گھری  
 یوسف کے ڈٹنا جنش دیندا تیرا عشق اونیرا  
 یوسف کے ڈٹنا میں ماننی دگن فراقوں جھولے  
 یوسف کے ڈٹنا پنہ نہ چکے اندر زلف مباحیں



فرسٹ ٹیسٹ میں ڈیٹا نہیں تیرے کیوں روئے ہے  
 ٹیسٹ میں ڈیٹا تیرے کو میں کھلوئے ہے  
 ٹیسٹ میں ڈیٹا کتنے ہی خزانے  
 ٹیسٹ میں ڈیٹا رنگ گل کھائیں  
 ٹیسٹ میں ڈیٹا کتہ عبارت عالی  
 ٹیسٹ میں ڈیٹا کتنے کلاں اوجہاں  
 ٹیسٹ میں ڈیٹا دولت کتول والی  
 ٹیسٹ میں ڈیٹا سخن کتنے والوں  
 ٹیسٹ میں ڈیٹا کتہ گل منارے  
 ٹیسٹ میں ڈیٹا خبرے کتہ نارے  
 ٹیسٹ میں ڈیٹا کتنے فرش حریری  
 ٹیسٹ میں ڈیٹا کتنے زم سرہانے  
 ٹیسٹ میں ڈیٹا کتنے زیور تیرے  
 ٹیسٹ میں ڈیٹا آن کتنے پانپوں  
 ٹیسٹ میں ڈیٹا کتنے لباس کھائیں  
 ٹیسٹ میں ڈیٹا کتہ متاع پنجیرے  
 ٹیسٹ میں ڈیٹا کیوں تن زب سدا حق  
 ٹیسٹ میں ڈیٹا کتنے زیور سدا  
 ٹیسٹ میں ڈیٹا کتنے تخت سوئری  
 ٹیسٹ میں ڈیٹا کتہ تحری عاری  
 ٹیسٹ میں ڈیٹا بلغ کتنے گلزاروں  
 ٹیسٹ میں ڈیٹا کتنے خد گلزاروں  
 ٹیسٹ میں ڈیٹا کتنے غلام کھائیں  
 ٹیسٹ میں ڈیٹا کتنے تیاریاں سدا  
 ٹیسٹ میں ڈیٹا آن کتنے اوہ والی  
 کے ڈیٹا میرے ڈیٹا تمہیں گرد دکھائی دھوئے  
 کے ڈیٹا موتی نمونے آدو تہ پدوئے  
 کے ڈیٹا نام تیرا لے کھوئے کت جہانے  
 کے ڈیٹا قدم نہ پایہ آج کتہ تمہاں  
 کے ڈیٹا خاک زلیخدی آن عمارت والی  
 کے ڈیٹا آن نکلہاں سے گل دی والی  
 کے ڈیٹا بے دولت دے دیکھ دوں جتہ خالی  
 کے ڈیٹا کتہ کوشن میراں وچ مکلاں  
 کے ڈیٹا کتہ جانے کتہ کتہ دروہو لارے  
 کے ڈیٹا تیرے باجوں بھرے دکھائیں تیرا  
 کے ڈیٹا چنگ و پھوڑا فرش میرا دکھری  
 کے ڈیٹا ہر تیرے نے لے زور دکھانے  
 کے ڈیٹا نام اسدا پاس نہ آئیں میرے  
 کے ڈیٹا بندوہاں لیاں تل فریال  
 کے ڈیٹا کتہ جمل اوائے تم تیرے دیں دائیں  
 کے ڈیٹا کتہ بھی گزروے سر صدقے وچ تیرے  
 کے ڈیٹا عشق تیرے تمہیں کتہ لبلی پڑانی  
 کے ڈیٹا نام تیرے تمہیں وارو وارو دارے  
 کے ڈیٹا تیرے ہاتھوں کتہ لے شہری  
 کے ڈیٹا عشق تیرے نے ساز بھنجی ساری  
 کے ڈیٹا ترس فرات جہاز کتہ گل خاروں  
 کے ڈیٹا پھوڑا سدا حایاں اندر درو ہزاروں  
 کے ڈیٹا نظر نہ آئے جانے میرے آئیں  
 کے ڈیٹا ہاں تمہیں پھوڑا کھوں نوں کیوں  
 کے ڈیٹا درو میرے تمہیں کر دی پھرے دہلی

یوسف پہنچے دس ڈنکا آج کتنے سرداری  
 یوسف پہنچے دس ڈنکا کیوں ایہ منتیاں چلیاں  
 یوسف پہنچے دس ڈنکا کیوں ایہ درد اٹھائے  
 یوسف پہنچے دس ڈنکا ایہ کیا گریہ زاری  
 یوسف پہنچے دس ڈنکا کی مشکل سرائی  
 یوسف پہنچے دس ڈنکا کیونکر حال گذارے  
 یوسف پہنچے دس ڈنکا کیوں تجھے دم ویٹے  
 یوسف پہنچے دس ڈنکا کیوں تجھیں دکھ پیٹے  
 یوسف پہنچے دس ڈنکا کیونکر غم دہلی  
 فرمایا دس کار تجھے دی کہتے زبہ داری  
 فرمایا دس کون کرندا آج تیری غزاری  
 فرمایا دس کون پیاری تیرا درد دلاوے  
 فرمایا دس گلاں کر کر کون تینوں پر چلاوے  
 فرمایا دس تکلی تیرا کی کٹھ ہے ہر دیے  
 فرمایا دس قیمت تینوں کیا حکام کھلاوے  
 فرمایا دس شہرت شیریں تینوں کون چلاوے  
 فرمایا دس دردی ہو کے کون مٹتے دکھ تیرا  
 فرمایا دس وقت نصیحت کون نئے فریادوں  
 فرمایا دس آج ڈنکا کیوں میدی ڈھولی  
 فرمایا دس آج ڈنکا کیوں نوں کریں ندائیں  
 فرمایا دس آج ڈنکا کس تجھیں ہے دل کٹنا  
 فرمایا دس درد تجھے دا کون طیب سداوے  
 فرمایا دس دن تے راتیں تیرا فرش کیانی  
 فرمایا دس کون ڈنکا تیرا فرش وچھلاوے  
 فرمایا دس تجھے آئیں کیڑک ہے پیاری  
 کے ڈنکا درد تجھے نے کس کڑی ہو ساری  
 کے ڈنکا تجھیں کیوں پیش میرے بن آیاں  
 کے ڈنکا حکم کھائے انت میرے سر آئے  
 کے ڈنکا عشق تجھے دی ایہ خاصیت ہماری  
 کے ڈنکا عشق تجھے نے چا آتش وچ پائی  
 کے ڈنکا وچ وچھوڑے دو زخ دے وچھکارے  
 کے ڈنکا قدم یوسف زہر پیالے پیٹے  
 کے ڈنکا دکھ تجھے تھیں کسکو تصدق کیٹے  
 کے ڈنکا دون باہوں گزری نہ گزری کھلی  
 عرض کرے سب عشق تجھے تے میری کھر گزاری  
 عرض کرے غم درد وچھوڑا تے ہو گریہ زاری  
 عرض کرے دکھ دکھن دہلی کوئی نظر نہ آوے  
 عرض کرے بچھتو ہمارا ہو ہر جموع میں ہلے  
 عرض کرے وچ فرقت تیری آہ غلامے پیلے  
 عرض کرے آگ برہوں دہلی چندا منہ نہ آوے  
 عرض کرے دل بکھر گلاں تھیں کھولی ہم لیاوے  
 عرض کرے دکھ خدا میرا تیرا عشق لونیوا  
 عرض کرے من بھر پکارے تیریاں دور مرادیاں  
 عرض کرے در تجھے ہاہوں ہو نہیں ڈر کوئی  
 عرض کرے دربار خداوے میریاں سوڑ دعائیں  
 عرض کرے بت ہے دس کونوں جو ملامت دا  
 عرض کرے اوہ وصل تیرا کس جو میں تھتہ نہ آوے  
 عرض کرے پر کٹھے سوالاں جس دا ہم بدلی  
 عرض کرے اوہ ہم پر اہل جو آج عشق سداوے  
 عرض کرے پیاری میری دو عالم تھیں ہماری

فریاد بس آج ڈھنگا ہی کیوے در تارا  
 فریاد بس سو دن ونچے تھرا کیا سرہاں  
 فریاد بس دھوسے تھیوں کون کوئی پوشاں  
 فریاد بس کیو کر گزرن تھیوں ون تے رانہ  
 فریاد بس رکویں ڈھنگا تھرا وقت دہلے  
 فریاد بس آج ڈھنگا ہال کیوے بجائی  
 فریاد بس دکھ تیرے دا آج علاج کیائی  
 میں یوسف پیادوں والی میراں کہو دوائیں  
 پاہوں پکر دلاساویں جھڑک نہ ڈور ہٹائیں  
 سچے آج میراں زاریں تھیاں حضرت رحم کائیں  
 مان تھی دیاں منے لے کوکل ڈور بھریوں چپکاپ  
 تازی نوں گلہیار کھلو تیا شہڈیا میراں آہیں  
 تے تنجپ ہوویں تھیں وکھ میرے دکھ ہمارے  
 بے میں بہنئیں گئی جہانوں تے بھن رہی نکائی  
 گدی گئی ونوں ون کاری حق رہو تھی کھوئی  
 بلدے گئے ہلام لائو دلہیاں مہرباں تائیں  
 رُپدے گئے کڈا نوچ میرے ڈور تھیئے تیرے  
 دُغم آکھن پڑہوں وانہ کئی ہڈاں نوں کھادی  
 زور و زور شہوڈ تیرے دیاں میں دل چکھ پاتاں  
 بھڈویں آیاں تھیوں آہنگاں جو ہر اکھیں  
 خونوں خون ہویا تے جھپٹاں تھیں ڈھکیں سزیاں  
 نور و نور ہویا دل میرا ڈروں ہوش چڑھائی  
 لا دے گئے کھتے رنگ میرے داگون تھ ہوائی  
 تھدے گئے تھنن میرے خود تھیں پئی برہائی  
 سے رنگھ دیاں تھیوں گیتی نور سیاہ سنگائی

عرض کرے ڈور تھرا میرا شوق تیرے تھیں سارا  
 عرض کرے میں سوہوں تھیں جاگدیاں تیریاں  
 عرض کرے یہ تھدے تھن دو اکھیں نرناں  
 عرض کرے بھل کدی رہن کر ڈور تھیاں ہاتیاں  
 عرض کرے تم آوے تھوے پئی تھو ڈھولے  
 عرض کرے دکھ تھے مینوں میں دکھانوی بندی  
 عرض کرے اوہ معلم تھیں تھیں پچھ نکائی  
 وکھ میرے دکھ تھپتے تے روندی پھوڑ تھیاں  
 بحر کرم دا جاری تھرا پیام وصل پائیں  
 مرئی وکھ نہ پھوڑ سدھا میں ادا میری دے بائیں  
 یوسف وکھ کرم دی اکھیں حشر نکلیاں پھیاں  
 طرگنی وچ تیرے راپیں تے بھن طاقت تھیں  
 تے دکھ وکھ نہ صیب لگویں روندی ہڈی دے وارے  
 اوبا تھرا شوق قدیمی اُسے نہ تھنیا رائی  
 تھیوں تھیوں گئی اسلے کولوں تھست دی سوڈنی  
 تھیوں تھیوں تھیں میرے تن تھیں شو تھیاں تھیرا کیں  
 تھیوں تھیوں زور تھن دن دے گئے ہتھوں بہت میرے  
 تھیوں تھیوں تیرے وچ پھوڑے مدت گئی ہندی  
 تھیوں تھیوں تھیں مہنتک میراں نکلی ہون دیاں کیل  
 تھیوں تھیوں تھیں اس میں کس تھیں سندی گئی پھیاں  
 تھیوں تھیوں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں  
 تھیوں تھیوں میں تھنوں ہو ہو وچ کویں سائی  
 تھیوں تھیوں میں وچ بحر تھنوں تھیں دل ریزی آئی  
 تھیوں تھیوں تھیوں وچ فراکھ میرا رما نکائی  
 تھیوں تھیوں پھری گئی بندیرے رنگھ تے پھیاں

بیوں بیوں اُحک تیروں آئی تجوں تیوں شوق بہائی  
 بیوں بیوں وچ آئینے دلے پے یہ نظر دکائی  
 بیوں بیوں اُٹھانخت تھیں مہر کے سپارے  
 ہے اُکار سخن دکھ میرا رہن سرک تھلائے  
 دل بیل وا درج سماں وڑ معلقوں غلی  
 دیکھ اُتھیں رنج عشق تیرے لے کینہ گھتی برہادی  
 رنگ ڈھنگوانا ج حالت اللہ کرم کلوے  
 ہے توں پتہ قول کمر میں دکھا مہر مہوری  
 طرنگی بیوں اُتھیں روندی پائی کرساں پوری  
 دُور ہوئی میں وچ مہوری سراسر وچ دوری  
 زہر سیاست عشق پتے دے مہر کرے چڑیاں  
 کئی خزانیاں رحمت نہیں اللہ دے دہارے  
 تھوں ڈھنگا دل وچ جانا گلیگا لہن غلاماں  
 رنگ تھو جس لے دے لے سہ ہے میرا وچ نکھل  
 پارہ پلٹ ڈھنگا تائیں پھیر اُتھیں اُکاری  
 کھل پائو تُوڑ پھوں پنک پائی ڈوٹھیاں  
 کس پُوڑو نظر وچ آیا ہے ہوش وچ آئی  
 ہور مہر کھائی ولدی آکھ تالے ساری  
 کہ تہن اوہو حسن ہوائی کس تھل خدایا  
 دیکھدیاں قدم تھو ہوا چڑھیا رنگ گھٹی  
 چوہ پندوں دُکون سویا جیوں روشن متلی  
 گیسو تار کناریوں گنگے ناگ سخن وچ کھاتیں  
 سیب زرخ وچ غیب ڈوگھا کھن کھیر نئی  
 سورج واگھوں دو رُخسارے جھڑیاں تُوڑ لگایاں  
 کلی زین ستارے دارے ڈھنگ سیلا دی ہارے

مجھ سے گئے لوازم میرے کدم وچ بدائی  
 عالم سوز تیرے پھلاریں میں ٹیک رنگی پائی  
 تو ہیں اندر تو ہیں باہر پھکیوں عالم سارے  
 سسٹا سسٹا بندھاریں کھیں عدد نہ ہنساں بھلائے  
 اہل ہوا جاں پائی تبا توڑ وچھوڑے وائی  
 میں یوسف اوہ مکمل وائی مغرب دی شہزادی  
 تہن یوسف پھر جنوں اُتھیں رو رو کے فرہارے  
 کسے ڈھنگا مرض کراں میں ہے ہودے مٹھوری  
 چپ رہیں ہے کریں نہ کاری دکھ جھان رنجوری  
 ہے توں مرض قبولیں تائیں کراں نہ عرض شہزادی  
 عرض کراں میں حالت دل دی کر پیلے پکیلیاں  
 یوسف نے فرمایا رو رو چھوڑا دینے سارے  
 جو تھیں سو دہنارا پُوریاں کرسی آساں  
 عرض کرے دوا کھیں لال لہن جیوں تھیں دیکھاں  
 سن یوسف دہرہ اہی جڑوں مرض گذاری  
 عرض پئی جبول جنا ہے اُتھیں اُتھڑ آیاں  
 یوسف تائیں اُتھیں اُتھیں جاں تھلی پھلائی  
 پائی ہوش اُتھتی پھر کھندا یوسف ڈوٹی واری  
 عرض کرے اوہ ہوش ہوائی جو تھیں نظری آیا  
 ایہ بھی یوسف عرض گذاری پئی ٹول شہزادی  
 عمل بد ہنساں واگھوں دسے سرا کھلت تھنی  
 زلف کمال کس کسے گروے جھل تارہ زائیں  
 دُور مائی دنہ چٹیلی یا تارے اہلی  
 موٹوئی وچ لہں سویلیاں جاں اہلی وچ آیاں  
 ہر سندی ٹھاندا مارے پیشانی ہر سارے

وچند چشم و چہلے ہونے لگیاں، رات کی تیرہویں  
 زہرہ و تک حلقہ دے سرتے دے سُن دیکھتی  
 یوسف دیکھ تہاں جو پائی مژدہ تہم لوگڑے  
 شکل ڈیٹھا پریوں سو پئی تہاں تہب لیوے  
 موندہ لوگڑے نہیں یوسف آوہ بھی سُن لے ساری  
 یوسف چپ بیٹھم آوہ دیکھے کے جوہب لکھائی  
 من جو میں میں کے ڈیٹھا پاک اللہ فرہوے  
 دروں غموں ڈیٹھا تہمیں بخش رہ آچھکرا  
 فن سوال اسلں حصیں کہتا جو منگیا سو پیا  
 ارحم اکرم میں زہب صاحب جو منگے سو پوے  
 حُسن اگے حصیں ڈوہل ہویا داغوں مجور سرشتے  
 منگے نال خدا دے اوویں اُس حصیں عقدہ کرپا  
 جو کتھ لائق حاضر کیئس شان شرف و ڈیوایوں  
 جو اُسدے کھر ڈیٹھا پیا اُس حصیں وادہ کراپاں  
 یوسف نہ وپندہ اس حصیں ڈیٹھا پیا کراے  
 رنگ رنگ محل سوہرے خاص تھپے جاہیں  
 بعد ڈیٹھا ڈوہی عورت ہور نہ کہتی کائی  
 کھل عشق ڈیٹھا والاہن یوسف نے پیا  
 اوہ پنگا یا بُن وہ پنگا کھار دس کلاموں  
 راہوں ڈور پئی ساں بیدل عشق خواری چائی  
 انجیں کدی نہ ڈیٹھی اُسدی ایہ صورت نورانی  
 تے ایہ صورت اُسدی ہنوںے جان بگروچ ساری  
 اسدے واگہر ہوندی منزل آخر آن کھلویا  
 پل زمانہ کھار ہویاں راہیوں دلداروں  
 میدانوں ہے کس کھلویوں تھنوں نہیں تہہ تاہیں

ہر لکھ نوک کرشمیں کھل قوس ہموں حصیں لکھیاں  
 چوہاں برس مژدی پائی کھار نظری کئی  
 شعلہ حُسن جوہل والا کتھ لکھی ہیا دے  
 تھن دینوں شورہ اُسدی کشش کرے لیوے  
 رنجی واری کے ڈیٹھا عرض رہی پاک بھاری  
 کر لے عقدہ نکاح اسانجیں بُن تہاں بھائی  
 تہ نوں جواہر کھل جتہوں کن سلام منلوے  
 پُر عرش تہا تے اُسدا عقدہ کہتا میں یارا  
 کھوں مراد رہی ایہ منگدی تے کتھ ہتھ نہ آوے  
 اس دروازے جو کوئی آوے خالی ہتھ نہ آوے  
 اُٹھ ڈیٹھا دے تن لمبا پر جہر کھل فرشتے  
 جاں یوسف نے صورت ڈیٹھی جوش فہمت پھلپا  
 وچ کھلاں داخل کیئس زہنت تے زہیوں  
 یوسف نہ وپندہ اُسدی یاد پیاں ستہ کھنوں  
 یوسف آوے جو میں ڈیٹھا سی احسان کھائے  
 زہیں تہت جو اہر بڑیا ہنوں نوں اس تاہیں  
 وصلوں مقصد حاصل کیئتے ولدی مرض گوئی  
 صحتی سلامت پاس یوسف راز چھپے دیلیا  
 تے فریلا دیکھ ڈیٹھا جو کتھ طلب حراموں  
 کے ڈیٹھا ہانچتے یوسف میرے دس نکائی  
 آہے یوسف جاں کھر اُسدے اول وقت ہوائی  
 جاں بُن دیکھن حاصل ہویا دیکھے سو واری  
 دہم شوق فہمت اُسدا دل تے طالب ہویا  
 صبر کڑی بھر کھل پتے بُن اُسدے دیداروں  
 صدق کھلوں تے کتھ پاریں آیدل کتھ کدہاں

صدق کہوں سے کچھ نہیں بول سکتا تھا کہ میں نے اسے  
 آپے چوں ڈیٹا وصلوں ولد سے مقصد پائے  
 دل دل عمد آشت ازل سے قول ہمیں نوز سے  
 وحدت سے وچ آن سالی چشم رے تھیں غلی  
 شوق وصل کیا ک راستے اس تھیں یوسف سارا  
 یوسف پکارے تو آنکھ دوڑے یوسف گریا جو  
 اسے ڈیٹا کئی چوسے سے یوسف فریادے  
 کے ڈیٹا تھیں چنگا کچھ پیا میں تھیں  
 سے مت کہیں وہاں غالی او ہوا میں بدی  
 تہوں حضرت یوسف تھیں اللہ سے درباروں  
 آسانی تھیں حتی ہوسے سختی تھیں آسانی  
 آبا اک دن دامن تھرا اُسے پاؤ دیکھنا  
 تھیں برابر آن وچ مٹھے پر کچھ فرق بولنا  
 کر رخصت جریٹے تھیں یوسف شکر گزار سے  
 شہر سے وچ سفر گزارا وہاں شکر گزاروں  
 ایہ یاروں شیر ہوئے اپنے وچ زمانے  
 بلایا زب کثرت ہوئی مقصد وہاں جہاں

شہیدانِ اہل کنعانِ احسانِ یوسفؑ برائے جہان و رسیدنِ برادرانِ  
 یوسفؑ اللب غلہ

در مصروفیت نمودنِ یوسفؑ بر حالِ ایشان و طلبیدنِ بنیامینِ را

اسے دل کھول پڑاے دفتر بجزے فراق والے  
 در منداں سے دلہیاں آہیں پڑے فوڈے حالے  
 جہاں یوسف سے بد بھلائے زردیں حالِ وہاں  
 جہاں کھل سونیا دشنِ ویر تھیں اچھے آدن

توں ہو میں سلطان مصر دا خلق نکلے در تیرے  
 آون گے وچ حال نکانے ویر تیرے مخرے  
 بہاں نہن شہ مصر دا ہویا یوسف ات زمانے  
 آجود لہ وراوے یوسف مہتمم ہاں اندازے  
 دن تے رات نہایت خانے کھتے زبان ہالی  
 بیا آوازہ ماکھ اندر یوسف دے اسانوں  
 بہن بھائیوں نت لہو کیے یوسف نبی پارا  
 پچو پھیلیاں گردے مصر مٹھالیاں کسک دی سرداری  
 عجم پیتا سو گردے گردے خبر رکھن ہر حالے  
 آمان پاس نہایت خانے رشتوں ہور خزانے  
 دوسن مہتمم نہایت اہل کر کر خدمتگاری  
 کون ایکی ایہ کھڑے تھانوں کیوں اس طرفے آیا  
 ایہ حال لکھ پچو کی ویا ہاں عرض پوچھدے  
 ایہ بھائیوں تے لے کارن یوسف مخلص دوڑائی  
 جو کر آون چلے پردیوں اتن تے مہمانی  
 جو قیمت کو حاضر آنے خالی ٹول نہاویے  
 آئیز دیوے اک پر کر لہ جو کو بل لیاویے  
 خاطر خدمت کرے اوہی جیکو روندا آویے  
 ویا نزع میان کیش اول آخر تائیں  
 لہا کوچ پو پھیرے گیاں یوسف تھیں دلیاں  
 تخت مصر دے واپی تائیں کے عزیز لوکاں  
 ایڈک کل نیکت وچ دھلاں تھہ نہ آویے دانہ  
 مہتممی خلق شیندی واریں کرن پکاراں سارے  
 نکلن آت پیاں دل مصرے آون پٹن مڑواں  
 شہی لوک جو آون جنوں پاون فرست بھاری

لہہ ہوگ تیر وچ قبضے چوی قلعہ پو پھیرے  
 ست گئے ہر اک دن تیں اندر کھوہ اندھیرے  
 غالب قلعہ بنا بک سارے آتھے مہر جمانے  
 سیکتا نہیں خورش کھلاوے کر کر آپ آوازے  
 پردی تے مٹھن کھتے کھلون لوگ تہاں  
 آن داخل دل مصرے خلقت ہر ہر ملک مٹھوں  
 تے بھائیوں تے لے خاطر قصد اغوش بھارا  
 ہر اسوار دکھانے بیج سے وچ فرہاداری  
 وچ مصر بے خبر نہ آون لوک قواصل والے  
 پردی کر واپاں تائیں روکن آت مکانے  
 ملک چھکن تے مسکن ناموں مال حقیقت ساری  
 کس اولاد کیلیاں مذہب پتے کیا لیاں  
 عجم ہووے کروان مسافر تھیں مصر وچ آویے  
 مت اوہ آن مصر تھیں جنوں بے خبر مڑ بھائی  
 آن مصر وچ داخل ہووے بعد حکم سلطان  
 تے یوسف سرمایہ تھوڑی موڑ ٹول پتلوے  
 دھڑیاں ست احسان زیادہ پائوں کل دو اوے  
 ہند اپلوے صفت ٹیلوے چل وچ تیس سدھالوے  
 آون کھلون لوک دوراں ہر دم کرن دعائیں  
 کمن عزیز مصر دے واپی نکلن تہر دیکھیاں  
 یوسف نام عزیز سدھالوے کھن کرے وڈیائی  
 طبع زین وچ لکھے تھیں پائوں مصر نکلاں  
 لہہ بیج ترازو قائم آج وچ مصر دیارے  
 کرن دعائیں راضی جان خوشی کرن دل شہاں  
 شام ولایت شہ عزیزوں پایا صفت کھاری

کرواں ہاتھ دہرے کندے آن اندر کھانے  
 پاس بی دے مسوواں آیاں ملسٹ کنی کرواں  
 ٹوڑی شکل ہنشی صورت شیریں ہات پیاری  
 خیر کرے خیراں تھیں آپ طعم کھلاوے  
 دُوروں گیلن نہایت خانے کتے روز رکھوے  
 پوراٹوں ہو، آپ کھلاوے کھاندا نظر نہ آوے  
 نکھیں ملک وسیلہ سارا غللوں رسم چٹائی  
 ریزن چور نہ ٹھک مکاری ملک آسن وچ سارا  
 چھوٹے بڑے عبادت اندر ساٹوں نظری آئے  
 تکتے وچ عبادت پورا ہر ہر نظری آیا  
 علقاں وچ سیاست آسدی تے آفت وچ پہاں  
 نیویاں نکھیں خوف ایہوں دل پر دم کرم تھیں  
 خلق تعلیم کرم طبع دا عقل فرماست بھاری  
 ایسا سوا غم وچ ساٹوں ہرگز نظر نہ آیا  
 سن سن کے یثوب ڈیبر رنگ رہے تعریفوں  
 ایہ نکھیں پایہ ڈیبر ٹھکل نظری آون  
 کی جاٹاں ہیہ کس دا چتا بڑی شان ایہی  
 واسے دریغ ہوندا تن زورائیں وچ مصرے جاندا  
 جو سب میرا سب تھیں سوہناں وہی سوہناں نہیں  
 اوہ سیکیاں حال نکھیں دین چنڈا آسن تاہیں  
 اوہ نکھیں نوس روئی دیندا کر کر لطف سوایا  
 بے وطن پر شفقت کردائیں لیندا آسن ساراں  
 اوہ نکھیں پر شاہن تختے کرے کرم تھیں سلیہ  
 میرے جو سب ننگے تاہیں ہدوس کتھ پٹایا  
 ڈیبر ایہ حال پکارے جو سب دے دکھ سارے

سی یثوب بی بی دا تجڑو کھٹا آیت مکانے  
 وانگ عزیز مصر دے والی لوگ نہ وچ جہاں  
 مسکیناں پر رحمت کردا پکاراں غم خواری  
 شور جہاں رہے جس گروے تھتے وٹ تھوے  
 تھوڑی بہت ہنماٹ والیاں زروں نوڑ پھلوے  
 کرے عدالتوں تے راتیں بندن آسنوں صلوس  
 آسن نہ نہیں دس مصر دے ظلم کندہ کالی  
 دس کھے مسان اسیدا صدقوں کن گزارا  
 اللہ اللہ درد زہنی لوگ کتے دیانے  
 شہ عزیز کیالی چنگا جدا عالی سلیہ  
 اہن وچ نکھیں نہ ڈھا کالی کے پکار زمانہ  
 بیکو کرے زیارت آسدی چنٹے درد اہم تھیں  
 جے مسکین ہرے کس نظرے چنٹے حالت ساری  
 جوہن عزیز مصر دا والی عالی پایہ پلایا  
 شہ عزیز بی ایہ نعمت کدے قرب شریفوں  
 والی میر ڈیبر ہوسی مبتلا ایہ فریون  
 آسنوں کون کویسا بلایا جو کر پارگیالی  
 کرے آپ زیارت آسدی ولدے درد گواندا  
 کر دینا قسلی ہوندی بکر وچھوڑے نہیں  
 اک مسکین میرا بہت جو سب ڈھا آسن کدائیں  
 میں چنڈا ہے جو سب میرا کھٹا نظری آیا  
 وطن وچ پھل جو سب ڈھنڈے جے کتے وچ ہزاراں  
 میں چنڈا کدی جو سب میرا بہت آسدا در آیا  
 صورت سوہنی وکھ کدائیں ہدوس رحم کھیا  
 میر عزیز عزیز مصر دا کڑ عز نام پکارے



تے یعقوبؑ نبی نوحؑ اہل اولاد میں نجات دہنی  
 ہیں کرواں اور تار کر دے تجھے پس کھائی  
 سن لکھے ڈکڑالی آسدی رہی نجات ہماری  
 قلم چا کھان ولایت کھنٹی مرے لوکل  
 گو سفندہاں سر کیوں کھے ہوئے حال نہلے  
 ہو کے بیچ پر دے آگے حاضر آن کھلوے  
 چالی سال ہوئے تیں تجھے یوسفؑ بیچ درواں  
 ساہیں گل تخریں کدائیں سال گئے ہو چالی  
 مل قلم سب کیا ساہیں کھان تہہ نہ آوے  
 کہ وہاں عرض گزارہ اللہ دے دربارے  
 سن تیغیر نے فرمایا کہ فرزندوں نامیں  
 تے تیں اسموں مشتاق نہیں لوکل صل شیبا  
 سکیں تے رحمت کدا کھنٹیکدائی ولداری  
 ہتھوں نئی زبانوں دھما پورا بیچ اسموں  
 فرزندوں نے عرض گزاری اسم بیضا مت چیں  
 شرم اسم چا آسدے آگے کھوٹال لے چاہیں  
 بی کئے کم قدر بیضا مت اُوہ موڑیدا چیں  
 ددی داری عرض گزاری فرزندوں زل آگے  
 بی کے اُوہ اُوہ سکیں بست پیار کریدا  
 پھر فرزندوں عرض گزاری تے سبے موڑینکوے  
 فرمایا کہ سب بیجاو ہاں اولاد کلیوں  
 مژ کمندے سبے نسب نہ تے پیر کیلی چارہ  
 کرب عرض وطن تھیں آئے پاشی فخریائے  
 آویں تے کر رحم عزیزا دینی زب ۱۷۰۰

کہاں تھیں صفت عزیزوں سدا رہے کھالی  
 نبی خدا دا شہہ مصر دی سدا صفت تھای  
 شہہ مصر تیغیر ہوئی اس بیچ ٹوٹی ساری  
 تیغیر دے نہت قیضے آیز رہا نکلی  
 تے تہہ تہہ نہ کپے رہا درد ولا بیچ دھانے  
 با حضرت نوحؑ لے عرض میں تھوں بھروسے  
 نقل دیکھ احوال اسلاما کل اودیاں کرواں  
 حالت سلامی دیکھیں ہاں درد مہمیت والی  
 اہل میں دین تریزندے تے کھہ پیش نیلوے  
 رزق لے دکھ پاتا اسلاما تے ولدے تم سارے  
 تہیں بست اہل ر کھیندا ملک مصر دا ساہیں  
 کھنٹی زمین پر ہور ایضا تھئے بیچ نہ آیا  
 دوروں کیوں دے لعل قلم کدا ڈور خوار  
 بل اللہ دا بست پیارا مل دتے کہہاں  
 میرا جانہ سلام پہچاں آں ایما تیں بھاری  
 سوچواں تے درہم کھوئے سارے پاس اساہیں  
 رو کرے دھک کڈھے ساہوں پھروس کہہ نکلیں  
 اس تھیں خالی ٹوکو آیا نہیں نہیں کداہیں  
 ہن اسلاما پاشاں تک اسموں گئے  
 متلس نوں اودھک نہ کڈھے قدر لہوس دیدا  
 پیر طای کیلی حضرت مقصد حاصل آوے  
 اسرائیل نبی دے بیٹے صادق صفاء دیلوں  
 فرمایا پھر پھر بیجاو تے بیوں مل آوارہ  
 دھک تھیں بست پہانے آئے بل تھانے  
 نہیں متلس کت مصلحت تھئے حیرے نامیں

سن ہو شاد کیا فرزندوں ہونے کے بعد صبح روانہ  
 اٹھ کر آٹھ بجے تک کئی نہ جاں وہاں  
 کھل جاں لگ اڑن سو سے وچ حضور نہاچ  
 وچ دربار کڑے ہو اڑوں چپ رہو ہو سارے  
 لائے کتے دھیان نہ کری رہے نظر کل شاہے  
 کہاں اہانت بے مژن دی بھیر نہ عرض اہاچ  
 بے کہاں مقصود نہ حاصل تے درگاہ نہ دھوئی  
 سن فرزند تیار کر دے پائیاں دی اسواری  
 ایہ سارے اس وچ تھارے ہوکل مہر سدھارے  
 جاں تے بوجھ باپ و پھن تے کھان زمینوں  
 ایہ بڑے وچ تل پور دے اندر بندھگاری  
 بیوں بیٹوب فرادوں روندا بوجھ وچ بوجھ تے  
 بنیائیں پیارے تاہیں باپ نہ کدی و سارے  
 اوستوں باپ پھوڑے اپیں سات گزنی کدائیں  
 کت بنی اسواکیل مہانت مصر توہی آئے  
 بچہ شماراں پائیاں اوتے پھوں روشن نکلاں  
 واکھ بیٹے ہون اوپے عمرے نظر نہ آئے  
 کوں کوں ذکر ائی ہولے مسیحاں گھیراں  
 ایہ کوئی ذلی خدا دے ہون جا نا چو کیداراں  
 حاکم چو کیداراں والا وکھ اٹھاں کل گیا  
 صاحب زوجہ کتوں آئے کت جاودات خانے  
 اٹھاں کہا کھیاں بچھیں پارا تم کیئی تھرا  
 وچ ضیانت خانے شقی اڈل ہوگ بوتارا  
 کسن امیں کھاوں آئے جاں فرزند نبی دے  
 جاں ہواد لیل اللہ دی بچ بیٹوب بچیر

نبی کے آداب کیئی کو اگے سلطان  
 دس حضرت آداب کیئی کی بیٹوب کھانے  
 بڑاں بٹے تے حاضر ہوج پر کھ بھلا اہاچ  
 آہیں اندر گل کھری جاں ہو سو دربارے  
 ہندی گل شاہ تھوڑی جاں اہو پڑس جاہے  
 دل سلطان نہ پھن کری بچھنے پیراں آچ  
 تے جنل مقصود نہ پھتا پھ آوب حسیں کوئی  
 کر کے گلے سلام پور نوں سارے پانچواری  
 بنیائیں رہا وک بچ حسیں خدمت نہ گڈارے  
 رہن حسیں بچ کرے کھل حضرت بنیائیں  
 ویر و پھنک واکھ پور دے کردہ گر پ زاری  
 ایہیں بنیائیں دلچ کھدا زخم اٹم دے  
 بھت نھت کرد اٹے پھدا گل پیارے  
 نور و آوکل مصر نبی دے سن فرزندوں تاہیں  
 حاکم چو کیداراں والے ایہ دوروں دسیاے  
 صاحب شان ہون ہمار وکھ کیل ڈو مھلاں  
 ایہ ہوائی شرع نورانی چند مدھم کر جائے  
 پر پوشاں تن بیہندی چو کھر محل فقیروں  
 نور اٹھاں بیٹھنی چھلکے و رہیوں رحمت ہاراں  
 شوکت شان اٹھاں داڑھنچوں پھوں بیوں نولیا  
 کی مذہب تے نام کیئی بچھنے کس نکلاے  
 اس کیسا ایہ علم عزیزوں تم ایتھی میرا  
 بعدواں دل مصرے جاو محل کو جاں سارا  
 داوا پاک اصحاقل اسدا سوسے پاک عقیدے  
 باپ پھائے مصرے آئے طرف عزیز تو کھر

اس گیم کی کہ تمہیں مطلب انہی بنایا  
 یہ گل من سرنو میں کر کے سمٹاں نیر واپسے  
 حاکم کرے تسلی انہی دیکھ اماندیاں آہیں  
 وچ دہاں کتھ لکھ نہ دھرو ہو نیہ لکھنے  
 تے جسے بچے نظری آؤ پیہر دے پیارے  
 حاکم من سب پو کھیداراں کردا ندرکاری  
 تے بنی اسرائیل تہاں شکر کرن لکھ واری  
 پر حاکم لکھ عرض کھلی جو سف دے دربارے  
 وچ کھانا دھن فرلداں آیہ پیہر دلاوے  
 چ ڈپاں بھٹی بولی بلم کلام منطقی  
 قصہ حضور ہونے آ حاضر بیویں شاہی والے  
 سو بیویں کھانا کھل کھانا بھواں کھانا والے  
 حدوں دودھ اٹھل زبیاں ڈوبا وچ سو پورے  
 تخم ہووے دربار پو پلاں یا لکھے گلپاراں  
 لے جو سف کتھ عرض تا میں طرف دے وچارے  
 منظم کیش بھٹی آئے لغو ہنٹ گیا تو  
 ترانے پیا زمین تے جو سف لائے وچ بیٹے  
 چانی برسوں بعد بھرواں میں دل پھیرا پیا  
 پھوڑا لیاں دا پھیرا ہویا آئے پت پور دے  
 دیکھ امیر وزیر پھری جو سف دے احوالوں  
 قاصد کی پیغام لیلو بھولا درد ولم دا  
 کی کتھ حرف ڈھکدا بھرا لکھتے کتھ والے  
 ہوش پئی جاں جو سف تا میں علم کرے دربارے  
 گھیاں تخم گئی سب خلقت باہم وزیر قریبی  
 عرض پکارے چاہتیں دووے زار و زاری

پیہر چھپے کی قیمت لکھتے کتھ مثل سہاویہ  
 اسیں ہنٹیں جسیں غلی آئے پوٹھی ختہ ریائے  
 اسے پیہر دلاو حضرت ہرگز دووہ نہیں  
 اس درگاہے غلی آیا کھڑا مل خزانے  
 پر مہارک وچ تسوے رحمت جلوہ مارے  
 رکتے وچ نیافت خلے نہ مدت خوب گزارے  
 دلو عزیز مسر دا وائی ہمدی بخشش بھاری  
 پاک روان آئے آج شاہوں دس کھٹی وچ سارے  
 وانگ فرشتیاں آوری کھانا تے سبے اول خداوے  
 مثل بی بی تے اب کھینا ذکر فکر دانائی  
 بیویاں ابھیں شہنشاہے تے اہلخانہ والے  
 پیہر دے پت پیارے صاف زباناں والے  
 تے ایہ لین لکھ جن آئے گھر کھانا آندے  
 عرضی پیش گزارے قاصد کر کر اب ہزاروں  
 اوہ شاہی رکھناں آئے پیہر دے پیارے  
 پئی قشعی جنم کھنوں جو سف دھرتی آن پیا سوا  
 بیویوں زت اوڑیکہ پھانسی آئے نسبت زمینے  
 نقش پور دا اکھیں آگے بھدے ہوش لیلیا  
 غمراں چھپے نئے آئے پھیرا مے گھر دے  
 جبرانی وچ کتھ ملیندے روئے حل ملاؤں  
 ایہ کی طرف تھیرے وچ ناست برقی اٹھان علم دا  
 شطرنج درد رکھناں قاصد کیجئے کن حوالے  
 مو پھری ولایہ ہوا اٹھ گھراں نوں سارے  
 تے جو سف پو بکر غلی جسیں ولوں بے آراہی  
 پیہر دے بیٹے آئے چاہیں دی سواری

پڑھ پڑھ عرضی روتے اور سرف یاد کرے عزوجلے  
 دس پیارے کدو تکہ آئے کھٹلی کہوئی  
 پوشاں تن حال کویرا دس حقیقت بھلی  
 کیا کہیں میں مل نیا وانگ فرشتیں سارے  
 شاید حال پند ارسلی نیکو سے فرزندوں  
 باپ میرے بیٹے آئے بھٹیلں ہامانوالے  
 کون آئے یہ حال کیئی اُسدا راز سناؤ  
 اہریں عرشیاں رت پہ چلیاں لگہ لگہ پختہ اداں  
 ایہ کروان کھول آج آئے ہلدیاں زمروں والے  
 رت ہشاندیاں وچ اداکیاں میرے وقت وہاںے  
 آن قدم دل میرے آندا دُوروں میاں بھلیاں  
 ابراہیمی خشیل والے اسٹلی خرویں  
 شیر ظار ہلار شای چاکدستی والے  
 بیٹھیں وڈے بھائی میرے لہ متور سارے  
 دوجا رجم گناہوں کھوں میں پر عجم کھائے  
 تے ایہ میںوں بھلی نہ بھنوںے بھلائی رسوائی  
 آن چھے فن جھہ تسلے کیا کریو حالہ  
 درنگی مال اُسکدے اویں یوب رکھیاں سدا  
 واہ گروہ ایہ کیڈ صفائی فضل ایچی غفاری  
 جھک دیوں سب خدمت کریو کھٹلی کرواں  
 رہن نہیں دل تک کدوا میں وانگ فریب نہیں  
 پوشاندے لائق کھائے حاضر چیں رکھیو  
 چکی تھاو اوترا کریو خوشیاں میں کراہ  
 ایہ فرزند نبی دے پیارے اُنہل ہور نہ جانی  
 قیمت دار لہاس بَدَن تے سُنہن توں پتایا

تے ہو پڑیاں شہان والے سو نہیں دکھانوالے  
 پھر قاصد نوں پاس بلایا پچھے حال اُنہلی  
 کیا بشارت پاس لیاے تے اُنہل حال کیلی  
 قاصد کھندا پرسوں آئے ظہیر دے پیارے  
 تن پوشاں پڑے پڑے نہ پڑے نہ پڑے نہ پڑے  
 عیسیٰ دھیرا رویا میں دکن پرائے  
 کروا عرض وزیر یوب تھیں یا حضرت فرود  
 کرواں دے ذرے آون دن تے رات ہزاراں  
 ایک آگے نظر نہ آئے درومدی دے حالے  
 عیسیٰ نے فریاد رو رو میرے آج آئے  
 چونکیاں کردیں دی خاطر کرسلن بھلیاں  
 آن فرزند پر دے آئے بیٹھوں تصویریں  
 خانہ زاہ قیوت مندے حق پرستی والے  
 عالی نسب ظہیر زاوے میرے یوب پیارے  
 میں دوواں دوسرے گوں وٹوں اک اکتاس ستائے  
 ہے کلاے رت روز قیامت پچھے کدو لکلی  
 کے وزیر تسوں اُنہل دنا دینں نکلا  
 فرمایا بیویاں تال بھراواں بھیناندا ورتا  
 رہنا وزیر عجب تن کے صفت کے سواری  
 صاحب نوں لگہ گھپیا عیسیٰ مہر لگا پروان  
 ظہیر دے بیٹے ہرگز نا پلون تکلیلیں  
 شیریں آب چاہی شہرت چکی خورش کھلاہ  
 خوب لہاس اُنہل پہنچے پشمال فرس وچہاہ  
 تن دن رات اماندی خدمت خوب کرو مسلمان  
 صاحب نوں پروانہ پھتا عجم بجاہ لیاہ

شاد ہوئے تنبیر زادے نمد پر امن سواری  
 ویر شے اوہ ہنسا کارن ری تجویں پلایاں  
 شہز سوار وڑے وچ مہرے طلقاں وچمن آیاں  
 گونھنیاں خوش قدم قد آور اول سوار کھائے  
 شہروڑے تنبیر زاوے زین جہنیش وچ آئی  
 نور پنک پیشتیوں دکنے نین مھکن اکھارے  
 تے ایہ مل فرجی اندر تی کبندے دل ڈرے  
 بے وکھن ملاراں نامیں رکول شے لوآرا  
 باتیاں والے ظاہر ہوئے نظر اُنہاں اُن کرا  
 نال ہنسا مے مٹھی ویلے وچ کھائی گزارے  
 ایہ پرہیسی حل تاتانے مان ترٹنے بھائی  
 عاجز حال دتن تانے ڈھال اول بھارے  
 نیزے ڈھکے نوسف تانیں رونوں مہرن آوے  
 تے لوکل نوں بھج نہ آوے ایہ ہونی بیروانی  
 تے ہوراندی گل انہاں تھیں متول نہ کجی جودے  
 کون روئیل بیود اکیڑا پر جانے سب بھائی  
 اے نوسف ایہ ویر کھانا ساریاں نام سٹوے  
 لے جہ کھائیاں نامیں کرا حکم ظلال  
 خدمت دیوچ حاضر ہوکے کوپ گزارو سارا  
 لاکھ قدر جوہیں شطلا ہر ہر جسم نیاری  
 قدیل ہنڈ وچھوچ اُنہاں کریو زیب مقاسے  
 شان اماندی سب تھوں وڈی ہے نہ قدر پھانوں  
 غور مھکاؤ کرہ چھل تے شوکت شاپک  
 رت کروان ہزاراں مھکن زین اتھامیں وگتے  
 اُنہاں نہ ڈھکی آئی ک حرمت تے ایہ قدر خاندے

آپ نے اسواراں مچھنے کرا خدمتگاری  
 امان تھیں مہر حضرت نوسف تو کیں سب اُنہاں  
 تے حاجب ون پوتھے آبالے نوسف تے بھلیاں  
 باتیاں تے جیوں چہر پھکے پور متور آتے  
 دس مردادی فوجیاں ہلاں دسوی شان سوائی  
 سوہنے قد کھناب فلکاں لائ پھڑن زخارے  
 آج وچ مہر فرشتے آئے مہرئی گھان کر دے  
 خبر کیا آج شہر مسر دا کی دوتے ورترا  
 نوسف وچ جمو کے تیش لے بڑے مونس پر دہ  
 اکھس ڈھنے وکچ پچھاتے لوہو ویر پیارے  
 نوسف وکچ اُنہاں دل ددو تے اُنہاں خبر کھائی  
 چہاں حال اداسی والے وانگ فریلا سارے  
 پر اوہ نور زعل پر بھکن نوسف نظر وگاوے  
 تمبیلی دی وچ مہرے ہوئی نامھن کھائی  
 کرن گھائی ایہ آپس اندر ہوراں کجھ نہ آوے  
 نوسف اُنہاں پچھانے پر بن یاد کھیڑ لکھی  
 آجریکل خدادے مکھوں اُنکل نال وکھوے  
 تہں پچھان رتھے سب نوسف وکچھے حال تھلی  
 صیریاں خاص مھلاں اندر کریو اُنہاں لوآرا  
 حکم کرے پورچی تانیں کرہ طعم تیاری  
 فروشاں نوں حکم کریدا ڈریں اٹلس جاسے  
 دیواریں لکھا اٹلس چانیاں بھت تہوں  
 حیر حیر کھلاو ہنڈ خوشبو کرہ مکھیاں  
 ایک قلام نے عرض گزاری حضرت نوسف اُنہاں  
 سوئی لعل بیضا مت والے مل تھیں ہنسا دے

کھر گزاری کرو تمہاری حال نہ پہنچو کوئی  
 نوان دھرے خوش مزہ تہائی بیویں خیم ہزاروں  
 اندر وار کزین محفموں لئی عیسیٰ دے بھلیاں  
 عیسیٰ آپ جھوٹے وچدی دیکھے بھلیاں تہیں  
 خوشبویاں تھیں مکڑ مغل خوش دوسے نم جانے  
 جتھ دعوائے کھلون تھے بڑے تے جھگڑ پائے  
 ہول کھن ڈب ڈب جلاون جیرونی وچ سارے  
 خوش لہیہ اتھی ٹھرے دیکھن وچ نہ آئی  
 جاں بیوان خنیر زارے پانن مزے سوائے  
 خدکھاراں کولوں ہر شے حاضر پائے رکھائے  
 تے خنیر زاریاں شرموں رکھی چشم نوالی  
 نظر وچ تو کھر مغلن کھلون ٹنگ نوالہ  
 بیکوٹھ لوسے کھارتے ہاروں سو وچاروں  
 وچ والوں شرمندہ شاہوں عقل نہ سمجھانے  
 تے عیسیٰ گرنظر دیکھے مل اول اماندے  
 اکدوسے تھیں کبندے کبندے ہوئی کرن کھلی  
 ایڈک خدمت کرن اسلامی دل میرے جیرونی  
 جان تو کھر کردے ہوسن خدمت سلاے تہیں  
 ہن دا کھوا ٹر غلامی ادا نوگ کداہیں  
 خنیر دے بیٹے جاتے تہن ایہ قدر ودھیا  
 شاہ مسر دا وچجہ تہاوں خدمت عہم گزارے  
 وچجہ عزیز کردا شفقت گل ایسٹی ساری  
 تے عیسیٰ کھن حالت ساری خدمت وادہ کردے  
 اپنے پاس بلاوے عیسیٰ کھنیر بھراواں تہیں  
 عیسیٰ پاس ہوئے ایہ حاضر شرمونہ برقہ آقا

فرمایا کہ طلب کیالی جھنن حالت ہوئی  
 تک بیویں ہی فرمایا عیسیٰ جیوتی خدکھاراں  
 خوب کباب کباب کھوے چلون ٹال بھلیاں  
 آن ڈرے ایہ خانے اندر دیکھن اہل جائیں  
 تے ایہ دیکھ مکھلاں تہیں حیرت دے وچ آئے  
 عزت تل بڑھائے سارے پیش حلام رکھائے  
 اسرائیل نبی دے بیٹے دیکھ جمل بھارے  
 ایڈک شان کیالی نہنت ذنب مکھی کیالی  
 جام حقیقی بھرے پر شربت عرق کھج پرائے  
 تے عیسیٰ وچ قبلی ہوئی عزیز کے فرماوے  
 خدکھارہ پوجیہا نہاندے خدمت کرن سوئی  
 وچ مسافر خانے امان نظر پائی حالہ  
 روئی تنگ سبحانوں ملدی ہی شای درباروں  
 تے امان اپنے آئے ڈتھے رنگ برنگ کھانے  
 پام نظر ول شہ نہ کھن اسیاوں شہاندے  
 کھانہ حلام تھے سرزیوں غالب بیٹ وصالی  
 وک کے آہستہ دوسے وچجہ ہوئی جیرونی  
 مکھن پوسے کھن سختی سرے کھٹے مل جہا ہیں  
 مل حلام مکھن پھر سا تھیں امان پتے تھہ تہیں  
 دو جا کھندا سنب سنب تھیں سلا حال پوجیہا  
 ہور کے اک حسن اسلامے گدے بہت چارے  
 ہور کے اک مل قیسی زو ملٹی لاداری  
 ایویں ہراک سوچ وچارے پر کھ کھ نہ آوے  
 کھ حلام ہونے خوش سارے کردے نیک دعائیں  
 عیسیٰ جانے ساریاں تہیں ہوا امان مقظم ہوا

یوسفؑ قبلی ہوئے ہونا بہت پھیلے  
 مرد وسیلہ بیچ بیوی یوسفؑ نے فرمایا  
 کیا انہیں اس میں شاموں آئے گھر سڑے کھانے  
 قحط یا انہیں عرض سنائی ہوئی تھی حضوروں  
 یوسفؑ کے نہ جھوٹے لادہ سیلو نظری آؤ  
 ہزاروں با خیر پہلاؤ وڈی دھارا لیاؤ  
 انہیں کیا یا حضرت توبہ اسے کی توں فرمایا  
 دس مسکین اس میں پرہیسی آئے قحط ستائے  
 دس مردوں دی طاقت شاید آخر وکیہ کیلی  
 یوسفؑ سمندرا ایک مرد سو سو تھیں ہوا ہونے  
 ٹوٹے میرے دل سیلو ہوسو میں گھستے دھارا  
 ہاں بیٹو توبہ ہی دے جئے انہیں عرض سنائی  
 باپ پڑھا بیٹو توبہؑ بیٹو بیچ شعیفی حالوں  
 تھہ سلام پہ پائیں شہلا کر کر گریہ زاری  
 سنو مسند دل آپس دے تے پڑے بیچ رووے  
 آج سلام ہنساوے آئے داغ ہنساں میں چائے  
 ان سنیلوں نوں خبر سنائی کو جسی رمز کلاں  
 ہنساں سلام انہیں نوں کھلے تھیں سلام ہزاروں  
 تھل تھل بیک بندے مطلب کر دے کوک ڈھلپاں  
 یوسفؑ کے نظیر زاہد پڑھا باپ تھرا  
 عرض کرن کرداں کولوں پتے تھہ آئے  
 شام لوک تھارت والے دن گئے ڈوڑیوں  
 لمن تھہ دا حق وکھیندا پرہن وکس نکلی  
 نظیر خود تھہ رہندا آئیں کسے جہاں رووے  
 کل بیا بیک جہا چاہدا ہوئے نہ دتے ہاروں

ہاں انہیں عبرتی ہوئی حرف سنوں لادوے  
 اسے کرواوں کو ہوانوں ابرا کتھوں آیا  
 یوسفؑ سمندرا کس مطلب نوں آئے ایت مکائے  
 آس و عمری دل تھیں ور آئے قصداونھیا دوروں  
 ملک میرے آہدی ڈھنچی کٹ متھن لپھاؤ  
 نظر پو ہاٹوں ہوانوں متھن قریب کھاؤ  
 درہن اسیں نہ چور نہ سیلہ دغا نہ کدی کھایا  
 آسوں دسوں بن نل اسلاوے دور کوئی کہ آئے  
 جگ جگ دس دتے ٹوٹوں تھرا کون تھے بڑائی  
 دوہ ہزاروں دس دسیاؤ پوسو ملک اسلاوے  
 سچ کو تھل مل کیلی بیٹو تھہ عمرو پوارا  
 آپس بیچ اسیں سب بھائی اس بیچ بیٹو تھل نکلی  
 رات دے بیچ تھہ تھہ تھہ تھہ تھہ تھہ تھہ تھہ  
 اوہ مشتاق تھہ ہر ویلے نام لوئے ہر واری  
 آک بے دل لائو سوزاں کاپر زھوں تھووے  
 بیچ فراق ہنساوے مینوں رونداں بک ہوائے  
 واہ سلام پیاریاں واسے گھٹاں وار تھہائی  
 بیچ اشاریاں تھیں وکیل تھہ صدیقین نہ ساراں  
 تھنے ہاریاں نے من پاپاں اوہ خود بیچ جہاں  
 کھانوں پندھ مصر دوراوا واقف کوں اسلاوا  
 پردہ تھہ دیاں واسیاں آستوں تھہے حال تھانے  
 باپ اسلاوے متھن سنیل دل بیچ ہاریاں لایاں  
 دے بیٹام سلام اسامی تھیں دل داگ چلائی  
 رانگے گھروے پڑے دے گار گھڑاں کھوے  
 کھوں دے ایڑ سلاوے مہر مہر گئے ہزاروں

بدتے تھے کڑاویں عرضاں اے نبی خداوے  
 کھلونوں کو کھٹے تھیں ترے گل کریدے  
 بنت عاتی بے اقلق گیا کرم دا سلق  
 تھیں تھے پیغمبر زب دے جو منگو سو پاؤ  
 اوس میرے آج پاں پر دیکھی کھٹے تھیں سٹھلاں  
 پھیر گھراں ول گل لیاوے غزغز دوی واری  
 اُنکس کیا اسیں پاراں بھائی ہے تے جی پھلاؤ  
 زدن جسیں وچ دے پورے میں زخمیاں آٹھان  
 جو سَف تھیں آسے بھی لوہا دل تھیں دلع نہائے  
 تے ایہ پاریاں ول دیاں شہا اوڑ بھلیاں مرواں  
 تے بُن کر کرید پیرنوں دونیاں وقت دہلے  
 چالی سال نبی نوں کڈرے اندر گریہ زاری  
 اُنکس کیا بوہ ٹال اسلائے اُنکس جنگل آوا  
 پیر گیا کس کھاد سدھالا ایہ سرست وہاں  
 ہات کھالی ہویں سٹالی ڈھوس آب تہ نہیں  
 پت پہاڑ سٹو اُھلو دھرتی کوت فولادی تازو  
 گیا کویں بگھاڑ تہا جسیں کھاد تہا بھائی  
 سی تقدیر خدا دی ایویں سلائے وس نکلی  
 اُسدن دا یحیوب پیغمبر چشم نمول لوگھاڑے  
 جاں اوہ موہا تہاں پورے تے حج ہوئی زندگلی  
 جاں فرزند پیارہ اُسدا گرگ یکتا دوبارہ  
 عرض کرن جن اُسدے تاہیں دیکھے آگ بھلے  
 تے اوہ جو سَف اُنوں نہ تھکے اُسدا نام پکارے  
 باپ اسادا نبی خدا دا پورا شان کھاں  
 کیوں اوہ جوڑ تہاں ہستل ہا ہے جو سَف تاہیں

مل جگی وچ ملاز ہوئے آسیں پیغمبر زادے  
 یا حضرت لے خبر اسلائی اہل میں مریدے  
 تے آسیں آپ نکھوں بندہ جاتی اہل لکلی طلق  
 کہو دُعاہیں اللہ کولوں ساٹوں رزل دواؤ  
 باپ اسلاں ول میرے حضرت کیتا مڈاں روانہ  
 کھٹے حال اُنکس دا جو سَف روڈا زار و زاری  
 اک پور دے پت ہواں کھٹے ہو فریاد  
 اوس حاضر اک پاس پورے اک کھلاؤ بگھاڑاں  
 تم اُسدے وچ روندے تاہیں چالی سال دہائے  
 زخم بکرتا مور ہوئی جو سَف دے وچ اُرداں  
 پورے جن جو سَف یا جسوں جو سَف نہ آوے  
 جو سَف دا تم ولے پورے کھلاؤ کیا کرکاری  
 کہو کویں بگھاڑے کھلاؤ جو سَف نے فرمایا  
 گرگ دھنکر زورا کیتا تے اسلاں خبر نہالی  
 جن جو سَف فریادے پارہ اُنکس کیا تہیں سنیں  
 جسیں جوان اچھے سو شیراں پکار مرواد  
 پکار دھست او کھیڑو بڑ جسیں زور اُنکس ایسلی  
 شہا موڑی اہل نہ غزوی بھلیاں عرض سٹالی  
 چندن جسیں اوہ بھئی سلاہ کھالیا بگھاڑے  
 اُسے بہت غمبت کرا پیغمبر رہتی  
 جو سَف پچھے جن اس باجوں کیونکر کرے گزارہ  
 جو سَف دا اک چھوٹا بھلی بیماہن سدھوے  
 جڑے دے وچ رکھے اُسٹوں اکدم لہو سارے  
 جو سَف کھندا تھیں ہواؤں کھندے ہواؤں  
 تھیں کھے فرزند اُسدے فرق نمول کداہیں



نے سب سے پہلے کی وہ وہ ٹولیاں سنیں کہ سے پیارا  
 انہیں کیا تھلاں ہے توں دیکھیں پاپ ہمارا  
 نے سب نام چھوڑا بھائی جو کھلا بگیاڑے  
 پیر بیان پور تھیں کیش جانا جی پور نے  
 اس نئے تھیں جو سے ولدی وہی غبت بھاری  
 نے سب پچھے کی اور کسندہ جو اس تقری آیا  
 نے سب کسندہ پھر وہ نے سب شاہ ہویا کہ تھیں  
 اس دنیا وچ شای سندی تا دیکھیں وچ آئی  
 نے سب کسندہ خواہے جس شای تے سراری  
 جی پچھتا پیر ہویا آسنا تجب آوے  
 ہور کام ہونا ساری جو تھل آہ سٹی  
 تے ہر گل جو نے سب والی کر دے ہو آڈکارا  
 تھیر دے بیٹے ہو کے جھوٹہ نہ کوڑیاں  
 پاگل و ہم تھیں تھیں وہم مخالف تھوں  
 ہل تھیں جھوٹہ کیوں کوڑا سے کدوں رہتا تھاری  
 اسے کرواں مرد ہواؤں جھوٹہ گرو پکاراں  
 اوہ کسندہ ہے جھوٹہ نہ شہا ساریاں جی کھلیں  
 نے سب کسندہ ہے ہو تھے اسے مراد کرواؤں  
 ہے تھیں تھے ظاہر ہوئے ہوو کے اتھاری  
 اک رہے لوگروں بنا لے لہڑیں بھارے  
 چھوڑا ویر جو نے سب کسندہ کیا تھیں ہواؤں  
 ہندا ویر پیارا نے سب کھا لیا بگیاڑے  
 نے سب گمے تیری بھلیاں تے مڑ مڑ فریوے  
 دیکھو توں اسوا پورا چنگے تھانو لوکارا  
 ہے تھل بنیائیں نہ آندا میرے پاس نہ آہی

جل تھو پچھے تھیں راز کیلی ہمارا  
 عود گل خصال کسندہ خوب آندا ورتا  
 کسندہ اک ڈھانٹ ہمارا ہمدے سخت ہواڑے  
 تہ تھیں اگت وہ غبت کیتی اس سور نے  
 تے آسیں خاص محب پور سے وچ فرماں ہواڑی  
 آسیں بندے اوہ شاہ اسوا ڈھانٹ آسنا  
 عرض کرنا اس چھوٹی عمرے کرگ پیا کھاراہیں  
 کی پہلی وچ اگلے عالم آندا حال کیلی  
 تھیر نے جی کر جانا ہے کیا رکعت بھاری  
 ہے نے سب بگیاڑے کھاؤں کد تھیں پاوے  
 اسلی تھیں ایما تھیں تھے ہو ہی جھوٹہ لکھی  
 آندا وچ اسوا تے آسیں تھل ریمالی ہمارا  
 ہوراں ایہ تجب تھیں ہے سوکن ڈہاؤں  
 تے تھیں جھوٹے ظاہر ہوئے اپنے لہڑیاں  
 کوہیں خیانت کار ہوسو تھہ گواہ ساری  
 نیلو ہو سوکارا کرو وحاڑ پوٹے پاراں  
 پاتہ کاراں دے گھر جائے نارکدے وچ خلی  
 تھن نہ جاب ڈول ڈہاؤں لوہا تھار ہاؤں  
 جھوٹہ کلاسوں ہے تھل بھائی ہے انت ہواڑی  
 مڑ آئی لے پنیایینے حال چھیلی سارے  
 ہاں جی تھو ہے ہو ایسا کے ڈہاؤں  
 ہے ہو ایہ گل کے ڈہاؤں جھوٹہ زمین ہواڑے  
 چھوڑا ویر تھل جو ہے تھیں اوہ میری ڈول آوے  
 خوب تواضع کراں تا تھیں تھل ڈھانڈا  
 لہڑیاں نہ ہرگز کھلی مت غالی مڑ جابو

بے تے باپ پو چاوسے اُنسوں اپنے بل لیا بیٹے  
 چر منور جوُست دواگوں جلوسے حسن کھارے  
 لے نُور سبب انساں بھر بھرتی پامیں قدر سوایا  
 دین اتھیں بھر شتر انساں نوں کموہ قسم انانوں  
 مل منشاہے اُنکے شفتت خدمت کوباد اوپوں  
 ور میرے حتر نہیں جانے ایہ تیرے سب آئے  
 دواوسے پاک تیرے دے کتھے آن کتھے دربارے  
 بیٹوں ہنساں پور دے گھر تھیں دتے دس اٹالے  
 خدمت ہوو تو قول کر سکیں کریں نہیں کو اتی  
 مالک دے جھ وچ سدھائے دوا علم کیا  
 جوُست کے فطیل انساں دے میں شہق جھ آئی  
 اوو تیرا شکل ول کھدے ایہ سراکے دھوا  
 غلط نے نُور کار انماندے خاطر نُور لہائے  
 پوشیدہ وچ گوئی دھرو انساں دی سہایہ  
 ٹھوڑیاں خرچ ایسا رلہ کھلون ٹیپون دشواری  
 ور چلے تے روندنا جوُست مزن پھیر کدا نہیں  
 باپ میرا چھیر نہب دا کرا ہوگ لوزیکل  
 تے وچ شوق پور دے میری خرمیلی ہوو دی  
 جوُست خرچ دیوے تے غلام شہارہوش کیا  
 صحبت اثر ہویا وچ اونساں چکے نور اٹھانے  
 بیکل پاس بے کو سامت یادے نور مطلق  
 طی مدد در کھ انانوں رے سلامت سارے  
 شہاروں نُور شمال عزیزوں کر دے شکر ہزاروں  
 چمن قدم سلام کریدے پیش پور وچ خانے  
 اوو کھندے اسیں دوا حضرت فضل کرم جس بھارا

کریے عرض چر دوسے اگے کیا انساں جاں چلیے  
 غلط افراہیم دو بیٹے سی جوُست دے پارے  
 ودا غلط کھدے تاہیں جوُست نے فرمایا  
 پس لہاس زری داتن تے بیس مرصع جانوں  
 غلط عرض کرے یا حضرت ایہ کرواں کھاپوں  
 فرمایا فرزند پور دے ایہ کھنوں آئے  
 فرزند ایہ بھائی میرے باپ میرے دے پارے  
 گل بھرا غلیل اللہ دے علی قدراں والے  
 بھیت انساں نوں دسیں تاہیں اوپوں حکم الہی  
 غلط کے نبی جے تھیں انساں کھوے وچ پُیا  
 ول تھیں تیرے دشمن بھارے شفتت تہہ کیتی  
 نُور غلط جا بھرتی بھرا نالے خدمت کرا  
 اوو نورانی شورت سُدی وکچ رہے شہائے  
 بھرتی بھری غلاماں تاہیں جوُست نے فرمایا  
 شہید وکچ مزن پھر کھر تھیں وکچ سلوات بھاری  
 تھئے ہوو دتے سو جوُست نُورے بھلیاں تاہیں  
 ہوا زخم وچھوڑے والے رہن جگر وچ لیکل  
 ایہ ملن جا پھیر پور نوں میں رسا نوچ دوری  
 لے دس بھار گئے نو بھئی اک مسروچ رہا  
 جاں جوُست نے بھائی پارے تورے دل کھانے  
 کے یودا قول نبی تھیں غلط نہیں کائی  
 تے ایہ نور کھسن نوں شیطاں کیئے آن پکارے  
 کرنی اسرا بیکل چلانے شہس کھت مہاروں  
 منزل کت مواصل آخر آن دڑے کھانے  
 کوپن عزیز ڈالنا جے چکے کی ورتے ورتا

صفت کراں تے ہونہ تھکے مٹوں شکر کڑاری  
خدمت بہت تو مشغ یعنی چنلی شورش کھلائی  
اول شک بیا دل اُسدے سناوں سلو جانا  
ساھیں حال پوچھا یا تمرا من دویا کر زاری  
کچھ اعتبار کلام اُس تے اُنسوں تھوڑا آیا  
تیرا دکھ پر دے جہوں اُنسوں اسیں سُٹیا  
آپیں سوڑ بکرھیں اُسدے رہیں ہر دم جہری  
شک اُودھا مٹا تازہ ہوا من یوسف دیوں گلاں  
مٹا کیما ایہ گل تھوڑی جاں بچ نظر نہ آئی  
سلو ہو شخص اے کردا ہوں اک رہے نو جاو  
ہے اوہ بھی آجمرے شہدت تہن تھیں مارے تھے  
رکھ لیا شمعوں اماھیں اندر بندیاواں  
بیابان کیما ہے کوہے بچ پتہ اُس جاوے  
آوہدیاں اُس تھے دتے تے احسان کائے  
نبی پچھنے کی مذہب رکھ دا ملک مصر دا والی  
کسوں پیراں مذہب ایسا وانگ اُس دلور تیرا  
مسلم نیک عقل دا توہ شرم کرم دا پُورا  
عفت بکرت اور شہادت اُصلت چار عدالت  
افراطوں تیریلوں خلی کال وچ خصائل  
ہے تہن بیابان بھلوے سناوں تے نہ دھوئی  
کڑیئے حال لیاہے بھرتی ہووے کوہوں کڑارا  
باپ کے اعتبار تہن پر اوہا ایں رہندوں  
سب جھیں چنگا رحمت والا حضرت پاک اہی  
کر رحمت فریوے اللہ جاں ایہ کیما نبی نے  
جاں غنیمت زاباں کھولے شکرں بھارت میں

شہد عزیز مصر دا وال اس وچ تھوڑی ساری  
پنگے تھانو او تھرا سناوں کر کر کے وڈیائی  
تیرا نام لیا جاں اس جھیں تہن اس حال پچھا  
تے یوسف دا مادہ ککے تک پنے تہن بھاری  
سُن یوسف دے حالوں اُنسوں ہویا درد سوایا  
سُن من کے اوہ بڑتے اندر روندا نظری آیا  
یوسف دی تے تیری حضرت منی حقیقت ساری  
مٹا مٹا ایسا حال پتھرا وانگ پڑا تیاں سلاں  
رہا کلام تھوڑی اوتے تہن اعتبار اٹکی  
بچ کلام تھوڑی دیکھیں بیابان لیاو  
تے ہے بیابان نہ اوہے ثابت ہو سو کچھ  
تہوں جھوٹھ تھادا کرہاں سلاواں وچ جیلاں  
تہا اعتبار لے لوں اوہے ایہ سب تک مدھلوے  
خدمت سکیاں بھنیاں کولوں ایڈ نہ کچھن جائے  
کیسوں پُتہ ہے کیسوں تھے کیدے درے سوال  
پر اس نیک اعمال دُورے فرق اماھیں بھارا  
علموں عظیم قہل تھوڑی اوہ بے عیب تھوڑا  
کرے دلالت دُور رسالت تھے چک جاہات  
شہد مصر وچ اُنھے حضرت اکھنڈ بہت نفاک  
کھل اُساں جھیں بیابانے جہں جہرون کلاں  
رکھائے کے اسیں وچ حفاظت بیابان پھارا  
جہوں اگے اعتبار کرایا تہیں یوسف فرزندوں  
حفاظت ناصر ہر دم اوبا ہوروں طلب نہ آئی  
حکم عزت تہیں میلاں یوسف تے اس بیابانے  
پائی اُنسوں بشاعت اپنی آئی مٹری اقصا میں

موڑ عزیز پویا بھاریں وڈا کرم کھلیا  
 کھل آساں سن بنیایے قلم کھلت لیاہے  
 ہے ایہ بل اسلے جاہی ہوی مطلب سارا  
 ہے اس ہاہوں مصر مدحاہے غزخال تھ آہے  
 شہ مصر دا سلاے آوں آٹھ اعتبار مدحاہے  
 نکلے پاپہ آہیں گول مرہے اندر نا آہیدی  
 شہ نکل ازلیا چاہے ولدی کرے قسلی  
 نکل دانت وی ازناکش ہوس وکے گزاری  
 حق دانت ولدے اندر کو نگہ ہر حالے  
 نی کے نیں گھٹاں ہاہیں قول ہوں کھیلے  
 پر کچھ زور نہیں ہے سارے تقدیروں مرہاؤ  
 ہوندے زور لیا سو تھتھیں ایہ نوسف دا بھائی  
 رب گواہ کرہم فرشتے آہیں نہ وفا کھایے  
 وچ مصر اک ورے نہ وزیر اے میرے دلہندو  
 مت جاہوس نکل کو جانے خوف ایہی دل میرے  
 بھاری نظر نہ اثروں خالی جان لکے دل کھلے  
 ایہ قسلی ولدی کلان کرہں فصیحت ساری  
 ادوہ قاور سب دا وائی اوہا کرے بلاسا  
 کت مراحل صحتی سلامت کھتے مصر کنارے

کہن چہ ر نون مل اسلا اوہیں مٹیا آہیا  
 جو اسان عزیز کھلے کیڑک وصف کھایے  
 آہیں لکھ رکھانگے آسنوں سلا ویر یارا  
 بھار شراک وود لیاہے ہال مُندے ہے جاہے  
 تے شعون ہو قید مصر وچ مُر مشکل تھ آوے  
 تے ہے مُزین آہیں بجلیہے ہر رہے اک قیدی  
 ظہیر فرہاے ہے ہن موڑ بناعت کھلی  
 ہے جس موڑ بناعت دیونک ہو سو اہباری  
 جان جہ ہن موڑ بناعت کرہ شہ حوالے  
 بنیائیں آہیں حسیں کھلو تھن عرض سنائی  
 ہے حسیں قول خدا دا دیو غزٹیں پاس لیاؤ  
 آوے اہل موہے سارے تک نکل کھلائی  
 آونکل قلم خدا دا دتا کھندے موڑ لیاہے  
 سوہن خدا نون کے ظہیر اے میرے فرزندو  
 جہدے نہدے دوا اسو پدی گھنڈا باہوہو بھیرے  
 تے تھیں سوہنے خوب ہونانی نظر تھن لگ جلاوے  
 میں تقدیر ہنای کھدا کھم رہیا بھاری  
 ہاہوں رت جلاسا ہاہیں آندا کھل بلاسا  
 سن کر گئے سلام چہ ر نون آوں فرزند پیارے

در آمدن برادران یوسف در شہر مصرو در آوردن یوسف بنیامین راہ ہمراہ  
 خود خواندن برادران اور ضیافت خانہ نگارین وانظار خود ساختن بر  
 بنیامین و بازداشتن اور اچیلہ نزد خود و بر گشتن برادران بسوی کنعان

یاد پرستی دے ویج حلال ذوق چڑھائی مسنی  
 دیکھن یاد محزون رو دھرتی چا خود یاد آنہلے  
 دیکھ دلائل کسبیاں واپس کدا تکہ ویر آوے  
 نام فریق کے جگ جہدا ایہ ہے مشکل بھاری  
 جان محبوب دیکھائے جلوہ کتہ دور لڑاں واپس  
 یاد بنے اہ نت لو تیرے پلوچ گمنگن کھیرے  
 تداراں دی باری کولوں توبہ کتھ کتھ واری  
 شائع گیوں گئی مد ہتھوں سہایہ ویج گھانے  
 کے ڈھانوں تے شہلے قدم دھرے دم ڈولے  
 سو دائی ایہ حال کیائی کتھ پناہ کئی  
 دم دے آئیں لیکھا ہی ویج شہادت کاری  
 چشم اوگھاڑ کویلا ہوندا مت وچا پھل رو سیں  
 کھنوں فرزند نی دے وڑے مسرو دی دھرتی  
 بنیامین عزیز جلالا ایس طفیلی آئے  
 گھر ویج باپ عزیز مسرو ویج عاشق دلوں بچاوں  
 بنیامینے تل بھراوں راجیں کار گزارا  
 یوسف دا دل داغ پرائیں دلہیاں و ویج رہیں  
 نو بھالی ویج مسرے آہ آئے خبراں پلاں

یاد کرم دیہ سلقی تھیں کر کر چا بکھستی  
 یاد ویچھے فرقت تھئے لائ پر ہندی ہالے  
 و پھریاں دا بیٹے وکلا گڑ ڈھائی جوے  
 یاد طے دکھ کتے ہلون جسم کراں کتھ واری  
 اکھیں دیکھ دگیندیاں مرزاں مہربنے ویج لائیں  
 یادیں لایاں بھل بھلاوے وناں واپس اندھیرے  
 کولے یاد چھوڑا دم کھانے زخم لگانے کاری  
 سبے مد قدم غلام رسوا اٹک رہے فوجوانے  
 آتوں چشم آتے ویج حیرت ڈردا راز بولے  
 یو عالم کت کھلے آہوں کرنے نوں کتھ کئی  
 غفلت چھوڑا سبے کھیدوں گئی بناقت ساری  
 سبت اکھیں کت و بنے ڈھڑوں طعم نشان ہو سیں  
 حال کیائی بکھراں آہوں آکھ واکھاڑتی  
 ویر واکھ جھدے آئے آتھل سد پائے  
 آتھ قلم تایدیں کر کر سد گھنیا کھنوں  
 ہر ہر گل لولا ہی طے بھڑکل رت شوری  
 بنیامین دلوں پر ڈرووں کے تختیاں سیں  
 جان ایہ مسر نواں تھئے کیوں شر کھیاں

استقبال کیا کچھ بچہ آڑیا وچ بھلیاں  
 ائیں زمانے شہر مصر دے بیچ تھے دروازے  
 دو دروازے اک دُور تھیں آئے لکھ گئے دس سارے  
 چاندی داری گئے کہ آسنوں اٹھے اک پیارے  
 آہل گیاں نوں مدت گزاری وقت کوہا ہویا  
 باہر وار مصر دے در تھیں کھڑا اوڑکے بھلیاں  
 ٹیوسفؑ پاس پیغام سیلا نبڑا نکل گیاں  
 دس وچ شہر ڈوڑے ہو دو دو تھرا ویر اکلا  
 اور مہربانی ہوئی بولے بھگن سوک ٹھکی  
 اور پچھنے میں ویر بوجھ گئے ڈٹھے فریاد  
 گریہ زاری کر کر پچھنے کتھ بوجھ نپاوسے  
 کہ لباس شمانہ ٹیوسفؑ پکڑا جا نہیں  
 سن ٹیوسفؑ دی انکھ اندر تیرو دے بڑھ تھووں  
 رہیاں ڈٹھا جا انکھں کروا گریہ زاری  
 ٹیوسفؑ دیکھ دوجرا رویا تمول قرار نپایا  
 ہو رس دروں گیا مڑ باہر مڑ مصرے دل آیا  
 رہیاں ملیم گیا ٹیوسفؑ مہری بولے  
 اکوں اول کھڑا کیوں یارا تھرا کم کیلی  
 میں شای پروسی عاجز توں ہیں کون پیارے  
 ٹیوسفؑ گیا رہیاں شامے سل کن اسے یارا  
 توں ایہ حل نہاں اودا ہی کیوں ہیں حل نہاں  
 رہیاں کے سن دو دو حال مکں میں کیدا  
 میں کھلی درد نہاں چھوڑ گیاں دے گھروا  
 دیکھیں نہاں ویر وپسٹا تھدا پور دے قدموں  
 ٹیوسفؑ تھر ڈیرا بھلی میرا مان بیہ جیا

خیر پچھنے عاقبت گھردی خبروں نہاں نہیاں  
 حکم پور تھیں سارے بھئی کھڑے مل اندازے  
 رہیاں اکلا باہر نمودیاں آہیں سارے  
 تھیں مل ٹھاک سا تھیں اوکے مل کھڑے پیارے  
 رہیاں دلوں چپ ڈروں میں لو بھر رویا  
 مڑ اوکے کو مل لیوے ول تھیں لیاں  
 ویر تھے آن آئے ٹیوسفؑ نکل دور لائے راہوں  
 باہر کھڑا دروں تھیں روندا ڈانوں میں تھلا  
 تے سوک دی قبلی ہوئی آسدی کجھ نہ آئی  
 پتہ عزیز مصر دے دروا اسے لگو دس جتہ  
 دل پڑ درد غم دا بھیا کتھ قرار نہ اوکے  
 ہوا اسوار شتر تے بھیدے آسنوں مل لیا نہیں  
 ہوا اسوار لیا موند تیرتہ آیا باہر شہوں  
 عسورت پتہ اودا ہی شکلوں غم دی بیکر کناری  
 چالی سلاں بعد رسلا میرا مان بیہ جیا  
 رہیاں ڈٹھا آروندا آن سلام کھلیا  
 بھئی مل کرے کتھ گلں درد خڑے کھولے  
 رہیاں تھلی ہوئی بھڑوں عرض تھلی  
 شامیاں باہر آسادی ہوئی نور سمجھیں سارے  
 تک مہربانی ہوئی والا میں جہاں دل سارا  
 کھر کتھے توں کیدا جینا اسکے کھول نہاں  
 میں یعقوب ہی دا جینا آجڑا گھر چیدا  
 بڑیاں درد فراکھاں والا نا زوعہ نا مورا  
 ٹیوسفؑ ہوش نہ چھڑے جس دن خبر دواں دواں  
 میں سن باپ نہ ہوش سھلی جاں تے نظر نہ آیا

یوسف نے کہاں کہاں سے لے کر غضب میں ملاوی  
یوسف وہ غم سلائے دل تھیں ہر دم رسد اپوسے  
دیکھے یوسف دے دکھ والے و گدے نما ہاں نالے  
شہر و لے چڑھیں وہ دعا مگر کے لین نہ آنے  
یوسف دس کیٹی کھتے ہمدی سخت جدائی  
بنیامین کے کی دستل دارہ ولے لوس توڑے  
تھگی کل ہزار دیکھوں تھے قدر ترادہ  
پاس رکھیں جس کے ٹہلوں توڑیں نہ پلاسما  
تے آوے کس کار پیارے لوس شفقت فرمائی  
بنیامین اس جانے تاپیں لکما ایہ مال پو پھلا  
شہر آتھے داخل ہوئے لے بھلاں تھیں آوے  
یوسف آگہ سلام پلٹنا ڈاکس بھائی رولا  
دل وچ ہیری سب مائی کوہیں وہاں تھیں  
کیا کہیں کتھ تھیں مینوں پو اکت دی آوے  
سامت آن اسوں متیوں لیا کتھ چھلکارا  
من سوال وچھوڑ نہ مینوں میں رسلی تھہ ملدا  
کار گزاری صاحب دل بھد میرے سر بھارے  
ابن صاحب دی خدمت اندر حکم بھائی لیاواں  
جل چھٹن کہ بنیامین خوشیاں رکھوں آواں  
شہر سوار ملاتی ہویا کر کر شفقت بھاری  
ٹال لیا یا تس رکھ رکھ آپ کیا کر دھائی  
دیر کمن ہوہ چیز کیلئی تھہ مبارک ہوی  
ایک کون پیارا لیا یا دار پڑاں جہنی  
بازو ٹال لیا میں رکھیں رسو خوف لکائی  
لے لیا جس بازو اپنے جانے رسو لوکھ سے

برکت لگی آسلائے گھر تھیں خانے پنے اباڑیں  
پاہر کھٹک بیکو ساتھیں جاں کتھ راز پو چھوڑے  
میت چڑھلا تیلوں پنے کوئی کتھ بھالے  
میں پرورد لیاکے بھائی حرمیں دے جانے  
یوسف چھٹے حال کو پیارے یوسف دے بھائی  
حال و پلوے پاپ تیرے واکو گروچ وچھوڑے  
لکھن موتیاں بڑیا آہا یوسف دے وچ بازو  
یوسف کہہ تھتے پانہ آمدی دے بہت دھاسا  
بنیامین چھٹے مگر ہنسوں کہ ایہ چیز کیلئی  
یوسف کے رکھیں ایہ بازو گدہ نہ کتھ فریلا  
آئیں ٹال ملوں بھائی پھر یوسف فریلا  
بنیامین ڈھتے جاں بھائی شاہ و بیوچ ہویا  
فرورا بٹ شہر سوارا چھوڑ سدھان نہ مینوں  
یارا مینوں چھوڑ لجا میں شہر بجز نہ بھوے  
چائی برساں روہن ہاںوں میرا با ورتارا  
کی تاہر کس وچ تیرے وچھڑوں ہی جلدا  
یوسف کھنڈا میں ہاں نہ وچ صاحب دی کارے  
چاہے رتہ ملاکا تیلوں چھوڑ پٹا میں جلاواں  
بنیامین گیا دل بھلاں خوش ڈھاس بنیاواں  
کیا وچ ہوا یک تھائی میں کردا ساں زاری  
شہیاں حال میرا ہوہ مینوں چیز کیا دے کھئی  
کتھ تاہر آمدی ہوتی دل میرے وچ شادی  
لکھن کھول وٹا اس بنیاواں دیکھ پنے حریفی  
کے یودا نہیں جتا میں کوہوں بھائی  
بنیامین یودا تاہیں راضی ہو پکاراوسے

بنیائیں جو سنگن آندا میوں بھی دکھائیں  
 کسب کیا دل حیرت دھلی ہوش ٹھول لیا  
 بنیائیں ڈٹھا خود ہازو سنگن آیا ہوا  
 پادن والے نے جیوں پلا بُن اوڑیں دیلا  
 بنیائیں اندر کبھ ٹوٹی دوسو نظری آئی  
 بحر ول بنیائیں سدھلیا ری گھنیاں چلی  
 مژنگن کول نیلا پیٹے ہر ہر وارن آیا  
 رکھ تو ہیں وج یاد اپنے اہر خفہ ہے پاروں  
 اک اک ستمیں جیسے آیا فکر گیا تک سارا  
 پیٹہ گز لکھ پیٹہ گز چورا نہت انت نہ آیا  
 حیرت دے وج ذبا جاتا ہو آندے ول کھدا  
 بھی لیتوب نی دی طور ت بھی اپنی بولتی  
 سارا علا ظاہر ظاہر اُسوج نقش کرلیا  
 یوں یودا رحمت کر کے واسن رتھ لیا  
 تے جیوں خورش لیاے کمرھیں کھول گانوں پائی  
 ہو جو بھلیں ظلم کھائے شکلی نقش کرلیاں  
 بہت پلندہ سٹور سلسلے نقش عجب وج لائے  
 شرح سفید سیاہ لہاوں کھل سواروں کھڑیاں  
 مود داور گردے والا دیکھے ہیبت کھائے  
 دیا شرح ششش چینی فرش و پھیلا ہوا  
 کہوائی کھائیں آئیں اس خانے لے آؤ  
 خدنگھاروں بھلی آندے کر آواب شانے  
 تیرائی وج نظراں رہیں عقل گئی آؤ ساری  
 خدنگھاروں نے محکموں پر فرش بھائے  
 کھنڈ خورش پٹھیر ذویع جو سف محکم کھائے

ساعت بعد کیا شمشونے ور یودا آئیں  
 ہانس کول کرسے نکلا یودا سنگن نظر نہ آیا  
 حیرت دے وج ستمیں بھلیاں ہتھ مرادوں دھویا  
 بنیائیں کے مت ردد ہانس میری مژ آیا  
 کچ رہتہ تختیر بھلی سمجھ نہ آوے کئی  
 بنیائیں نے شمعوں نے پلا ہانس شتی  
 ایوں ساریاں وارو واری بھلیاں نے اگلیا  
 کھک کھن بُن خوف لکھنی ہرگز چور پکاروں  
 توڑو کڑے یا قوت بھرواں بنیائیں پیارا  
 پاک سوہری کھن جو سف ہی آگے بولیا  
 پست صفا دواہیں زبا وانگوں پتھ چکدا  
 جو سف نے سب بھیاں سورت آندے وج کھلی  
 جیوں جیوں بھیاں بنگل اندر آتے علم کھلیا  
 ہتھ وج چھری شمعوں پچھڑی جو سف آسا جاتا  
 تے جیوں بولن آب رو نیلہ دھرتی توڑ دکھلی  
 تے جیوں بیچ بنگل وج کھوں سونہ چھڑیاں لایاں  
 ہور چتھب نقشوں والے خانے گرد بنائے  
 لنگر بار سنگاروں والے وج تصویریں جزیوں  
 وج کھن کی نقش ٹوڑتی جیوں مصروف لائے  
 تحت سوہری موچیاں جزیہ اچھ دکھلیا ہوا  
 خدنگھاروں آئیں جو سف کھنڈا کھنڈے جاؤ  
 لے برتہ خود جو سف بیٹھا اندر ڈڑیں خانے  
 کھلی وج ختیاں آئے ڈھنی نقش نگاری  
 علی جمل شوکت شانے کھر ڈڑیں وج آئے  
 ہوا عجم علم لیاؤ غلام طاں لیاے



دو اوریں تصویریں لکھتیاں نظر تیاں روئے  
 عمل کسے نظری آئے خوف وایوج وصال  
 بنیاں دیکھ دیس غم وصالے آسدی گریہ زاروں  
 بول سکے کرے اشارے دو رو دل دیوارے  
 دو دنیاں رخ وحوئے اشکوں مرگ کئے غم وصال  
 بن اوہ دل وچ رزکن کئے تھوئے پئے تھائے  
 زہر اکھیں وچ سوہل مان تے ززکن غم سینے  
 جروانی وچ روئے سارے عمل نظروچ آوے  
 کیوں اکھیں تھیں نیر وپائے یاد کو کی آواز  
 شاہ عنایت کرے آس تے ہورں تھو پھولے  
 زخم پڑاں اُتھڑ دیا پئے تھون فوارے  
 ویر میرے دا نقشہ روشن صبر ہوں لے جلاے  
 اوہ جو سف دی مشورت سوائی کینوں نظری آئی  
 ویر میرے نے کھنٹے اندر کینوں ٹوپ دکھایا  
 پاس ہمارے کھم وکلی فرق فرما حرفوں  
 سنوں ویر میرے دی کھٹرا مھرے خبر لیا  
 کی جاں ایہ راز کینئی کس کتاب دے کارے  
 کون اسلے دل دا محرم بھننے نقش اکلا  
 لب خاموش قلم دی کاروں راز نمونہ آسا  
 رکتا ذبح اوہ جالاں اندر رکتل کے بیہ روں  
 خدو حال دا خونی نقشہ میں پر کرد وگاڑے  
 دوہرا زخم وتیا وچ ولدے ہمداد دا نہاں  
 وچھڑیاں دے تھون جگر دا نقش اوگھاڑ کینوے  
 جس لے نہیں دل باجھولے گھٹ تکیا داکھنیں  
 سیوں مثل ہزاروں ہويا بن ولدا بچتاوا

کھلون خورش چھاریاں کرے ٹوشیل وچ ولے  
 کھم کیا جروانی اندر بھل گیا کس کھنا  
 اکھیں نیر تھینے ہزد واکوں خلی صبر قراروں  
 روپلا کی ہون تیاں ویر کھن دو سارے  
 بھیاں ڈنڈ جو جو کیتا ظاہر نظری آوا  
 جو سف حال جو عمل کسے سارے نظری آئے  
 بچتوں نت زات پائی وچ پردیس زینے  
 نقد زہر تھیں وچ ہاپ کھلون بھلا تہ بھلوے  
 صاحب زلیخ کھلا کھلا جو سف نے فرمایا  
 عرض کرن اس خانے اندر خورش کھادی جلاوے  
 بنیاں جو جو سف آسدی شکل ڈھن دیوارے  
 مشورت دے دل دیکھے دووے دووے فرہوے  
 سکے ویر میرے نوں آتھا جس تصویر کھائی  
 کچھ قلم ڈکھ ڈرداں والی کسے نقش اکلا  
 نوک قلم دی کس مشورہ دے بھری کھرفوں  
 چٹاں برساں پچھے مینوں میرا ویر دیکھو  
 کی جاں ایہ نقشہ ولے دا کوں گیا دیوارے  
 ویر میرا پردیس وچوں مھریاں کوں وسلا  
 مشورت نقش بنارے والا باندا دل وچ وسدا  
 ویر میرے نوں چھڑیاں وکین قلم دکھیاں کرہوں  
 ویر کھاریں پڑے ہویا نظر میری وچ آوے  
 مٹکھوں دی شکل مشورہ میں پر کرے دکھلاں  
 ذبح ہويا ندی مشورہ مینوں ڈھنیں ذبح کرہوے  
 ماوا میری دا جلیا جو سف کینے ڈنڈ اکھیں  
 میں قربان نظر وچ آویں مدت بعد بھروا

میں دوستوں سے باپ دور نماز تم میرے دل بھرا  
 جان چلی پردیس فراقوں صبر نہیں آج ہے  
 ایسا کارہ عشق تیرے دا آخر ہے پردیوں  
 اہو جو سب دا واقف کرنا ہنسنے نقش سوارے  
 اُسدی صورت مصریں نوکل کشتوں لگھ منگلی  
 تے اہو کون فرشتہ آیا جس تصویریں لیاں  
 والی مصر کے اے یارو کرو نہ گریہ لاری  
 کندے ویر دین تصویریں راز منشاں وچ لعل  
 آپ تختہ ترشح دزین آ خود قدم نکلاے  
 دون تھیں دس بٹے بصورتیں رسو پیراے  
 اک اک طاس اوتے دل کھلون دو دوئی جائے  
 بیباہین اگا بیٹھ طاس رکھا کس اگے  
 جو سب جویر وچھٹے والا زخم ویلچہ کاری  
 بحر فلں دے ہیرا میرا تل کیوں کر بڑیا جاتا  
 ملی جلیا بھائی تیرا ہے کوئی یا نہیں  
 جو سب باہوں ملی جلیا میرا ویر نکلی  
 پیکر کباب ہویا دل پرزے ہندی وچ جدائی  
 ہندے وچ وچھوڑے سینوں دے شکر ماندے  
 ہندے وچ فراق پر رونوں تیرو تے وچ سینے  
 تیرو دے دل تے جس تھیں تیغ فراقوں دھلی  
 اصوڑا تھکا دل کھائے ہویا آپے نہ خبریں آیاں  
 اہو دوتا ریل تھیں ہندا دور دیندا سارا  
 ناگ طعم دیکھائی دچھا تے پر زہر نوال  
 بیباہین کے رت ہالے میوں خبر نکلی  
 کھاہ کیا گھیرا جگل تھیں آتی خبر آسائیں

میں ہندے بہ ڈرویں نہاں توں اہو ویر پیارا  
 سُوتی مین میرے دکھ ہنسنے وگ وگ کے روبر چلے  
 میں مرسی وچ تھریاں قہاں تیرے ڈرہ جدیوں  
 کون کوئی جس شکل کھیں نقش ہرے دیوارے  
 دن تے رات فراق چدھے نے میری جان جلائی  
 ایہ یعقوب نبی دا بیٹا کیسے خبریں پلایاں  
 بیباہین کرندا زاری صورت و کچھ پیاری  
 ہورں قہاں چل خورش کھلاوں اہتھے ڈرہ کیلی  
 لے بھیاں نوں ہورں غلے جو سب آن بھلے  
 ایہ بھیاں ہستوں تھیں ہند سارے نقش و سارے  
 طاس نکلاے پیش رکھائے جو سب حکم کرائے  
 دس بھائی بہ پنشن طاسیں ریل کھلون گئے  
 دھریا طاس اگے اہو دوتا بیٹھا زارو زاری  
 میرا ویر ہوتا ہے آج دن تل میرے بہ کھندا  
 جو سب کھندا بیٹھا جتا کیوں روویں کر آویں  
 بیباہین گئے چھٹ نعرے رو رو عرض سُتلی  
 میں چنوں آج دوتا شہاں اہو میرا بھائی  
 وگ وگ گئے گلے میرے جس تھیں مکھ فاندے  
 چھوڑ گیا دو رونداں ساٹوں وچ اوجاڑ ڈھینے  
 ہندی مین ترندی رہندی وانگ بھئی پئی پئی  
 ہندیوں وچ اوازیکل مینوں رساں بست دھلیاں  
 میں ہندے آن ڈکھیں نہاں میرا ویر پیارا  
 ہاں مینوں آج نظر نہ آوے جو سب شان و آ  
 جو سب چھٹے بنیا جتا مین کیسے اہو بھائی  
 اُٹاں بھراویں جگل کھڑا موڑ پو چلا نہیں

پاس میرے کوہ کُڑے ہیں تک کھولیں گریں زیارت  
 میں دیکھاں جو میرا دیکھے اُسے زخمِ نمائی  
 اُسے دردِ فراقِ والے والدے زخمِ نہ مندے  
 کب سے حالِ زلالِ نل کھاوں ویرِ تھیں رنجِ غلی  
 طاسِ اُکڑے توں میں بھائی کھلون توں پہلے  
 مائی ہیا بھائی اپنا بیانِ سناے تاہیں  
 بڑے دے وچ نالے جو سَفِ اُپیں کر کر زنگ  
 ایویں میرا ویرِ پیارا وچھڑائی تھیں  
 وکدے زخمِ وچھڑیاں والے سل گئے ہو چائ  
 سکیاں بھائیاں ماوں ہرگز فرقِ کھول لیاہیں  
 والی تختِ مسرے اگے رو رو عرض گزار  
 ویرِ میرے تھیں بے توں چنگا پر اوہ نظر نہ آوے  
 شہاویں میں عرض کریدا جگ جگ عالی سایہ  
 انت شمع تے جہاں جاوے چندا درد کو سلا  
 دوہیں و تھیں دل کھل کھل ہاندے ولد و بیعت چھپیا  
 بھائی کھندے شرح نہ کردا ایہ راتیلے جیا  
 شہلِ مائی برابر نکلے خورشِ برابر کھندا  
 جو سَفِ سندا ایہ سب کھل اکھیں بھڑکی لکلی  
 ترہنوں تھیں تھیں نہ چھپے سلاے حالِ نسائی  
 تھیں تھیں کے وچ ہرے جو سَفِ دردِ دردِ درد  
 جو سَفِ کھندا نارو بھائی مَرُ مَرُ دوی واری  
 زریں خانہ ازل والا دل میرے وچ آبا  
 بیٹھ لوں رو رنجِ اقامتیں تداں بقدرِ سدھاوے  
 بنیامین کے دیوارے جو سَفِ نقشِ نگا  
 جو سَفِ دنی ہانورتِ اُکھی و کچھ ششی وچ آبا

تُون آلودہ گلِ وا کُڑے وچ آہن بشارت  
 اوہ جو سَفِ دے گلِ وا کُڑے میرے پاس نشانی  
 اوہ جو سَفِ تھیں میرے تھیں نقشِ سبے وچ دلے  
 کی کھلون میں کھاہ تکدہ ہانوں جو سَفِ بھائی  
 جو سَفِ کھندا آجا تھیں توں میں رملِ کھلے  
 میں میرا تھیں میرا بھائی جو سَفِ جانِ دساہیں  
 بے تھیں جو سَفِ ویرِ وچھٹاں میں بھی ویرِ وچھٹاں  
 بیامینا بھائی میرا وچھڑیا تھیں تھیں  
 بے توں بیڑاں درواں والا میں تارووں خلق  
 تخت ہوتے چڑھ دیا جتا مال میرے پہ کتاہیں  
 بیامین گیا پہ کھموں تخت ہوتے کر زاری  
 راجِ سوایا تہ سلطانا ویرِ میرا تر جاوے  
 جو احسان کیجی میرا بھائی کدوں کھل  
 شمع چٹکھ شوقِ پرائیاں سورجِ نورِ اوچھا  
 جو سَفِ طاسِ کریدا اگے دوہا لقمہ چلا  
 دوہاں والا تھیں غمخیزاں آہیں کھلون تچ نکلا  
 اُچ تختِ برابر بھندا قدموں دودھ دودھ ہندا  
 پردگی بچوہہ عازرِ آخرِ چڑھ کیٹی  
 ایہ بھئی شلو کچھے ہاں ایہ بولی بھولتی  
 چوری چوری شلو عزیزوں بھائیاں بولیاں لایاں  
 رنجیا میں بھرواں کھل تھیں کھندا زاری  
 بنیامین کے جگ تھیں شہا عالی جیا  
 علم کرو تھیں لوٹے جہاں میٹوں مہر نہ آوے  
 جو سَفِ چھپے زریں خانے کیا پسند و سلا  
 علم و تہا جہاں خانے تک اوہ کچھ سدھایا

ہو بیوش کر لدا زاری دونوں میر نہ آوسے  
 ہمت تک ترنفا ہو میں کر کر گریہ زاری  
 جبرائیل سلام لیلایا جو سلف توں درگاہوں  
 بنیائین میرے وچ تم دے جان لیں پر آئی  
 جو میں تھی ہوسے آسنوں ہوں کہ شعلی  
 خٹا ماضی اس ویلے جو سلف نے فریلا  
 بنیائین تیرا اود چاچا ماو میری دا جینا  
 دیہ دیکھائی آسدے آئیں توں میں کشت میرا  
 وچ بولی صبرانی آسنوں میرا پند کٹائیں  
 ہویا علم کیا عجب خٹا آتھا چاہتے آئیں  
 خٹا دے دل بنیا میں پئی نگر اکواری  
 اکواری دل خٹا دیکھے اکواری دل صورت  
 دکھ رہیا فریلاے لڑکیا دستیں پر خود ادا  
 جو سلف دائیں پنا حضرت خٹا آکھ سٹوے  
 میرا بھی اک دیر پارا آبا جو سلف تاسوں  
 ہے جو سلف صدیق میرا بیخ خٹا پیر ادا  
 ہے صدیق تیرا بیخ لڑکے نسبت جو ب دلانی  
 ترنیر بیخ میرا جو سلف خٹا پیر سٹوے  
 سی ترنیر ہوں داں جو سلف میرا بھائی  
 دیر میرے توں خواہاں آیں مر گئی جلی آئی  
 خٹا کھندا تہ رو چاچا زندہ تیرا بھائی  
 میں پونا یعقوب نبی دا تیرا پان حزیبا  
 بنیائین پئی جان کتیں ایسا گل پیاری  
 چھائی تال لکھا رو رو کلا جھینے آئیں  
 کشت آہر توں جس تھیں پنا خٹا نے فریلا

ہوش پر سے عزت مٹھے پھر ترف قلمی پے جلاوے  
 آخر جان لیں پر آئی وگ وگ گئی کٹاری  
 تے بیٹام کیسا اے جو سلف آیا علم آسوں  
 جاندی جان وچھوڑے اندر دیہ شتاب دیکھائی  
 مر بیڈے مت بھائی تیرا وچ تھان چٹائی  
 ڈرتیں خٹاے جلا فرزند علم ائی آبا  
 علم میرے وچ ترف میرا بھر توکان چڑھایا  
 دیکھ تھی دل توں ہوس حال پو پھمسی تیرا  
 اود مراد کر دیر نکلی جا دیدار کر آئیں  
 بیوش وچ جیا ترنفا جاندی جان آڑائیں  
 ایہ جو سلف دی صورت ڈھکی دی دھیر کٹاری  
 فرق ذرا معلوم تھوے سب جو سلف دی صورت  
 کون ایکی توں کھدا جینا جگر کھسے دا پارا  
 بنیائین پنا سن دھرتی رو رو کے فریلا  
 باپ تیرا بھی جو سلف تاسوں میں قربان کلاموں  
 بنیائین کے رہا میں میرا دیر سدا  
 سی جو سلف صدیق پارا میرا بھی اود بھائی  
 بنیائین دھیرا روپا دار کرے فریلا  
 فرزند وچ بکر میرے دے عزت پند بیک لائی  
 شان تہوت تھیں اود خواہاں دیدیاں صاف گواہی  
 توں ہوسے وچ نموسے روویں میرا باپ لادائی  
 شکر گزار ملاہوں اللہ تبار ایہ تمنا  
 وچ خوشی دے آکھن کیدک گزری صاف بھاری  
 فرزند اس مجھدے جینوں تیرا باپ کٹائیں  
 باپ میرا اود بھائی تیرا ماو تیری دا جیا

بڑے دے وچ عن من حالے اکھیں نیر دہلا  
 غٹا کندا اوہو جوے سَفَ جیدا سلیہ عالی  
 سورج وانگ ہویا کورانی رخ کھلایا ہویا  
 اکھیں نیر دہلا گندے خوشیوں ہوش دیوےجی بھرا  
 اُٹھ جوے سَفَ وچ غلوت آو بل لیا سو بھلی  
 وچھڑیاں نوں لے پیارے گھنڈھ پئی وچ جینے  
 جتکھ خوشیدی تکھ گھلکھیں کئی لین ہولارے  
 پھل گھیں ملیندے رو رو ولدیاں کھول نکلیاں  
 سینے وچوں لکیریاں لالہا پائی گنت بھلیاں  
 کندھ بھتیقی تخت بھلیا جدا بکر خدا پے  
 سر ہوے دو سینے جیدے ہارن رحمت آیاں  
 نا ڈر اعمال بھڑواں ہو جو آسناں کھائے  
 توں محبوب وچھوڑیا جیتھیں اندر درد الم دے  
 ہن تے دھریس مبارک پاس رہاں پہ بھئی  
 بنیاسیوں گھنن لگا جو دا مل کھائی  
 بنیاسیوں کے اوہ علا وچ بیان نہ آوے  
 چالی سال دہائے تجرے تھیواں وچ تھیں  
 نمین نکتے وچ نمے شعلے چندیاں مٹر گزاری  
 چندھواں نیوں دن مہارک ویکھل نظر پائی  
 پام تھرا لے کرے پکارا درد بھلے شش کھلوسے  
 وا دردا میں گھدا ٹالیاں کیوں باپ چندا  
 رو رو بنیاسیوں کے ڈکھ حدوں گزریا چندا  
 ہو دیوانی ری بھاری تھیوں دردوں والی  
 پئی پکارے نکل جوے سَفَ دیکھ لوواں آکاری  
 اکھ رلا کھائی جوے سَفَ روہوں پھوڑا ساکیں

ہل میرے دل کھاں کھاؤں تھیوں پاس بھلیا  
 بنیاسیوں کے فرزند اوہ میرے دا والی  
 بنیاسیوں خوشی وچ زکھن پھوڑایا ہویا  
 سکا رنگھ پھیلاں برسوں دم وچ ہویا ہیرا  
 غٹا نے چل جوے سَفَ آئیں ساری خبر سٹائی  
 برق لاہ زخوں گل بلیا ڈھس بنیا جینے  
 چل جوے سَفَ دی مشورت وچھنی بنیاسیوں پیارے  
 کیا کھاں اوہ مل کویسا گزریا آپہ بنیوں  
 میں دوہاں دے بدل دا گھوں چھم چھم چھڑیاں لہیاں  
 گئے نگارواں دھوں باہر شُب پنے تھیوں آپے  
 پام اوار گلا کوچ پائی وچھڑیاں مل بھلیاں  
 جوے سَفَ کندا بنیاسیوں بھلیاں آت ملانے  
 توڑ وچھوڑ پور تھیں جیوں پھوڑا گئے وچ نمے  
 ایہ گل کہ شش کھدا جوے سَفَ ہوش زرتس کائی  
 سماعت بعد جوے سَفَ آئیں ہوش بدن وچ آئی  
 کوئی وچھوڑے میرے اندر آسدا وقت دہلوسے  
 نا کچھ بھلیاں مل پور دا روہیاں اکھیں گیلیں  
 تھرا پام پکارے مٹر مڑ پور کرے سو داری  
 وچ ڈکھل قد بلیا آسدا گوشت تک گیلیں  
 اکھیں دے وچ نمین نہ آوے کھاوں بھلانہ بھلوسے  
 نکتے چل پور دا جوے سَفَ رو رو زار کھیدا  
 بھیر پھٹے دس بھین میری دا کیوگر حال دہندا  
 چاند لوواں نہ آئے پلا سال گئے ہو چالی  
 جس راہوں میں ور لیاے اوتھے مٹر گزاری  
 پھولے خاکد رحلوسے کھیں چند تیرے وچ داہیں

میں روہی نوں خڑو پائی اور نہ خڑگر آیا  
 دن راتیں وچ تھیاں راہیں بھن اوڈیاں کردی  
 سنگدیاں پھیل مرگ نہ مہدی چندہ ایل آردی  
 آوندیاں اوہ راہیل کووں حال پوہیندی سارے  
 کئے ڈٹھا وچ جنگل روتھا یا کے شہر پھارا  
 کھلون پچن ٹھلا اس تھیں تیرا درد گزارا  
 مڑ خڑ داغ ولسج رز کے پھر پیاریاں وا  
 ہل تیں کے واپس ہویا ذوق نہ دل بن آہیں  
 بیٹے تن میرے گھر ہوئے بنیامین سٹوے  
 بنیامین کے اک نجسٹ تیرے ہم ہویا  
 ہم میرے فرزندوں ایسا جو تیں آتھ سٹلیا  
 عرض کرے تیں ایسا بھلون تیرے وچ جدائی  
 دم دے متقی ٹو ایسا بھائی راڈ لوکھلاے  
 نجسٹ نجسٹ جا پکاراں ولدی آگ بھلاوں  
 پر اوہ تھیاں دردوں والی کنی نہ کریہ زاری  
 ذنب رکھلا ہم پسر دا پائی جس جدائی  
 اس فرزند پیارے تہیں کہ گھیاڑ پکاراں  
 دم دم کرف پوکار پر توں ہووے درد سولیا  
 بے آرام رینا وچ فکدے تیں منی عالا سارا  
 قن مقصود دلدا لہوئا ہولی نور جدائی  
 بھیاں تال نہ توہیں بیٹوں دے نہ قدم آگاہاں  
 بھیاں تالی توہیں اول بھیر کاسل سولیا  
 پھول کڈھاوں حکم شرع تھیں تینوں کھلاوں  
 بن بیٹے بے رکھل تیں چھوڑ تھیں بھئی  
 پدائی ٹوش ہو کے بھلاں چھوڑ تھیں تیں

بھین پیاری تیں مڑاواں کرے عہد سدھلیا  
 مڑ بھلی ایہ درد جدائی جان نہیں بن کردی  
 روندے باپ دا فرزند اے مڑ خڑ چہرہ دی  
 ڈگدی دھرت کیدی آتھ بندی تیرا نام پوکارے  
 پر سہرا اوہ ہا منور نجسٹ ہم پیارا  
 اوہ حال ہمیشہ سندا وچ اردوں دورا  
 نجسٹ اور دورا رویا تیں ہمیشہ عالا  
 پھر چٹھے دس پٹیا جتا پرتیوں یا تیں  
 گھر اولہ تیرے یا تیں پھر نجسٹ فرلاے  
 نجسٹ چٹھے ہم اونہادا کی کتھ تھہ رکھیا  
 وہا ذنب ایسی دم تیرا رو رو کے فریا  
 نجسٹ کھندا اور پیارے ایسے نام کیلیا  
 آپے غری بیوی اندر ذنب کن گھیاڑے  
 نام تیرا لے تیں ہر ویٹے بیٹے لوں گل لہاں  
 دل اپنے لوں مال فریاں دیوں تھئی بھاری  
 پر کن گھیاڑے کھلا درد لے دا بھلی  
 تک کوہ مل تھیاں والا دل تھیں تھہ وساراں  
 لو پتتا لے کڑتہ تیرا بھلیاں نے دکھایا  
 پٹیا بیٹوں نجسٹ ڈٹھا مشق ایسا ہمارا  
 بنیامین کے اسے بھئی روہیاں مڑ وپلی  
 اک ساعت تیں تیرے تالوں وچھڑیا ٹاپھیاں  
 نجسٹ کھندا بھل سندا تیں بھی درد وچھوڑا  
 جتھ تھے دکھوں تیرے ساریوں موڑ دکھوں  
 چوری نام لکان تیں سر رنج نہوہیں کئی  
 بنیامین کے جیس چاہیں پاس رکھوں بیٹوں

کر مصلحت حضرت یوسفؑ بڑھتے ہوئے پر پلایا  
 بنیامین نے وہاں ٹھوس ہو کے آویزاں ہو گیا  
 بنیامین بھراواں آئیں وہ بچان نہ آیا  
 زلمیں مٹھن ساڑھوے آؤر بلا جیہاں  
 بنیامین کے کی ہوا کوں بچنوں ناہیں  
 بھٹی گن جی ایہ صورت پرل کتھیں آئی  
 یوسفؑ دا نمونہ وہی تھہرے فن کنہ نظر نہ آوے  
 فن تھیں وہی نوٹیاں بھٹی ویر گیاں بھٹی کیو تکر  
 والی دیس مسر دا مینوں کر کر ویر بلاوے  
 تخت بوے ہ بھیاں تاہیں یوسفؑ نے فرمایا  
 باپ تہا نیا خدا دا کیو تکر وقت گزارے  
 یوسفؑ چٹھے وہی تہاں باپ تہا نم کسوں  
 کئے وہ تہا تھیں بھٹی یوسفؑ دی فرماوی  
 بھٹی یوسفؑ دی وہی فرقت کون زیادہ رویا  
 یوسفؑ تم کیدسوں وہی وہ تہنناں تھیں دسا  
 بوے یوسفؑ دے وہی دچھوڑے رہا ہمیشہ تہدا  
 فرزندوں دے نام رکھائے اس نے ذروں والے  
 سن یوسفؑ فریاد بھیاں لیکن تہہ تھیں آئے  
 عرض کرن کنہ پوئی ناہیں سائوں قلم ستایا  
 اسن بنا مت عادت پائی جاں گھر بار کھائے  
 بک جیوں وہی فضل کرہوے کتھو تہیں ملا تھیں  
 اوکل وال کل بنا مت موڑ لیاے ڈر دے  
 تھن لکھو مات رکھی یوسفؑ نے فرمایا  
 یوسفؑ کے لکھن آئیں بھرجیاں بھرو شکاری  
 پردے وہی لکھن آئیں یوسفؑ نے فرمایا

بنیامینے مال لیلیا بھلا دے کول آیا  
 بندوں مال ٹھوسدے صورت پیکل کرے سواہیں  
 صورت دیکھ رہے وہی حیرت اس کیو تھئی جویا  
 کس تھلوں داہوں شہزادہ آپوں وہی سکیناں  
 بنیامین تہا بھٹی ہاں تہیں وہی تہاں  
 والی تخت مسر دے تہیں پوئی کیا سکھائی  
 اوہ روئی تے نمویاں آپوں کتھ گئے پچھتوے  
 بنیامین کے فن اکھن حال اوصوئی بیو تکر  
 گتے نہیں ایہ یوسفؑ تھوں کوں نہ تھ گتہ جنوے  
 ساڑھوے حل گھوں دا کیو تکر وقت ویلا  
 کنہ تھے نم یوسفؑ دا اولوں تھیں تھو دسارے  
 وچھڑیاں تھیں یوسفؑ کھوں زلم گھوں ہستوں  
 وہی یوسفؑ دے درد تھیں کینے مٹھ کرکاری  
 مال پر دے کون تہا تھیں نم دا ساتھی ہویا  
 بنیامین وہی فمدے ساریاں بھیاں کینا  
 مال پر دے تہرے اندر درد فراتھیں کھیندا  
 اُسدے ول تھیں یوسفؑ بھٹی نا بھلا ہر مائے  
 ظاہر کو پیچیر زاویہ پوئی کیا لیاے  
 موڑ کھئی جو تھن کرم تھیں اوہو ہے سواہ  
 دانگ ماتت مال تہا اوہوں موڑ لیاے  
 اسناں تھیں وہی جھانل ریکو بدل خزان  
 پیچیر دے کھروے پدے کوں خیانت کرے  
 میں اسناں تھن پر کر سناں مرہو دون سواہ  
 تا قلو بھر کوئی دیو ہووے دور خرابی  
 ہم تھیں میرا لے جاو رکھو پاس پھلایا

بنیائیں دے وچ بھارے رکھ دیو وچ پردے  
 آکھ سلام گئے کھائی تھوڑی دور سدھائے  
 کرن سوار پکار بانوں چور نہیں کراؤں  
 آؤن مؤنہ کر کیا بانوں کی نسل تم کیا ہی  
 کے پکارن والا بیکو تہہ پال آئے  
 اہل کیا اہل قسم خدا دی ہے معلوم تہیں  
 کن سوار نہیں بے ہوشے پُرتل کیا ہر اہل  
 حکم شرع دا امدے تہیں پکار رکھو گھرو  
 اسرائیل نبی دے مذہب تم شرع قبولے  
 موڑ سوار گئے اے مصرے سب کھائیاں تہیں  
 جو سب کھنا بھلیاں تہیں کھائی کراؤں  
 جان پیغمبر زلے سب جس خدمت ودھ کرائی  
 پاجوں کن شتر بھر دتے قیمت لئی نکالی  
 ہوو دلیر بھراؤں کیا شہا حال جابا  
 پر ایہ نام جو چوری والا شست نکل لکائی  
 لوکل طعن غضب دا پتھر اہل دیا وچ سروے  
 اہیں نہ چور نہ دھارے سارے ہاں مسکین بچارے  
 اہل امتیہ کئی دل بھاری اہل کلمہ چورایا  
 جو سب کے نکلیاں تہیں شتریں بھار اتارو  
 اول پست شمعون کھائی پھول ذہنی اوہ ساری  
 ایہ جان نہ چور دیکھا آیا نظر ملتینوں  
 دس بھلیاں دے بھارو پھولے کچھ نہ ظاہر آیا  
 اگے کھ پئی وچ دل دے تہیں یہ موڑ منگائے  
 پھول رہے دس پستل تہیں ملن ہوا اشکارا  
 اک بلی ایہ چور نسوی انت انساہا بھائی

بھر پھٹاں نہیں جو سب گیا ہزارے اوہیں کروے  
 جام کھائی حضرت جو سب نگر سوار دوڑائے  
 کھڑے رہو مت جاؤ اگے پکار ویاں کھائوں  
 جام حقیق ملک دا کیا نسل چوراء لیا ہی  
 میں ضامن تہیں وچ اعلیٰ اوتھ دیاں بھروائے  
 چور نہیں اہیں آئے نہیں کرن لسا اچھائیں  
 اہل کیا جس کولوں کھکے پکار کھڑا اس تہیں  
 شارع دین اسلامے اوہیں تھوئی جاری کردا  
 اپنا چور ہزارے بے کوئی خدمت سال کروے  
 جو سب اگے حاضر کیجئے چوراء وانگ تہائیں  
 میں اسناں مل تھارے پکنا بھلا بانوں  
 اچھ تخت برابر اپنے روٹی بیٹھ کھائی  
 تے نہیں جاہدی وار بانوں خوب کئی بھلیائی  
 جو اسناں تھرا سر سلاے ودھ حسابوں کہا  
 اس تھیں دل شہادے سلاے ایہک تھریائی  
 پیغمبر دے بیٹے ہوکے چوریاں کر دے پھروے  
 چور نہ کوہ نام نہ اسنا چور بکلن وچ تارے  
 ایہ چوری دا نام اچانک سر سلاے پر آیا  
 بچ کن پیغمبر زلے یا تے بھونھ تارو  
 جاں کچھ ظاہر ہوا تھا بیون کوئی واری  
 وارو وار کھلیاں پھٹاں پھنوں بنیائیں  
 جان دیو اک پائی رہندے جو سب نے فرمایا  
 کھائی اہل والے اہیں پگے اہلے  
 پھوڑ دیو ایہ گھروں جانوں عن گیا اٹھ سارا  
 پیٹا اہل کھری کھوہ شک نہیں کن کئی





بے خبریوں میں اہل بیت کے لئے جو کچھ ہوا ہے  
 اور تمام دروس لکھ کر تے ذرا دھیان نہ دھروے  
 کہ فیروز کی حالت کتنی ہے ذرا دوسے ہی گھر سے  
 جسم خدا دی چور نہیں میں سخن گریج ہمارے  
 فرمایا جس ہمارے تھلے موڑ تھلی سہاویہ  
 ہے تھیں چور نہ بنے کوئی بن بیٹوں چور ہلا  
 عزت ضائع کی اسلامی دلوج حسرت کھانے  
 صاحب مل لوسے شے ڈولی دودھ سزات آوے  
 سو بھلیاں نے اول فتویٰ کیا شرع چور دا  
 شرع چور دا فتویٰ اول بھلیاں تھیں آکھویا  
 ٹوسف دے جھ آکھدا بنیائیں بنارا  
 شوٹنے بن چور اہل تھیں رکھوں دنگوں بڑے  
 اُندا ویر ہو اکتے مویا بھی اس کجھ چورایا  
 ہور چور بھی دے گھر تھیں چوری پٹا کھت لیلیا  
 راتھیلے پت چوریاں کر دے وہیں شرم نہ آئی  
 صیب پڑاں وچ بنانے آخر ظاہر آیا  
 سُن ٹوسف بڑ چندا اول وچ راز کھول دیکھایا  
 چوری وچ پر تھیں بیٹوں اول وچ خوف کھلون  
 اپنے صیب اہلے سر تے کڈھ دہاں اہلے  
 دوی شان عزیزا تھی دائم رہے سولئی  
 پکارا تھیں رکھ کیوں تو تو اُندے وچ تہہ  
 باپ بڑا حارہ مری تم تھیں چوریاں لکھ کھویاں  
 غم اُندے وچ دیکھو اہلے جان بیٹوں اُندے  
 اُندے وچ وچوڑے اُندا ہوی کھ تھی  
 بغیر دے ول نو کھلی ہوندی صبر تھی

نشد وصال بنانے دے ولوں مستی دائم بھروے  
 ہو وچ تھوں مندو تر دے واقف ڈوگھے سروے  
 تے فیروز دے سوزوں بڑے کس ہوا دے ہر دے  
 بنیائیں کے کیوں بیٹوں چور کو زل سارے  
 اہل کھنڈے ہے چور نہیں توں ہام پٹھے بن پٹیا  
 ہے سہاویہ تھیں چورائی میں بھی ہام چورایا  
 چپ رہے ہو بھائی لکھے سر نیویں شہانے  
 آپا مسر اندر ور آما جیکو مال چور دے  
 تے یعقوب کئی دے مذہب چور رہے ہو تہہ  
 ایہ اللہ ہے ٹوسف تاہیں دلوج ول کھلیا  
 ہے تے زرم موافق میرے عدل ہوندا ور آما  
 تھوے آکھ بھرا پچھتے عمد چر تھیں اُندے  
 ہے ایہ چور آجب ہاں بھلیاں نے فرمایا  
 جس بھائی توں بن ایہ روندنا ٹوسف نام سدا یا  
 اہل بھائی دی عادت ساری اس وچ آن سائی  
 وڈے دی خو چھوٹے پکاری سہلے توں پکاریا  
 ایہ ہے جگ سٹایا نیو گھر شہلا راج سوا یا  
 ویر میرے تہہ چوریاں کر دے ہوریاں چور بھلان  
 جانے بہیت والں دے اللہ ہو تو تھیں سٹانے  
 اکتے تخت بدھے جھ بھلیاں رو رو عرض سٹلی  
 باپ بڑے دا ایہ ہے حاکم ہر دم خدمت کردا  
 شہلا توں اسکاں کتھہ سٹاں نظری آویں  
 جان اسکاں قریاں پرتے ڈکھا اُندے تھیں اُندے  
 اکتے باپ نیار لکھدا سب تھیں دودھ خانی  
 اسیں مریدے پر ہے اُندی چھدی جان اگلی

سارے اس میں سلامت چاہتے تھے آگے ہی پہلو سے رکھا اسیا تھیں جیساں چاند مت وچ نکلی تھی ٹیوسف کے ہنہ خدا دی ہندا عالم سارا بدل گنا ہے ہوریاں پکڑاں وچ عدالت تاپیں ہے امید ہونے جاں بھلی سارے اٹھ سدھائے بھلیاں ایہہ تیج وچ کوٹھے مصلحت دے کاریں کے بیووا تعلیم سکھناں ہاپ لیاں سو گنداں کی موٹہ لے دل ہاپ سدھائے آگے ٹیوسف نکھا زخم اوتے بن زخم لکھن میںوں بھلا نہ بھلوسے مرن چنگیرا کھ کھ واری ایہہ مہسیت جیوں پھیائیں لے بن جاناں روا تپیںوں ٹوٹے ہے اوہ ویرندج سے ساواں گھٹو جنگ پوڑا تیج وگا وگا مار اٹھ دیکس مصر دا سارا کن مصلحت بھلیاں آسیں بست پند رسائی جوش کرے رو کھل پوکارے سن سن کے تھیریاں پکڑاں تیج پوڑا کر نھو توڑ غور دیکھاواں دیکھل کون بھلے واہ میری وچہ پھیریں گا چا تواریوں شطے جھاڑاں سارا مصر اوچڑاں پوڑاں اٹھ کر کر پتا ماراں سب سرداراں تیج گڑھریں شیر شکاراں میداں وچ ماراں تے میں ایہی تیج وگاواں پون مصر وچ واریاں آکڑیاں دی گردن وچیدی کڑور وگن تواریاں تے شمعون کریدا ڈمہ میں وڑساں بازارے بازاری کر گیا زاری تون آتے تواریے تھ آیاں نوں جان نہیں مار رکھن وچکارے

ہاپ اسلام دے غم تھیں تخت مہسیت پوتے بنیائیں بھارے ہوتے کر اسان تھای چوراں چوڑاں ہوریاں ہوریاں کھم کریں بھرا ہے ناضقی کراں ٹوٹے بھلویں کر سو آپیں بنیائیں لیا رکھ ٹیوسف مبرداں وچ آئے ہو رو نیر واپے چشموں سارے چنہ وچاریں نہ من ونا اٹھ صاحب اسل تکے فرزندیاں دھاڑاں ڈر دھکیں اداچہ تھیں اس دے حال تر تھا دل میری وچ کھر فلانے اُپ ڈب ٹوٹے کھلوسے درد پدہ تھیں سلا سے سرستے پوی قمر واپاں بجز لڑائی دوویں حاضر ہو کھو شلو قبولے مزا آسیں سب شیر بھار پو بھر اوچاڑا ساہجو تخت خزانے تو مرے عزیز بھارا بنیائیں چوڑاں لیاہے کر کے جنگ لڑائی زہد میرا مار گواواں کل امیر وزیریاں تیج بھار وچ مصر دے کون تے انہواں وانہوں شیر کڑاں ڈب ٹکوں بکواں دا گد چھاپیں پازاں زخمیو گھاڑاں بکیر ستل دل ساڑاں باج بھاریاں تے گلزاراں چوڑ مران کن پاراں وچ درباراں پون پکھریں تیج تھتے جھٹکھریں ہاندیر وزیر بھلاواں ہوہر امیر ہزاراں توڑ چوڑاں وچریاں سرناواں اللہ سے داغ او تھریں لڈیاں تون وگا دیکھواں ہزاراں وچ سارے چوڑاں دکھیں لے لے چاہن تے چاہ بھارے چوڑاں زہل مرنا توہ دیا ہے وچ وچ مران کواریے

کفن بزاز نون میں تمسک ڈھے عطر عطارے  
 رنگرز سے رنگے غلے سے اڈ پے پاس سارے  
 لوک پیدی کھا اک کاری جلدان چھوڑ پیدارے  
 درزیاں پیر طریزاں پُر زے لٹکواں دیوارے  
 قصابی دیان قاتل چھرواں پھرن گلیں یکھارے  
 تیشے نال پتھان بر طرفوں گڈھ نثار نثارے  
 شور گریں دے شور گواوں کت کڈھاں نیارے  
 اس سو سے وچ و سببناعت چھوڑ چلن و بھارے  
 ہر بنیاں چل سرے بنیاں نون دسارو سارے  
 بھمارن پُر کار سواراں بنہاں نخل اوسارے  
 کن قنور جدوں مقنور غرگ ذہنی دربارے  
 بھاڑ بھاڑ بھالی شہوں پھونگن گور کھلے  
 کمن پاری وچ بازارے قطع نہ آن پارے  
 عصاراں دے اثر چوڑاں کھم پوے جگ سارے  
 مبر شہر دے وچ بازارے آن ہوس کتھ کلے  
 دیکھاں کون مقنل آوے شیرا ندی پیکارے  
 وچ لوں قن مائی جیا کرما روک گذارے  
 کے پودا طرف عزیزے میں خود قدم اٹھواں  
 نعرو ماں نمل کڈھ دے پل وچ بھاڑو کھلواں  
 مرد متقل بیگو آوے آسدی گرد لاواں  
 صالح رقی یادویں نیکان قن مصرے پتھواں  
 تیل دی سے کتھ سے سدیاں بنیاں پور ڈھلواں  
 چا شہیریاں وچ مرواں نعروں و سحر تہاں  
 ست بھیاں نے ذمہ کیتا دل دل مارے فوجاں  
 فضاہ آکے وچ گیل مبرے تیج زنادی رتوں

بقاں دی گردن اوستے کھلوے تیج ہوارے  
 علواں وی گردن گڈوے تیر کھنڈے وی حمارے  
 دن دے پور نھان دے رہبر گرد گراں سوتیارے  
 پھنچیاں تیج لاواں توپے کرسیں بھن نیارے  
 اہرن ما سراں وچ خونی پنڈھاں پنڈ لوہارے  
 مار و پتوں نخل نثارے کڈھاں کر قصدے  
 شسک ظالم ولدے کھونے مرن وچوں ہتھارے  
 تے گلڑے وچ خونی بھنگڑے رت کر مرن جڑارے  
 توپاں تآٹے وچ سینے جاں گھیر گھمیدے  
 خوشیاں دے نقتن لاواں بھس دے وچ کارے  
 ہر شور دی عورت سارے موہن دل تارے  
 بریاں گروں بریاں غری مل یا نامدی ڈارے  
 نسا جاں دیاں نیگ مزاجیاں رہن شگدیاں تارے  
 قتل مصرے رونہ جنور کو کمن بھول ستارے  
 شیر حکم تے ٹیل قن قن رکھن ہم تارے  
 کھلی دیاں زور آوریں کوک کتھ سارے  
 سارے چھوڑ پیارے بھارے ہاتھ پکے وچ مارے  
 رہیا میں چھوڑاں لیاواں پاتے جنگ پھلواں  
 توڑ وڑہ زندان مصر دا قیدیاں بند چھوڑاں  
 مار گواں ماتم پواں رونہ رتھن دیاں ہلاں  
 شیروشاں دیاں خونی شکان اندر خون لٹواں  
 ڈھلہ عمارت مصر شہری چا وچ تیج وگھاں  
 رہیا میں پیارا بھتی قیدوں گڈھ لیاواں  
 آن وچ نسل گنویہ مصوہاں خون پھلاں دیں وچاں  
 وگڈے ٹیل رڑھاں سدھا لے قتل دیاں پھرتوں

شد مصر سے شوش پہنچ کر تخت و لیریاں والے  
 توڑ مٹاں میدان ادا ہے چا غالب شمشیریں  
 فرج عزیز گھمان کارن ہاں اسیں ست تھیرے  
 یاد رہے پیغمبر زلزلے کنڈی مصر وچ آئے  
 آہا افراہیم پہلچا ٹوسف نے دل بھلیوں  
 افراہیم کیا مڑ سکے ایہ تھکے تھیریں  
 کے یودا بھلیاں تائیں آپے نہ تیج وکھو  
 ایہ گل آہ یودا تریا تیج لئی تھہ کیا  
 چھوڑ عزیزا بھلی سلاوا کر بت تھیا  
 کڑک مزیاں پاؤ تھو وکھ یو کیا ہوسی  
 قیبت پئے مصر وچ بھاری ٹر ٹر جانہ ہزاراں  
 کسو پیچہ قیامت آئی سوڑ رہے کر زورا  
 ٹوسف "کسنا صاحبزادہ پول سہل ڈپاں  
 آپے جدوں یودا آوسے وچ غضب دے بھارے  
 خون جھڑے ہر داں تھنوں اندر جوش قہاری  
 جاں لگ رہے غضب وچ دلے رہندہ حال ایملی  
 پر اییکو اولاد بھتیوں پشت امدی تھہ لاوے  
 وال دن تے تیوں ہوسے جوش زہندا کھلی  
 جدوں یودا تائیں ڈنھا ٹوسف نے وچ تھتے  
 افراہیم چھوڑا لڑکاسی حاضر اس ویلے  
 اسے فرزندہ کرتے امدے بھنڈے تھہ لکائیں  
 کیا غضب سب زور سدھایا توٹ رہی نکلی  
 گرد گھو یودا وکھے حیرانی وچ آیا  
 پچھتے دل پاک لڑکا ڈنھا شور ت چند اوجھا  
 پچھے کون کوئی قہ لڑکے نور اکھیں دا کیدا

یوں تھہ شراب کناروں گوریں سو تھہ سوکھلے  
 کرنے پچر کھیلے مھیاں پکڑ پچے وچ شیریں  
 خاک مصر دی توٹن لئی پچھ پچے سب ڈیرے  
 رہے کھانی آخر تائیں اچدے تھہ وکھائے  
 جا کے سُن جو مھیاں بھیاں کیا صلہاں لایاں  
 ٹوسف "پس نکلیں جا کے ہو نہیں تھیریں  
 جاں میں تھو کڑک مزیاں میں تھیں تھہ اٹھایو  
 ٹوسف "اگے آن کھلویا کر کر قہر سنایا  
 تھہ ستہ اسلاے تائیں ہے تھہ خبر نہ تیا  
 نیل ندی دا پانی سُن کے وگھوں اکھ کھلوسی  
 ٹھل ڈنک دے تھہ جھڑوں ہوسن حال خواراں  
 ایہ غور تکبر ولدا ڈرا زہمی بھورا  
 ہے اٹھنی کرں ٹھولے تھیرے لٹو بیلاں  
 ول دن دے چر لہاسل کھڑے رہن ہوسارے  
 نیزیاں داگوں وال دن دے تھتے نوک کناری  
 جاں تھو اس وقت کھیدا جھڑوی حرف ٹوکلی  
 ایہ غضب دا حال قہاری ڈور اوویں ہو جاوے  
 تھو ظاہر ہو تھہا مل زہندی بند دوہائی  
 برھیاں داگوں تھنوں پچھے ول کھڑے وچ تھتے  
 قبلی یولے سکے ٹوسف "اسنوں اچال میلے  
 افراہیم کیا تھہ ڈھرا جھڑا جوش ادا میں  
 چاہے تھو کرں غضب تھیں طاقت کھنڈ پائی  
 تھتے کون اولاد بھتیوں جس نے تھہ لکایا  
 پکڑ یودا سوکھے موسم تھیں ڈنھس برکت والا  
 اسرائیلی نظری آہیں میں ہی جینا چنڈا

توں ہوں دوں باپ میرے دی کہ تم نام کیانی  
 وچ مصر اولاد پے روی کون پیارا بھائی  
 افرایم کیا تر اوتھوں عاجز رہا بیوہ  
 بوڑک آپ بوڑیک سدھائے دل دربارے آئے  
 کیوں نعرے نوں دہر لکھ میں دل خوف کیانی  
 پشت میری گتھ لاء سدھایا میرا ہوش گویا  
 دیکھ آئیں دل خوف تاہیں دل وچ قصہ آو  
 فریاد غمغیر زاویہ بولو چچ ڈہاؤں  
 گھکیں قدروں کھائے دسے عزت دست کرئی  
 بددعاں تہل تھے دستے تے احسان کائے  
 فونٹی شرح بو تہل سکایا میں بوہ عمل کھایا  
 مصر اوچاؤں قصہ تہا کھل میرے پردھائے  
 پانوں تھیں سلائے جیسا جگ وچ ہوگ لکھئی  
 بکریاں تہل بدوں جانا خود نوں شیر بنایا  
 تھیں کیا ایہ قر کیانی کیڑک بو کرداؤں  
 بے تہل زور بڑے تے ماہں تھیں کھے تائے  
 زور کیانی وچ تہل جس ہوتے مفلوری  
 مار لیا تہل مصر لہئی تے آتے خبر نہوئی  
 تے شامی سلان مصر دی جاتی چیز لکھئی  
 اندر ہوش غصب دے خوف تھیں اتر آیا  
 دیکھو زور خدا دا وے خوف نے فریاد  
 پترت گے ہو پڑے پھت کندھل ڈھیدیاں  
 ایہ عوز مصر دا دانی ہے تے قر کھوے  
 ایہ ہے پڑا میں سب چڑیاں ایہ بوہ شیر شکاری  
 اگے ساہوں خبر لکھئی آمدی شان بو علی

ہیں فرزند کدھاکہ ظاہر میں جیانی آئی  
 افرایم رہا چپ ٹنگے راز نہتیا کئی  
 باہر دہر بوڑکین نھو ہوش کرن بیوہ  
 کن بیوہ تاہیں بھائی کیوں توں کم گوائے  
 کسے بیوہ نسل پر تھیں بھتے لڑکا کالی  
 چپ وچ ہوش غصب دے بھلاں قرتور تپا  
 بھلاں تاہیں حاضر کرکے پیش کھڑے کردیا  
 میں کی تہا تھیں کیتا گتھ کیا احساؤں  
 دو داری بھر شہیں تہہ قیمت لئی لکھئی  
 کرچوری تہل اپنے تاہیں داغ گناہوں اگے  
 مھن کس بو تھیں پھریاں حق پئے ایہ آیا  
 وچ دماغ تھوے آنکھ کیا خیال تہائے  
 کرکے مار قراب مصر نوں رمل سدھے بھائی  
 تھت عوز مصر دا لہے تہل ارادہ آیا  
 اک تھیں اک خدا تے کھت خلقت وادہ جہاؤں  
 کیری دی کت توڑ تے سکو کون ہوش دھگائے  
 آخر پئے پوگ تہل عملامدی مزدوری  
 جانا ملک قدوہ زودا مو نہیں وچ کوئی  
 لٹاں دانگ خیالی گائے بیتیاں وچ دایاں  
 کرداؤں مفلور ہواؤں مر سزں کیوں چلا  
 نیل چتر دا کوشا خوف مارا جیر ادا  
 دیکھ بھراؤں حیرت دھلی اچھیں اگڑا گین  
 ساہوں ساریاں پکا پنے وچ جان مراد کھوے  
 پل وچ ساہوں مار گھوے بے پکارے وکاری  
 فاضل آسیں پے کھال ہوش عاہوں غلی

یہ کو پاک فرشتہ ہوسی آمدی صفت نزل  
 گھڑے مٹی دے تیل چھڑی ایہ ہے مثل لڑائی  
 لنگل ماروں یاد نہ آیاں خیر رہی بازارے  
 تے بازاری مرد پستاری کیے نہ مار ڈالے  
 تین وچ دلائل دعائیں کردے جان کوں پنج ہائے  
 پھوڑو چور وطن نوں چوڑا میں ایہ دم کنیا  
 دیکھ تیل ول تیل ول گڈڑے قدر نہیں واں  
 اٹھ ترو تین نام نہ لینک بھائی بیانیوں  
 لکھ لکھ شکر جو لج اسڑی جان پئی تم ہائے  
 رکھ لیا اس بیٹھے سچی بیانیہن پیارے  
 عمدہ روا پیٹے رڑکے خوف دلائ وچ کھانے  
 بیانیہنے چوری کیتی بیانیہن خیر سٹو  
 موند اکھیل کی باؤ کھلاواں ہاپ پیارے آئیں  
 پاتے علم کرے زب صلاب جدا علم جمانے  
 تیس پلو ہے حکم میٹھی میں گھانے آویں  
 ہاپ اگے رو عرض گزاری چوریوں حال سنانے  
 کھل سواروں شاہ عزیزے پکڑ موزائے سارے  
 بڑو چور رہے گھر مالک آساں جواب نکلیا  
 غیب نہاتا قوما فتویٰ بنیاں آنت سردا  
 زب زب گئے اسیں وچ حیرت مڑو حانے کھانے  
 روئے تیں قدم وچ آئے کر حضرت ہیوں چاہیں  
 چوری ہوس نہ کیتی ہوسی ہاپے مال بیٹھیوں  
 اتھوے وچ آنت پڑا تے ہوہ کوں چوراوے  
 جو معلوم اسٹوں کلایر گیا کھوں تھوں  
 پاتے کچھ کردا ہوں کوں تل اسٹاں جو آئے

کی جانل گڈو شیر شکاری مصر شہر دا وائی  
 دس بھائی آئیں آمدے آئے مول نہیں شے کالی  
 کھٹائی تیرولی اندر چُپ رہے بھارے  
 اوہ تھان دے ہوش ہولارے کہے نہ اٹھری آئے  
 ہور امیر وزیر مصر دے ثابت زب نہانے  
 ہو اختیار زلا ہوا ہوں جُست نے فرمایا  
 تیکو ہور دلیری کردا دیکھو بچ جس حال  
 لائق سخت سزا تھیں پھوڑ دھیاں مسکینوں  
 لوڑک ہو زچار بھرواں رو رو ہس نوئے  
 جُست نوڑتے سب بھائی دے تگد سب بھارے  
 کر تقسیم کئے سب بھائی رو رو تیر وپانے  
 کے یوردا بھانیاں تاہیں جس کئے مڑ جاؤ  
 تے میں آپ بیویوں مسوں ہرگز مول کدا میں  
 پر سبے ہاپ آمدے نوڑ بیویوں جو دھراں کھانے  
 ہاجوں حکم نہ مسر زب ہوں میں نوڑ قدم ہولہواں  
 سن بیٹوب نی دے بیٹے نو کھانے آئے  
 بیانیہن چورواہ پانہ دُھر آندا وچ بھارے  
 فتویٰ حکم شرع دا ساٹھیں چورواں حق پوچھلیا  
 خبر کیا اوہ بھائی سلاہ چوریوں کردا پھرا  
 پھولے ہمار حقیقت کھلی کڑو لیا سلطانے  
 بیانیہن عزیزے کچھو رسا بیٹووا تہیں  
 نبی کے امید نہ بیویوں ہرگز بیانیہنوں  
 داتیں نکل پر سے دن روزے دوا زب کھوے  
 عرض کرن ہوہ یا اختیار غیب نہ مُعلم سٹوں  
 کچھ مصر دیاں لوکل کوں بیٹھے حال دلہنے

بچہ جو شاہی لوگ تھا میں ہی مجلس و چاکرے  
 دے بدل کر منت کھگے کچھ مرد نہائی  
 میرا رہنمائی پیارا چور کھو پکارے  
 قول ہی دا جھوٹھ نہیں ایہ عسٹ طرف اشارا  
 ایڈک زور کس وچ آہے توڑ پہاڑ گواڈ  
 ایہ کچھ جھوٹی حسرت دیکے بنیا میںے پھرا  
 اسیں عزیز معرتے ودھائے اس نے ظہے پائے  
 اسل زینل اوہ کچھ بھانے زور نہ پیا اسلا  
 فرزندوں حص زب ملادے فضل او سیدا بھارا  
 دن کئی بن میرے اوئے وقت مصیبت آیا  
 صبر کئی ہے پورا ہواں وا نصیب اسامے  
 اے افسوس پیارا یوسف میںوں نظر نہ آوے  
 وچ اندوہ وچھوڑے یوسف زور گیا چک سارا  
 یوسف دا لم حق تئلاے انت کھتے پہاڑی  
 حضرت چھوڑوں اس غم نوں ایہ دکھ تیرے تائیں  
 ہورں آئے دکھ نہ پھولں مت بے صبر سداواں  
 میںوں سب فرزند مٹیں دل اُمید ورسائی  
 لیکے اُن جناب اِلاہوں کھلیں عزرائیل  
 کچھ قرار ولے نوں آوے چلوے درد کوسلا  
 پاس نبی دے آن فرشتے عرض سلام سکایا  
 یوسف دی قوس جان نکلی یا آسے تن وچ آئی  
 چھوڑ گیا اس دنیا تائیں یا ہے آسے اقسائیں  
 اوہ حسیں آرام دلیدا زندہ ہے یا مویا  
 اوہ زندہ جتھ مل فرمائے ہے نکلیں دا دلی  
 رُجب سدا وچ دلادے مرقوبی مجھلی

سبے اعتبار سدا نہیں قائلیں حص سارے  
 اتیں تچے سوکھ نیا سدا دس نکلی  
 نبی کے ایہ گل نکلی کس تئدے کارے  
 ایہ کچھ صریاں پتک کولوں ہوہ کیئی کارا  
 پھر یعقوب نبی فریادے فرزند فریاد  
 کچھ تئدے وچوں کیوکر ویر تئدے کھڑا  
 فرزندوں نے عرض نکلیں ہوں نہیں حل وپائے  
 ہوہ تھرا دس بھایوں ہاوں قوت دیوچ ڈانڈا  
 نبی کے میں صبر کریں ہاں صبر نہ چارہ  
 رب نے وچ مصیبت تھی نہیں نوں اڈلیا  
 تے اللہ دی برکت بھاری جانے راز دلادے  
 ایہ گل کہہ موند پھیر پتک حص پٹیر فریادے  
 میں سفید گئے ہو سداے کماہ کیا تم بھارا  
 تن فرزند کن یا حضرت ساوں قسم خدا دی  
 تم سدا تمی ٹھکدا تاپیں جاسی جان انا میں  
 فریاد میں اللہ آکے اپنا درد ستوں  
 میںوں معلم اللہ داون نہیں نہاوں کئی  
 ہی یعقوب سوال سکایا اک دن بھرائیل  
 بچہ نوں میں سداے کولوں یوسف دا کچھ حال  
 بھرائیل علم اِلاہوں عزرائیل پوچھا  
 نبی بچھتے دس عزرائیل تپوں قسم ائی  
 نور آکھیں دا میرا یوسف زندہ ہے یا تاپیں  
 کہ فرزند پیارا میرا کیا رکھتے کی ہوا  
 عزرائیل کے یا حضرت میں نا جان نکلی  
 یا پٹیر پتا تھرا وچ نصیبت آئی



سُن یعقوب کے کہہ تکتے علم کھائیں جاری  
 مجھدے زب ماوے تیں روز گئے رہ توڑے  
 زندان تھیں یعقوب مئی لوں سی وچ وے لئی  
 جانے یوسف زندہ تھلی پر ناخبر مکانوں  
 فریاد فرزندو جلا دھوڑو یوسف تائیں  
 یا بھلیاں نوں لہو لیاؤ رکھو آس ائی  
 فرزندوں نے عرض کئی آس زب دی بھاری  
 زبیاں ملن آسید وے نوں موہاں لے کوئی  
 کھا بھیا ڈکیو ہو قالی برسما بست دہلیاں  
 موہیاں نوں یا کھرا لکھے جیونیاں لہو لے  
 پیڑر فریادے تیں کھا میرا لے جلا  
 کڑو علم خود اکتھیں لکھیا پیڑر نے نہ

علم نہیں تیں کیو کر دتلی اُسے عرض گزار  
 یوسف نوں توں لوں حضرت ہوسن ڈور وچوڑے  
 پر سر ہجر پہاڑ غل دا سخت ملیبت جلی  
 تیں فرزندوں نوں فریاد چپ رہو علاووں  
 بیابان لہو زب سبیلے رحمت آس آسائیں  
 رحمت تھیں ہی آس توڑدے کافر وچ کڑوی  
 بیابان یسودا تھلی یوسف تھیں دشواری  
 یوسف دی آسید کوئی موئے مدت ہوئی  
 حضرت تیں یوسف دلوں آسے امیدوں لایوں  
 یوسف دے وچ درد تیا تا کر ایہ قضیہ  
 بیابان یسودا تائیں پر مصروں لے آؤ  
 جس وچ دکھ وچوڑے توں لکھیں درد کالم

مضمون نامہ یعقوب بجانب عریض مصر قلوب بعبارت درد انگیز و طرز

### مرغوب

ایہ یعقوب ابن اسحاق نامہ ہے غم خان  
 مصری شہ عریض تھا جیوں نام نہ آوے  
 اول حمد ائی دائم حال دولوں والا  
 وچ اشارہ کرایا بلایا خاص یاریوں والا  
 کیا کہاں تیں فیروں آسے غمی کڑی زاری  
 ادھر د وار نہیں تائیں اللہ نے آڈایا  
 ادا سے پاک طیب اللہ تے وریاں اگ بھکائی

طرف عریض مصر دے وائی ہر وچ شہ زمانہ  
 یاد ہوندا تیں کھا وچ لکھدا کھوچ لہا فریادے  
 میرا پھیر سلام تائیں ولدیاں شو قالی والا  
 کتھ سوئیا درواں بھرا تے فریاریاں والا  
 قد میرا بھک غم تھیں بلایا وچ ملیبت بھاری  
 آپے فضل کرم کر لکھوں جابت پار لکھیا  
 اللہ نے کر لکھئی آتش کر کھرا دیکھائی

بھارا بھار اوصیا مہروں زب نے اوڑھ لیا  
 توبہ جنت وصال فطلوں سُندی جان پہنچا  
 چالی سال وہلے مہینوں اندر کریم زاری  
 بیٹیل دا نقشہ نُوری نُوری چشم نہ بھٹک  
 کھلوس گرگ نشانی کرتے ٹون کھو لیاے  
 داغ سیاہوں نمڈے پانی جھولندی وچ دھویوں  
 چھپا بیٹوں ملہ جینوں کرا صلاب دھوں  
 جام چورائیں آن ٹھیلے کھولتے تے گل میرے  
 بنیائین وچھوڑا سا تھیں تیر بگر وچ لیا  
 ایہ گلاں سُن ولدا میرا مان گیا تے سارا  
 تھیں احسانِ نکت وچ کیتے سُندی خلق سوکھی  
 ہوریں اوتے کرم کلمی ساہوں ندی رُخاوی  
 چوری وچ اسبابا تھیں ایہ قسمت تہل لائی  
 بنیائین نہ چوریوں کردا اوہ جو سَف دا بھائی  
 اوہ فرزند پیارا میرا بنیائیں قید کرا  
 ٹُوف میرے ول لہند والا زخم نہ لا وچ بیٹے  
 ویر وچھٹک رُلل تہل تل میرے دن کئی  
 درد دیدا ظاہر ہو سی توں ایہ فخر چھاپیں  
 میں فرزندوں دے وچ دردوں غلت مہجیت پائی  
 تو گن قلمہریاں توکل بیٹھا دکھ فہم دیاں ساڈن  
 وچ کھلان سولے وچھٹک وگدیاں خوفی تھریں  
 آہ چھٹے بل جائے کھنڈ وچ چہر دیاں تھریں  
 تے جو سَف توں اُتھا اُتھا اُتھا کھپے وچ قبرے  
 شتم نکام وائی تلہ چندی غلقت ساری  
 والی ننگ مصر دے آسین تل سلام پوچھوے

تے اس پاک ظلیلِ الہی ذول نہ جی اُتھلا  
 باپ میرے دے گل سے جوتے کھمکوں پھری کھلی  
 حال میرا ہر ویلے ندی بگرے دُکے کناری  
 جو سَف نام میرا پت سوتھن نُور دیاں رُخ پہنچا  
 فرزندوں تے میرے کولوں جس کھڑا صحرا تے  
 شم سُندے وچ میراں اکھیں کیا کھلیں کی ہویاں  
 جو سَف تے شری وچ چھوڑے طلب دے تکیوں  
 ہن لوہو فرزند سُندھا تے آسنوں ول تیرے  
 جو سَف دا اوہ زخم وگیندا دوتھل کر دکھایا  
 سُنیاں کیتے قید عزم بنیائین پیارا  
 میں سُنیاں میں یک خصاکی عفت تھیلے والی  
 ہور بنیاں سوکھل دیاں ہنساں وپاں پوچھو  
 زخمی نوں کت زہر کھایے نظر نہ کیتی کھلی  
 ایہ فرزند سعید سولہ کرے نہیں بھائی  
 دانگ بضاعت بھارے اندر آپے جام رکھایے  
 کر احسان اسلئے اوتے چھوڑیں بنیا بیٹے  
 پت میرے نوں قید کھریو اوہ جو سَف دا بھائی  
 بری دعا حق تیرے اندر میں آپے کیتی تھیں  
 ننگہ دتھیں سلطانا دادم ساہوں ننگہ ظلی  
 خط میرے دیاں گھراں اندر تیرے دتھیں لاکھن  
 ننگے مصر چہان دیاں خاصاں بیل ندی دیاں تھریں  
 ہاجرہ نبی گو ایہ دکھ پوسے کھول مرے پی زہریں  
 میں جو سَف کھوچ پھٹاں میں اُتھا تے بے میرے  
 میرا ہور صلاب والے طلب بندھی میں یاری  
 ایہ دکھ دے شھون پیر نوں چھوڑ فریوے

بچل ڈرنا آج تہہ دو آئیں آں ڈُٹکتے ہوہ ویلے  
تے ہوہ دلہے شوق پڑانے ات کھنڈن ویں تیلے

جانن دکھ پون سکھ پنے یار ملن کرب پنے  
تے ہوہ نازک رمزاں وی جگہ پنے دھر پنے

رفعت بنی اسرائیل بار سوم در مصر و اظہار خود ساقی یوسف برایشان و  
درگذشتن از خطای ایشان و طلبیدن قبایل پدر در مصر

وہ سقی اک باہم پرہوندا گو تھیاں رمزا نوالا  
تھیر دے جینے سارے تھیاں وار سدھارے  
ہنن غیر بیاعت کھان ہور نہ کھروچ کئی  
کت منزل مہرے مئے غیر یووا پائی  
دس بھائی نال شہ مصر دے آن ڈٹسے دہارے  
تھیر نے جہہ لکھتیا طرف تھری سلطنتاں  
خط پدرو دا لیندا یوسف نیر اکھنیں وچ بھریا  
یوسف دے دل بھڑا چڑدی موج تھوں جیہ پئی  
جس ہانوں میں ڈکھیں تھیں خط آمد آج آیا  
باپ میرے پروانہ گھلایا ڈرو وچھوڑے والا  
غم میرے وچ ہنوں رو نہویں چانی ملن دہانے  
جان فراقتیں کھاںس ہوئی یاد خطاں وچ پائی  
باپ میرے سنی کتھ لکھتیاں رو میرے پاس آہیں  
یوسف کھول پڑھے خط سارا وچھریاں دا مہا  
تھئے تھئے یوسف لکھتیاں تے دے وچکارے  
یوسف وکھ پدروی رفقوں پڑھن ملن آلم دے  
پکارا غم چا تھیں کھیدا موڑ جواب پدرونوں

جس تھیں جانن ڈرو پڑانے تے دکھ رہے نوالا  
تھیاں گھت مہاراں پچلے ویں تھیں نوالے  
لکھ تھیں پچلے سب بھلی ایہ سرمایہ پھائی  
استقامت کیا دل بھنیاں مات گھروں پو پھلئی  
ڈھروے خط پدرو اگتے پکس نوالے سارے  
پڑا لے کھول کھائی اس وچ معنی ملن تھیاں  
تھیم اکھنیں تے رکھ پیاروں لوہوں سر پر دھریا  
وچھریاں نون باپ پیارے لکھت کتھت کھئی  
پکارا غم تھیر تھیں دکھان لکھن لکھیا  
نسل پڑانے دے اچھا کھوں ڈرو دکھلایا مہا  
مہوراں پڑھیں ڈکھیں لکھ لکھ ملن پو پھلے  
کھول والا دکھ وکھ کھائی کیا بشارت آئی  
دل اپنے نون تھیں انہاں بھدا ہے یا نہیں  
حرف پڑھے دو گھنیاں سو پے رووے کرے کو سالا  
تھیرے کھوں دو چھوڑوے پنے ڈٹتھ تھارے  
دا ڈروا دل کرے پو کاراں دو روکے وچ نمونے  
تے ہماز تھ ترقیا زخمی پنے پکارا نون

میں پڑھایا حضرت رو رو جو تسک لکھ چھلایا  
 میں وچ یاد تیری ہر ویلے غافل نہیں کدائیں  
 بگر آسمل وچ تیگاں واسے تیرا درد قضیہ  
 توڑے سربرہوں دا رہنن جاگدیاں کٹ جانے  
 گزرد گئی تحریر بنانے پر تاہم کلاسوں  
 قیمت تھ نہ پے کئی شہلان بیچارے۔  
 وکچہ عزنا گھر وچ سڑی پی شمیبت بھاری  
 کر خیرات دیو کٹھ لکھ ہلی اگلاں ستائے  
 فضل کرم جس تک جگ جاری وچ بیٹھے جانویں  
 بن چھاپیا ہو ظاہر دوسے بھلیاں نوں دکھائی  
 یوسف بیٹا بن دوہاں تھیں کی تسک عمل کیا  
 جھوٹھ تھلا آگڑ دینی گے پن پوازے  
 مو ہواؤں عالی شانوں جھوٹھ تکھو ڈھاپوں  
 ایہ صاحب دا چھن ظاہر کسی حال کیائی  
 بیبت اسلامے اللہ جانے ویہ کی ظاہر کھولے  
 جھوٹھ پکارا مول تھری ایہ صاحب دا چھن  
 کھٹائی کوہاں بیٹھے تھڈر قبول نہ آیا  
 یوسف نے لے مالک کوہاں ہے سی پاس رکھیا  
 دیکھو ایہ کس ہم دکھائی کئے صراں لایاں  
 بھیاں دیکھ ہتھیاں دا لکھیا کھ سرچہ نہ آیا  
 ہارن ہوش نظر تھیں سارے رو رو کرن پکاراں  
 ایویں ویر پکاراں کردے تے انکھ تھیرے  
 ہور کیے نے لکھیا ہو سی خیر نہ سلاے آسیں  
 زردی جھل پی رخ ستھلاں رو رو کرن دہائی  
 بن چھن سرکاری ظاہر کسی حال دلایا

نور انجیل دا سہری برکت لکھی دا کیا  
 انجیل تھیں دل دور نیا ولوں دساراں تاپیں  
 فرزندوں دسے وچ دچھوڑے تم تا کریں نیا  
 نجل والا سردھیاں تیگاں آو سگن چھت جانے  
 مانہ شمع خدا دسے تاپوں تے پڑوق سلاسون  
 آسے بھلی یوسف سندے مع ہوئے درہارے  
 پیش گزار بھاعت بھلی رو رو عرض گزوری  
 ناقص مال اسلامہ تھوڑا در تھیرے وچ آسے  
 دیہ صدقہ کر رم آسمل تے اجر لایا ہوں پاپوں  
 بھلیاں دا دکھ تھیلا یوسف سر ویہ وچ آئی  
 فرمایا نو خبر کیائی کوہو معلم آیا  
 تھیں کیا بکھیا لے کھدا یوسف وچ او جانے  
 چھن پکارا سلائی یوسف حکم کرے کوہاں  
 تریتوں اکھویا ظاہر جھوٹھ کوہے کئی  
 ویر دسے حجب کٹھ چھن کیو تھر بولے  
 تریتاں کر ظاہر کیا یاد رکھو وچ کن  
 چھن وقت پکارا کری بیسوں بیسوں وقت دلایا  
 اوہ مالک نے جو شتموں سی کھنڈ کھویا  
 دل اوہ کھنڈ یوسف ست کے وچ بھلیاں  
 یوسف نام غلام اوہا لے مالک پاس دکھیا  
 دیو تھر تھیں روز قیامت عمل ملن بدکاراں  
 میں ایہ عمل کھائے تاپیں ایہ عمل نہ میرے  
 شہ عزنا آسیں نہ لکھیا کھنڈ ایہ کدوائیں  
 آسیں نہ آسے ہم دکھائی آسیں نہ مگر نکالی  
 بے انکار تھیں تحریروں یوسف نے فرمایا

مار سلائی پھٹتے آجے یوسف کمرے پرکارا  
 بنیامینے ہاں سٹہاں کی دوتے ورتے  
 سُن سُن بھیاں مٹھاں گیلے تے حیرت وچ تیاں  
 ترہانے کہہ خبر سٹائی گوش رکھو کرواؤں  
 وچ سلائی یوسف دہلی پھٹتے نوں پھٹکایا  
 رکھ آستہ تیغ دی بیہ حیرت بنائیں لیاما  
 بھلیاں سُن سُن حیرت آئی پھٹتے دی آوازوں  
 یکساں سب حق ایسائی اس وچ جھوٹھ نکالی  
 مار سلائی ڈوئی دہری یوسف نے فرمایا  
 اچھے وانگ نہ ضائع کریج ایہ فرزند پیارا  
 کہن تھے ہے سچ تھی جو کچھ توں فرمایا  
 بنیامین کے کچھ دیکھو پھٹتے ہمیں سٹھلاں  
 سُن بھلیاں ول حیرت دھائی زخم لگا وچ بیٹے  
 ایہ پھٹنک سُن ظاہر کرسی اوہ سلائی نڈاری  
 یوسف مار سلائی پھٹتے کھول کے سردے  
 یوسف تے خود کھلم کھلیا گھیاڑے سراپا  
 کرواؤں کر ظاہر آکھو ایسے جھوٹھ کھلی  
 مار سلائی پھٹتے اوتے خبریں پھیر سٹھلاں  
 یوسف وچ پیاس ترخدا کھٹھا کروا نڈاری  
 سرخیوں کر بھائی سارے روون کر کہ آہیں  
 پھیر پرکار پئی کرواؤں خبریں ظاہر آیاں  
 کہن موڑے دل ترڑے دھرتی وھک دکھایا  
 کہن تھے ایہ پھٹنک تپا جھوٹھے ایسیں تھی  
 کہیں ویر دو ہٹھاں امر نیر رہے سو چاری  
 پھیر پھٹنک پھٹکایا یوسف بھلیاں نوں فرمایا

حال تیار ہوتے کرواؤں ہو چلیا ۱۸۸۱  
 کہن رکھو دل سخن دھری حال کھلن آن سارے  
 ایہ کی آفت بھٹنن کئی سٹھیاں وچ تھیل  
 جن صاحب دا پھٹنک کسی حقوق بیانوں  
 کر کے ہوش سٹو کرواؤں جو میں پرکارا آیا  
 تے کھلن وچ باپ نہ راخی پھٹنک ایہ فریادا  
 کیڈ کرمت وچ عزیزے کھلم کھٹھ رازوں  
 کج کہیں سٹھلاں جوتوں خبر پھٹتے ہمیں پائی  
 باپ دھنت ہاں سٹھلاں طرفے مہر پرچلیا  
 ہاں ضلعت گھریں لیاو قول لیا اُس بھارا  
 پھٹتے ہمیں ایہ حالت کھی ایسوں توجہ آیا  
 یوسف نوں گھیاڑے کھادا بھلیاں قول لیاں  
 ایہ سوال سندرہا کہتا بھائی بنیامینے  
 سلائی بھڑ نہیں سُن کھلی گئی پون خوارى  
 بھائی حیرے بنیامین جھوٹھے کرن پرکارے  
 ڈھیر تے درد وچھوڑا حال مصلحت پلایا  
 سرخیوں روکھا سٹھلاں اس وچ جھوٹھ نکالی  
 شرت ڈال گویا دھرتی روئیاں کھٹیل پلایاں  
 روٹھ ایہ کارہ کہتا کھلم کھم بڑھری  
 روٹھ خود کیسا ڈیاؤں جھوٹھ ایہ دے وچ نہیں  
 بھگل دے وچ یوسف تائیں سُن پھیر لیاؤں  
 کندیاں دے وچ کج جوتوں ماریا ترس نہ آیا  
 یوسف وانگوں آن آہیں تے وٹا سبے آدھی  
 جان جان کو تھائیں پھلی پوسی آن خوارى  
 یوسف تائیں قتل کرن دا تسل ابراہہ آیا

آیا رحم بیودا تائیں عقلوں بھائی موڑے  
انت عقل حیں ویر بیودا کر منت گھلپارے  
کر کے نرم بیودا آسنوں دامن پٹھ لیلیا  
ہیہ پٹھان سرکاری تچا ٹھکوں کرے پوکارے  
تقتنی عدل امانت کولوں ہی اسلاے اولے  
حاضر کھڑا بیودا ایسا دن ویر ٹپوں  
عقل ہونے نوں مڈھ پہلا زب تشے تہ آئیں  
لاہ لپس کھوے وچ سٹیا ٹھیں جو انوں بھائی  
رو رو کے سب کرن پوکارا جی تھے سٹلاٹھ  
دندہ درموں اس بندہ کر کے وچ نوشٹ پڑائی  
عج سٹ پچھے کو جو انوں پیش تیک تھیں  
اوڑک کر اقرار کتابوں دن سارے بھائی  
عج سٹ تائیں پوچھ کتابوں ٹس خطاب پوچھا  
پس آسلی گھیاڑے کھدا بھوٹھا حل سٹیا  
رو رو بھتھن عرض گزاری آئیں گنہ کھائے  
عقل کو ایہ تھے غلام ٹوف رچاں ہارے  
اوہ بے حل کریدے زاری بن کھٹھارے پے  
ایسا بدلہ آسلی ایسوں دا علم اسلاے بھارے  
آئیں بڑے سب راہوں بھٹے جو بکتی سو پائی  
ساعت وقت لاکین آخر کھٹے توڑ مرہوں  
تغیر نے اک فرزندوں ڈکھ تھیرا پلا  
تغیر آزرہ ہوسی ٹوف میرے دل ایسا  
کینا رحم عزیز آسلی تے دیوس زب برہیں  
پک بئی لکار دھیں جسوں نور انھیں وچ چھللا  
ٹھیک ہو جسوں بھائی عج سٹ تے آسلی علم کھائے

کر کر ہوش چنے کے تیاں ٹھٹے مار توڑے  
ہل بیودا آڑیاں لیاں سو سو تہ گزارے  
بھو پھری ٹھٹوں پہاڑی چائے سٹ ول دھلیا  
آپے جی بولو ہائے پٹھان جی ہارے  
سرہیں سب بھلیاں دے پٹھان بھوٹھ نوے  
عج سٹ کے بیودے تائیں حاضر کرو انوں  
عج سٹ کھندا شٹاٹھ مراد بے زب بر آئیں  
چھتے دے وچ حضرت عج سٹ پھیر سٹائی لائی  
کھٹے گل گلٹ وچ انگی ہوویں کھٹ ڈھپاں  
پھر فریلا مالک آیا قیمت ٹس پکلی  
بن سارے بھرتوں انھیں پھپھیں تصویریں  
ٹھٹوٹا ٹس انھیں لکھیا سٹ پر دی تکی  
ٹھیں جو انوں علم کھلا عج سٹ نے فریلا  
مال پر دے آتا کھن وچ فراق سٹیا  
کرو انوں سب عمل کھائے آت بویہ آسے  
جہاں نوں کھندا عج سٹ پکارو ایہ سارے  
سارے پکار لے جہاں عقل کرن لے پٹے  
رو رو کے اوڑ کرن پوکاریں آئیں تھیں سارے  
شد عزیز اسلاے اوٹے علم نہ کینا کل  
عازر رہے تانے سارے پکار کھڑے جہاں  
عج سٹ موڑ گئے بھوٹھوڑم میرے دل آیا  
ہل جن بھتھن عقل کراویں ہوسی حال گویا  
ہلایں جسیں آسلی آس نکلی بن ڈوٹھیل ہل آویں  
چہرے جسیں لاہ برتہ عج سٹ وچ جھٹم آہ  
عج سٹ دیکھ بچھا بھلیاں جہاں وچ آسے

یوسف کسندہ میں ہل جوسف تے ایہ بھائی میرا  
 یگان آجر ۱۱۱۱وں میدا ضائع نمول بھلوسے  
 امان کیا اسل قسم خدا وی اسل خطاہ کلمیا  
 روعہ ویر کرکھ کے زاری سرکھویں شہادتے  
 اسیں کتابوں تے بریوں دفتر کیتے کالے  
 چاہیں بار آسیں اس لائق چاہیں کاش ظالمیں  
 کلف تیرے وی آس اسوں در تیرے پر آئے  
 یوسف اٹھ بھراوں آسیں چیتے نل لکھوے  
 یوسف شفقت کلف کرکھ اوپر کرکھ سے زاری  
 آج اترم شہل چہیں یوسف نے فرمایا  
 کشتے زب تہلے آسیں اوہ ہے کشتندہ  
 اپنا حق نہ طلب کریں روز قیامت والے  
 چل ای کل مقدر آبا زب سب بٹیا  
 نل ویلے کاش ٹی میں حک مصر وی شلی  
 شوہ ہونے میں بھائی سارے آس زب پر چلیاں  
 یوسف پچھتے کو بھراؤ باپ میرے دا سارا  
 انجیں قصیں ٹونا ہویا روعہ وچ اچھوڑے  
 یوسف دا دک کڑے آیا نہ آندا کھانوں  
 چل سرور شلا آتش می ظلیل الہی  
 جراتیل خدا دے کھکوں پاس نبی دے آیا  
 اس کڑے قصیں آتش کدی سوگی ہو ساری  
 پھر یعقوب نبی نون جتہ یہ میراث اساتوں  
 ضرورت سوانی یوسف سندی چاہن وچ سائی  
 کر جوویہ حرم کلن گل اُس دے وچ پٹا  
 یوسف پاس رہا یہ کڑے پتے کوئی کدائیں

اللہ نے احسان فرمایا ہے کیتا کلف بھیرا  
 صبر کرے کو وچ مصیبت آخر مقصد پاوے  
 بھائی یوسف تیرے آسیں اللہ نے دایا  
 کشف کنوں قرقر کھیں شرموں موہے چاندے  
 آج اسٹایاں چاہن یوسف تیرے سب حوالے  
 روز قیامت نیک کنوں لگا داغ اسائیں  
 یوسف کاش آسٹاے آسیں جو آسیں ظلم کھتے  
 ویر میرے قصیں جان اسٹاوی رم میرے دل آوے  
 کاش اسٹوں بھلے حضرت خطا گئی ہو بھاری  
 جو میری تقدیرے لکھیا میں دنیا وچ پٹا  
 آسٹے پچھتے نہ کشتے کوئی رم ایسا بھرا  
 جو میرے پر ظلم کھتے میں کشتے خوش مالے  
 بیوں کھل کاش قصیں آسے کھکوں سہاں بھلیا  
 قصیں سبے جن میرے کلن ایہ ہے فضل الہی  
 ذی خلق جو یوسف سندی میں نواسے بھلیاں  
 اسل کیا اوہ حدوں باہر درد مصیبت واہ  
 قد شہدہ دانگ کھانے غم تو ان چھوڑے  
 آکھ سٹوں ظاہر سارا آسٹا حال بیٹوں  
 ایہ کڑے لے جنت وچوں آیا کھ مہای  
 ابراہیم نبی نون آسے ایہ کڑے چنایا  
 ایہ کڑے اصحاب نبی نون ملی وراثت بھاری  
 یوسف دے جس گلوچ پٹا کر تعویذ وقاقوں  
 نظر کھتے مت آسٹے آسیں سوچ پر نون آئی  
 کھتے ہے وچ وگا کاش بھنیوں ہیہ نہ نظر نہ آو  
 لہ گلوں میں دیوے یوسف کسندہ بھلیاں آسیں

پہنکی وچ اکھیں آوے دیکھ لو انہو  
 رزق فرخ آسٹی اکتھے سب آسان کڈارے  
 دے کڑے ایہ مل بھراواں جس روانہ کدا  
 بنیائیں ہويا جاں پیدا فوت گئی ہو ملی  
 ایہ بشیر آسدا جیانا تہ وچ گھو اسیلی  
 بنیائیں کتھے رنج بوجے مٹھارے نہ شیروں  
 باہندہ جو راز دلیدے تینوں منظم سارے  
 جاں معصوم تیرے نظیر وچ لیا پت میرا  
 ایہ یعقوب جی نے تیں پرکیتے قبر بزاروں  
 آسدا پت پیارا کوئی رکھ وپھوڑ خدا  
 عرض قبول گئی ہو تیری ہاتھ علم نساے  
 تہ لگ پت پیارا آسدا تا اس نے کداہیں  
 جاں لگ لے شیر نہ تیں جی تھوں ول توڑے  
 وچ فریق پیردے آسوں زخم رہے ول بیماری  
 دچھڑیاں نوں مدت گڈری موڑ ماہ خدا  
 خدمت دے وچ رہا مای پر اس مل نیایا  
 تقوے وچ لگات بھارے ایہ شیر وراں نوں  
 مل بھراواں کڑے دے کے کیتا تھوں روانہ

لے جاوے ایہ کڑے میرا سونہ پر تے چوڑے  
 لیکے مل پر دے آسیں مصر وڈو آسارے  
 نام بشیر محب خداوے يوسف دا اک بڑو  
 مل بشیر کھن تیں آگے ہو ایہ کون کھلی  
 اک کثیر خرید پر نے رکھی اس دی دالی  
 ایہ یعقوب جی نے لڑکا وچ دیا تہیوں  
 رو کتیرک عرض گزاری اللہ دے دربارے  
 میرا وچ فریق پیردے مشکل ہوگ و میرا  
 تہن تیں پھیر پیر وچ درواں کیونکر مگر گزاروں  
 ہویں میرا فرزند جی نے تیتھیں پدا کرکھا  
 ایہ روندی دے پتھن نعرے منظوری وچ آئے  
 جاں لگ تھرا جیانا تینوں موڑ جلاواں پھیں  
 يوسف پیر پیارا آسدا رکھل وچ وپھوڑے  
 آسداں تھیں ایہ وچ لایاں روندی رہی تھاری  
 نت دیکھیں مگر کڈارے حمد دراز وچ  
 آخر ایہ بشیر مصر وچ يوسف دے ہتھ آیا  
 مل انہاں معلوم نکلی آپس وچ دوہاں نوں  
 مل بشیر پیار کرکھا يوسف شہ زمانہ



روان شدن بشیر بانی اسرائیل از مصر و رسیدن بکنعان و ملاقی شدن بما  
در خود و مرده یوسف رسانیدن بہ یعقوب و میتالی یافتن یعقوب از القای  
قیص یوسف و عنو جرائم خواستن فرزندان از وی علیہ السلام

درد فراق سے مشتاق کر ناسخ لاطاق  
و چیزوں داٹنے و ملاقیوں خیریں آیاں  
گلوں و پختی بلبل جلاں جشن کرے وچ ہائے  
درد میں نہیں بننا کہ سے ہر ایں نور وصل نہلائے  
نقدی فوج حصار دے جس پٹ تہو آٹھ پتی  
مصر میں بندے ہوئے کروالی جوش ہواؤں آیا  
خوشبو یوں یعقوب نبی دے بھرے دماغ خراسانے  
ہے تا کو نہ ہوش نکالے پڑھا وہم اللہ سے  
اوہ خیال پر اہل تین گنتے وچ گمراہی  
مگر مگر جوش کھارے رہوں پانچوں مرگ پہلاں  
کرے بشیر ستیاں جس اہل وچ کھانے پھیرا  
آج یعقوب نبی نوں جا کے کہاں مہار کہاوی  
کھوے تے اک پڑھی پڑھی مل دھوندی ہائے  
کھوے پاس بشیر کھلویا تے پڑھی نوں کیسا  
پڑھی کھندی کم کیاں توں کیوں اسول چنیں  
کرے کلام نہ ٹل کبیدے کاٹل دور تہا  
چال سل پاپے خبرے وچ مصیبت بھاری  
میں یوسف دا امدے آئیں آندا سکھ سونیا  
نیں خلاف کہا میں دلدے تیرے پاک خدا یا

آٹھ سلق پیڑ ہے اشقی چھوڑ اندوہ نہ باقی  
درد نہیں نوں مدت گزری عمریں درد و پلاں  
آٹھ مہالے بو مہو یوں میرے گنت مانے  
آج بشارت لے مجھوں شہسوار سدھائے  
وچ فراخاں بگر بے نوں گئی ملن حسلی  
کڑن پکا بشیر مصر جسیں یہاں تال سدھایا  
لے خوشبو جہان دال و پڑ گئی کھانے  
اسے اولاد کے خلیفہ یوسف دی آوے  
سُن اولاد کے یا حضرت سائوں قسم اہی  
یوسف دا اوہ عشق فہنت تیں ول زخم پہاں  
کت منزل گھر ول پھتا کرواں دا ڈیرا  
کڑن کول ول وچ کھوون کھویری دی شادی  
شہسوار کیا کھانے بھرا بھرے مٹانے  
یہ یعقوب نبی دے ہنسے مانو آسیدی ایسا  
اسے پڑھی یعقوب نبیا میں کس نکالیں  
اوہ نقدے وچ خبرے روندا چھوڑ تعلق سدا  
یوسف دے وچ درد فراخاں کرا گریہ زاری  
کے بشیر پڑھی پیڑ تھے چھوڑ بیان ایسا  
سُن پڑھی کر نمود دروں کھڑی زہیں غش آیا

ہاں میرے ہر وعدہ و نیت سوا وہ کیا تھا میں  
 ہو تیرا بیٹھ بیٹھی تھی چپچپے جاں کیٹی  
 کے بیٹھ تیرے فرزندوں بڑھی نام کیٹی  
 نہ شہوں بھر اچھی پائی کے بیٹھ پیارا  
 وچ لطفی میں مشتیاں نے کڑیاں مل کھائوں  
 اسے ہائی میں بیٹھا تھا ہا کر گرتی زاری  
 آٹھ بڑھی لے گلے پر نوں چشموں تیرا چھالے  
 ہاں بڑھی لے بیٹھے تھیں نظیر تھیں آئی  
 کیا کمال سن نبی خدا دا یا راک زینے  
 ہوش پئی نظیر تھیں ساعت بعد تیرا نہیں  
 تھن بیٹھ ہی دے نمونہ تے اوہ بیواہن پیا  
 مل خوشی خوش کھارے اوہ حضرت عش کھارے  
 جی کہ بوسٹ کھڑے ڈوب کھارے ابن کیٹی  
 کے نبی کھارے اہیاں تھیں دیکھو لطف خدائی  
 میںوں میرے اللہ صاحب ہو کھل علم سکھایا  
 تہوں آن لے سب بیٹھے پاس قدم و حرورے  
 بوسٹ اوتے علم کھائے تھیں دکھ پہچانے  
 و کھو نبی کے میں تنگ بخش پاک وادوں  
 اوہ داند حق بخشیدار زرم کرہ دا وائی  
 قصد دل نمونہ کر نظیر مل پوجھوے سارا  
 نام بیٹھ کریم سو حضرت ایہ ہے ہندی ہائی  
 ہنڈے کارن توں یا حضرت جیسے زلم فراقوں  
 مل بیٹھ سکھایا سارا سن دودا نظیر  
 بل سرپا گیاں کھل اچھی تھیں وگ قصا میں  
 رنگ بیٹھ کیا تہ جلالت اسے میرے فرزند

بوسٹ تھیں خوش خبریاں آئیوں نے نظیر تھیں  
 کس بڑھی نے دورو ساری حالت آٹھ کھلی  
 بڑھی کے کوں کہ جھلک نام بیٹھ اہلی  
 وعدہ کیا خلاف نمونے نا کر شور پکارا  
 نام بیٹھ اہلی میرا میں وچ نور ایہوں  
 دودا بگروں وی فضل اللہوں آٹھ کھلیوں ساری  
 آج لے کھو زلم تیرا نے درد فراقوں والے  
 کھل دی یا حضرت تھیں بوسٹ خبر پہچانی  
 تھیں بیکہ کوں آج و کھل میں میرے بیٹھے  
 تن وچ درد دے نوں قوت ملی نظیر تھیں  
 ساعت بیکہ نہ کھلی کھلی نور اچھی وچ کیا  
 ہوش پئی تے قصد تھیں اول ایہ فرودے  
 کے بیٹھ اسلام اہلی آئی خوشی سوائی  
 کوں کریمائی وچ تھارے بوسٹ دی آئی  
 اسے اولاد تہوں کھارے راز نہیں جھ کیا  
 بخشیدار حضرت ساروں آسیں گاہیں ہونے  
 رنگ دعاء بناب وادوں بزم اساتھیں جانے  
 وقت اہلیت وقت سحر دے استفادہ کھاروں  
 دروازے تھیں پھرے نہ ظلی آیا کدی سوائی  
 کون کوئی توں نام کیٹی حال سنا آٹھارا  
 رحمنوں وچ رہی فرزندوں پہلی سل جہائی  
 کھل میں ہویا جس تھیں ملی بل ہفتوں  
 میں نا جانے درد و پھوڑا سو پاپاں اندر  
 کھ کھ شکر خدا دے تھیں کھنے دکھ اساتھیں  
 وقت نزع آسلی چاہیں عرض کریدا ہندہ

اچھے ہونگے کے بغیر \* میرا دکھ بتایا  
 یوسفؑ وہ خط لکھتا ہوا کہے بشیر ہوا  
 یا حضرت! وح لکھتا ہوا میں شوق پرائیں  
 میںوں حکم خدا دا آیا جو نکل \* سنایا  
 یا حضرت! تو سفیری تینوں عہدے کو سواری  
 سمٹاں نوں میں اک اک اپنی سواری نوں کھلی  
 جی تی گودا تسلیم میںوں کر رکھیں پوشاں  
 موتیں چڑے رہیں سو مری بڑ ہووے ہوا  
 گھوڑے آڈی بڑ بڑ کارن ڈزیں زبیاں واسے  
 ٹوہ لہاں تیلے کارن جرات جواہر والا  
 تھیں لہاں چہل والا چا مہرے وح آج  
 قبلی نوک مہرے رندے بعضیاں دے عقیدے  
 مت اوہ کمن فقیراں مالے آن وڑے کھلی  
 آ حضرت میں جیسے شوقیں رو رو مگر گزاری  
 مصر تیرا تے میں بھی تیرا جری دولت ساری  
 دو بھرے دل اہل داناں دے مانن نموداں چھوواں

کوچ فرعون یعقوب \* مع اہل قبائل جانب مصر و استقبال نمودن افواج مصر و در پی  
 در اثنای راہ و ملاقا شدن یوسفؑ و عنو کردن یوسفؑ از برادران و گرامی کردن  
 ایشان را و بر تخت نشاندن والدین راہ و گزرا نیدن عمر و فرحت و کلاکاری

جاتہ شرح غلم دی شوقاں ہائز وصل سواری  
 وہاہ مصر میر دیں گلیں قدم نیماں پاسے  
 چلو غلام رسول مصر نوں - وح عشق عمادی  
 دچھڑیاں دے مصرے اندر طالع وصل کرانے

یوسفؑ نورِ نمود واپس داتے مقصود بگردا  
 اس بکلت جسیں اللہ صلاب سیدی آس پچھائی  
 بانو بطیر وینچ زکندی سی امید بُردی  
 مالک ابنِ ذفرنوں دنیا دولت بست پیاری  
 کل شریہ لُنگہ ایں جسیں رکھی آس وصالوں  
 یوسفؑ دی فرزندِ دل وچ آس موز لکائی  
 باپ بھراواں وچ وچونڈے شیشک مال گزارے  
 ٹولف وینچ بھلیاں ہر دم قلم گناہوں بھارا  
 نکلتاں اُچ کل زمانے بست احسان کاسے  
 یوسفؑ چاک کرم دا فقرو رحمت دے دروہوں  
 جان بیوقوفؑ اُچھا خدا سارا شوق لگاں جاپاں  
 دل قہا کل اندر سارے بتیبر فرہوسے  
 بدل لپاس کرد آسواہی شہزس گنت مہاراں  
 پچن لپاس مہاراں اندر چہواں کرن سواری  
 جہراکل بھشتوں آیا لے جتہ سنگاری  
 تیز قدم خوش و شمع جالب رہنیاں دنگ لگاں  
 ایہ بیوقوفؑ ہی دی خدمت جہراکل بیلا  
 کچھ مہار چلے رخ کوری کُتر قدم وڈہ وھوسے  
 پا ورنی وچ کھانے تریا بی خدا دا  
 چاہ قدم وگ جتہ پیل ہو رُخصت کھانوں  
 دانگ فرشتیاں نور چلندے پتے پت نمیدے  
 ناٹیاں واسے وڈہ وڈہ چاندے ہراک قدم آکھن  
 نو آکھئے شہزاد کُوشیاں پوڑوسے وچ دھرتی  
 سب شہرا مہم چلوسے زخم زبں دے سینے  
 بتیبر دے وچونڈے کُوشیاں بگرد جتہ آن قیدوں

آکھ ورا بتیبر زب دات کینوں سدوایا بڑہ  
 شان سوکدی باہر دکھلے ظاہر وچ نوکھلے  
 یوسفؑ دے ایہ ملی حقیقوں سوزش گئی بگردی  
 تال وسیلے حضرت یوسفؑ آس گئی کُتھ ساری  
 اوہ بھی خالی رہی نمولے دنیا دین کھلوں  
 دانگ پیر حس تخت بیلایا آس دایدی پائی  
 رب کرم کر میل ویکھانے ڈور گئے دکھ سارے  
 اوہ بھی بخش دتا ہو راضی شہرے پُٹھکارا  
 نور لگان جلال اندر روشن کر دکھانے  
 اللہ نے وچ دہاں جہانیں دتہ شرف مفاظوں  
 پاتیاں گنت مہاراں چلے واصل آٹیاں لایاں  
 یوسفؑ میرا مہرے اندر میںوں سد بولاوسے  
 ونہر ویل سب کچھ ڈوڑے گھروسے وچ مہاراں  
 تے شہزس تے مو بھار گئے کرن سواری  
 بشت دا اسباب مخرج گوہر ذرین کاری  
 نور ڈرھسے نہ سید رُسل جسیں جہا کدی وچ داپاں  
 بتیبر نے کریم اللہ آستے قدم نکلیا  
 پھوڑ چلے کھان زمین نوں بتیبر دے گھروسے  
 پاتیاں لوتے فرحت اندر ہر بتیبر زاہد  
 کسں مبارکہ فرشتے کڈہ کڈہ سر آسوں  
 چاہر گوواڈو ڈاواں کُشراں اندر جوش کُوشیدے  
 کھجیں ویر بھاندا یوسفؑ طرے مصر لگاں  
 دن کللی ایہ عمر کُوشیدی صحراں وچ ورتی  
 بن کھن آمادی کُوشیاں دوڑ پٹے وچ چھینے  
 اوٹھنئے سٹ قدم اکازی یوسفؑ دی امتیادوں

ڈڑیں کلر ہتھکلی وچ روشن گوہر دار مہاروں  
 طوطی شلخ خیاںیں گزری آن بنت وچ چریاں  
 وچ تھلی خوش و شمع اناکے لوش رنگوں، حویں  
 چلیں تپیں کو پچھتیں گور بنبل دیاں پڑیاں  
 قدموں لاء کھنک تک پنے زربخش تے دیا  
 وچ وچھوڑے شام ولایت نیر دہلے کیل  
 اہل قبیل نال سدھائے پٹے گیا لے پونے  
 شتر سوار گئے وچ خوشیاں پیغمبر دے پیارے  
 ریل دے وچ موج بشارت ہوش کرے سواری  
 لوق وصل دیاں شیریں خزاں پیغمبر عالم سارے  
 کھلی کلام دلوں دھو لاء فرقت دی ناگلی  
 کر ڈیرا بیوقوف پیغمبر ستمناں نوں گھنڈارے  
 اہل قبائل اسراٹھ مصروف نیرے آئے  
 سن ہواد قبائل آیا پیغمبر رحمتی  
 استہلال کرد آمروں نو ہو شلو پکارے  
 اول آن ہی نوں مددے شوق استہلالے  
 ذریں کار اسباب مرقع زینت زیب بیابے  
 ہی کارن حتمی مجہ آبا روا تہائیں  
 نال سنگھارن زیب ہزاراں ہر داغول سواروں  
 بوسے آسیں دے سارے کونوں قول نالے  
 نال رلے سب پئے مصروف سارے امن امان  
 تہ ہزار سوار سپاہی زینت نقش نگاری  
 ہی چھپتے ہو کون ہوانوں وچ نیکو ہانہاں  
 دیکھ جھل پٹ میوے بہت تجب کرے  
 رلے نال چلیں پھر سارے فرج گئی ہو ہماری

چاہ مہار کو داہریں پیاں او گھنٹیاں آسواروں  
 او گھنٹیاں دے تیز کو داڑے موڈوئی تھیں بھویاں  
 کر دیکل اہو کیو کر آکھل پار سہا وچ تریاں  
 نازک نال فرلاں تاوں اہو خوشی وچ کھریاں  
 واہ سوار سواریاں دہلے او گھنٹیاں واہ زبیا  
 کھانوں پیغمبر چھایا دھسی خزاں گھنٹیاں  
 پیغمبر دا سایہ عالی گیا مہر دی کونے  
 پیغمبر ول مصرف دھلیاں داہیں شلخ پکارے  
 خانہ دار تہوت واپی مہر پئی آسواروں  
 دہلیاں دہلیاں وچ کھانوں دلوں ہولارے  
 بعد فریق وصل د سندھ وچ نیم دواہی  
 چھ وپل کوہ مصرف ہتے کت منازل سارے  
 نور بشیر کھلے دل مصرف خیر کرے محب ہائے  
 رت بشیر پھلایں خزاں آن ڈھکے کھلی  
 سن ہویاں دل خوشیاں آواز بوسے شکر گزارے  
 جیس ہزار سوار عرب دے تازی گھوڑیاں دہلے  
 اک سو دہلے کوہ مصرف آگے آن لے وچ راتہ  
 آ تنظیم گرنڈے تجہ پیغمبر دے تہیں  
 کھلی تجب سارے اٹھی شان سواروں  
 ہی چھپتے ہو کون نیکو کس تھلویں تھیں آئے  
 ہی رہنا تجب مکے دیکھ پوری شانوں  
 کہل رتن گئے جاں پنڈا ہور تھی آسواروں  
 رہیں جگا پیغمبر آگے کرے تسلیمائیں  
 اٹھل کھلایں تری سارے بوسے سارے دے  
 آمد رفت دی وچ داہل ایویں وار و داری

آگے ہو، غمراہی آپں فوق اندر سنگاریں  
 دُوروں نور ستاریں واگھوں کو ٹھیلے دسیاویں  
 فوج شمار نہ آئے سوائے ہلوسے اپنے ہزاروں  
 حسن و گئے صحرائے نماھیں لعل ہڑے گل ہاستے  
 وایک تشریح کوش کیتیاں پر گوہر افروزاں  
 سب حصے آگے واک غماری لاکھ لعل سنگاری  
 باندہ خوش رفتار حکور بیجرے تا ڈولے  
 گردن لعل مہاں لکھے پر یا قوت نہیلی  
 خاص غماری اول والی پر زیبی نیلیاں  
 ڈاہیں نہ قطاراں آن سنگاراں حصیں بھریاں  
 مشک مہل اس لکھ حصے لکھڑی واڈ لیلیاں  
 ہستیاں دے بھیرے ہوئے ہوئی زمین مسخیر  
 شامی وک رہے منجھ تے حیرت وچ آئے  
 تلوں آن سواری پہلی ہووہ قریب دسلانی  
 لگے ہر ادب حصے چلتی سر نیوں محکموں  
 سب غماریاں خالی کر کر کر کر بھب سوطیاں  
 یوی پاک وجرے سر بھیرے بھیرے دے آگے  
 شفقت کرے پیار بھیرے چھپے حال کیالی  
 ایہ شہزادی مغرب زادی لہوئے کھر بجتی  
 کچھ ٹوٹھی نی نے لوڑیں عرض بکیتی دربارے  
 خوش ہو کے بی ترکیوں جا چوہ وچ غماری  
 ہل روانہ چلی مہر نوں تھوڑا پند سوجھائے  
 ریش سفید پڑے سب ٹوڑی ڈکر نہاں پوکارے  
 بدن لباس اہل کاٹوری زب بھرے گل ہاستے  
 بھیرے نوں اس لکھ دی خبر چلی وچ رہے

کو ٹھیلے دے گلےں تمیاں ہڑیاں نکلیں نگاریں  
 گرد غلام کیتیاں زینا کی ہزاراں آویں  
 وچ ہستیاں بچن عراقیں چوں ٹوڑیاں ویاں ڈاڑیاں  
 حسن لکھ دسیا بنگل آدیاں چر غلاستے  
 پڑیاں وچ لہان کرے تے غزے دلدوزاں  
 گرد کیتیاں پر کچھ چھاں زب بننا نوچ ساری  
 واگھوں بلا طرار قدم حصیں بھار زمین نہ توئے  
 جالی دار سوہمی آدیاں پر گوہر بیٹھلیاں  
 آدے ہل غماریاں سو سو گرد گردے آویاں  
 اس لکھ وچ ٹوڑی ہووے وکیہ سنگاریاں پڑیاں  
 باندہ نہیں لکھن صحراوں کا مغزوں سوچ آیا  
 یا زب ایڈک شان کیالی قریبے بھیرے  
 کی جہاں میر کسلی سواری وکیہ ہنہاں تم ہانے  
 یوی پاک پیادہ ہو کے بھیرے ول آئی  
 بھیرے دے قدم لوتے آن وکی کھڑوں  
 کر بھیرے حکیم بی نوں وچ ٹوٹھے آویاں  
 تھوڑا چلیں نیم شیاں دے پورے تھوڑوں لگے  
 زوچ پاک پیارے ٹوسف خبر چلی نے پئی  
 نام ڈوٹھ صدق صفاوں وکی غلب دے نہیں  
 وچ ہشت ڈوٹھا تاہیں ملن مراتب بھارے  
 محکوں آن ڈوٹھا خوش دل کردی بھب سواری  
 پہل ہزار مشائخ میسی آگے نظری آئے  
 صیغیاں تھیریں اندر بے ٹوڑیاں وچ سارے  
 سمٹاں شکل نمونہ چنے سریں سفید عمارے  
 ٹوسف گرن سنگار ش کھلے تھری وچ درگاہے

یوسف خواب کنی وچ ہمیں دکھ دس توں پائے  
 کہو کرم تے بخشو حضرت یوسف توں نصیبوں  
 یوسف نے کچھ برانہ کیتا قتلِ قلم دا کارا  
 سُن تیریں ہم ہجر دا کردا گزیر زاری  
 ہدمے تھے آگے تیریں رو رو رہیں نوٹے  
 منع ترے دل مسرتیاں وگے خوشی دے جوئے  
 سوچیاں دانگ حکم کنش ڈوری روشن صحن ہوا بازی  
 وہ ہزار شہر انساں دا شکاراں تُوں شکاریاں  
 چر ستورِ اعلیٰ دیکھے جھلک فلک تک جانے  
 تیریں توں نظری آگے دوہیں روشن چندوں  
 ایہ یوسف دیاں ڈوری نکلاں کتوں ظاہر ہویاں  
 ایہ سب قتل یوسف کتے اوہدا صاف دیکھائی  
 اس صورت دے آن وچ اکھیں آن کھلے پکارے  
 یوسف دے فرزند تیریاں استیصال سدھائے  
 لہ آپہاں سب تیریاں گروے نظریاں سُن بُرے  
 لے یعقوب نی نے دوہیں بیٹے مال لگائے  
 چھوٹے دے قتل ستورِ اعلیٰ چر ستارے  
 تھیں چراغِ انجمن دے میری تک رہے ہوائی  
 دنیا دین نکل تے ہند فضل کرے فقاری  
 یوسف رہے آپہاں تھیں متعدد دل دے پاؤ  
 شرف حضور بنیں ہتھ آئے آونہاں کرم سوائے  
 مال امیر وزیر سپاہی کر چھپیا زبیلیاں  
 کو کیل تھیں تُوں چلدا دکن اعلیٰ پریشانی  
 نونا خوشی یا وچ میرے تینوں تمہ خدا  
 جوانی وچ عقل سدھائی مال رہے سوڈا

اچھی قدر مطلعِ مصری کرن شہادت آئے  
 پانہوں تیرے حکم نیا حال کے تعبیریاں  
 تیریں نے رو فرمایا اللہ بخشدارا  
 میں ماضی تقدیر (ہاویں) جو گزری سر ہماری  
 مصری رہیں ہر کام مطلعِ بگڑوں عازل آئے  
 کر کر چڑ سٹارش کچھ نبی مبارک بولے  
 وہ شہزادے کن نے سو ضد سٹار اکازی  
 ایہ سارے پر تُوں سارے ریشاں آپے نہ آیاں  
 وہ شہزادے شکاراں والے قدر بلند رسائے  
 قتل نگار دوہائے سارے یوسف دی مانندوں  
 دنگ رساواں دیکھ تیریاں دس اکھیں رویاں  
 چھوٹاں دی صورت زبیا کتوں ظاہر آئی  
 میں جیدے وچ دو چھوڑے چالی سال گذارے  
 خطاہ افراہیم نکلیا ایہ دو پوتے آئے  
 خطاہ افراہیم تہاں توں آن قدم سر دھوے  
 پوتے کن تیریاں تہاں باپ سلام پوچھائے  
 پارے تھیں بیکارے میرے تے یوسف سہارے  
 رو رو کے گل لاوے وہاں تیریں رصافی  
 فرزندو دہند عزیزو پاسو بر خور داری  
 دنیا دے وچ دکھ نپاؤ آخر بنت چاہے  
 کھوں سپ چڑھے شہزادوں مصر دل کچھ  
 مصر قریب ہویاں آخر یوسف خیراں پلایاں  
 دانگ فرشتیاں فرجِ شگوری کھنڈے سیرور شکاریاں  
 ہو ۱۱۲۱ لیاں سب وہاں مصریوں باہر آیا  
 یوسف دی ایہ شان بھراواں ہاں نکلاں وچ اعلیٰ

نبی پچھتے ہیں کون سواری مصیبتوں کا پھر ہوئی  
 بخیر نے جان یوسفؑ دی خیر نبیؑ اور سواری  
 آ عجیب ملا گل رو رو جان زخم پڑانے  
 ہو عجیب قربیوں نیرے برہوں پر بیک لادے  
 دور رسا مے مبرداں نوں گت تکدے دا جان  
 دوروں سیک لگتے پر توڑا فرق بڑا موسولوں  
 بیٹے لائے برہوئی سوزاں جاں مقصد سر جلاوے  
 تے ہوا اڑک علیہ پادے کمن کئے وس کھتے  
 ست باقہ دو برہوئی وقت مرن دا آیا  
 تے ہیہ وقت مبرداں جاں مسام شام دسائی  
 کمن قیب پر کار جن دے پیاں گوش خدائیں  
 اون شمار گیا چک ول دا گدیاں سل فروقوں  
 رہن نہ یاد آگیاں دے سالے جاں پتنگے رخ ٹوری  
 پاس گئی یعقوبؑ نبیؑ دے یوسفؑ دی سواری  
 تم اس وقت فرشتیاں آئیں ہوا حکم الہی  
 بیٹے جاں شان پر دی ہووے کون سوائی  
 نہیں علم فرشتے تھے باہر شہر حسابوں  
 صاف سواریں کئی ہزاراں ہن لہاں او جالے  
 دیکھ فرشتے ٹوری شگلاں مصری دنگ تہاں  
 شان جہلی مل بخیر باقہ پیش ودھائی  
 وک وک گئے نظر دے دیکھیں بکر مسردیاں لوکل  
 یوسفؑ تے یعقوبؑ دوہوں آن ڈنگے جاں نیرے  
 یوسفؑ کسندا افلاک آئیں کون کھیں ہو لوکو  
 کتھ تھ کمن کلام کبیراں لطف کرم دا دھلا  
 یوسفؑ کے غلام کبیراں کھیں آڑو تھائی

خیر نبیؑ جو یوسفؑ پاہوں ہو رہیں کوئی  
 دل ہو آب و گیندا جاندا دوہ شمل تھیں جاری  
 کورہاں دے دل دے پڑنے دے پڑنے شمل تھیں جانے  
 تے فرقت دی ضرمت کاری کس تھیں بجلی جلاوے  
 پاس دیاں دے دل تے جکرے پے ملن وچ اداں  
 پاہاں وچ گلے ملیندیاں جلدے رشت سولوں  
 نوں نوں دے وچ خوش رچاوے مبر تمام جلاوے  
 زنجیریں گت قدم ہلاوے پیا جٹے مت نئے  
 لہے پر ترویج ہواے شوق نہ بے پٹلا  
 تے فوج خاص مقام اوبلی جتہ قرار نکلی  
 دور جدائی رہے لکلی چلیں دور بلائیں  
 کسے مصوری پوسے نہ پوری پاس ڈنگے مشتاقوں  
 مے فرقوں وچ فرق پوسے دور چلی ہو ڈوری  
 یوسفؑ دی وچ فوجاں نہنت زبنا نقش نگاری  
 جا یعقوبؑ دے ہوج کھیں سوار سپاہی  
 کے کوئی یوسفؑ وڈا کم یعقوبؑ ایسائی  
 یوسفؑ دا گم پشاندی صورت کھلے ٹور تہاں  
 آدمیاں دے مل نہ زلدے اعلیٰ اوصاف نرالے  
 بخیر کھائی آیا حکام ٹوری شہاں  
 فوج فرشتیاں وال ساری تاو مل سدھائی  
 حیرت دے وچ کڑے تہاں کھنکھتے دل تھوکل  
 گردے غلج نجوم ہزاراں رستے بند پڑ پھیرے  
 بلیا ہاپ زیارت دھلا میرا راہ نہ روکو  
 کھیں ہون لگا فوج حضرت مجاہدوں دا میلا  
 ایس ٹوٹی وچ آج تہاں پھڑی بند غلامی



وچ مصر سب ٹوٹیاں ہوئیں اللہ یار ملائے  
 اکھن دے وچ شعلہ روشن بھلک جیا آنوروں  
 یوسف دیکھ نہ تپ لیا شوق کلاول اندر  
 دوہل وڈاں تھیں پیدل ہو کے فوجی دین پلے  
 چارے چتر دوہل پڑ اٹھوں وچھڑے زب ملانے  
 باپ پتر دے ٹوٹیاں اندر کھلون پکر ہولارے  
 بدن مبارک تھیں اس دھرتی نور فضیلت پائی  
 بندہ سہلنے روندا رہیا ویٹے یار گزارے  
 کتنی وار آوازہ کیش شیشاں ملہ تدا میں  
 سی خلد جا بلار سندھی حاضر روہ سترے  
 بٹیر یعقوب ہوویں سی آپے شفی وچ آپے  
 ٹوٹیاں وچ مبارکدوں میری کن پارے  
 ہوش پوسے میں ملے پونوں یوسف گرسے دعائیں  
 کوھی رات نمی دے تائیں ہوش پئی اکراری  
 پیر دگن دو ہشمال چاری دیکھ پور فرمایا  
 تا رو یوسف زب ملاہوں گزر گئی ڈوشاری  
 جیضا اٹھ نمی کھائی جس وا سایہ علی  
 کیا گئے کر تھیں کرا ظلم بھائی میرے  
 کھوپے وچ جوہیں چا کھنیا تا آسیا امروہوں  
 ڈوتی واری پیر بٹیر آئے تترت سمالے  
 یوسف عرض کرے یا حضرت ناچنے قہقہے سارے  
 سارے درد کو اسے اللہ کھکھ دیکھائے حالے  
 یوسف توں سب تجوہ کرے اب سائے کرمیوں  
 یوسف کے پور دے تائیں اگلی خواب تدا میں  
 اللہ نے جو تھیں کچھ سب کچھ جیویں

کئی ہزار غلام کثیروں آزادی وچ آئے  
 پئی نظر یعقوب نمی دی ہل یوسف تے دوروں  
 تارہ بندہ گئی وچ دھرتی زمین تھا بٹیر  
 کہ کھوڑے تھیں نہیں اکھن طرف پروری آیا  
 ہل کھول تے بٹیر دوہل وڈاں تھیں آئے  
 دھک فرشتے کر دے آئے وقت ملن دے سارے  
 آن بے پر جمل نکلے شفی پاروں آئی  
 یوسف تیس مبارک تائیں دھریا پکر کارے  
 اٹھ اسے باپ پکارے یوسف رو بٹیر تائیں  
 یار وچ بے نکلے مبرے یوسف پاس بٹیرے  
 چلو مصر وچ یوسف آئے امن بے زب چاہے  
 ہورے چارہ گیلے یوسف مسروڑے آسارے  
 یوسف نرم فراشیں پارے آ بٹیر تائیں  
 پلا کے بیس کنارے یوسف رو پار و زاری  
 کھول نظر بٹیر ہاتھ یوسف نظری آیا  
 اسے فرزند سلام تھے پر تھیں لکھ لکھ واری  
 یوسف کے ہواب پاروں حضرت ہوش صہلی  
 اسے فرزند بکر بیچ ندا نور اکھن دے میرے  
 تھوڑا ذکر کے کتھ یوسف نکالی گھ گزاروں  
 باپ بٹے بیوہی آئی من من غم دے حالے  
 یوسف س کللی ماری بیسوں بیسوں حال گزارے  
 گزار گئی جو گزری برتے ہوئے دور کو سالے  
 ملن بیچ تائیں تخت ہللا یوسف نے مٹھیوں  
 سب بیٹوں نے سجدہ کیا حضرت یوسف تائیں  
 یہ تعبیر میرے اس منھے اللہ حق کرانی

قیوں گندہ دلی میں شہی سوڑ ملایا تھیں  
 میرا زب کرے جو چاہے تمہیں دا دلی  
 فرزندوں نے عرض گزاری بظہر دے آگے  
 یوسفؑ تھیں جنھو کرنا جو اسک ظلم کماے  
 یوسفؑ تھیں کیا پد نے نکشو ظلم انہیں  
 رب گواہ کرے فرشتے یوسفؑ عرض گزارے  
 شاد ہوئے سب خوشیاں کرے یوسفؑ گرم کماے  
 بر بر دا گھر آک ملکہ پر نہنت ہوایا  
 بیٹیاں جو ملتی جہا اپنے بل رکھلایا  
 سب یوسفؑ وچ ہارت شاد بن خوش سوئے  
 یوسفؑ تھیں کیا پد نے دیا بلی نہ بھلائے  
 شہوں باہر کراں عہدت جہرہ کو عہدت  
 شرط ایگی پرون لوں یوسفؑ رہیں جتھے تی چاہے  
 خواب کریں نت گور میری وچ فرزند اچھوٹا  
 تم یوسفؑ نے جہرہ رنگین باہر شہر ہلایا  
 دن راتیں ہولادی دی اس جہرہ وچ آوے  
 ہو حاضر وچ خدمت پادسی مصری خلقت ساری  
 پادسی قید ڈھکا جا بنا فضل ہویا رحمانی  
 بظہر دے بیٹے سارے کرے شاد گزارا  
 سب مشہور اہلی ہوئے شوق واپس عرفانی  
 چال ساں گئے وچ خوشیاں بھنے داغ دلاں دے  
 جاں لگ اندر ورو وچھوڑے دکھ مصیبت پائے

جس بھرواں کیئے دون صاف کرایا میںوں  
 دکھ سکھ مل دلائے جانے آمدی حکمت علی  
 یوسفؑ تے آسیں ظلم کماے داغ اسوں گئے  
 آج کملیاں حصیاں حضرت آسیں گئے بچھتے  
 کر احسان انہاں پر یوسفؑ کٹھے زب تسانیں  
 میں کٹھے آج بھلیاں تانیں ظلم کماے سارے  
 رنگ نقل بھرواں کارن یوسفؑ نے ہوائے  
 جاگیراں سرداریں دے دے بھکتی قدر دو حلیا  
 اُسدا خاک اپنے ہاوں چدا ٹول ہلایا  
 کٹھن تانیں وعظ نصیحت ذکر الہی اُسدے  
 ذکر الہی باہوں میرے دل وچ شوق نہ توئے  
 باقی طر گزاراں جہرے فضلوں بے بشارت  
 رات سویں آجہرے میرے دلوں قرار نہاپے  
 میرے تانیں حیرے باہوں ہور کچھ بھویہ  
 کارن ذکر ہی اٹھ شہوں اس جہرے وچ آیا  
 سکھن ظلم انکام الہی بظہر سکھلاوے  
 ایہ یعقوبؑ نبی دا کتب درس مصر وچ جاری  
 اندر زماں مصر دے ہوئی ایہ رہبر عرفانی  
 بر بر پیر ہوئے گھر ہاں قدر بشادہ ہمارا  
 یوسفؑ رات رہے بت جہرے پاس ہی کھنٹی  
 وچ اداں وچ شاد تھاں کھلے باغ دلاں دے  
 ایہ ک خوشیاں غالب ہویاں اوہ دن یاد نہ آئے

## در ذکر وفات یعقوب علیہ السلام

تعمیرت و تعمیر قدم بپنازی کھل دل دیکھ پرانے  
 جہل کو کل دن چارے واسا پر دیل وچ تھرا  
 بھاشیاں وچ رکھن دو دن مان لیاں تہ چھاویں  
 دھواں نرانہ سے سولہ کدے رہے تہن سے، کھن  
 تھیں وچ باہر باری تیاں جگت پر کلاویں  
 پر دیل دے واس جنور چھوڑ پئے گھراویں  
 تھنہ تھی پر تھانہ فلک تھیں و تندی نظر تہ آوے  
 ایہ دنیا دن کئی واسا ایہ کوشیاں تہ سارے  
 قول تہ اقرار کیاہی جہل تہ خبر نکلی  
 جھل کیوں کہتہ جہاں آگے کس تھیں ہے ور تارا  
 اندے ہی قدمی واسا آندے بیٹہ نکلی  
 پڑتلا و غم نہ آوے چھوڑ گینوں جہل واسوں  
 امر کیوں غلام رسوا کھل ہو آب تھیاے  
 خوا کار گنڈاریاں دیا مالک دے دربارے  
 دتہ ہوش دوسرا تھہ فرسواک تھہ کھاک ہارے  
 تے دنیا وچ رہن ہمیشہ کیے نعلیا سولے  
 ہواک حرف تہمت والا رقم ولے بے جاوے  
 تہاں جاہ نہ بدھا شہا توں کل بند تھانے  
 یا یعقوبؑ جی نے جانا دنیا بندی خانہ  
 اب عشق قدمی دل وچ دائم شوق پیاروں  
 م ہویا جاہ جہاویہ پاس جی کھنٹی  
 وڑ بھیر جہل دل کھانے تھئے وڈے سہانے

سفری سوزے وطن کوں جانے دتہ ہمیش لگانے  
 ویر سیکڑ نہ دیکھ پرانے اتھ نہ بت و سیرا  
 کھول اکھن مڑا کیہ چو پھیرے آندا جگت تھلاویں  
 گھراواں وچ جنور پیاراں جنور تھہرے پر تھیں  
 سدا نہ پائیں کھلیں یولے سدا نہ جان ہماراں  
 شایخ سخن کٹ جائے در پٹھا ہو پر تے وچ خاراں  
 مت گھت بیرو تے تھنکو جس مت دہ پڑ گیاوے  
 ایہ غفلت دے حال ملاے گھرا چلن تہم چارے  
 کیوہ جی بن دنیا خنی کچھ جا کل پائی  
 تہن توں مل کیوہ ہے پر تھیں وقت کیہی سارا  
 دو دم غفلت والے تھیرے پان تک جدائی  
 کو کوئی توں کیڈ والاور تھیں گین رکت آسوں  
 جھنہ تھیں جس سر ہمارے سگ ہو دے وصل ہے  
 و کچھ تیاں من بھانیاں شو دے ہنہاں کار گزارے  
 سب دنیاوے وچ بازارے مھلاں دے و تھارے  
 دیاں شی گئییاں کھوں قبریں فرش قبولے  
 اُٹھ گیا سو مقصد پلوے آپے پانہ دھلوے  
 بند توڑا چل دو تھیں لے وصلوں پروانے  
 نت اوڑ کیے دست دلوں وصل لے پروانہ  
 ظاہر دا دل تھنہ حار تھئے کُوسف دے ویداروں  
 دین خبراں دن تھیرے آئے چھوڑ دوسراں کھنی  
 کئی تھیا سواری تھہ ہور نہ مل تھیاے

جبرائیل پیغام لایا کہ سلام سنبلا  
 دنیا وچ مرادوں پیاں توں اسے پاک نیا  
 یوسف تھیں توں روندا آبا بیے نوں اُوکاری  
 چل پیغام بنیوں آیا دنیا چھوڑ نکاری  
 سَن یوسف تیاری کئی دلہے قصد آگھائے  
 وچھڑس اُن پیا پرھیں پیندے واٹ کئی دے  
 یوسف تاہیں سد پے رنے سکھوں خبر سنائی  
 وچ کھنڈن نئھے پچ دلوے میوں سد بولیا  
 بس کئی ہو روزی مہری دنیا دے درباروں  
 تھب شمار دلدے میرے ختم ہو چلے سارے  
 لے محبوب میرے فرزند اُریاں لوڑ بھلیاں  
 اُن فرزند تیرے کولوں میں رخصت ہو چنیا  
 توں فرزند دواہم کائیں جنت دے گھزاریں  
 آج سلام دوج دا میرا تیں پے جانجیواری  
 جھوپا اُٹھ اتھیں تورو اُن رخصت دا ویلا  
 وقت قریب ہو پائی میرا دوج کہو میں تاہیں  
 پکڑ نہر پٹے لے پتہ واگ اہل نے چھائی  
 سَن وچ سانگ بھیجے وئی یوسف نوں یکباری  
 سُرت پئی جاں سامت چٹھے چٹم رہی دو جاری  
 پلینوں چھوڑ اسانوں تھا اندر گرتی زاری  
 تشکل جی اسانوں حضرت کون چھٹھیںی مالے  
 بھلا ہوندا میں اگتے مراد ایہ ڈھہ وکھ نہاندا  
 کے جی نوں نارو یوسف چاندی وئی وہاندی  
 یوسف عرض کسے میں تیں ملوں اگتے پانہیں  
 جو اعلان گیا لے دتھوں پٹیں یاری تاہیں

جو جو عظم بنیوں آیا کر ظاہر فرمایا  
 تے مقصود میتر ہوئے ہویا دور قصیدے  
 چلیاں سل ڈتھا توں اُسٹوں اندر شانے بھاری  
 پل ول وصل ملیندیاں آساں حکم ہوا ہفتاری  
 واٹ کئی ول تہنگ لیاں شوق وصل سرچائے  
 وقت حیات مہای آیا کتے گل حقی دے  
 فرزند شایخہ طرفوں میں ول چنھی آئی  
 دن میرے پوچھے پوری قلعی عظم سنبلا  
 قدموں دموں کھٹے جانکے نقش حاضر چادوں  
 صاحب نے پیغام پوچھائے وُج وڈاں دربارے  
 میں گایاں رت سرے پچھلاں پیش مرادوں پیاں  
 کار گنار قضاء و قدر دے لکھ پروانہ گھلایا  
 دن کئی کن پیا وچھوڑا ول تھیں تہ وساریں  
 تازہ مہری دھری نکاری در پے کھڑی سواری  
 دن کئی رہ وچ وچھوڑے آخر ہوسی میلا  
 اُن فرزند تیرے کولوں پیا فراق اسائیں  
 جھوپا آج رخصت ویلا آیا وقت جدائی  
 فط کھایا تروک زس تے ہوش گئی بھل ساری  
 میرے ہاتھوں مل آساں تے کون کسے فرزاری  
 اسیں رپے وچ جبر تراندے ہوئی تک تباری  
 زخم پکڑ دے وکدے رسی شرب فراوان والے  
 آج فراق تیرا یا حضرت اُن بکر دا کھاندا  
 جو آیا دم کئی ویسا مٹر ہمیش نہ آندی  
 جی کے ہر مومن تاہیں مومن بے اکاہیں  
 جسد ہر ایمانوں کھٹھا اُندا واس بائیں

خوفِ خداست و لوں و سدریں توں آگ عاجز بندہ  
 عبادتِ طلبِ سوالِ جدا میں آستوں عرضِ کنویں  
 ہے اس پھولِ گلشنِ توں دوراں و طلبِ شہِ رانی  
 چھلیں کہیں ہو مصرے اندر تیری قبرِ بنگان  
 مالک میرے میرے تائیں و سا عجم پوچھا  
 لے چل میںوں وچ کھانے عجم گیا ہو جاری  
 ہتھیں توڑتے سب بیٹے کرے کرے زاری  
 چاہ کواڑ گئی لے جاتے پھر نہ نظری آیا  
 گیا سارِ گل دے نیزے نوک و بیوی و صحرے  
 وچ کھان گئی آؤڑا دادا باپ جتائیں  
 قبروں پاس آکھیں وچ تندر رونمیاں بی خیالوں  
 دہا پاک ظلیل لائی بیٹا نظری آیا  
 اسامیل اسحاق دولاٹھے بیٹے وچ خوشی دے  
 وچ اوڑیکال تھیں بیٹھے اسیں عزتِ سارے  
 ایہ فرزند عزتِ اسانوں تھبڈے میل خدایا  
 اوٹھنے جلد میرِ ولایت چہری خبر پوچھائیں  
 یوسف پسر پیارے آگے سخن کہیں ایہ سارا  
 عزتوں تھیں ملن جہاں آسوں توڑ گئی  
 راہیں دے وچ دردِ لراقوں آؤدی گردِ شماری  
 او فرمکک مجرودی ہویوں ہوش تھیلندے آتے  
 سوانی قبر کو ایہ کہدی بی سوانی گڑارے  
 تے اوہ مزہ پیارا کت دا اس قبرے وچ آوے  
 یا کت تہرا ہاتھیں لکھی ہویوں مقدمہ سارے  
 رحمتِ تلِ نغیا تھری عرضِ جتاہے تھی  
 کہا مزہ حاضر اوتھے عزرا نکل اسیل

یوسف نون یعقوب نبی نے فرمایا فرزند  
 حکمِ خدا دا برتے تھیں آستوں ماہِ بھلویں  
 آسڈے ہاجیوں دوراں کوں سنگ نہ مقصد کلئی  
 چل تیرے دم دینا و پیوں اوڑک نوں چک چوان  
 میںوں عجم ہویا کھانے میر تھتے تھیں آیا  
 ایہ گل کہ منگوائی جتہ کیتی رت ساری  
 یوسف روندا گیا پچھاڑی زلم و بیوی کاری  
 چاندی وار سلامِ خطیر یوسف نوں کہ دھلیا  
 آؤڑا وچ مصرے یوسف ہتھیں رخصت کر کے  
 وچ کھان گئی دھا جتہ لے خطیر تائیں  
 آن زیارت کر کر دویا ول پر شوقِ دصالوں  
 اس ویلے یعقوب نبی نوں اک منگدہ ویلیا  
 یا قوتوں اک کرسی دھل ابراہیم نبی دے  
 فرہان یعقوب نبی نوں اسے فرزند پیارے  
 آجھنڈے بل سلاے تائیں وقتِ بلن دا آیا  
 خطیر اٹھ شیریں خواہوں کھندا جتہ تائیں  
 لوللاں وچ میرے سارے جا کے کریں پوکارا  
 اسے یوسف آن باپ تہرا دینا پھوڑ گئی  
 سن وگ گئی مصر نوں جتہ کردی کریتہ زاری  
 تے یعقوب گیا اٹھ اک ول تہرا تھی وچ رہے  
 مزہ دھا اک سوینی صورت آیا قبر کنارے  
 اس کیسا اک مزہ خدا دا ہم بند رکھوے  
 اٹھ تھوٹھا یعقوب نبی نے عرض کیتی دربارے  
 ہاتھ کرے پوکارا وڈا نبی تھے خود کہیں  
 شہ ہویا خطیر سن کے خوشی خراواں پائی

میرا کھیل ہوا موتیہ جان نکالیں ہمیں  
 میں ہوں ملک الموت تمہا آئے عرض نکلی  
 سب بہشت دیکھا نکلی صدق دے رہا ہوں  
 ملک الموت دھرے تھے چھائی پاؤ دراز دیکھتے  
 آسانی تھیں جان ہی دی طلق تک جان آئی  
 اللہ ہی درگاہ ہی نے رو رو عرض گزاری  
 یوسفؑ تھوں آسانی دویں دیکھے نزع آئی  
 کھیل نکلیں تے کرن جنازہ آں ملک آسمان  
 سارہ تے اسماعیلؑ چھتے قبر آسانی  
 عمر انہاں سب دو سو برس جو دنیا وچ آئی  
 اے یوسفؑ بیوقوف جانوں کر کے کوچ کیلی  
 پوچھیں تے فرزند ستمناں عمریں خبریں پوچھیں  
 تہ تھوں پیر و گیندی چتہ آں وڑی دربارے  
 اے یوسفؑ پیغمبر تہا دنیا چھوڑ کیلی  
 گریہ دار مسروح ظاہر روئی نکلتے ساری  
 کہتے روز مسروحہ اندر ری دکھادی لاری

اس دنیا وچ تھون جنوں رسا طریقہ جاری  
 آخر حسرت تے بچتہوا اس بیضاعت ساری

### درذکروفات یوسف علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰت والسلام

موت کبھ پور دے چھتے یوسفؑ حکم چاہا  
 عرض کرے توں یا رب میرے سنگین حکم چلائے  
 دحرت دکاں بھون والے اے شاہدے شاہا  
 شوق تہا دیکھو آئی اٹھ قرار سدھنا  
 تے تہا دل سخن دے میںوں سارے دل سکھانے  
 دانی میرا ان آخر توں میں پاک ہانا

موت منگن دیر موت الہی مسلم مران جنانوں  
 آجبریل خدا دے منگوں بعد سلام سنایا  
 اس دنیا وچ قول ست رسالہ رسس ہور پارسے  
 جھے سوچتے پت تیرے جاں نظر تیری وچ آون  
 یوسف سن کے حکم الہی مہر کرے ان کالی  
 چل بزار لیان لائے قبلی میہر شر دے  
 مسلمانوں نوں لیکے یوسف شہول باہر آو  
 اسرائیلی اس وچ آتے مسلم ہور تہمی  
 ثوب عمارت شر کلاب پتتہ سلا دکھان  
 یوسف آتے عرض گزاری زلمل مسلمان  
 آجبریل خدا دے منگوں دھرتی تے پرمارے  
 یوسف نے اک جگہ بٹلا پتتہ شر کلاب  
 دتے تڑپھونج میں خوشی جس تے ست سالہ پائے  
 وقت نزع دا حاضر ہوا آن ڈالے تائیں  
 یوسف دا اک ڈرد وچھوڑا داغ جگر لے گیا  
 اسے یوسف قریان گئی میں نور تیرے دیداروں  
 مٹلی وقت لگیاں تھیں دم آخر فن میرا  
 ہاتھ توں جوتے دل میرا دنوں طلب دیرا  
 بکھدے نہیں دساریں نہیں آویں منگ دعائیں  
 دیکھ بندی رو عرض کردی ہدی تیرے گھردی  
 کہ کلر جا وڑی بیٹھے رو یوسف دکھالی  
 چانی روز رسا وچ قدمے حال فراق اورسا  
 افروتم سدایا یوسف گھونج لے فرمایا  
 دنیا وچوں دانہ پانی چپک گیا آن میرا  
 روح جان جس افروہما میری گئی جدائیں

نکال تال چلیں جا آخر بخشش نور دیوانوں  
 رسالہ ست گئیں رو یوسف حکم الہی آیا  
 پت پتے توں کھن ویکھیں چل گتھے سوسارے  
 اس دنیا جسیں ہوی تہا ویلا قدم اوخلوان  
 کر دعوت اسلام میہر وچ مسلم خلق کرائی  
 کتھ تھان جسیں منگ مرادوں پتیرے جام زہر دے  
 میہروں کس کوہ جام حرم وحر شر نوں اک پلا  
 کافر کج نہ اتھ پائتے رہا حکم ہادی  
 بازاریں دل رہے کھنڈا ہووے دنگ زمانہ  
 حضرت اچھے پانی پاپن کمان اہل دیوانوں  
 شر زمین جسیں رنگ وکی چائے ندی ہوارے  
 کیا کہل میں نہنت سمدی اندر نقش لکارے  
 پاس ڈالے ملک مشرب مرگ پیام لیائے  
 بست خوشی غم توڑا دل تے تھے نقش رضائیں  
 اسے محبوب تیری میں بندی جسیں ری رانگی  
 صدق بھانو گئی میں پڑا تیرے عشق پیاروں  
 عشق تیرے دا وچ جگر دے غالب کھن کھیرا  
 ایہ حر اوحر دوہیں جمانی میں تیری توں میرا  
 تے محبوب قدم دا دل وچ غالب شوق آسائیں  
 سن سلام ورج دا میرا قول ہیں میرا دردی  
 یوسف دے دل ایہ ڈالے رسا قرار نکالی  
 جوا نکلی سلام لیلا آئرس مرگ سوئیما  
 اسے فرزندا بیرے ویلا آن میرے پر آیا  
 رو جسیں وچ حکم الہی پاسو فضل بھیرا  
 نکال جسیں پے پر کارا منگوں تیرے تائیں

میںوں میںوں مہم اسی آوے ہوویں کریں تیاری  
 تن بھرے سداہ کل کس کے دن گیا رہ خالی  
 افراتیم کے امانوں پیا بند پکارا  
 دے سے غسل کفن سن بیوہ افراتیم یارا  
 خوشبوویں پر طیق ہشتی چلا فرشتے آئے  
 کل خوشبو کفن دے لوکل پڑھی نماز جنازہ  
 دینے سردے گور پوری دیکھتے تیں تائیں  
 کندھلی وانگ کھلونا پانی رہا چار چہ پھیرے  
 سی تکیوت سفید چتر داس دینے نوسف پلا  
 لوک بیٹے پھر ہوویں کلیا پانی سر چہ پیسہوں  
 معلّم رہا نہ لوکل تائیں قبر لوستی  
 پاک سو تے پچہ نچہ برسوں نوسف مخر کزوری  
 چلی روز رہے سب روئے مسلم دین و پھوڑے  
 آخر مبر دلاں لوں آئے دنیا ہے دن کھلی  
 رہندیاں کریں وہاندی ہندی آوے دیاں تے بھگسی  
 دنیا دو دم خواب دنیاں دامن بھرے دیاں  
 پاک آوے تا علم دیکھوے چھوڑ کھتیاں ہندے  
 دو دروازے جاری آسندے رہن ہیشہ کھتے  
 ایہ دنیا ہے جاو غلطہ دن چیل مال بھلاوے  
 نوسف جیہاں نکلاں آیاں ایہ گھر چھوڑ سداہلیاں  
 آخر تخت مقلی والے شہہ سلیمان نیہے  
 لاکھ کروڑیں آسوں دھروے توڑ گئے سب مانے  
 پیڑیں آتی کروں والے قبریں گرد کرانے  
 کٹنے تے گلزاریں ہریاں ہو ہو خاک ملیاں  
 ملیاں جانے اتھے آئے چھوڑ غور سدھاے

کھگے ہاچہ کھرہاں کھلی کیسے پھیکڑ واری  
 نکل روح گئی دینے بنت عم خندا دا عالی  
 نوسف تائیں غسل کفن کر لہو سر کنڈرا  
 چاہ جنازہ سر کنڈرے رکیتا تین بو تارہ  
 چار کور ہشتی روشن کارن کفن لیاے  
 افراتیم ڈوبی واری پیا بند آوازہ  
 زخس پانی چلت گیاے خشک گیاں کھل پائیں  
 تھلے عدی لوند قبروں آیا نظر تھیرے  
 درزاں میل عدی دے تھلے فرشتوں دھنیا  
 کلم نشان قبر دا ہو پانی دے کھگے دیوں  
 دینے میان سر دے تھلے یاد نشان نکلی  
 اس دنیا دینے ہشتی نرمی جو کزوری سر ساری  
 نوسف لوں شرب ہروے زلم سوون تھوڑے  
 وارو وار بھماندے سرتے حالت ایہ دہلی  
 کھوٹا کھراتے ہتہ رڈی لٹس تراوہ تھس  
 تھہ شراب اہد دی کھلی کئی حرام حلالوں  
 آیدوں خائل بھالوں او سہوے چھوڑ سداہلوے  
 آئے بہت گئے چھڑ اوڑک دوہاں داناوچ بھگتے  
 دل لاوے دینے آسندے خائل جان یاد نہ آوے  
 سلطاناں دیاں تھیاں خونی گیاں خون دلیاں  
 چھوڑ حکومت تخت سدھاے کھگے مرگ سونے  
 وڈے تک رکھیندے ہجرے ہتے انت نکانے  
 زور وراثتے خونی چاڑو لوکن غبار ہواے  
 بو دھجی گئے مٹاں لوں کھنڈے مٹو نیہہ دھن ملیاں  
 وانگ گھلن رخ نازک نیہے بھڑوچ خاک تھانے



چنے دے بیٹے وہاں کہیں ایک گھڑے وہاں  
 وگے کہو ناز کمانں رنگ گھڑے بہتے  
 نازک بدن گلے دے دستے خاکوں پاہر آنے  
 کتے روز فلک دی تھتے رہن آندے تہرے  
 شے مذکور میں سی کللی چھینے وچ زمانے  
 دو طرفوں وچ ایہ کتہرے حال وچ لھینے کھے  
 ہو بیہوش رہیں دیکھتا پھیر نہ آؤک واری  
 جیوں مننے کے شکی پائی چشم کھلی کتھہ خلی  
 اسے بزدل توں کس دکھ کارن روویں کر کر آہیں  
 نیندوں ہنگ تہرے دکھ ہون ستیا دھنیں لٹیا  
 چھوڑ دلا دی ہوش مائل ہر ہر طلب بوہلی  
 عالم پوری نظام رسولہ تہویا عرض دہائیں  
 کس لگا دھتے ہل درویں پلے عمل لکالی  
 ایہ یوسف تھیں نہیں خبروں وچ قرآنے کیاں  
 یوسف دلا پاک خدا نے قصہ آپ سنایا  
 قرآنل میں ویسے غضب دی بوسلی آڑ لکالی  
 جاں توئی پھیر ہو کے شر مسر وچ کیا  
 لے تہوت آدن کر جا کے وچ زمین کھانے  
 موسیٰ عرض کرے یا خالق میںوں دس کھلی  
 عظم ہویا یکتوب کئی دی پوتی سارہ جیوں  
 سارہ کووں حضرت موسیٰ آن نکان پو پھلایا  
 شراب میری قبولے سارہ من لوہیں میں دسلی  
 موسیٰ عرض کرے دہارے عظم تہہ خدا یا  
 کن ٹوٹھنجر کئی اٹھ سارہ دستے پتہ کھلی  
 حضرت موسیٰ پائی اوستے عامر آن لکالی

قافل چشم کر میںوں واپی نہ ہم نکانوں  
 لعل دندے روشن چہرے مرگ پئی سب لے  
 کئے کئے کر پھیر تھیں لے توڑ زمین رلائے  
 جانہ ہزاراں ہمتوں آ آ آ آ واپی سارے  
 آخر خواب نیال چھوڑی وڑی جہاں مکائے  
 ایہ قافل ہل مننے اندر دوڑ مرادوں کھے  
 پا واپا مت لوگت جہاں کم کتھہ سے ہوشیاری  
 ایہیں ہل تہرے تک آسے ول نسبت دنیا واپی  
 مننے دا گھیاڑ چھوڑے جاں لگ جائیں نہیں  
 توں وچ خواب کن و گیاں تھیں کیوں گمانی کر سنایا  
 قافل پاس پڑھیں سو ڈھتر قطع نینت کھلی  
 سہل فضل و گمن دن راتیں سو ڈھ شیل تہہ ہمیں  
 ہاہوں فضل نکالنا نہیں ہل طلب اہمالی  
 پاک رسول محمد تائیں خبروں کتہ پو چلایاں  
 ایہ لوکل دی ہجرت کارن لکیا راز و کھلیا  
 ہادی آپ ولانا اللہ خیر قدیموں آئی  
 یوسف تائیں کتھہ عدی تھیں عہد عظم پو چلایا  
 دوسے ہاپ ہتھائیں آندے لے چل اوست مکائے  
 یوسف دا تہوت کتھائیں اندر عدی نکلی  
 اس تھیں کتھہ آپے ہود زندہ دستے پتہ نکانوں  
 تہرے ہاپہ تھانے کوئی عظم اٹھی کیا  
 تہرے بیٹہ مراتب پھولن جا تہت وچ آسلی  
 فضل کارن میں سارہ اوستے عظم جہاں آیا  
 اس جاگا وچ چلایا میرا یوسف آپ نکلی  
 پائی پھات ہویا دو طرفے کھنگ کھلا دیکھیا

کتبہ نیا تہمت میاں شہسوی کذب لیا یا  
 پچیس چار بیخبر ہمارے ذہن ہوئے کھلنے  
 وینج کھلن کیا لے مسواں پاس پر دکھایا  
 ایسا حال ٹوسف والا آیا وینج ہلانے  
 ہل طفیل ہی دے یا زب نور لے اسلاموں

## خاتمہ الکتاب

بدن میں آفتاب تھے تے اسم اللہ دا پڑھیا  
 سارا مہ حرم مینوں وچ تھینف دیڈا  
 امن القمص دھرم تھے دا میں رکھیا تن واری  
 تھے بزار پھیلا تھے سو پتیاں گنتی آریاں  
 اسے ناظر کر فور واریا دیکھ تھن دیں لریں  
 ایہ نکرار ہمار عنایت تھئی لطف الہاویں  
 یکڑ قلم بحر عشق فانیہ درتھن وچ دکھنی  
 اصل بیاناں وچ تھن دے میں نا گل رکھنی  
 یارب جو کتھ میرے کولوں ٹھاکیا ہو کالی  
 پڑھدے سندے عاصی ناہیں کرے یک دعائیں  
 یازت لکیتے پڑھت واسے رہن نہ غلطوں خلی  
 فضل کریں تے بخشیں ساتوں توں جس عشاوارا  
 ساتوں فضل تھیرے دی یازت آس والوںج بھاری  
 دیہ کلر توحید نزع وچ ساتوں جانور لاری

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تمام شد

حضرت مولیٰ نظام الدین صاحب دہلی (رحمۃ اللہ علیہ)  
 مولیٰ احمد صاحب  
 پوسٹ بکس 25، مولیٰ بی، انارکلی، لاہور (پاکستان)  
 فون: 3524230، 3524232، 3524233

تاریخ: ۱۰ صفر ۱۴۱۳ ہجری مطابق ۲۳ نومبر ۲۰۰۲ء مطابق ۸ دسمبر ۱۹۸۳ء بروز شنبہ